جنم

رام کتھا نمبر ۱



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی - کاویہ کلا بھوشن - ہری کتھا وشارد - کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

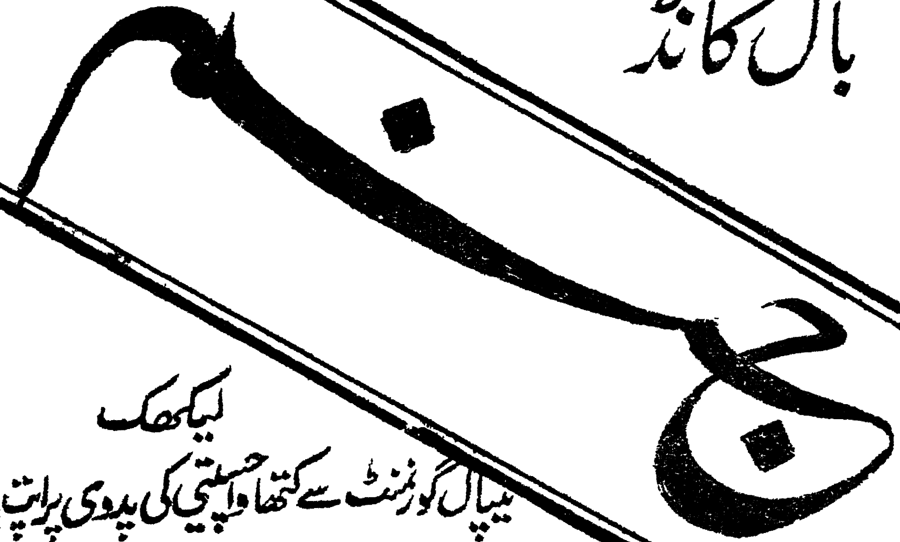
پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ - بریلی

شری

رام کتھا نمبر (۱)

بال کانڈ



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

اردو میں دسویں بار ۵۰۰ سنہ ۱۹۶۱ء قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرکاشک۔ سری رادھے شیام پستکالیہ۔ بریلی

پرنٹر پنڈت رام نراین پاٹھک

سری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

جے گن پت۔ جے گجانن۔ جے گن راج گنیش
جے گوری پت۔ جگت پت منگل مول مہیش
جے جگدیشور۔ دیا ندھی۔ سیتاپت اودھیش
جے گرو دیو کرپاتین۔ اسٹ دیو ہردیش

منگلاچرن

شری رام رس کے رسک جو شری رامداس نبھائیں گے
تو کرپا نج داس پر سب گپت پرکٹ سمجھائیں گے
شروصییہ تلسی داس کے پد۔ مارگ سوگم دکھائیں گے
انوواد اپنا آپ رادھے شیام وہ ہی کرائیں گے



جگ جننی کا ہوا جو جگ پت سے ست سنگ
کرتے ہیں پرارمبھ ہم پہلے وہی پرسنگ
بھارت میں وکھیات ہے سندر گر کیلاس
گرجاپت گرجا سہت کرتے جہاں نواس

بس وہیں ایک بٹ کے نیچے — نرمل مرگ چرم بچھائے ہوئے
بھگوان ترلوچن بیٹھے تھے — گمبھیر سمادھی لگائے ہوئے
وا مانگ میں بھولے بابا کے — بھگوتی اماتھی ساج رہی
ماتوں دائیں تھے آدی پرش — بائیں تھی پرکرت وراج رہی

کھلی جبھی یوگیش کی۔ وہ سمادھی نشکام
مکھ سے یہ پرے دھن ہوئی "جے مایاپت رام"
گری گرستا چرن میں۔ تبھی جوڑ کر ہاتھ
پورو جنم سمرن کر — بولی اُکتی "ہے ناتھ
یہ مایا پت ہیں رام کون؟ — رمتے ہیں جو سب کے من میں؟
کیا وہ ہیں جو کھیلا دھاری — کھیلے دسرتھ کے آنگن میں؟
اب نہیں سنتی کی دیہہ رہی — اب تو گرجا کے ناتے ہیں
پھر پورو جنم کی الجھن کو! — کیوں نہیں آپ سلجھاتے ہیں؟
ہو کرکے بھگیرتھ پہ پرسن — تم نے اس کو گنگا دی تھی
تم کہو گے اس نے تو برسوں — اتینت تپسیا کی تھی!

تو میں نے بھی کی دیہہ بھسم | میرے اس تپ پر دھیان کرو
شری رام کتھا روپی گنگا! | اب میرے لئے پروان کرو
وہ گنگا کل مل ناشک ہے | یہ جن من عکترد ناشک ہے
ساکار ہے وہ ۔ یہ نراکار | وہ مود ۔ یہ بودھ وکاسک ہے
وہ گروں بتوں سے ٹکراکر | وستار بڑھاتی جاتی ہے
یہ کام کرودھ کا کر سنہار | اگیان مٹاتی جاتی ہے
آچمن ماتر ہی سے جیسے | آنند وہ انہد دیتی ہے
یہ شرون ماتر ہی سے تیسے | نروان پرم پد دیتی ہے
وہ دھار ہمالیہ سے چل کر | ساگر میں گپت ہو جاتی ہے
یہ دھار سگن سے اٹھکر بس | نرگن میں لے ہو جاتی ہے
یہ کتھ آپ ہی کا تو ہے | اس لئے آج مت کپٹ کرو
وہ پرکٹ جٹاؤں سے کی تھی | یہ بانی دوارا پرکٹ کرو"

بھاؤ بھرے شردھا بھرے سنے اماں کے بین
ہو پرسن تر پرار نے ۔ کھولے اپنے نین
بولے "گرجا دھنیہ تم ۔ دھنیہ تمہارا چاؤ
اب مجھکو تم سے نہیں ہے کچھ کپٹ دراؤ

کتنا ہی گوڑھ تتو ہو پر! | اس سے نہ سنت چھپاتے ہیں
جس سے پاتر اور ادھکاری | اپنی اچھا کا پاتے ہیں
یہ وشے ہے ان سے گوپنیہ | جن میں شردھا وشواس نہیں
آرادھیہ دیو کی گاتھا ہے | کچھ کلپ اور اتہاس نہیں
ہو کر انیک ہے ایک وہی | پھر وہ ہی ایک انیک ہی ہے
جل اور اولے کی طرح پرے | نرگن اور سگن ایک ہی ہے
یہ ہی تو انگھٹ گھٹنا ہے | آ سنچریہ پورن دگیان یہی
بن جاتا ہے وہ سویم چتر | ہے چترکار کی شان یہی

ساکار ہے یا ہے نراکار جب راہ نہ پائی اس گھر کی
تب بول اُٹھے چودھوں بھون لیلا اپار ہے جگدھر کی
پھر بھی یہ کل مل تو دیکھو جاتی ہے اگر اودگم نہیں
وہ اُسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو ہے اپنی خبر نہیں

ہاں ہے سب میں ہے وہی سب میں رہا سمائے
جیون مہندی کے پات میں۔ لالی لکھی نہ جائے

پردے میں ہے تو اتنا ہے ہر دم گھونگھٹ ہے چہرے پر
بے پردہ ہے تو ایسا ہے روشن ہے ذرّے ذرّے پر
رہتا آنکھوں کے سنمکھ ہے پر آنکھوں کو ہے گیان نہیں
اتنا سمیپ ہے درشٹ کے وہ ہوتا ہے درشٹ کو بھان نہیں
میتوں کے دھیان میں آ نہیں اس قدر شوخ میں مستی ہے
پر میمیوں میں بت بن جاتا ہے گرہے تو اتنی ہستی ہے
جب جب بھگتوں پر بھیر پڑی تب بندھے وہاری بندھن میں
پھر شنکا نہیں کھمبھ میں ہوں یا ہوں دشٹ کے آنگن میں

آتے ہیں پرتِ کلپ ہری ہرنے کو بھو بھار
یہی ہیتو ہے اسی پر ہوا رام اوتار!

بجے وجے شاپ سے بھر گوہنی کے جس سے بن گئے رجنی چر
تو پرکٹ ہوئے وہ تریتا میں راون اور کمبھ کرن بن کر
ان دونوں میں راون تھا بڑا دکھیات بلی اتیا چاری
جس کے بھجدنڈوں کے بل سے تھراتی تھی پرتھوی ساری
یم۔ اگن۔ پون۔ جل۔ سورج چندر سب کے سب اُس سے ڈرتے تھے
دگپال۔ سرشٹی۔ کودیر۔ ورن اُس کی سیوا میں رہتے تھے
جگ کی چھاتی پر سوتے کی لنکا میں نشچنت رہتا تھا
ہری نام لینے کی کو دے خود ایشور بنکر رہتا تھا

دُروِتّا اُس سمے جگ کی تھی   سروتر پاپ ہی رہتا تھا
شالائیں جہاں یگیہ کی تھیں   رِشی رکت وہاں پر بہتا تھا

اسُروں کا جب بڑھ گیا زیادہ اتیاچار
ہُوا سُروں میں اُس سمے دارُن ہاہاکار

جس سے یگ شالاؤں میں   نر لاشیں لٹکائے جاتے تھے
جس سے پتا اور گروؤں کے   مستک ٹھکرائے جاتے تھے
جس سے شاستر اور دھرم گرنتھ   ایندھن کے بدلے جلتے تھے
جس سے دیو پرتماؤں پر   لوہے کے ہتھوڑے چلتے تھے
ماتاؤں بہنوں تک کو جب   راکشس ہر کر لے جاتے تھے
گئو پوت جب دیوروں کے   پاؤں سے کچلے جاتے تھے
جس سے زبردستی گھر میں   ستیوں کے مارا جاتی تھی
شِو جالے میں گنگا جل تھا   گنگا دیں وِشنا جاتی تھی

وہی سمے تھا ہو گیا۔ دارُن ہاہاکار!
برہما جی کے یہاں تب چھڑا ایک دربار

سُر گرو کے سمت کو دیو وُن   سب سُر تھے اور سُرش بھی تھا
کپلا کا روپ بنائے ہوئے   پرتھوی تھی۔ پرتھویش بھی تھا
اُس سمے کہا برہما جی نے   "ہے اپنا کام رودن کرنا
اب پرتھوی ناتھ کے ہاتھوں؟   پرتھوی کا بھار ہرن کرنا
ہر ہی ہر سکتے ہیں پیڑا   اپنے سادھن وہ ہی تو ہیں
نربل کے بل۔ نرگُن کے گُن   نردھن کے دھن وہ ہی تو ہیں"
یہ سُن کر سبھی پکار اُٹھے   اِس سمے انہیں ہم پائیں کہاں؟
وہ ایک جگہ رہتے ہی نہیں   اِس لئے ڈھونڈنے جائیں کہاں؟
گولوک چلیں؟ بیکنٹھ چلیں   یا کشیر سمندر جائیں ہم؟
کیا جانیں کہاں دیا ندھ ہیں   کس جگہ پتہ پا جائیں ہم؟"

جب سُر منڈلی ادھیر ہوئی — اور تڑپنے لگی دُھرائی یہ
اُس سمے سُن رہی ہو گر جے — میں نے آواز لگائی یہ

"پرکھشو! یا یک سمرتھ نہیں۔ ہیں پربھو تو سہائے
پریم سے ہوتے ہیں پرکٹ کرُنانِدھی بھگوان

اپنی تو بھی دھارنا ہے — اپنی تو جب بس تھا بھی
ناراین اپنے پریم سے ہیں — ہم پڑھتے ہیں اکثر ایک یہی
یہاں پکشپات کی بات نہیں — اپنا وچار ہم کہتے ہیں
چندن میں جیسے اگن رہے — تیسے ہری پریم بسے رہتے ہیں
رہتے تو دور ہیں آپاس اب — پربھو پاس سمجھ کے دیکھو
کرُنانِدھی سے مِلنا ہے تو — کرُنا کرندن کرکے دیکھو
ہو جاؤ میرے ساتھ کھڑے — اُٹھ کر اُن کا گُن گان کرو
بھگوان پرکٹ ہو جائیں گے — کشٹ پہلے آہوان کرو"

بس یہ ہی آواز تھی۔ کی سب نے سویکار
مِل کر میرے ساتھ سب کرنے لگے پکار ...

گانا

"دیانِدھ اب تو آؤ نا۔
پربل ہوا ہے اسُروں کا دل۔ کرو شیگھر سنگھار
پرتھوی ناتھ! تمہاری پرتھوی پر ہے ہاہاکار
دھینو وپر۔ سُر مُنی نر۔ کشٹ سب کر رہے پکار
دینا ناتھ سو رہے ہو تم۔ کشٹ سمدر منجھدار
جاگو آنکھ کھول کر دیکھو۔ ہے کیا اتیاچار

جب جب دھرم گلان ہوتی ہے، ہرتا ہوں کبھو بھار
پورا کرو آنکر جلدی ۔ اپنا یہ قرار
رادھے شیام ہٹا انتریٹ درشن دو کرتار
دیکھیں تو کیسے ہوتے ہو۔ نراکار ساکار"

بجا پریم پورووں سے ۔جب پکار کا ساز
کانوں میں آئی تبھی۔ یہ پیاری آواز

"بھگتو تم سب نشچنت رہو — اب تمہیں نہ کوئی بھے ہوگا
دھرتی اب ابھئے تھل ہوگی — دھرتی دھرکا ابھئے ہوگا
سُن سکتے نہیں کان میرے — زیادہ آواز ادھنیوں کی
بتلاؤں گا اب دشٹوں کو — دیکھو یہ آہ ہے دنیوں کی!
ہرناکش کا ودھ کرنے کو — جو کھمبہ پھاڑ کر نکلا ہے
وہ ہی اب راون کے کارن — کشتری بننے کو مچلا ہے
گج کی پکار کو سنتے ہی — جو ننگے پیروں دھاتا ہے
بھگتو تم سب کی رکشا کو — وہ ہی پھر دوڑا آتا ہے
پرتھوی میری پیاری پرتھوی — میں تیرا تاپ ہٹاتا ہوں
دشرتھ کے یہاں رام بنکر — اتی شیگھر اودھ میں آتا ہوں"

گرجا۔ یہ آواز تھی ۔ یا کتھا ابھئے پرساد
ہم سب گدگد ہو گئے سن ایسا سمواد

برہما نے کہا: "بدھائی ہے — بھگوان اودھ میں آگئے ہیں"
سُر بولے: "اُن کی سیوا کو — ہم یا نرین کر جاتے ہیں"
ہے اماں بتاؤں کیسے میں — اپنی اُس پریم اوستھا کو؟
میں نے بھی کہا نا دیئے سے — چل تو بھی آج ایودھیا کو
وہ سبھی یاد آجاتے ہیں: — سارا شریر پلکتا ہے
رہنے دو یہ سمواد یہیں — اب آگے کہا نہ جاتا ہے

بس مطلب ہے تو اتنا ہے اس ہیت رام اوتار ہوا
اب سمجھ گئیں تم ؟ نراکار کیسے اور کیوں سکار ہوا؟
پاربتی پلکت ہوئیں سنکر یہ سمواد
بولیں "اب جاتا رہا۔ سب سندیہہ و شاد
اس لئے پرارتھنا ہے اب یہ بھگون اس کو سویکار کریں
اُبھلاشا اب ہے یہی میری اتنا مجھ پر اُپکار کریں
ابتھ سے لیکر اِتی تلک سبھی ورنن سری رام کتھا کریئے
میں اِن چرنوں کی داسی ہوں داسی پر ناتھ دیا کریئے"
مہا دیو کہنے لگے "سنو پرے دھر دھیان
رام اکتھ۔ لیلا اکتھ۔ اکتھنیہ یہ گیان
پھر بھی کہتا ہوں کتھا۔ ہے گر راج کمار"
یہ کہہ رگھوپت دھیان میں مگن بھئے تریپرار
ڈنڈ ایک تب دھیان دھر پُن بولے ششی بھال
"مرد ھا بھگت سمیت اب سنو پرے سب حال"

اختتام تمہید

کتھا پر آرمبھ

جے گنپت ۔ جے گرو ۔ گرا گوری گرجا دھیش
رام کتھا کے رسک ور جیت کو لکھ گنیش!
اودھ پوری وکھیات ہے ۔ سریو تٹ شبھ دیش
تھے نرپال دشرتھ جہاں رگھو کل کمل دنیش

دھن دھانیہ پورن تھا پر جا ورگ
دیا پار کرشک جیون بھی تھا
جاڑوں میں بھرا اگہن بھی تھا
ورشا میں ہرا ساون بھی تھا
دھرما نسار تھے چتر ورن
ایکتا نیائے بندھن بھی تھا
آپس میں میل جول بھی تھا
برکت تھی نیک چلن بھی تھا
ست سنگ شانتی اور سداچار
ہر جن انم چنتن بھی تھا
ودیا آدی پچھن پالن بھی تھا
منیوں کا پریہ درشن بھی تھا
سب تھا راجہ کے پتر نہ تھا
گودی بھی کوئی لیا نہ تھا
تقدیر نے بٹیا دیا نہ تھا
گھر تھا پر گھر کا دیا نہ تھا

پتر کامنا میں ہوئے جب نرپ ادھک اداس
تجیہ کرم کر ایک دن ۔ گئے گرو کے پاس

شری وششٹھ جی تھے مہا گیانی
برہم رشی تتو درشی ۔ گیانی
ان کے ہی یگ برا رگھ روپ
پہنچا ان آنکھوں کا پانی
نرپ بولے "تین وواہ کئے
پر آشالتا ہری نہ ہوئی
ہے چوتھا پن آنے والا
اب تک وہ سورن گھڑی نہ ہوئی
کیا جانیں کیسا ہے بھوشیہ
جو اب تک گرد اندھیرا ہے
میں بے کل ہوتا جاتا ہوں
اس پربل دکھ نے گھیرا ہے

وہ ورکش نر رتھک ہے جگ میں — اُتپتّی نہ جس میں پھل ہووے
شوبھا پاتا وہ میگھ نہیں — جس میں نہ بوند بھر جل ہووے
ہے ناتھ وہی اب یتنہ کرو — جس سے یہ ہردے پر پھلت ہو
اِن آنکھوں میں بھی ہو پرکاش — یہ آتما بھی کچھ ہرشت ہو
کم سے کم ہو ایک ہی پتر — جو وَنش بڑھانے والا ہو
اس راج کا بھی ادھیکاری ہو — اور نام چلانے والا ہو

سُنکر راجہ کی ویتھا بولے گرو تتکال
"چنتا اس کی ویرتھ ہے کرو نہ ادھک خیال

چنتا ہے بڑی چتا سے بھی — گھُن کے سمان لگ جاتی ہے
مُردے کو چتا جلاتی ہے — چنتا جیتے کو کھاتی ہے
ہو جائے پُتر کپُتر کہیں! — تو مونگ ہے چھاتی پر دلتا
راجیندر وچار ویرتھ ہے یہ — بیٹے سے نام نہیں چلتا
اب تک سب مہانو بھاووں نے — اپنا یش آپ کمایا ہے
کیا دھرو پرہلاد آدکوں کا — پُتروں نے نام چلایا ہے؟"

یہ سنتے ہی ہو گئے۔ دشرتھ ڈانواڈول
لیکن گرو کے سامنے۔ سکے نہ زیادہ بول

"جو آگیا ہو" بس یہی کہا — اور پکڑے رہے چرن گرو کے
مانو اپنے سارے وچار — کر دئے ارپن گرو کے
گرو ور نے تب یہ شبد کہے — "اچھا یہ دُکھ دمن کر دو
اس گھبراہٹ اس چنتا کا — تینوں سے پر ورتن کر دو
ایسا ہی ہے تو اُٹھ بیٹھو — سنتان ہیتو شبھ یاگ کرو
وہ بیڑا پار لگائیں گے — اُن ہر ہی سے انراگ کرو
پہلے جا کر یہ کام کرو — شرنگی رشی کو بلواؤ تم
پھر نام جگپت کا لے کے — پُتریشٹی یگیہ رچواؤ تم"

سُن کر بچن وشِشٹھ کے۔ اُٹھے اودھ مہیپال
منتری گن کو یگیہ کی۔ آگیا دی تت کال

گرو کی سمّت انوسار ترت شری شرنگی رشی کو بلوایا
سب دیوؤں میں رشی منیوں میں سروتر نمنترن بھجوایا
ساری وستوئیں منگا کر پھر شُبھ بھون ہون کا بنوایا
شُبھ دن شُبھ سمے شُبھ گھڑی میں آرمبھ یگیہ کا کروایا
گھر میں۔ پُر میں۔ جگ میں نبھ میں آ گھٹی۔ سُگندھ بھرپور ہوئی
مانوں آشا کا اُدے ہوا سمپورن نراشا دُور ہوئی
ویدوں کی دُھن گُنجار اُٹھی سواہا سواہا چھو ندش چھایا
آخر جب یگیہ سماپت ہوا اور پورنا ہوت کا دن آیا

اگنی دیو پرکٹے تبھی بولے "سپھل ہو آیا ئے
ہوئی یہ اپنی رانیوں میں بانٹو نر رائے"

یہ کہہ کر اگنی آدرشیہ ہوئے راجہ کو پرمانند ہوا
اُتساہ ہردے میں دوگن ہوا آتما میں سُکھ چوچند ہوا
کیکئی ۔ سمترا ۔ کوشلیا بس یہی تین پٹ رانی تھیں
ستونتی تھیں۔ یشونتی تھیں کُل ونتی تھیں گن کھانی تھیں
ہوئی کے جب بھاگ ملے اُن کو تو ایک اپورو پرکاش ہوا
بانو بلہار۔ جنیوں پر پرکھوی سنکلپ اکاش ہوا
ماتاؤں میں بل تیج بڑھا ہر بھون سُکھ شو بھاوان ہوا
جس دن سے راج محل میں یوں وہ دھارمک گربھا دھان ہوا

اسی طرح آنند میں بیت گئے نَو ماس
اُس مہان اوتار کا۔ سمے آ گیا پاس

گرہ وار، یوگ۔ نچھتر لگن سبھی انوکول ہوئے سُکھ مول ہوئے
باغوں میں کلی نام والے سب پھول پھُول کر پھُول ہوئے

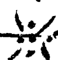
شیتل اور مند۔ سگندھی بھری	سرو تر ابسنت بہار آئی
اٹھوا جگ پت کے سواگت کو	رت پت کی رُت بہار آئی
ورکشوں میں پات نویں کھلے	سرلو جل امرت دھار ہوا
نبھ منڈل بھرا وما نوں سے	شُر گن میں جے جے کار ہوا
بلہار اودھ پر تھا اکاش	لنکا پر چلّہ کھا کھا کے
نیوچھاور پوں کر رہا تھا	گلزاروں وسے گل لالا کے
وہ چیتر شُکل کی نومی تتھ	اب بھی تیوہار ہمارا ہے
بھگتوں کے ہت کو ایسی روز	آیا بھگتوں کا پیارا ہے

سمے سُہانا ہو گیا۔ اودھک نہ شیت نہ گھام
کوشلیا کے محل میں۔ پرکٹے شوبھا دھام

گانا

اودھ میں ہے آنند چھایا	پُتر کوشلیا نے جایا
دیکھ انوپ روپ بالک کا	چکت ہوا رن واس
سما چار سرو تر سُنائے	دھائے داسی داس
سندیشا نرپ کو پہنچایا	پُتر کوشلیا نے جایا
بجیں جھانجھ وندھی بھیریاں	چھیڑے مانگلک گان
وششٹھ کو آنند آج ہے	برہما نند سمان
نظر نے نورِ نظر پایا	پُتر کوشلیا نے جایا
دھج پتاک تورن	کلشا دک سوہیں بندن بار
ماگدھ سوت بندگن گاویں	بھیڑ بھوپ کے دوار
خزانہ نرپ نے کھلوایا	پُتر کوشلیا نے جایا

سُمن ورشٹی کرتے تھے سُرگن۔ کہہ ہے جگدادھار
نراکار نرگن جو برہم تھا۔ ہوا سگن ساکار
جہاں میں شاہجہاں آیا۔ پتر کو شلیا نے جایا
سکل نار نروان دے رہے تھے سپرچم سانند
گھر گھر ماتو پتر ہوا ہے۔ ایسا ہے [illegible]
بارھا وار اودھے شیام گایا۔ پتر کو شلیا نے جایا



ہوا کیکئی کے یہاں۔ ایک پتر سنتان
پرکٹ سمترا کے ہوئے پھر دو پیارے لال

یوں ہوتا دیکھ پریتم سپھل   راجا کو پرمانند ہوا
تھا مورت مان آنند جگت   ایسا اپار آنند ہوا
ایسا گھر نظر نہیں آیا   جس جگہ منگلاچار نہ تھا
سنسار میں ایسا کوئی نہیں   جس کے اندر دل تیوہار نہ تھا
یوں سورج ونس کا تیج دیکھ   بھگوان سورج بھی چکت ہوئے
ہوگیا مہینے بھر کا دن   اس بھانت دواکر مدت ہوئے
تینوں لوکوں کا گیا تیج   جب چھایا اودھ پوری میں تھا
درشن کرنے کو شِو بھی   تب آیا اودھ پوری میں تھا
برہما آنند دیکھنے کو   اُس سمے بھاٹ تھے بنے ہوئے
شنکر بھی بوڑھے بابا بن   نرپ کے دوارے تھے کھڑے ہوئے
دیکھا تھا بہت وراٹ روپ   اور یہ ایک کال روپ پربھو کا
ابھلاشا آج شِووں میں تھی   نرکھیں گے بال روپ پربھو کا

کیا نرپت نے جس سمے۔ جات کرم سنسکار
ویدوں نے تب بھاٹ بن۔ کی بول جے جے کار

گانا

ہمارے راج راجیشور — بدھائی ہے بدھائی ہے
ہوئے آج شبھ اوسر — بدھائی ہے بدھائی ہے
خوشی کے شادیانے ہیں — مبارک کے ترانے ہیں
دعائیں ہو رہیں گھر گھر — بدھائی ہے بدھائی ہے
رہیں آنند یہ چار دن — رہیں چوچند یہ چار دل
یہ چاروں رتن چل ہیں جلوہ گر — بدھائی ہے بدھائی ہے
اتم گرہ پہ نظر آئے — اودھ باسی نظر لائے
ہزاروں دل ہیں نیوچھاور — بدھائی ہے بدھائی ہے
خوشی میں آج رادھے شیام بانی کرتی کا کام
غریب سکھ کی ایودھیا پر - بدھائی ہے بدھائی ہے

گجے رتھ - کھوم ترنگ - پٹ - دھن - بھوشن گودان
دت نیگیوں کے لئے - نرپ نے کر سنمان

دن بارہویں نام دھرانے کو — جب دن کر کا وستار ہوا
تب وششٹ ودوان ایک دوس — یوں نام کرن سنسکار ہوا
"گرہ کا اپ یوگ شبھ جنم لگن — سب میں نے بات وچاری ہیں
ہیں ان کے نام اننت راؤ — یہ ست تیرے اوتاری ہیں
جو نت سکھ اک سکھ راشی — سکھ ساگر سکھ پد سکھ کرے
بس اس کوشلیا نندن کا — شری رام نام ہی سندر ہے
کیکئی ست ہے وشو بھرن — رکھتا ہوں بھرت نام اس کا
جگ کو ایک آدرش دکھائے گا — آتم آدرش کام اس کا

وشست ہیں مات سمترا کے
شترہن نام ایک پائے گا
شبھ لکشن وھام دوسرا ہے
لکشمن جو سدا کہائے گا
آشیرواد کی دُھن گونجی
ویروں نے جے جے کار کیا
یوں نام کرن سنکار جبھی
سری گرو نے بھلے پرکار کیا
سُرگن نے پربھو کو دیکھ دیکھ
وکست نج نج من کمل کیا
شو نے بھی دیکھ بھال چھب وہ
جیون کو اپنے سپھل کیا
اس سمے شاردا ماں تک بھی
سکھ سے پھولی نہ سماتی تھیں
جس سمے رچائیں ناری بن
پربھو کو پالنا جھلاتی تھیں

گانا

راجہ کے گھر آئیں ناریاں
گاویں بدھائیاں پیاریاں رانی لون داریاں نشاریاں
ڈالیں رنگیں۔ ریشمین۔ ڈوریاں۔ ساری پلنا جھلاویں گوریاں
میٹھی میٹھی لوریاں ہلوریاں۔ (راجہ کے گھر.... ....
دھیمی دھیمی چال سے دھیرے دھیرے لاڑ سے ڈلار سے
لونی کریں بل بل را دھے شیام ساریاں (راجہ کے گھر....

نیت نیا تیوہار تھا
نیت نئی گُل ریت
اس پرکار آنند میں
گئے ماس کچھ بیت
بالک پن سے ہی پریم ہوا
سری رامچندر سے لچھمن کا
بڑھتا ہی گیا بھرت جی سے
سچا انوراگ شتروہن کا
چاروں ہی بالک سُندر تھے
چاروں ہی روپ منوہر تھے
لیکن وہ کوشلیا نندن
چاروں میں سب سے بڑھ کر تھے

گودی ہیں کبھی پالنے میں | ماتائیں لاڈ لڑاتی ہیں
پُچکار دُلار سنگار کریں | کاجر کی کورہ لگاتی ہیں
جب چلتے ہیں گھٹنوں کے بل | ماتا بلہاری جاتی ہیں!
لالہ سنجھا کو سوتے ہیں | تو نظر اُتاری جاتی ہیں
جب اُنگلی کے بل کھڑے ہوئے | تو ہنستے ہیں کلول کرکے
پگ سے چلتے ہیں ٹھمک ٹھمک | مُکھ سے توتلے بول کرکے
چندا کو کبھی مانگتے ہیں | پرچھائیں کبھی پکڑتے ہیں
جس بات کی جب ہٹ پڑ جائے | پھر نہیں منائے منتے ہیں

گانا

کھیلے ہیں لال ٹھمک ٹھمک آنگن میں
ٹھمک ٹھمک آنگن میں رُنک جھنک محلن میں
کبھی ہیں پالنے میں اور کبھی ماں کی کنیاں
کھلا رہی ہیں کبھی۔ گودیوں میں کامنیاں
کبھی رسائیں کسی بات پر اگر رنیاں
تو بولے "ہم نہیں پہنیں تمہاری پینجنیاں"
دودو دشن مندہسن مردل بچن بولے ہیں



دن پرت دن بڑھنے لگے چاروں راجکمار
پرناری شوبھا نرکھ ۔ ہوتی تھیں بلہار
کہتی تھیں سب ناریاں "دیکھو تو یہ روپ
نکھ شکھ سُندرتا بھرے ہیں ات سگھڑ انوپ

تلوے۔انگلی۔ایڑی۔ دیکھا! | بلہاری پنجوں پوروں کے
تارے سے اُجیارے پیارے | نکھ دیکھو نول کشوروں کے

کینے کمینہ کمل سے بھی   کومل پد سکھد شہاتے ہیں
جن کی گت دیکھ سجنی   کیہری مرال لجاتے ہیں
پھر دیکھو تو اُن پیروں میں   کیا مِردُل پا لوٹے باج رہے
بالو شوبھا کے رکشک بن   دو دوار پال ہیں گاج رہے
اُر اُدر ناجھ پرسن مالا   کنڈلی مار جو کور ہوئی
مانو یہ لکشمی پوجا میں   دیپاولی چاروں اُدر ہوئی
بہنا۔ اُس اُور تربینی پر   وِکشتھل انیٹے پیارے ہیں
پرشٹھتل ہے ایسا سڈول   مانو کچھپ اوتارے ہیں
لوبھتا۔ کوملتا۔ شبھتا   سُندرتا پورن ہاتھ دیکھو
اِس جگہ پرکرت سے ملے   پانچ تتوں کو ایک ساتھ دیکھو
آجانو۔ باہو کند سے وِشال   کنٹھ کنٹھ کنٹھ والا!
پھر وہیں دیکھو لو بھنا   کیا ڈالا ہے ڈورا کالا
جن سکھد منوہر چار چوک   اردنارے ادھر سہانے ہیں
لالی لکھ لال لجاتے ہیں   کس پہ پھریاں چبائے ہیں
کرنے کو وسول دشنا بس ہیں   درشن یہ وشن دِکھاتے ہیں
وا اِرم۔ ہیرا گن۔ تارا گن   جن کی چھب دیکھ لجاتے ہیں
رسنا رینہ رُچے راجے   رچ رہی رسیلی رسکوں کی
بانی سے ورتن ہو نہ سکے   مدھورائی وہ ہے بچنوں کی
انمول گول سندر کپول   نیکی نا سکا کماروں کی
چھب کس پہ درنی جائے سکھی   کنڈلوں اور اُن کانوں کی
لاجیں مرگ کھنجن میں کمل   مدمردن ہار مدن کے ہیں
لجا لالی لاو نبہ سے لئے!   لوٹے لوچن لالن کے ہیں
بڑ بھاگی بھال وشال سکھی   بھوپت کا چنہہ بتاتا ہے
چندن۔ جگبندن۔ نندن کا   مریادا دھرم دِکھاتا ہے

کالے متوالے گھونگرالے کیا سندر کیش سہاتے ہیں
جن سے رجنی اور شیام گھٹا بھونرے بھجنگ شرماتے ہیں
ہاتھوں میں دھنش بان سوہیں رگھو ونشی راج کشوروں کے
سرلوک کے تیر نتیہ درشن ہو جاتے ہیں چت چوروں کے
بڑ بھاگن وہ ماتائیں ہیں یہ پتر جنہوں کے جائے ہیں
اپنے بھی جنم دھنیہ ہی ہیں جو درشن ان کے پائے ہیں
ہیں اودھ پوری کے دھنیہ بھاگ جو جنمے یہاں کنور چاروں
راجا نے چاروں پھل پائے پا کر یہ شت سندر چاروں"

اسی طرح سب بھگت گن ہوتے تھے بلہار
بالو رنکوں کے لئے۔ پالا رتن بھنڈار

اس بھانت سبھی کو سکھ دیکر جب وہ بڑے سیانے ہوئے
تب گرو وششٹھ دوارا سب کے یگیہ اپویت سنسکار ہوئے
اب نیم پوروک نتیہ کرم اور سندھیو پاسن ہوتا تھا
ودیالیہ گرو وششٹھ کا تھا جس میں ودیارجن ہوتا تھا
پڑھ لکھ کر کچھ ہی سمے بعد ودیا ندھی سے اوتیرن ہوئے
رن شکشا۔ راجنیت میں بھی سب بھلی بھانت اوتیرن ہوئے
تب لگے سکھانے گرو انہیں وگیان ودیک یوگیوں کا
اس اونچے پد پہ پہونچایا جو پد تھا تو درشیوں کا

اِس پرکار جب ہو چکا۔ شکشا اور سدھار
راج کاج کرنے لگے۔ تب چاروں سکمار

گھوڑوں پہ چڑھ چڑھ کے کمار باہر جس سمے نکلتے تھے
اُس سمے جھنڈ کے جھنڈ لوگ درشن کے لئے اُمڈتے تھے
اِس طرف اودھیا کے واسی وہ سندر روپ نہار رہے
اُس طرف وہ بانوں پر بیٹھے شہر گن اس طرح پکار رہے

گانا

ایودھیا میں پرکٹے ہیں رام
بھکت جنوں کے پورن ہوگئے اب تو سارے کام
گھوڑا روپ جگت یہ سارا۔ شاسن روپ لگام
تھکا دھرم روپی سوار تب پربھو نے خود لی تھام
نیائے اور انیائے مدھیہ جب چھڑا گھور سنگرام
آپ نیائے کاری آیا ہے کرنے اُسے تمام
پاپ روپ رجنی کا جب ہو چکا تیسرا یام
سوریہ ونش میں سوریہ کی طرح اُدے ہوئے سکھ دھام
بند ہوگئے تھے کملوں کے مکھ جب دیکھی شام
پراتکال ہوتے ہی وہ پھر کھلے ہیں رادھے شیام



تمام شد

نقلی کتابوں سے بچیے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ و روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کردی ہیں نقالوں کی کئی برس کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں بکسیلر کو ٹ پر میں دیجاتی ہیں جنھیں بکسیلر ۱ر یا ۲ر یا ۳ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتابوں کو گھر لیجاتا ہے تو پچھتاتا ہے گراہک کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم ہر کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں اب آئندہ آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیام و شسٹھ یا طرز رادھے شیام چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت جی کے یہ دستخط بھی رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

نیاز کیش

منیجر رادھے شیام پستکالیہ۔ بریلی

پشپ واٹکا

رام کتھا نمبر ۲



مصنف

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلانِدھی کاویہ کلا بھوشن کویرتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری
رام کتھا

(بال کانڈ)

پشپ واٹکا

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے

کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن

شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

پرنٹر:۔ پنڈت رام نرائن پاٹھک شری رادھے شیام پریس بریلی

گیارھویں مرتبہ ۵۰۰ ۱۹۶۱ء قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرارتھنا

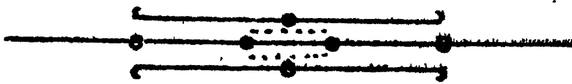
رگھو ویر پر اگر یہ جیون نثار ہوتا
تو اِس منشیہ تن پہ کچھ مجھ کو پیار ہوتا

سنسار کو ابھی تک میں نے اسار مانا
یدِ ناتھ اس میں ملتے تو مجھے یہ سار ہوتا

ہے بھاگیہ تو نے مجھ کو نہیں پُشپ بھی بنایا
جو چرن پہ چڑھتے میں گلے کا ہار ہوتا

بیکار لوگ مجھ کو یہ کہہ کے چھیڑتے ہیں
تجھے ناتھ مل ہی جاتے یدِ سنسکار ہوتا

کہاں رادھے شیام دل میں انراگ اُن پربھو کا
گر سچا پیار ہوتا وہ آشکار ہوتا





پدھر گئے جب سے اودھ میں ۔ رام سچدانند
تب سے اودھ پردیش میں بیاپ رہا آنند
اب آگے جیسا ہوا سنئے وہی چرتر
دشرتھ کے گھر ایک دن آئے بشوامتر
بولے "راجہ! دھیان دے سن میرا احوال
آج تیرے دربار میں ، ہے یہ میرا سوال

میں یگیہ جس سے کرتا ہوں — دکھ مجھ کو نشیچر دیتے ہیں
پوجا سامگری یگیہ بھوم — کھل نشٹ بھرشٹ کر دیتے ہیں
اسروں کے اتیاچاروں سے — بھئے پایا گھبرایا ہوں میں
رکشا سہائتا دو چیزیں — تجھ سے لینے آیا ہوں میں
تو اپنے رام لکشمن کو دیدے — مجھ کو کچھ دن کے لیے
اس میں تجھ کو سندریش ہے — کلیان کیرتی ہے ان کے لیے"

سنتے ہی دسرتھ ہوئے بیاکل اور ملین
ہاتھ جوڑ کر رشی سے بولے ہوکر دین

"شری مہاراج دونوں بالک — بھولے بھالے نادان سے ہیں
رن ودیا کو وہ کیا جانیں؟ — لڑنے میں ابھی اجان سے ہیں
یوراج تاج دولت لشکر — اس میں مجھ کو تکرار نہیں
آگیا ہو تو میں چلا چلوں — اس میں بھی کچھ انکار نہیں

ہے سوامی سبھی سمرپن ہیں جو کچھ بھی پھول چمن کے ہیں
پر پریم بھو بچار کے بچن کہو سُت چاروں چوتھے پن کے ہیں
ویسے تو چاروں ہی میری بوڑھی آنکھوں کے تارے ہیں
لیکن یہ رام لکھن دونوں پرانوں سے زیادہ پیارے ہیں
پھر رام تو ہے آرام میرا کب مجھ کو برہ گوارا ہو؟
جب یہ ہی میرا خزانہ ہو اور یہ ہی میرا سہارا ہو"

بشوامتر جی نے فرمایا۔

"ٹال توں ابھی نہیں جانا مجھے سنتاپ
یا تو میرے ساتھ کر یا دے صاف جواب
دشرتھ تجھ جیسے گیانی کو ایسا بچار نہیں سوہتا ہے
سب سر کے بال سفید ہوئے اب بھی مایا میں موہتا ہے
اُپکار سنت کا کرنے میں اتنی دیری اتنی اُلجھن
کچھ دنوں کو اُن کے دینے میں اتنی باتیں اتنی اڑچن
یہ آج رگھونش سے کہتا ہیں چلد یتے چھوڑ گرہ واہن
رشی سے فریاد اگر کرتا ہلجاتا اُن کا بھی آسن
مانگا جو تجھ سے میں نے بچن اس لیے مجھے سنتاپ ہوا
دل میرا اور تیرا بھی دُکھا اس ہینہ کارج میں پاپ ہوا"
بششٹھ نے دیکھا جبھی رشی کو ہے سنتاپ
نرپ کو سمجھانے لگے "راجن چھوڑ پرلاپ
یہ یوگی راج کہاتے ہیں تو ہرگز ان سے ٹال نہ کر
یہ بڑے بچار سیل من ہیں تو کسی بات کا خیال نہ کر
یہ تیرے ان سکماروں کو شدھ ودیا اور دھرم سکھا دیں گے
فرزند ترے ہو کر دو چند آنند بہت گھر آ دیں گے"

دشرتھ بولے "اب مجھے نہیں ہے کچھ انکار
دونوں پتروں کے ہوئے منی آپ مختار

لو ہاتھ میں اِن کا ناتھ ہاتھ یہ دونوں بھولے بھالے ہیں
یہ فقرہ یاد رہے سوامی میرے نازوں کے پالے ہیں

گائن

بیٹا جاؤ رشی کے ساتھ سیوا میں نت رہیو رے
آگیا پالن کیجیو ہو نہ انھیں سنتاپ
آج تلک تو ہم رہے اب ہیں یہ ماں باپ
کرودھ کر جائیں تو سہیو رے بیٹا جاؤ رشی کے ساتھ
بیٹا ان سے سیکھنا دیش جاتی کا پریم
وِدیا شکشا یوگیتا کرم دھرم اور نیم
وِیرتا بدھی بڑھیو رے۔ بیٹا جاؤ رشی کے ساتھ

گائن

دونوں بھائی رام اور لکشمن سنگ منی کے جاتے ہیں
بان ہاتھ میں دھن کندھوں پر کٹ تونیر سہاتے ہیں
شیام گور سندر سروپ لکھ اندو اننگ لجاتے ہیں
دائیں رام لکشمن بائیں۔ پدھیہ میں منی ورساتے ہیں
مارگ میں ہی ملی تاڑکا۔ منی انھیں بتلاتے ہیں
ایک بان ہی میں رگھونندن سورگ دھام پہنچاتے ہیں
دیکھ بدھی بیرتا رام کی منی من میں ہلساتے ہیں
وِدیا ندھا اور ودیا دھر کو وِدیا سب سکھلاتے ہیں
راج کنور تج راج محل کو رشی کی کٹی میں آتے ہیں
رادھے شیام جیو یہ جوڑی یہ ہم دعا مناتے ہیں

پرات کال مُن راج سے بولے راجکمار
"آپ یگیہ نربھئے کریں ہم ہیں پہرے دار"

پرارمبھ یگیہ کا ہوتے ہی اسروں کا منڈال آ پہنچا
شبھ کام میں بگھن ڈالنے کو بدمعاشوں کا دَل آ پہنچا
رگھوبنشی راجکماروں نے آگے بڑھ سب کو للکارا
ہاتھوں میں لیکر دھنش بان پل بھر میں کھل دل سنگھارا
دھرم استھاپنا کریں گے یہ ایسا بشواس ہے کیونکر رہو؟
جب دونوں بجی سنگھوں کا اوسر پہلا اوسر ہو
بھونا اُس دشٹ سباہو کو اک اگنی بان چلا کر کے
ماریچ نیچ کو اُڑا دیا سو یوجن پار سمندر کے
بن گیا وہ بن گلشن کی طرح خاروں سے خالی چمن ہوا
"ہے راجکمارو سکھی رہو" یہ رشی کے مکھ سے بچن ہوا
وہ خاص مبارک موقع تھا وہ بھاؤ پجتر رگھو کا تھا
یہ جھکے ہوئے تھے نیچے کو اور سر پہ ہاتھ گرو کا تھا

اگلے دن مُن کو ملا یہ سندر سندیش
دھنش یگیہ کے واسطے بُلا رہے متھلیش
سماچار سُن کر لگے چلنے جب مُن ناتھ
پریم درشن چلتے سمے لیا انھیں بھی ساتھ

چلتے چلتے وہ جگہ ملی سایا نہ جہاں دکھلاتا تھا
جس طرف نگاہ اُٹھاتے تھے ریتا ہی نظر میں آتا تھا
اک شلا پڑی ہے رستہ میں باقی ہر سو سناٹا ہے
مسکرا کے پوچھا رگھبر نے گُردیو یہ اچرج کیسا ہے؟"

رگھنندن کی بات سُن وہنسے بشوامتر
لگے سنانے شلا کا سب برتانت بچتر

بولے "یہ گوتم پتنی تھی پر اب تو شلا شاپ کی ہے
سب سے اُپرام ہوئی ہے یہ اب آشا کیول آپ کی ہے
اس شاپ پر پیڑت پتھری کو چرنوں کی رج کا چھُوڑن دو
یہ تپتا ہے پاون پد دو جیون مرت کو سنجیون دو"
مسکا کر رگھوناتھ نے۔ دیا چرن کو دھار
پگ رج لگتے ہی ہوئی۔ پاون گوتم نار

گانا (اہلیہ)

پربھو سنکٹ سے مجھ کو چھڑایا جے ہو جے ہو جے ہو جے ہو
میں بڑبھاگن پایو درشن۔ رشی کو شاپ بھیو سمپورن
دھنیہ ہو دھنیہ ہو مجھے اپنا درس دکھلایا"



بار بار چرنن پڑی پر مدت گوتم نار
من چیتا بر مانگ کے گئی پت لوک سدھار
آگے چل سب نے کیا گنگا میں اشنان
راجکمار دونے دیا وہاں بہت کچھ دان

کچھ دن یوں ہی چلتے چلتے وہ متھلا دیش نظر آیا
رجدھانی اس کی جنک نگر جلدی ان سب کو نیر آیا
تب بڑھ کر دیکھا نگر وشیہ رمنیک بچتر سہاتا تھا
من جہاں جہاں بھی جاتا تھا خوش ہو ہو وہیں بسھاتا تھا
تھا اتفاق اخلاق وہاں ہمدردی وہاں پہ بستی تھی
کنگالی جہاں نہ بستی تھی وہ ایسی جنک کی بستی تھی
پیڑت اکال سے پرجا دیکھ راجا ہو گیا کسان جہاں
اس راج کا ورنن کون کہے پر کٹی شوبھا کی کھان جہاں؟

جنک راج پائی خبر من نہیں مود سمائے
بھوسر منتری ساتھ لے ملن چلے ہرکھائے

یہ جنک یہاں کے راجہ تھے   وگیان گیان کی راشی تھے
تھے ظاہر میں تو یہ گرہست   پر واستو میں سنیاسی تھے
بکھیات ہے یہ سمدرشی پن   ان کے اپنے بیوہاروں میں
استری کے انگ پر ایک ہاتھ   اور ایک ہاتھ انگاروں میں
آنند میں برہما نند کے یہ   ایسے تن سے بھرپور ہوئے
جب سے گئے بھول وہ دیہہ کی سُدھ   تب سے بدیہہ مشہور ہوئے
ایسے بدیہہ سے رلیا کر کے   آنندت بشوامتر ہوئے
اور اُدھر رام کو دیکھ کے وہ   رہ گئے ایک ٹک چتر ہوئے

بولے "میرے بھوم کے وشیہ بھاگ ہیں آج
میں کرتارتھ درشن ملے آئے رشی من راج

ہیں آپ کرپا ندھ و دیاندھ   دھرمگیہ دھرم سنچالک ہیں
یہ سانول گور سروپ جو ہیں   سو کس کے سندر بالک ہیں؟
کچھ ان میں دیوی شکتی ہے   یہ مجھے دکھائی پڑتا ہے
ان کا درشن کر مہا راج   من میرا برہم سے ہٹتا ہے
ٹکٹکی بندھی ہی جاتی ہے   کچھ ایسا ادبھت نیہہ ہوا
بکھیات ہے نام بدیہہ میرا   پر پورا آج بدیہہ ہوا"

مُن بولے "تم نے کہا جو کچھ سب ہے ٹھیک
یہ کشور دو بھراتر ہیں اتی سندر نیک

دونوں ہیں پُتر اودھ نرپ کے   ہے نام رام لکشمن ان کا
یہ گنا گار اُتساہی ہیں   کس طرح کروں ورنن انکا
نر یگیہ مین کرایا میرا   تاڑکا سُباہو مار کر کے
گوتم کی نار اہلیہ کو   بھیجا پت لوک تار کر کے

سو دھنش مُہوتسو دیکھنے کو یہ دونوں بھائی آئے ہیں
راجن تیرے آنند ہیت ہم انھیں ساتھ میں لائے ہیں
دُنیا درشن کا میلہ ہے جو کچھ ہو جائے اچھا ہے
آگے تو وہی ہووے گا بدھنا نے جو لکھ رکھا ہے"

یہ سُنکر متھلیش نے کیا پورن سنمان
دیا ٹھہرنے کے لیے سُندر شکھر استھان
اچھا ابھی کچھ پھر من ہو سیر بھی کچھ ہو جائے
آگیا لیکر گرو سے چلے لکھن رگھورائے
نگر دیکھنے کے لیے آئے راجکمار
پُر باسن پائی خبر دھائے نر اور نار

گلیوں میں جھنڈ کے جھنڈ چلے ہو گئی بھیڑ بازاروں میں
سج گئیں دوکانیں دم بھر میں رونق تھی دواروں میں
منوہر کہیں شربت کی تھی تھا الائچی اور پان کہیں
کتنے ہی لیے تھے ہار پھول ہو رہا سُریلا گان کہیں
چھتوں پہ اور جھروکوں پر کھڑکیوں پہ بارے دواروں پر
گج گامنی بھامنی دامنی سی دھائیں چھائیں چوباروں پہ
درشن کر راجکماروں کے رہ گئیں ایک ٹک سی ساری
اپنی اپنی ٹولیوں میں سب اس طرح لگیں کہنے ناری

"بھینا دیکھو تو سہی ان دونوں کے روپ
کوٹ کام چھبی جیت کے پر گٹ یُگل انوپ

سُر اسُر ناگ نر اور کنّر کس میں ایسی سُندرتا ئی؟
سُندرتا جن پر موہت ہو ایسے سُندر دونوں بھائی
جن آنکھ نے دیکھا ایک بار ان شیام گور سکماروں کو
وہ آنکھ نہیں اب دیکھے گی سُندرتا اور سنگاروں کو

جس مکھ نے اُن کا گان کیا — آ جنم انھیں وہ گائے گا
جس من سے ان کی جھانکی ہو — وہ من ان کا ہو جائے گا
یہ سنا ہے ہم نے کانوں سے — سُت ہیں دشرتھ راجیشور کے
لائے ہیں بشوامتر انھیں — کارن بش سیا سوئمبر کے
تاڑکا سپاہ سنگھارے ہیں — منی راج کے مکھ کی رکشا کر
پھر بڑے تپت پاؤں ہیں یہ — تاری ہے شلا اہلیہ کر"
اور دوسری اور کی بول اُٹھیں کچھ نار
"ہے سیتا کے یوگیہ بر سا نول راجکمار
رچنا رچ جائے بدھاتا کی — اس جوڑے پر بلہاری ہو
ایسے من موہن سوہن کی — دلہن سیتا سکماری ہو
سمبندھ یہاں کے ہونے سے — یہ یہاں پہ آویں کبھی کبھی
پھر تو ہم سب کے دھنیہ بھاگیہ — درشن مل جاویں کبھی کبھی"
نار ناریں دیو کو نائے بنج ماتھ
اُدھر جھنڈ بالکوں کے لگے رام کے ساتھ
کوشل کشور سکماروں نے — پر مدت سب جنک نگر دیکھا
بازار راستے چوراہے — پُر دھام دیو مندر دیکھا
وِدیا شالا یہ ان ستھر — ہے مفلا راج بھون دیکھا
واٹکا باغ باپی تڑاگ — بھو بھانت منورنجن دیکھا
پھر سیا سوئمبر کا منڈپ — بالک گن انھیں دکھانے لگے
پرسن مند مسکاتے ہوئے — لکشمن کو بھی سمجھانے لگے
یوں ہی دیکھتے دیکھتے انھیں ہو گئی شام
گر ڈرڈرتے شیگھر ہی لوٹے لکشمن رام
ساتھ نہ چھانڈت بالکے آگے سنگ ہیں دھائے
پریم بچن کہہ رام نے پھیرے شپتھ دلائے

پاس گرو کے پہنچکر کہے سب سماچار
نتیہ نیم کرنے لگے دونوں راجکمار

اِتہاس کتھا کچھ سنتے رہے — کچھ ودّیا کا ادھین کیا
جب رات پہر بھر بیت چلی — تب گرو نے اُٹھ کر شین کیا
پگ لگے دابنے رام لکھن — شریمان گرو کے شرم کھوئے
جب کہا گرو نے بار بار — تب رامچندر جا کر سوئے
اب چرن کمل رگھنندن کے — دابنے لگے لکشمن بھراتا
تب کہا رام نے بار بار — سو جاؤ سو جاؤ تاتا
نج ہردے دھار رگھوبیر چرن — سے لیٹے جا کر لکشمن بھائی
سب سے پہلے اُس سمے اُٹھے — جب اَرن شکھا کی دُھن چھائی
مریادا پُرشوتم رگھبر — جاگ اُٹھے گرو جی سے آگے
کر چکے ضروری کام یہ سب — تب بسوامتر مُنی جاگے
اے دنیا کے لائق بچو دیکھو — اونچا آچرن ہے یہ
سیوا ورتی اور شیشیہ دھرم کا — سچا اُداھرن ہے یہ

پرات کال کا درشیہ تھا گرو آگیا سن پائے
پشپوں کو لینے چلے رام لکھن ہرکھائے

شری گرو دیو کی پوجا میں — پشپوں کی آوشیکتا تھی
اور پرات کال کچھ بھرمن بھی ہو — یہ مُنی راج کی آگیا تھی
متھلیش راج کا باغ وہاں — تھا بھرا ہوا پھل پھولوں میں
مالیوں سے پوچھ لگے چننے — پھولوں کو دونوں دونوں میں
وہ باغ پُر فضا پُر رونق — جس کی بہار بارہ ماسی
تختیاں روش کیاریاں گھاس — آرائش زیبائش خاصی
تھا پچھلی طرف عجائب گھر — تحفے دنیا کے سُہار ہے
چڑیا خانہ دیکھئے تو وہاں — لاکھوں پرند چہچہا رہے

بھجنانندیوں کے نہانے کو تالاب ایک درمیان میں تھا
اور دائیں ایک گرجا مندر کچھ اونچے سے استھان میں تھا

باغ باغ تھی باغ میں ہر سو باغ بہار
پھول پھولکر پھول بھی دکھلا رہے نکھار

گیندا۔ گلاب۔ موتیا۔ جوہی گل مہندی۔ گلاباس۔ گلنار
داؤدی۔ دوپہریا۔ مروا کیتکی۔ ہزارا۔ ہارسنگار
مالتی۔ مادھوی۔ جوا۔ جھلی کیوڑا۔ موگرا۔ پپی انار
کلغہ۔ بنیتا۔ مولسری کرنیل۔ کامنی۔ سدابہار
پچرنگا۔ چمپا۔ سورجمکھی سلملی۔ مارتی۔ نورنگا
چاندنی۔ کند۔ دونا۔ لالہ جلترنگ۔ چمیلی۔ چورنگا
گل پیاری۔ گل شبو۔ گڑھل گل چینی۔ گل فنوس۔ بیلا
سیورا۔ لواڑی۔ مدن مان گل کیلی۔ گند۔ کمل۔ کیلا
نیلے۔ پیلے۔ سرخ و سفید شوخ چیلے صدہا رنگوں کے
میں نام گناؤں گا کیا کیا تھے پھول ہزاروں قسموں کے
کیاریوں میں پودے مہک رہے سب اُٹھے ہوئے اور رلے ہوئے
ڈالیوں میں گچھے چمک رہے سب لدے ہوئے اور کھلے ہوئے

اِدھر پھول چُننے لگے رام لکھن ہرکھائے
اُدھر بات جو کچھ رہی سُننے دھیان لگائے

دارن اکال سے جنک نگر جس سمے پر پیڑت ہوتا تھا
تب اپنے ہاتھوں راجہ نے کھیتی کے لیے ہل جوتا تھا
اُس سمے گھڑے کے اندر سے ہل کے نیچے کنیا نکلی
جگ کو شکشا دینے کے لیے پرتھوی میں سے کملا نکلی
یا رشیوں کے رُدھروں سے بن کھل سنگھارن درگا نکلی
یا بھگتوں کی پوجا کے لیے جگدمبا جگت جیا نکلی

جانکی جنک نے نام دھرا — پتری سے زیادہ پیار کیا
پھر نارد جی نے آ کر کے — سیتا یہ نام پرچار کیا

کچھ ہی بڑی جبکہ ہوئیں ستری سیتا سُکھدائے
کھیل کود میں ایک دن شب دھن لیا اُٹھائے

تب کری پرتگیہ راجہ نے — اس دھنوا کو جو توڑے گا
ور وہ ہی یوگیہ کہا کر کے — سیتا سے گانٹھیں جوڑے گا
اُس دن سے نانا دیشوں کے — یودھا اور راجہ آتے تھے
شنکر کا دھنش اُٹھانے میں — بلوائی بل دکھلاتے تھے
اِن دنوں وہ دھنش جو سوتھا — نرپ دور دور سے دھائے تھے
اور اُسی سوئمبر کے کارن — یہ رام لکھن بھی آئے تھے
جس کے باغ میں یہ دونوں — پھولوں کو دھرتے جاتے تھے
راجہ کے پرن سیتا کے پرنئے — کی چرچا کرتے جاتے تھے

اب سُنئے جس باغ میں تھے یہ دونوں بھائے
اسی سمے اُس باغ میں سیتا پہنچیں آئے

جس طرح چندرما ہوتا ہے — شوبھائمان تاراگن میں
بس اسی طرح جگمگا رہیں — وہ راجکماری سکھین میں
نولا، چپلا، سمکھی، سکھدا — وردلونت بملا کملا تھی وہ
نرملا، کوملا، جگت جیا — روچھٹا تھی وہ شش کلا تھی وہ
نیچی درشٹی سے مند مند — سج رہی تجیلی سکھیوں میں
جیسے بسنت رُت آتی ہو — باغوں کی کومل کلیوں میں
رولی چاول کرپور دھوپ — نیویدیہ کلا وا تھلیوں میں
تامبول عطر میوہ مصری — ناریل پھول پھل ڈلیوں میں

یہ جھنڈ باغ میں جب آیا ۔ رونق سی آئی برکشوں میں
درشن کر راجکماری کا ۔ آگئی سگندھی پُشپوں میں

گائن

رت چھوہاری جنک دُلاری راجکماری آتی ہیں
سنگ سہیلی نئی نویلی گیت سُناتی جاتی ہیں
نو بر سب کے چہرہ نوں میں ہیں کہیں سب کے بھال
سنگ سکھی اوڑھے ہیں امبر سرے بسنتی لال
سب رنگ راتی سب مدماتی چلتیں چال مرال
گوری پوجن کو آئی ہیں ہل مل ساری بال
رت گت بھا کی دیکھ یہ جھانکی اگنت چھٹا لجاتی ہیں
پاپ شیوں میں جان ڈالنے بھولبنت رت آتی ہیں
آتے ہی گوری کے مندر پہ پہنچیں سب جائے
کری پرتھا بدھ پوجا سب نے ہاتھ جوڑ سر نائے
سب سے پیچھے سیتا جی نے آرتی کی ہرشائے
بنتی کرکے ستیش نواکے باہر نکلیں آئے
بھر بھر ڈلیاں چن چن کلیاں سکھیاں ہار پہناتی ہیں
رادھے شیام ملے نیکو بر یہہ اشیش سُناتی ہیں

پھر سب سکھیاں باغ میں لگیں بیننے پھول
کرتی تھیں اٹکھیلیاں سیر میں تھیں مشغول

ایک سکھی بڑی سیلانی تھی ۔ چنچل چالاک من چلی تھی
اُس کے ذمے کچھ کام نہ تھا ۔ وہ فقط سیر میں باؤنی تھی
جس طرف کھڑے تھے رام لکھن ۔ ناگاہ نکل وہ گئی اُدھر
جب دیکھا اُن کو آنکھوں سے ۔ بجلی سی تڑپ گئی دل پر

بے دل بیکل ہو کر بھاگی — ہوش و حواس کو کھو کر کے
پاس آئی راجکماری کے — باؤلی باؤلی ہو کر کے

راجکماری نے کہا "ہیں! ہیں! یہ کیا حال؟
بے سدھ سی کیسی کھڑی ہوا تجھے کیا خیال؟

کچھ صدمہ ہے؟ یا درد ہے کچھ؟ — یا کسی بات کی ماری ہے؟
کچھ نشہ پیا؟ یا بھوکی ہے؟ — یا تجھے کوئی بیماری ہے؟
ہے آج باغ میں "باغ باغ" — پھولوں میں پھول رہی ہے تو؟
ایسی کیا دولت ملی تجھے — جو آپا بھول رہی ہے تو؟
کس نے تیری مت ماری ہے — متوالی کیوں متوالی ہے؟
جس نے یہ رنگ چڑھایا ہے — وہ کون باغ کا مالی ہے؟"

وہ بولی "میں کیا کہوں اپنے جی کا حال
شاید سچ ہو جائے گا میرا خام خیال

مجھ کو نہ درد اور صدمہ ہے — مجھ کو نہ کوئی بیماری ہے
ان دنوں جسے میں ڈھونڈھتی تھی — اس کے ملنے کی باری ہے
برسوں سے پانی دے دے کر — ہم نے جو سینچی ڈالی ہے
میں جسے دیکھ کر آئی ہوں — وہ اس ڈالی کا مالی ہے
پرشاد بانٹئے گوری کا — من کی مراد بر آئی ہے
اس سے سکھی کنگالوں نے — گھر بیٹھے دولت پائی ہے"

سیتا جی کہنے لگیں چتون ذرا مروڑ
"ظاہر کر دے اصل اب دیباچہ کو چھوڑ

سن سنکر تیری باتوں کو — حیرت سی مجھ کو آتی ہے
اس کے پردہ میں چھپی ہوئی — کچھ ہونی مجھے دکھاتی ہے

میں واری! تجھ کو میری قسم
اب سچّی بات بتا دے تو
میں بے سُدھ ہوتی جاتی ہوں
وہ کیا ہے مجھے دکھا دے تو"
سکھی ہنسی کہنے لگی" ہیں ہیں یہ کیا حال؟
ذرا ہردے کو تھام کر سُنئے تو احوال
لیجئے صاف اب کہتی ہوں
دو راج کنور یہاں آئے ہیں
درشن کس طرح کروں اُن کا
جب میرے نین تھکائے ہیں
جن نینوں نے دیکھا اُن کو
اُن کے زبان اور بین نہیں
جو زبان بولنے والی ہے
شہزادی اُس کی نین نہیں
جس سانچے نے ڈھالا ان کو
وہ انکھیں بنا کر ٹوٹ گیا
میں نے تو جب سے دیکھا ہے
میرا تو آپا چھوٹ گیا
بیشک یہ سمے شگن کا ہے
میں اپنا فرض نبھاؤں گی
لو آؤ میرے ساتھ چلو
تم کو بھی میں دکھلاؤں گی

گانا

میں واریاں جاؤ جی چالو انکھیں نہاریاں
راجکمار چلے نہ جائیں نہ دیکھنے پائیں کماریاں
پھولی جہاں پر کیاریاں۔ دیکھیں وہاں سے پیاریاں
آئی درشن میں دیری نہ کرنا سُدھ بدھ اپنی بساریاں
محلن کے چالن گی باریاں میں واریاں

سیا چلی آویں اُدھر، سکھی سہیلی ساتھ
اِدھر لکشمن بھرات سے بول اُٹھے رگھوناتھ
"ہے بھائی بڑا اچنبھا ہے
یہ سب مقام جھنکار اُٹھا
ہو گئی بہار تر و تازہ
سارا گلشن اُنجھار اُٹھا

ان سندر شبدوں کو سُنکر — مجھ کو تو یہ دکھلاتا ہے
دُندبھی بجا کر کام دیو — دُنیا پر چڑھتا آتا ہے
بھائی میں اپنی حالت کو — بہتیرا آج سنبھال رہا
لیکن اس سمے میرے دل کو — سینہ سے کوئی نکال رہا
جس دل نے اب تک پر استری — ماں بہن برابر سمجھی ہے
اُس دل کی ایسی حالت کیوں؟ — یہ ہی مجھ کو حیرت سی ہے
جن کانوں نے اپدیش سُنے — اب اُن کے ڈھنگ نرالے ہیں
جو نین لجیلے رہے سدا — وہ کیسے دیکھنے والے ہیں؟"

اسی طرح کر رہے تھے راجکمار وچار
اتنے ہی میں سیا سے آنکھ ہوئیں دوچار

رگھنندن کے گمبھیر نین — جس سمے سیا کی اُور ہوئے
وہ چندر لجاون مکھ لکھ کر — اک ٹک رہ گئے چکور ہوئے
مانو تربھون سے کھینچ کر کے — یہاں باس کر لیا رچنا نے
اتھوا سیتا ہی کو دے دی — سب سندرتائی بدھنا نے
سندرتا سیتا کی نہار — اور دیکھ کے اپنی حالت کو
لکشمن سے بولے رامچندر — قائم کر دل کی طاقت کو

"جنک کماری ہے یہی روپ راس چھو دھام
ہیت سویمبر کا یہی سیا اسی کا نام

یہ سیا سویمبر دھنش یگیہ — اسی کا ہی مہا مہوتسو ہے
جو کچھ ہے یہاں پر چمتکار — وہ سب اس کا ہی بیبھو ہے
دایاں انگ میرا پھڑک رہا — کچھ اس میں بھید دکھاتا ہے
ہے چھپا ہوا جو کچھ کارن — اُس کا برہما ہی گیاتا ہے
اپنا تو یہ کرتو یہ نہیں — جو تکیں پرائی کنیا کو
ہے لکشمن یہاں سے شیگھر چلو — ہو رہی دیر گر پوجا کو

اِدھر یہ باتیں کر رہے دونوں راج کشور
اُدھر سیا جی کے نین لگے رام کی اور

مانو سورج بنسی کو لکھ — وہ نینا سورج مکھی ہوئے
یا سیتا جی کے کمل نین — لکھ رام سوریہ کو سکھی ہوئے
شوبھا سندرتا دیکھ دیکھ — متھلیش نند نی تھکت ہوئیں
رچنا بدھنا کی لکھی نہیں — اس لیے جانکی چکت ہوئیں
مکھ کا پرکاش ادر تیج دیکھ — سندر چھبی رہی راج دُلاری کی
کچھ بڑا بچیتر پربھاؤ پڑا — انکھیاں مُند گئیں کماری کی

چتر سکھی کہنے لگی ہے ہے! یہ کیا حال!
ابھی تمھیں تو دیکھ کا رہا نہ ذرا خیال

کیا پریم پاٹھ شالا کا آج — یہ شری گنیش پرارمبھ ہوا؟
کیا اسی لیے تم مون ہوئیں — کیا اسی سے تم کو دمبھ ہوا؟
ہنستی بھی نہیں ہلتی بھی نہیں — نہ دیکھتی ہو نہ بولتی ہو
کیا میچ کے دونوں نینوں کو — تم پریم کا پنتھ ٹٹولتی ہو؟
اکھوا اپنا دِل دیا انھیں — اس سے اُسی کی چنتا ہے؟
یا پُرش پرایا لکھنے میں — کچھ تم کو بھاری لجا ہے؟
واری جاؤں کھولو تو سہی — رتنا روں کو کجراروں کو
پھر کرلینا گرجا سمرن — اب دیکھو راجکماروں کو"

سیتا نے سکچائے کر کھولے دونوں نین
لتا اوٹ سے تھے راجی سیا ہوئیں بے چین

گائن

چرائے چت کت گئے راجکشور؟ — اتی ویاکل ہے متی مور
ان کیارن میں ان لشپن میں — اُن جھاڑن میں سکے نہوں

آرو پاتن میں آن پرکشن میں   اُن روشن میں چھپے نہوں
چھودھام ابھیرا کیئے رادھے شیام   دکھلاؤ موہے درشن
دیا کل تن من موہ   چرائے چت کت گئے راج کشور؟"

لتا اوٹ سے اُس سمے پرگٹے دونوں بھئے
آگے بڑھ کر سکھی نے ان کو دیا دکھائے

پھر دیکھے دو رگھبیر نین   پلیوش بھرے انراگ بھرے
تجا لاج لاذنیہ نو بھر   لالتیہ لاڑ اور لاگ بھرے
اب نہیں دیہہ کی خبر رہی   مل گئے ایک پل میں دونوں
کر چکے آج قول و قرار   گو دیا دل ہی دل میں دونوں
سیتا جی نے رگھنندن کا   وہ روپ ہردے میں دھار لیا
رگھنندن نے سیتا جی کا   دل میں بس عکس اتار لیا

سیتا سے بولی سکھی "بہت ہو گئی بار
دشا نماشا اس سمے کوئی نہ نہار

کر سیر باغ کی سیر ہوئیں   اک نیا شگوفہ کھلا چلیں.
اچھی تم درشن کو آئیں   دل اپنا آ کر گنوا چلیں
چھوڑو ابھی اُن کا خیال   سدھ کریئے گھر کے جانے کی
اب رہی بات کل کی پکی   بس اسی وقت کے آنے کی"

وینگ بچن سن سکھی کے سیا چلیں سکچائے
بار بار ہو کر کھڑی پیچھے لکھیں لجائے
سکھیاں کچھ آگے بڑھیں ہوئی ذرا سی بار
سیتا پیچھے رہ گئیں کہنے لگیں پکار

"ہے سکھی کھڑی تو رہو ذرا   میرا تو جی ہے گھبراتا
جس چال سے تم سب چلتی ہو   ویسے مجھ سے نہ چلا جاتا

اور اُدھر نگوڑی ساڑی بھی   مادھوی لتا میں الجھی ہے
ہیں تم سب بھاگی جاتی ہو   کیا مجھے باؤلی سمجھی ہے؟"
دَوڑ پڑیں سکھیاں تبھی آ پہنچیں ہر کھائے
چتر سکھی کہنے لگی مند مند مُسکائے
"یہ بھول بھلیاں پریم کی ہیں   آنا ہے تو سیدھی آؤ
مادھوی لتا یہ کہتی ہے   بلہاری اور ٹھہر جاؤ
سکھیوں کو خیال چلاتی ہو   وہ کہو خیال جو من میں ہو
پیاری ساڑی کا نام نہ لو   اِس سمے تمھیں اُلجھن میں ہو
گر جا پوجن کے ساتھ ساتھ   سیتا پریم کا پوجن ہے
مادھوی لتا میں ساڑی ہے   اور پریم لتا میں جیون ہے

گانا

دھیرے دھیرے چلو نا؟ سیا پیاری جی
سکھی اتی کال کرو نا اُتے بھو بارہ تکو نہ
سنو سکماری جی دھیرے دھیرے چلو نا؟
رادھے شیام یاتی سمے کال نزلھ ہیں آئے
اُس کہہ مُسکائی سکھی سیا چلیں سکچائے
ہنسیں سب ناری جی۔ دھیرے دھیرے چلو نا؟"

گئیں بھوانی کے بھون سندری جانکی بھور
بند چرن ٹھاری رہیں۔ بولیں کر کو جور
"جے جیت بھوانی جگ جیتی   گج بدن۔ کھڑانن کی ماتا
شنکر مکھ چند چکور گور   گر راج کشوری بر داتا

تم شب کی اردھانگنی سدا گھٹ گھٹ کی ہو جانن ہاری
میں من اچھا کس طرح کہوں؟ کہنے میں ہے لجا بھاری

گائن

جے گوری ماتا ۔ شری جے گوری ماتا
جننی وشو موہن ۔ تربھون بکھیا تا
شری جے جے پاربتی
وید بکھانی تم رودرانی ۔ مانی دھارانی
شب مکھ چندر چکوری گرجا گن کھانی
شری جے جے پاربتی
جوت اکھنڈ جھلا جھل جھلکے چھتر شیش راجے
نت گج بدن کھڑانن انو پم چھو چھاجے
شری جے جے پاربتی
امت پربھاؤ تمہارا گورا تم جگ کی امبا
اُت پت پالک ناشک دیوی جگدمبا
شری جے جے پاربتی
اردھانگنی سدا شب کی ہو وامن دت گاتا
رادھے شیام کرپا کر بردو من بھاتا
شری جے جے پاربتی

ہے ماتا بس بھینٹ ہے یہ کرمالا آج
اور آپ کے ہاتھ ہے بر مالا کی لاج"
من رگھنندن کی طرف تن کی نہیں سنبھال
جیوں تیوں پہنانے لگیں تبھی گر پڑی مال

وِرِت انھیں ایسا ہوا رہی موہت مُسکائے
کانوں پر آ کر کوئی کہتا ہے سمجھائے

"ہے سیتا کچھ سندیہہ نہیں سچّی کامنا تمہاری ہے
نارد کا بچن سدا سچّا سچّی آشیش بھاری ہے
وہ بھی تم کو چاہتا ہے تم بھی اُس کو چاہتی ہے
اب اس میں دیر نہیں سیتا من چیتا ور تم پالی ہو"

اس پر کار آشیش سُن چلیں سیا شرمائے
راجکماروں کی کتھا سُننے اب چت لائے

سیتا جی کی چرچا کرتے دونوں اپنے آشرم آئے
رگھونندن نے سچے من سے سب حال گرو کو بتلائے
جب اُٹھے گرو پوجا کر کے تب کہا منورتھ پورا ہے
ہے راجکمار سُکھی رہو سب سپھل تمہارا اچھا ہے

اسی طرح آنند میں ہونے آئی شام
تب سندھیا کرنے چلے لکھن سمیت شری رام

پورب میں نکلا چندر دیو سُکھد ایک شیتلائی سے
اُس سمے یاد آگئی سیا بولے رگھونندن بھائی سے
"بھائی ہو چکا دیو پوجن اب ذرا پریم کا پوجن ہو
سندھیو پاسن سے نبٹ گئے اب تھوڑا پریم اپاسن ہو

وہ دیکھو وہ چندرما کیسا پریم ورسائے
کنت سیا کے سامنے وہ بھی لجّا کھائے

سیتا کو چندر مُکھی کہتے ایسا چھوٹی ہو جاتی ہے
اِس میں کلنک ہے لگا ہوا وہ نشکلنک درساتی ہے

دن میں ملین یہ ہوتا ہے — وہ آٹھو یام پرکاشت ہے
یہ کملوں کو دکھ دیتا ہے — وہ سب کو سکھدائی نت ہے
اس کو راہو گرس لیتا ہے — وہ کبھی نراس نہیں ہوتی ہے
یہ دن دن گھٹتا بڑھتا ہے — وہ سدا ایک رس رہتی ہے
یہ زیادہ پیارا اشٹر میں ہے — وہ سدا وشیش پیاری ہے
اس میں کچھ کالا دھبہ ہے — اُس کی نرمل چھب پیاری ہے
یہ نکلنکتے زہر بھوشن ہے — اس کے کنٹھ سکھتک زیور ہے
اُس سیتا کے تو یہ ہی کے — ہرگز نہ یہ نہیں برابر ہے
اس میں بہتیرے اوگن ہیں — اُس کو سب گن کی کھان کہو
سیتا کو سمجھو مول رتن — اور اُس کو بے جان سمان کہو"

انھیں بچاروں میں جبھی ہوئی ذرا سی بار
آئے وشوامتر ڈھنگ دونوں راجکمار

شین سے جب ہو گیا جانے کیا بشرام
پرات کال لکشمن سے پھر بولے شری رام

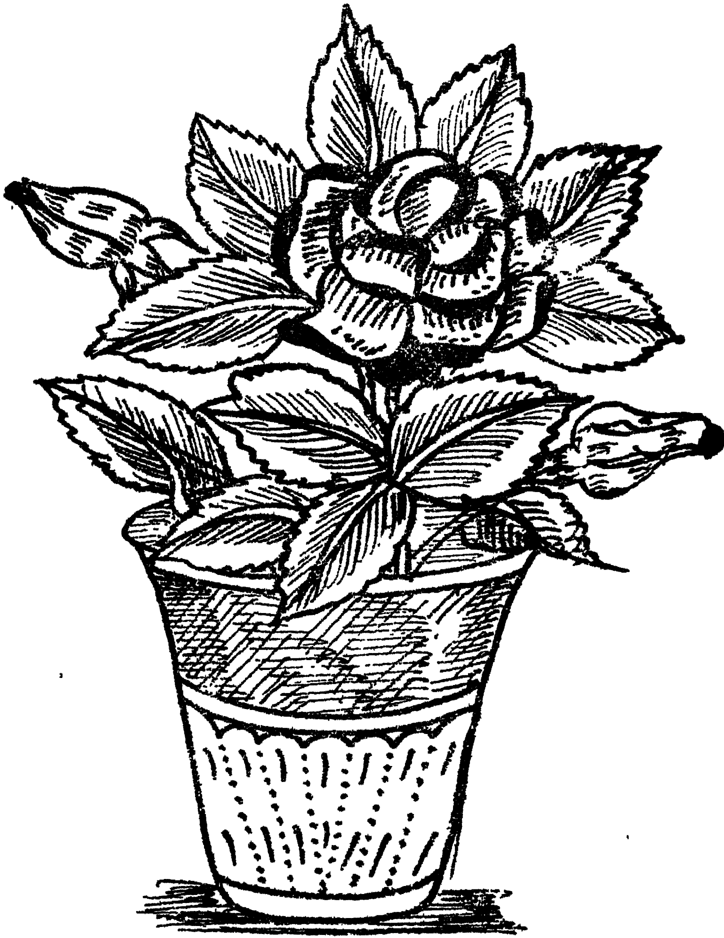
"ہے بھائی سورج نکلا ہے — روشنی جہاں پر چھائی ہے
چکوا چکوی آنند ہوئے — کملوں کو بھی سکھدائی ہے
سب سونے والے جاگ اٹھے — چھا گئی اداسی تاروں پر
باغوں کی کلیاں چٹک اٹھیں — کوئلیاں کوکیں ڈاروں پر"

لکشمن لال بولے تبھی شام کا سنو جواب
نہ تم سے بڑھ کر نہیں آفتاب کی تاب

یہ سکھ دکھ دونوں دیتا ہے — تم سکھ ہی سکھ کے دایک ہو
یہ دن بھر کا رکھوالا ہے — تم دن اور رین سہایک ہو
اِس کو راہو گرس لیتا ہے — تم ناش کھلوں کا کرتے ہو
اِس میں گرمی ہی گرمی ہے — اور تم نرمی بھی رکھتے ہو

سورئیو دے جیسے ہونے سے تارے اس سمے ملین ہوئے
یتوں ناتھ آپ کے آنے سے سارے راجہ بل ہین ہوئے
بھگتوں کا ہردے کمل سا ہے تم سچے سوریہ دواکر ہو
یہ سیا چندر سے زیادہ ہے تو تم سورج سے بڑھ کر ہو*

جب ہو چکا بنود۔ یہ خاصہ رادھے شیام
نتیہ نیم کر گرو ڈھنگ آئے لکشمن رام



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھکر لوگوں نے انکی ہنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپکر پرکاشت کردی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں میں بکسیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بکسیلر یا یا میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس پرکار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آپ آئندہ سے دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیام، یا رادھے شیام وششٹھ، یا طرز رادھے شیام چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

نیاز کیش

منیجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

دھنش بگیہ

رام کتھا سنکھیا ۳



نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت کیرتن کلانیدھی کاویہ کلا بھوشن
شری ہری کتھا وشارد - کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک بجرنگی راد ھے شیام پستکالیہ - بریلی

سرو ادھکار پرکاشک کے آدھین ہیں

شری
رام کتھا
(بال کانڈ)



درشن گیتا

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد۔ کوی رتن۔

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک۔

سنہ ۱۹۶۱ء

ساتویں بار ۱۰۰۰ پرکاشک قیمت ۴۴ نئے پیسے

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

پرارتھنا

خبر کر دو رگھونندن کو کھڑے ہم در پہ درشن کو
لکھ چوراسی سوانگ دھر نا کشٹ اُٹھائیے
جنم مرن سے ہو دکھی ۔ گرے چرن میں آئے
جُھکائے ہوئے ہیں گردن کو کھڑے ہم در پہ درشن کو
یدپ آپ ہی نے دیا نام روپ گن بھار
کنتو ایک بھگتی بنا یہ سب ہے بیکار
کریں کیا نے کر اس دھن کو کھڑے ہم در پہ درشن کو
کھیل تماشوں میں سدا دوڑ دوڑ من جائے
بھجن بھینکر سا لگے بُدھ بھرشٹ ہے ہائے
کہاں تک رو ویں کر من کو ۔ کھڑے ہم در پہ درشن کو
نوکا پاپوں سے بھری ڈوب رہی منجدھار
ڈوبی کچھ ڈوبن چلے ایک تم ہی آدھار
اُبارو رادھے شیام جن کو کھڑے ہم در پہ درشن کو

کتھا پرارمبھ

سندیشہ نرپ کا کہا شتانند نے آئے
"دھنش یگیہ کے واسطے راجہ رہے بُلائے"
سماچار سنکر اٹھے لچھمن اور رگھوناتھ
سیا سوئمبر دیکھنے چلے گرو کے ساتھ
رنگ بھومی آئے جبھی سندر راج کشور
نر اور نارن کے نین لگے انہیں کی اور

سب چکت ہو گئے جیسا ہوئے — کچھ ایسا پریم اُپنیت ہوا
جس کی جیسی بھاونا تھی — ویسا ہی آگے پرتیت ہوا
پرتیکش ویر رس کو دیکھا — بل شالی ویر نرپالوں نے
ساکشات بھیانک رس دیکھا — کپٹی بھیس دھرے بھوپالوں نے
پرپورن ادبھت رس تھا — جب کپٹی اسروں نے دیکھا
شرنگار رس تھی جی بھر کر — متھلا نواسیوں نے دیکھا
وہی بھگتی لکھا وہی بھکتوں نے — کرونا رس راجہ رانی نے
ساکشات شانت رس کو دیکھا — یوگی مہا تما گیانی نے
بھگتوں نے او بھگت رس پایا — شری رام روپ ماتا دیکھا
جب لکھا ہاسیہ رس سکھیوں نے — تب کوئیوں نے نو رس دیکھا

لکھن اور رگھوناتھ نے رنگ بھومی میں آئے
دیکھا چاروں اور کو پھولے نہ سمائے

نیچے اونچے اور درمیانی — سب درجوں میں تھی سگھرائی
اپنے اپنے پد کے لائق — لاکھوں بھر رہے تماشائی
ان گنتی راجاؤں کا دل — شوبھا یمان تھا منچوں پر
پیچھے رنواس زنانہ تھا — کچھ اونچے اونچے محلوں پر

نیچے درباری منتری گن … اور جنک راج کا آسن تھا
بس وہیں برابر میں خالی … ایک رتن جٹت سنگھاسن تھا
رگھوبنسی راجکماروں نے … یہ سبھی جگہ دیکھی بھالی
پھر مہادیو کے دھنوا پر … جلدی سرسری نظر ڈالی
دیکھنے لگے راجاؤں کو … مدماتے لوچن لچھمن کے
شری سیتا جی کو ڈھونڈھ رہے … گمبھیر نین رگھونندن کے

گانا

آئے رنگ بھوم منجھار دشرتھ کے کنوار سہاونے
برسیں سومن سواگت کریں سُر انند شو چیترانے
بھیری مردنگ سو جھانجھ دندبھ آدلاگے باجنے
جے جے کریں ماگدھ دو وشک سوت بندی چارنے
جیٹھے دمانن سوہش گاویں امر منگل کارنے
پر ناربیٹھیں دھول دھامن سُتچ سو گیت ادچارنے
کوئی چیتر کارانیک راجت چیتر چیرت نہارنے
مہیپال منڈل چکت چیتوت کُٹل ہردے لجاونے
نکھ منگلا رتھ گرو دو وجادک دیولاگ مناونے
شری رام وجے سو ہیت "رادھے شیام" ہیئے بلماونے

آئے وشوامتر جی رام لکھن کے ساتھ
اگوانی کرنے اُٹھے جنک راج نرناتھ

شری وشوامتر اگاڑی تھے … پیچھے سموہ تھا منیوں کا
درمیان میں تھا شوبھا نمان … وہ جوڑا راجکماروں کا
راجہ نے سب کا سواگت کر … سب کتھا دھنش کی سمجھائی
پھر ساتھ ساتھ سب کے جاکر … سب رنگ بھوم بھی دکھلائی
دونوں رگھوبنسی راجکنور … جا جا کے جہاں نرکھتے ہیں
سب کوئی وہاں چکت ہوکر … ٹکٹکی باندھ کر تکتے ہیں

مانوں دیو نٹور جیسا دو گر موہنی ڈالنے آئے ہیں
یا بلوائی جھیا لوں کا سب بل نکالنے آئے ہیں
سب دیکھ بھال کر منی بولے "اتینت سگھر رچنا سوہے"
اُدھر میں کہنے لگے جنک "سب کر پا آپ ہی کی تو ہے"
بھلی بھانت پاہنوں کو رنگ بھومی دکھلائے
ایک وشال منچ پہ بیٹھا لا ہر شائے
بس اُسی سمے رنواسوں میں اِت مدھر منوہر گان ہوا
سندر باجوں کے شبدوں سے وہ جلسہ شوبھا دان ہوا
راجہ نے سموچت سمے دیکھ بلوایا راج کماری کو
سب سکھی سہیلی مل مل کر لے آئیں سیتا پیاری کو

گانا

سنگ سکھیاں ساری پدھاریں رنگ بھوم سیا پیاری
موہے نرادھر ناری ہاتھ میں جے مال لیے
پیاری دلاری سر پہ ہے ساری سنواری سوہنڈ سنڈ
چلتی انوکھی چال سر دھون گمن دھن شیں موہن کیا
بہار چھائی من بھائی جب آئی رنگ بھوم سیا پیاری

رنگ بھوم آئیں سیا سندرتا کی کھان
اُپما متی ہی نہیں کوی کم کرے بکھان
آدھونک ناری پر کہہ کر جھوٹی کردیں سب اُپمائیں
اب شری سیتا جگدمبا کو کس کی ثانی ہم بتلائیں
پھر من مانی باتیں گڑھ کر اپنے سر کیوں بدنامی لیں
جگ کی جننی جگدمبا کو جگ کی اُپمائیں کیسی دیں

سورگیہ دیویوں کو لائیں تو   پاربتی اردھانگن ہے
رت کے سمان کیسے کہہ دیں   وہ بھی ودیہہ کی دلہن ہے
واچال ہے دیوی سرسوتی   اندرا آلی ناتھ کلنکی ہے
لچھمی کی اوپما کیسے دیں   وہ بش مدرا کی بھگنی ہے
اس لیے لوک پرلوکوں میں   شری سیتا جی لاثانی ہیں
اوتار ہیں سچی شکتی کا   نورانی ہی نورانی ہیں
کوئی اچھا یا برا کہو   اس کی کچھ ہمیں نہ چنتا ہے
ہم کو تو اپنی ماتا کا   نکھ شکھ لکھنے میں لجا ہے

زمیں پہ رونق آگئی چمک اٹھا آکاش
رنگ بھوم میں اس سمے ادبھت ہوا پرکاش

کومل کملوں سے ہاتھوں میں   سندر جے مالا لیے ہوئے
چل رہیں سما گمبھیر چال   نظروں کو نیچے کیے ہوئے
سر سبزی میں دیکھا اک بار   درمیانی نیچے درجوں پر
پھر جلدی سے دوڑی نگاہ   اونچے بشال منچانوں پر
اُس سمے مدھیہ میں منیوں کے   اپنا پیارا رگھوبر دیکھا
تھک گئیں تھاہ ملتی ہی نہیں   ایسا اتھاہ ساگر دیکھا
پھر پوشیدہ نظروں ہی میں   اُس چھب کو لگاتار دیکھا
لجا شردھا کی آنکھوں سے   شرما کر بار بار دیکھا
گہری گمبھیر درشٹ ڈالی ،،   پربھو کی آجانو بھجاؤں پر
شو دھنش دیکھتی ہوئی چلیں   سری جنک راج کے منچوں پر

بندی جن آئے تبھی لے شاہی فرمان
مدھیہ بھاگ میں کھڑے ہو شروع کیا اعلان
ساودھان ہو دھاگنوں سن لو کان لگائے
پرن ہم راجہ کا کہیں اپنی بھجا اٹھائے

یہ مہا مہو نشو سمار دہ راجہ کے پرن کا پرچے ہے
اوسر ہے آریہ پریکشا کا پرنام پر نیتی پرنے ہے
جس مہادیو کے دھنوا کو مہیپال نہ اب تک اٹھا سکے
دس شیش سہسرادا ہو تک بھی جس کو نہ ہٹا اور ہلا سکے
اُس پر پرن کر کے ستھاپیشو نیٹھے ہیں آریہ پریکشا میں
پرتھوی ویروں سے شونیہ نہیں پرن ٹھانا اسی ترپیکشا میں
راجہ کی سب سوگند شیتھ دھنوا دوارا پورن ہوگی
جو ویر یہ دھنش کو توڑے گا سیتا اس کو ارپن ہوگی

وہ دیکھو درمیان میں پڑا ہے دھنش وشال
اُدھر دیکھ لو جانکی کھڑی لیے جے مال

چھتریوں میں کتنی قوت ہے یہ آج بانگی دیکھنا ہے
قومی جرأت قومی طاقت قومی مردانگی دیکھنا ہے
دیکھیں وہ کون دلاور ہے جس سے دامادی کی جائے
شہزور کون شہزادہ ہے جس کو شہزادی دی جائے
شیروں کے آگے وجے پائیں یہ تاب کہاں سیاروں کی ہے
ہل مل کر جان لڑا دو سب جانکی جانداروں کی ہے

گانا

ہے ویر وہے شور دہے راجاؤ۔ بود ھاؤ۔ آؤ دھنش کو اٹھاؤ
سب درجہ بدرجہ سیکھیے کی بازو کی بازی اے شیر و لگاؤ
سب ہمت جرأت طاقت قوت شوکت شجاعت دکھاؤ
تو پیاری دلاری دویہ کماری ویدیہی کو سیتا کو بیاہو

اب اٹھو فیلتن مردانے پرتن
بلوانی ویر گن۔ دیکھیں دلیرپن

ہاں بل دکھاؤ۔ جان لڑاؤ۔ جیت جاؤ۔ فتح پاؤ، آؤ۔ آزماؤ

بندی جن کی جب سنی جوشیلی تقریر
دھنش اٹھانے کو اُٹھے بڑے بڑے بلویر

جب راجاؤں کا دل کا دل　　شور دھنش اٹھانے اٹھنے لگا
تب رنگ بھومی میں ایکطرف　　جوشیلا باجہ بجنے لگا
بلوان سُجان گمان بھرے　　مدمت ہٹیلے گرویلے
سلسلہ وار کر رہے زور　　سب شاندار اور جوشیلے
اکلائے گھمیں ہٹیں مسکیں　　کوٹن اوپائے کر آزما دیں
آجائیں پسینے پسینے تک　　تھک جائیں گریں چکر کھائیں
کھلبل سماج میں شروع ہوئی　　پرتھوی کانپی یہ دھاؤں سے
پر مہادیو کا مہا دھنش　　تل بھر نہ ہلا راجاؤں سے
جو جھٹ سرشتا آتا ہے　　وہ پھر شرماتا جاتا ہے
مالو بل ہر کر ویروں کا　　دھنوا گرواتا جاتا ہے
جیسے پاپیوں کی باتیں سن　　من ستونتی کا ڈگے نہیں
ویسے ہی ان راجاؤں سے　　شنکر کا دھنوا ہلے نہیں
ورتیک ورندوں میں ہی ہی　　رنواسوں میں بھی ٹوٹا تھا
وہ رنگ بھوم والا باجہ　　ایسا ہی ویسے ہی بجتا تھا

راجاؤں کو دیکھ کر جنک اُٹھے اُکلائے
ہاتھ زمین پہ مار کر بولے بچن رسالے

ہے دیپ دیپ کے راجا　　گن ہم کے کہیں بل شالی ہے
ہم کو تو یہ وشواس ہوا　　پرتھوی ویر سے خالی ہے
یدی یہ وچار پہلے ہوتا　　تو یہ درگتی نہیں ہوتی
ہم ایسا پرن کرتے ہی نہیں　　تو ایسی ہنسی نہیں ہوتی
اب جو اپنا پرن توڑیں ہم　　تو دھرم جائے اور جاتا ہے
پُتری کو کنواری رہنا ہے　　کیا کریں ہمارا بس کیا ہے

آسرا چھوڑ پرستھان کرو | ہم سبھا جوڑ کر پچھتانے
سیتا سکماری کا بیاہ | لکھا ہی نہیں ودھاتا نے
افسوس جنک کا سن سنکر | شرمندہ راجا سبھی ہوئے
سیتا کی جانب دیکھ دیکھ | نر ناری سارے دکھی ہوئے

دیہ بھوم پر چھا گئی کرو نا رس کی اوس
باجے میں بجنے لگا جوش بھرا افسوس
لکھمن لال پہ اس سمے پڑا اشیش پر بھاب
اس رگھو بنشی شیر کو کہاں تھی اتنی تاب

چٹکی میں بھر کٹی کٹل ہوئی | بازو اور ہونٹ پھڑکنے لگے
رسیلے نینا لال ہوئے | وہ بچن بان سے لگتے تھے
سن سنکر پشچاتاپوں کو | سورج بنشی رسیائے اٹھا
اپمان جات کا دیکھ دیکھ | وہ جات بھگت اکلائے اٹھا
ہے ادب گرو کا بھراتا کا | اور ادھر شریر بھنا جاتا
دھیرے دھیرے بھائی سے کہا | مجھ سے اب نہیں سنا جاتا
یہ کہہ کر شیش نوا کرکے | گرو کے چرنوں میں کھڑا ہوا
سارے سماج کو تکتا تھا | کیسری کرودھ میں بھرا ہوا
وہ راج کمار برہم چاری | اس رنگ منچ پر نکلا ہے
مانو پہاڑ سے لال لال | یہ صبح کا سورج نکلا ہے

رام چرن سر نائے کر بولے لکھمن پکار
سنیں سبھا پتی سبھا سد راجہ اور سردار

سچے یودھا ہیں "چھتری" | اپمان نہیں سہہ سکتے ہیں
جن کو سننے کی تاب نہیں | وہ چپ کیسے رہ سکتے ہیں
رگھو بنشی ویروں کے ہوتے | ایسی تو کوئی بھی کہے نہیں
جیسی الٹی سیدھی باتیں | متھلیش راج نے آج کہیں

رگھو ویر رام جی کے ہوتے — انوچت بانی کہہ ڈالی ہے
یہ شبد ہردے میں چبھتے ہیں — پرتھوی ویروں سے خالی ہے
میرا وچار تو ایسا ہے — ان ہونی کبھی نہیں ہوگی
جس دن بلوان نہیں ہونگے — اُس دن پرتھوی ہی نہیں ہوگی

سنو رام رگھوبنش من رگھو نندن رگھو ویر
ان اپمانوں نے کیا مجھ کو آج ادھیر

میرا سوبھاؤ ہی ایسا ہے — توہین نہ مجھے گوارا ہے
ہے کرپا کرو گے چرنوں کی — بل اور پرتاپ تمھارا ہے
ابھمان نیاگ کر کہتا ہوں — گر حکم آپ کا پاؤں میں
یہ سڑا دھنش تو چیز ہے کیا — سارا برہمانڈ اٹھاؤں میں
پھر کچے گھڑے سمان اُسے — دم بھر میں پھوڑ پھاڑ ڈالوں
یا برساتی کھوری کی طرح — چٹکی میں توڑ تاڑ ڈالوں
جل کو تھل، تھل کو جل کر دوں — لے آؤں اُتار ستاروں کو
سرمہ کی طرح پیس ڈالوں — پرتھوی کو اور پہاڑوں کو
پھر دھنش پرانا سڑا گلا — نا چیز یہ کس گنتی میں ہے
سیکڑوں کوس تک لے دوڑوں — اتنا تو بل انگلی میں ہے

گانا

جل میں تھل میں کھل بل کر دوں ۔ بل سے دل کے دھنوا دھر دوں
بڑھ کر میں توڑوں پھوڑوں دم بھر میں چکر میں چر چر کر دوں مہیر میں
تار تار کر دوں بنائے دکھائے ذرا سی تیار ہے
جو نہیں ایسا میں کر دوں میں پرتھوی پر سو گنا کھائے کھوں میں
پھر نہیں دھنو کو کر میں لوں میں کہتا ہوں آپ کے بل سے رگھو ور میں

لاکھن لال بولے جبھی بچن سکوپ کرال
پرتھوی تھر تھر ہو گئی دہلائے دگپال

چھا گیا سبھا پہ سناٹا سارا　　نبھ منڈل کانپ اٹھا
چھکے چھوٹے بلوانوں کے　　راجاؤں کا دل کانپ اٹھا
سیتا جی کو آنند ہوا　　متھلیش راج سکچائے گئے
سری رگھونندن جی سمیت　　ہرشائے سنت پلکائے گئے

دیکھ اشانت رہ رام کا لکھمن ہوئے ناخوش
رنگ بھوم میں پھر بجا وہ باجا پُرجوش
بولے بشوامتر تب " رام کیجئے کاج
جنک بشاد مٹائیے چاپ توڑ کر آج

مُردیں گرو مہاراج کے سُن　　رگھونندن شیش نوائے اُٹھے
من میں کچھ ہرش بشاد نہیں　　سادھارن سرل سبھائے اُٹھے
وہ رنگ بھوم سندر سر ہے　　رگھوراج کمل سے کھلتے ہیں
بھگتوں کے نیناں بھونرے ہیں　　رس پی پی بورے بنتے ہیں
اُٹھکر منیوں سے آسیس لی　　پھر گرو چرن شرنائے چلے
دھیرے دھیرے اور مند مند　　آنند کند مسکائے چلے

دیکھ دیکھ کر رام کو چکت ہوا رنواس
رانی جی کہنے لگیں ہوکر ذرا اُداس

"ہے سکھی اس سمے راجہ کو　　اُٹھ کے نہ کوئی سمجھاتا ہے
یہ بالک اس ہٹ یوگیہ کہاں　　جو دھنش اُٹھانے جاتا ہے
راون بانا سُر سے یودھا　　ہارے جب دھنش اُٹھانے میں
پھر سمے نشٹ کیوں کرتے ہیں　　بچوں کے کھیل کھلانے میں
اب تک بدنامی ہوئی بہت　　اب پھر کیوں ہنسی کراتے ہیں
یودھا تو متھے رگڑ چکے　　اب بچے دھنش اُٹھاتے ہیں
اس سے تو یہ ہی بہتر ہے　　جلسہ اب ختم کرا دیویں
یا پرن کو توڑ یوگیہ ور سے　　سیتا کا بیاہ رچا دیویں

گانا

برنج کیوں نہ دیو رے۔ عمر لڑکنیاں۔ برج کیوں نہ
بودھا ہوتے تو توڑتے کمنیاں۔ ایش مت لیو رے۔ عمر۔۔۔۔
کھیوا ہوتے کھیتے نو یا نہ ہٹ کر کھیو رے۔ عمر۔۔۔۔
چیترا ہوتے دکھوتے چیتریا۔ کت مت سیو رے۔ عمر۔۔۔۔
یہی سوچ کرنے لگیں۔ جب سیتا کی مات
چیتر سکھی بولی تبھی "سنیئے میری بات

یہ بالک بڑے بانکرے ہیں — پھر بڑھی ہوئی ہمت بھلی ہے
چھوٹے اور بڑے میں کیا رکھا — طاقت تو چیز اور ہی ہے
متوالے خونی ہاتھی کو — چھوٹا سا انکش بش کرے
کتنا ہی روگ بھینکر ہو — چھوٹی سی اوشدھ نشٹ کرے
معمولی چھوٹا سا چراغ — سارے گھر کو روشن کر دے
چھوٹا سا ننھا سا منتر — مارن اور بشیکرن کر دے
اسلیئے چھوڑ کے گھبراہٹ — بشواش ہر دے میں کریئے گا
رگھوبیر دھنش کو توڑیں گے — مہارانی دھیرج دھریئے گا

گانا

رانی ہار سیئے نا۔ دھیرج چھانڑیئے نا۔ انسواں جل ڈارے نا
ناری ساری ہیں دکھاری ہاری ہاری دیکھ تھیں
رنگ بھبوم کے کھلاڑی ویر بھاری رام جی ہیں
ہیں کمار ہونہار بل اپار۔ نین سے نہار سیئے نا
سوچ نہ کریئے چھوٹے بڑے کا مانیئے ہے مری مہارانی
توڑ دھنش یہ بیاہیں سیا کو چھانڑیئے کاتر دانی"
ادھر سیا کی مات کا دور ہوا سندیہہ
ادھر رام کو دیکھ کر بڑھا سیا کا نیہہ

سیتا کی پریم بھری چتون   جب جب رگھوبر پر پڑتی ہے
تب تب اکلا کر ہٹ ہٹ کر   دھنوا میں جا کر گڑتی ہے
پرن لچھمن سیتا کا دیکھ دیکھ   من ہی من میں اکلائے رہیں
نیچا سر کرکے بار بار   دیوی دیوتا منائے رہیں
"ہے گنپت آج سپھل کردو   سب دن کی سچی سیوکائی
ہے مہادیو ہو کر پرسن   ہرئیے دھنوا کی گروائی
رہے پاربتی ہے دیاوتی   دیوؤں کی ماتا تمھیں تو ہو
میں آج تمھیں پر نربھر ہوں   میری وردا تا تمھیں تو ہو
کامنا کے پھولوں سے گوندھی   وہ بھینٹ تمھیں کر یا لا کی
اب آج تمھیں کو لجّا ہے   جے مالا کی ور مالا کی
یہ دھنش تمھارے پیا کا ہے   تم پیا کی اپنے پیاری ہو
ترن کے سمان توڑیں رگھوبر   تب سچی گرا تمھاری ہو
رہے وردھنا کیسے دھیر دھروں   پرن لچھمن پتا نے ٹھانا ہے
رہے ہردے کہاں چھپاؤں تجھے   من تو رگھوبر لبھانا ہے
رہے مہا دیو کے مہا دھنش   اب تو نستار کرے گا تو
اب ساری لاج تجھی پر ہے   یہ بیڑا پار کرے گا تو
بھاری پن سب پر ڈال ڈال   کیلاش اس سے ہلکانا
رگھورائی کا کر لگتے ہی   ترن کے سمان تو ہو جانا
جن میں ہے پچھلا سنسکار   کچھ ان کا چھٹتا ہے نیہہ نہیں
جس کا جس سے ہے ستیہ پریم   وہ اسے ملے سندیہہ نہیں
ہے میرے من کی راگھویندر   سچی پرتیت ہے دھاری میں
کب لگی لگن چھٹ سکتی ہے   تم میرے اور تمھاری میں

مجھ چاتکنی کے تمھیں ہو بس سوات سمان
مجھ چکوری کے تمھیں ایک چندر بھگوان

سری رامچندر کی اور دیکھ　　سیتا نے پران جب ٹھان لیا
انتریامی نے سُن ہی من　　من کے بھاؤوں کو جان لیا
شوکا تر دیکھ سیتا جی کو　　دھنوا کو تنکا سا مانتے ہوئے
آگے کو بڑھے شیکھر تلے　　دانتوں بیچ ہونٹ دبائے ہوئے
سمے جانکر لکشمن اُٹھے شیکھر پیل کانے
دراب چرن سے بھوم کو بولے بھجا اُٹھائے

گانا

"ساودھان ساودھان
سنکھو گپھاؤں میں دگج دشاؤں میں گگن میں نیر
دھر ہو دھر ہو دھرن دھیر کمٹھ ورن کر سمیر
سری رگھو بیر نے دھنوا کو تاکا ہے توڑنے والا ہے ات پرچنڈ
ہر کو دنڈ کر دے بھنڈ - کھنڈ کھنڈ ہو
سنبھل سنبھل رگ جگ ہو جانا۔ ڈر سے نہ تما نا چھوٹے نہ ٹھکانا کر دیر پان

. . . . . . ✲ . . . . . .

اُدھر لکھن جی چپ ہوئے سکوچے ادھر مہیپ
اتنے میں رگھو بنش من پہنچے چاپ سمیپ

در ہاتر بکل ویوگ بوش　　ویاکل ویدیہی کو دیکھا
دھنوا پر ہی جو نربھر تھی　　اس دین زندگی کو دیکھا
جب مرے منٹھی بھر ان بنا　　کٹھڑیں آہار بیکار ہے پھر
دو گھونٹ نیر بن مرنے پہ　　امرت کی دھارا سار ہے پھر
جب کھیت اوجڑ اور سوکھ گیا　　پھر جل آئے کیا ہوتا ہے
جب سمے پڑے پہ چوک گئے　　پھر پچھتائے کیا ہوتا ہے
یہ جان جانکی کو دیکھا پھر　　رامچندر ملکائے گئے
یا سیتا کی آشاؤں سے　　رگھو بیر اور بل پائے گئے

مہادیو گرودیو کو من ہی من سر نائے
ہاتھ ڈالتے ڈالتے دھنوا لیا اٹھائے

جس سمے اٹھایا دھنوا کو — دامن سی مانو دمک اٹھی
پھر دھنش ہوا نبھ منڈل سم — گھنگھور گھٹا جیوں تمک اٹھی
لے لیا چڑھایا پھر کھینچا — پھر ذرا لچایا چٹکی میں
لیلا دھاری کے ہاتھوں نے — سب کھیل دکھایا چٹکی میں
سناٹا ساری سبھا پہ تھا — بت بنے ہوئے سب تکتے تھے
کیا کیا، کیا ہوا۔ کیا ہوگا — کچھ پتہ نہیں بھوجکے تھے
اتنے میں چرچر شبد ہوا — پھر گونجا ایک تڑاکا سا
رگھونندن نے دھنو توڑ دیا — دنیا میں ہوا دھماکا سا

گانا

بجر گئی دھن گھور گھور گونجی سب ٹھور ٹھور
پل بھر میں دم بھر میں چاروں ہی اور
چھایا سمایا ہے دنیا میں شور ٹوٹا دھنوا کٹھور
آدیتہ کے باج مارگ بھلانے ہی کول کو رم لگے کچھ بچانے
دھرتی بھی تھر تھر ہو چلی۔ جھنکارے ہیں کانوں پہ ہاتھ دھرے سر نکالے ہیں
رادھے شیام رام چندر کی جے بول بول
پربھو نے دونوں کھنڈ جب دیئے بھوم پر ڈار
بجیں گگن میں دندبھی۔ گونجی جے جے کار

بھرپور بھی پھر دھن چھائی — جب فتح بجائی دھو لنے میں
وہ بھیلا جو شیل راجہ اب — بجا خوشی کے لہجے میں
متھلا باسی سب سکھی ہوئے — رنکوں نے ندھی جیوں لوٹی ہو
مہپال نرائن تھے شری بت — جمی دوس دیپ جھب چھوٹی ہو
مہاراج جنک آنند ہوئے — تیرتے تھاہ جیون پائی ہے
جل پڑا اسے سوکھے دھانوں پہ — رانی کو خوشی وہ چھائی ہے

سری وشوامتر سندر سے ہیں — انوکت سدھار بھاتی ہے
راکیش رام کو دیکھ دیکھ — ملکا دل بڑھتی جاتی ہے
جس طرح چکور کشور بال — چندرما کی چھب کو تکتا ہے
تیوں ہی لچھمن کا شدھ ہردے — شری رام روپ کو لکھتا ہے
سیتا کو جیسی خوشی ہوئی — وہ نہیں بکھانی جاتی ہے
مانو دیا کل چاتکنی نے — برشا میں پائی سواتی ہے

شتانند متھلیش کی آیشو انومت پائے
چلیں رام دھنگ جانکی پریت ہردے سمائے

من میں اُلّاس اپار بھرا — تن میں سکوچ چاہٹ ہے پی کا
سب چتر لکھے سے بیٹھے ہیں — لکھ پڑے نہ گوڑھ پریم جی کا
ہاتھوں میں وشو وجے والی — ور مالا شوبھا پائے رہی
چھبیوں کے دھیہ سیاجی پر — اس سے مہا چھب چھائے رہی
جب چھب ساگر کے تٹ پہنچیں — تو تھاہ نہ ملی تھکائے گئیں
جے مالا رہی ہاتھ ہی میں — تن من کی سدھ بسرائے گئیں
ڈھنگ کھڑی رام کا روپ لکھیں — من مگن ہوا تب کاج کہاں
انوراگ سہاگ میں پاگ گیا — جب لاگ گئی تب لاج کہاں

چتر سکھی نے اُس سمے انگلی تنک دبائے
دھیرے دھیرے سیا سے بچن کہے سکوچائے

"تمہارا بہار ہے دونوں پہ — تو جے کا ہار پہنا دو نا
اُپہار میں خوب نہار لیا — اب گلے کا ہار بنا دو نا
جس ہردے پہ آج سبھا میں — یہ پیاری جے مالا دھاریں گے
اُس ہردے سے آشا سدا کو ہے — چھن ماتر نہ تمہیں بساریں گے
بل کہاں بتا کومل ہاتھوں میں — جو بھری سبھا میں مان رہے
شو دھنش توڑنے کی طاقت — مالا میں تھی یہ دھیان رہے

جب تک پھولوں میں گندھ رہے — سمبندھ یہ تب تک اچل رہے
جب تک سورج اور چاند رہیں — جوڑا یہ تب تک اٹل رہے "
مردو بیں سکھی کے سن کر کے — سیتا کو کچھ لجا آئی
دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر کے — جے مال پیا کو پہنائی

جے مالا رگھو ویر کو پہنانے کے بعد
رنگ بھوم میں کچھ سمے رہا پورن آلہاد
سیتا جی جانے لگیں جب محلوں کی اور
اسی سمے ہونے لگا ایک طرف کچھ شور
کامی ابھمانی اسر تڑپ اٹھے تتکال
جہاں تہاں رنگ بھوم میں بولے وہ بھوپال

" باندھو ان دونوں لڑکوں کو — مت دیا کرو سکماروں پر
اب تک فیصلہ دھنش پہ تھا — اب فیصلہ ہے تلواروں پر
کٹ جاؤ مر جاؤ رن پہ — توہین نہ آئے شانوں پر
کر دو خونوں سے لال زمیں — لے چلو سیا کو پرانوں پر "

یہ سن کر کہنے لگے دھرموان مہیپال
" شرم نہیں آتی تمہیں بجا رہے ہو گال

تلوار بان شان و شوکت — سب دھنش ٹوٹتے سنگ گئی
اب نیچی ناکوں گھر جاؤ — سب شور ویرتا بھنگ بھئی
اب جو تلوار اٹھاتے ہو — لعنت ہے اس مردانی میں
گر شرم شان کی رکھتے ہو — ڈوبو چلو بھر پانی میں

اسی طرح بڑھنے لگی راجاؤں میں بات
نر ناری ڈرنے لگے ہوا یہ کیا اتپات

سیتا چلدیں سکھیوں سمیت — محلوں کی جانب گھبرا کر
رگھوبیر گرو کے تیر چلے — سیدھے سبھاؤ کچھ مسکا کر

راجاؤں کی گت دیکھ دیکھ — جنتایت جنک نرہال ہوئے
اُس چھوٹے سورج بنشی کی — آنکھوں کے ڈورے لال ہوئے

اتنے میں تب بھوم سے سنکر شو دھنو بھنگ
آئے راج سماج میں بھرگو کل کمل پتنگ

جیسے بنیت اُپرانت گریشم — یا جیسے سنگھ ہرنوں میں
تیوں ہی تیجسوی پرشرام آئے — اس سمے چھتریوں میں
گورے شریر پر بھسم رمی — جوڑا جٹاؤں کا بندھا ہوا
مستک پر تلک تریپنڈ کنٹھ — رُودراکشی کنٹھا پڑا ہوا
بائیں کندھے پر دھنش دھرا — دائیں پر تھر سر اٹھا ہوا
تھا بائیں کر میں ایک دھنش — اور بان دھنش پر چڑھا ہوا
دونوں بھوئیں ہو رہیں کٹل — مانو دو دھنش اٹھائے ہیں
نیناں بشال ہیں لال لال — جیون اگنی بان چڑھائے ہیں
تن کا پرکاش. تپ کا پربھاؤ — سارے سماج پر چھایا ہے
مانو منی کا ساویش بنا — ساکشات ویر رس آیا ہے

ویر برہمن کا لکھا جب تیجسوی روپ
سُنائے میں آگئے رنگ بھوم کے بھوپ

اُٹھ کر پرنام کرنے کے لیے — سب جاتے ہیں ڈرتے ڈرتے
پیتو سہت نام اپنا اپنا — بتلاتے ہیں ڈرتے ڈرتے
سیدھے سبھاؤ سے پرشرام — درشٹی جس راجہ پر ڈالیں
وہ راجا چوکتا ہو کر — یہ سمجھے بھسم نہ کر ڈالیں

تب ودیہہ مہاراج نے آئے نوایا شیس
سکھن سمیت پرنام کر پائی سیا آشیش

پھر وشوامتر ملے آکر — چرنوں میں ڈالے رام لکھن
آشیرباد دے کر دیکھے — سکمارے پیارے رام لکھن

سری رامچندر کے نین دیکھ — سری پرشرام کے نین تھکے
اُس چھب اپار کا پار نہ تھا — جس پہ کروڑ ہا مین تھکے

پھر سُندر سری نگاہ میں دیکھا سکل سماج
تب بولے متھلیش سے پرشرام مہاراج

"ہے جنک کہو کیا کارن ہے — یہ بھاری بھیڑ بھاڑ کیوں ہے
یہ ابھی شور سا کیسا تھا — ویروں میں چھیڑ چھاڑ کیوں ہے"

تب ہاتھ جوڑ کر راجہ نے اپنے پرن کی کچھ دیتھا کہی
سیتا کی اور سوئمبر کی۔ دھنوا کی تھوڑی کتھا کہی

جب دھنوا کا ٹوٹنا سُنا — تب درشٹی پرتھوی پر ڈالی
دیکھتے ہی ان دو ٹکڑوں کے — سارے تن میں چھائی لالی

ویر براہمن نے تبھی گرج کری گمبھیر
آنکھیں انگارہ ہوئیں گرما گیا شریر

"او موڑھ جنک اب یہ بتلا — دھنوا کو کس نے توڑا ہے
کس سے اس بھرے سوئمبر میں — سیتا نے ناتا جوڑا ہے
جلدی اس کی صورت دکھلا — ورنہ چوپٹ کر ڈالوں گا
جتنی پرتھوی تک راج ترا — سب الٹ پلٹ کر ڈالوں گا

گانا (مالکوس)

کس نے توڑا دھنو شنکر کا۔ ٹوٹت ہی ڈولا سنسار
کانن میں دُھن گھور چھٹی کانن کی ناہیں سنبھال بھئی
پوچھا جب رادھے شیام چھٹی میں بھاگا سُن گنجدار
اتر دیتا نہیں موڑھ کیوں گرو کے رن سے آج بنٹ نوں
ورنہ تیرا راج پلٹ دوں کردوں ہاہاکار

رنگ بھوم کا ایک دم بگڑ گیا سب راگ
تیجسوی کے کرودھ کی لگی برسنے آگ

مہاراج جنک تھر تھر اُٹھے — بھئے کے بس ہر دے اچھلتا ہے
خاموش چیتر کی طرح کھڑے — مونھ سے نہیں بول نکلتا ہے

سیتا جی کو وہ ایک پلک سیکڑوں کلپ سے بڑا ہوا
اُس چھوٹے سورج بنسی کا اتنے میں تیور کڑا ہوا

سبھے سبھا کو دیکھ کر دکھی سیا کو جان
سیدھے سرل سبھاؤ سے بولے رام سُجان

"شو دھنش توڑنے والا بھی کوئی شو پیارا ہی ہوگا
جس نے ایسا ایرادہ کیا وہ داس تمھارا ہی ہوگا
جو کرپا پاتر ہے گردوں کا وہ کب کس سے ڈر سکتا ہے
جس پر ہے کرپا براہمنوں کی یہ کام وہی کر سکتا ہے
بھر گرو پت بولے سیوک وہ ہے جس کا سیوا پر ہی دل ہے
جو ویری کا سا کام کرے وہ کاٹ ڈالنے قابل ہے
اور رام ہوا ہے اگوا تو اس چھتری دل کی گاڑی میں
اسلیے مثل وہ یاد آئی تنکا ہے چور کی داڑھی میں

لکھن لال کے ہردے میں بھرا ہوا تھا جوش
پرشرام کی بات سُن رہ نہ سکے خاموش

بولے سُکھ کا سمبادکبھی دُکھ کا کارن ہو جاتا ہے
میٹھا اور مدھر بولنے سے طوطا پنجرے میں آتا ہے
جو زیادہ میٹھا ہوتا ہے وہ اپنا ناش کراتا ہے
میٹھے گنے کو دیکھو تو کولھو میں پیلا جاتا ہے
بھائی نے میٹھے بچن کہے تو کرودھ اور چڑھ آیا ہے
سب سے پہلے یہ بول اُٹھے اسلیے چور ٹھہرایا ہے
اچھا اپرادھی ہمیں سہی ہم نے ہی نہ ہر نچو ڑا ہے
جو کچھ کرنا ہو کریں آپ شو دھنش ہمیں نے توڑا ہے
بچپن میں جو دھنو ہی توڑیں تو کبھی نہ ایسے رسیائے
اس دھنو امیں کیا لال لگے جو سوامی اتنا گرمائے"

چھتری بالک کا سنا جب یہ گرم جواب
پرشرام جی ہو گئے غصہ میں بے تاب

بولے او راجہ کے لڑکے　　تو مونھ کو نہیں سنبھالتا ہے
مجھ جیسے کرودھی کے آگے　　کیوں آنکھیں لال نکالتا ہے
سری مہا دیو کا مہا دھنش　　ساری دنیا میں اظہر ہے
کیا اتنا بڑا پرچنڈ ڈنڈ　　چھوٹی دھنوہی کے ہمسر ہے

گانا ہنڈول

یہ دھنش تو ہے ترپراری کا اے رے اجان پہچان شان
سپت دیپ نوکھنڈ ڈنڈ ہر کو ہر چنڈ برہمانڈ مان
سو کر نہ گمان ارے ناداں دھنو ہی سمان
دھنو نہ بکھان سر لگا ماری کا یہ دھنش تو ہے ترپراری کا

لکھن لال کہنے لگے کر کے کچھ مسکان
دھنش ہماری رائے میں سب ہیں ایک سمان

سری مہاراج تم براہمن ہو　　اس لیے مجھے یہ کہنا ہے
تم کو یہ زیب نہیں دیتا　　جو کرودھ کا زیور پہنا ہے
یہ گہنا ہے رجپوتوں کا　　جو پہنا جاتا ہے رن میں
اپرادھ چھما ہو مہاراج　　چاہیئے شانتی براہمن میں

لکھن لال نے جب کیا ایسا وچن ورودھ
پرشرام کے سردے میں بڑھا اور بھی کرودھ

بولے شٹھ تجھے ہوا ہے کیا　　جو بات کاٹتا جاتا ہے
کیا نرا تاری باہمن سمجھا　　جو مجھے ڈانٹتا جاتا ہے
مجھ کو سیدھا برہمن نہ جان　　میں چھتری کل کا دروہی ہوں
بھر گو ونشی بال برہمچاری　　ات کرودھی ہوں نرموہی ہوں
میرے اس خونی پرشے نے　　شونت کی ندی بہادی ہیں
اس آر یہ بھوم میں بہت بار　　چھترانی رانڈ بنا دی ہیں

دکھیات سہسر دا ہو کی بھی | باز فریں کاٹنے والا ہے
اس پرشے کو اب تو بھی دیکھ | جو خون چاٹنے والا ہے

لچھمن بولے " دیکھنا نظر نہ کہیں لگ جائے
جلد بغل میں دابئے ہوا نہ لگنے پائے

بس اسی ایک ہی پرشے سے | چھتریوں کا مکتی دوار کھلا
ہلدی کی ایک گانٹھ ہی پر | پسرٹے کا بازار کھلا
اب بیت چکی اس کی بہار | ہتھیار آپ کا خزاں میں ہے
پرشے میں اب وہ کاٹ نہیں | جو کاٹ آپ کی زباں میں ہے
کیوں بوڑھا پرشا دکھلاکر | چھتری جوان کو ڈرا رہے
مہاراج آپ تو پھونک سے ہی | اودیا چل پربت اڑا رہے
ہم اس مائی کے لال نہیں | جو ہوّے سے ڈر جائیں
وہ چھوئی موئی کے پیڑ نہیں | جو انگلی سے مرجھا جائیں

گانا

سُنیئے بھرگو ونشی چھتری کو پرسا دکھا کے ڈراؤ نا
راد بڑھاؤ نا پرشے سے ہم نہیں ڈرنے والے ہاں
تم سے ڈر جائیں ہم گو براہمن پر ابلا گن پر
بالک جن پر رن میں کر نہ اٹھائیں اکیس اکلائیں
رادھے شیام پھر دیکھ جینو غصّہ پی رہ جائیں
براہمن سنگھ کمار کو چھیڑ جگاؤ نا راد بڑھاؤ نا
پرشرام کہنے لگے " بڑھا. نہ اور بواد
ورنہ سورج بنش میں ہوگا بڑا بشاد

نادان ہنسی اچھی ہے نہیں | اس ہنسی میں تو رو جائیگا
میرے پرشے کی ترشی سے | سب نشہ ہرن ہو جائیگا
اور ہو یہ ننھی سی زبان | پربت کی باتیں کرتی ہے
افسوس دودھ والے مکھ سے | زہریلی دھارا جھرتی ہے

نالائق لڑکے ہوش میں آ — کیوں مجھ سے لڑکے مرتا ہے
مجھ جیسے کرودھی کے آگے — کس لیے لڑکپن کرتا ہے
لچھمن جی نے پھر کیا ایسا وچن ورودھ —
"رہے آپ ہی کی طرف ناتھ آپ کا کرودھ
سری مہاراج ہم لڑکے ہیں — لڑکے ہی لڑکپن کرتے ہیں
پر تمھیں نہیں شوبھا دیتا — جو لڑکوں کے منھ لگتے ہیں
میرے موکھ میں وہ دودھ نہیں — جو ترشی سے تلخا جائے
ڈرتا ہوں آپ کی اگنی سے — کہیں اور اُبال نہ آجائے"
گھی پڑنے سے جس طرح آگ اور بڑھ جائے
اُسی سمے آگے بڑھے پرشرام رسیائے
تبھی برج لچھمن کو اُٹھے سچدانند
جل سمان شیتل بچن بولے رگھوکل چند
"سوامی بچّوں کی باتوں کا — وِدوان نہ بُرا مانتے ہیں
بچّوں کے مکھ تو گنگا ہیں — انوچت اور اُچت نہ جانتے ہیں
ویروں کی نائیں تم آسکتے — تو پر بھو یہ سمجھ لیتا لائیں
ویروں کا دیش دیکھ کر ہی — اُس نے بھی کہیں اتنی باتیں
کرتا کارن اور کرموں کا — ہے ناتھ اپرادھی تو میں ہوں
سر دانش میں یہ نردوشی ہے — سچّا اپرادھی تو میں ہوں"
یہ سنکر کہنے لگے پرشرام للکار
"اپرادھی کے واسطے ہے کٹھار کی دھار"
لچھمن بولے "پھر وہی رہا نہ جاتا موں
اپرادھی رگھوراج ہیں کہہ سکتا ہے کون
اپرادھی تو تم ہو جناب — جلسہ بگاڑنے آئے ہو
بھائی جب وہی بلوئے چکے — تب گھی نکالنے آئے ہو

یہ دھنش انیکوں برشوں سے متھلا پور میں تھا پڑا ہوا
قبضے میں متھلیشور کے تھا اس سے حق ان کا بڑا ہوا
جس کا حق تھا اس نے ہی اسے اپنے آگے توڑ وا ڈالا
اب کہئے تم ہوتے ہو کون جو کرتے ہو گڑ بڑ جھالا
کیا مرے ہوئے اس دھنوا کو صاحب تم رونے آئے ہو
یا دیکھ چھیتر یوں کا سماج یوں ہی سر ہونے آئے ہو"

پرسرام اوبلے کہا " پھر وہ ہی بکواد
اس گستاخی کا تجھے اب ملتا ہے سواد

جو پتا کے رن سے ارن ہوا جو ماتا کا بل داتا ہے
وہ ہاتھ گرو رن کے کارن پھر ایک بار کھجلاتا ہے
اس لیے مبارک موقع ہے فرضہ بھگتان کروں گا میں
اپنے پرسے کی اگنی میں تیرا بلدان کروں گا میں

گانا

کرکرر کرتا کانٹ چھانٹ جب چلتا رن میں
پرسہ چھتری کا لہو پینے والا گرو کھرو کرتا
سبھٹن کا کھنڈ کھنڈ کرتا دشمن کا اژدر ہے
کالا شستر ہے اعلےٰ منتر ہے جھالا برتر ہے ڈھالا
بہتر ہے بالا جب دمکے چمکے ہے دلیں چھتریوں کے
جائے چھترانیوں میں ہوتی ہے تب ہائے ہائے ہلے"

لچھمن بولے" دھنیہ ہے اس پرسے کی دھار
جس کی دھن ٹنکور سن ڈرتیں ابلا نار

پرسہ دکھلا کر بار بار کیوں مجھے ڈرانے آئے ہو
کیا کال آپ کا واہن ہے جو اسے ساتھ میں لائے ہو
وہ شور نہیں کہلاتے ہیں جو اپنے آپ بکھان کریں
وہ کام نہیں کر سکتے ہیں جو باتوں کا بھگتان کریں

وہ لوہا تمھیں مبارک ہو — جس نے گھر کا لوہو چاٹا
بلہاری میں اُن ہاتھوں کی — جن سے ماتا کا سر کاٹا
اب باقی رہا گرو کا رن — سو اُس کو میں نبٹا دوں گا
لے آویں آپ مہاجن کو — میں سب قرضہ بھگتا دوں گا"
ہر گو یت بونے تو چھوٹا ہے — پر بڑا ڈھیٹ اور کھوٹا ہے
سونے کے بونے میں پے سے — جو زہر ملا کر گھوٹا ہے
شنکر کا دھنش توڑ کر کے — کرتا گمان یودھا پن کا
رانیوں کی گودی میں کھیلا — منہ دیکھا نہیں ابھی رن کا"

لچھمن لال کہنے لگے کیوں کرتے سنتاپ
توڑ دیا ہم نے دھنش جوڑ لیجئے آپ

جو بنے عمارت برسوں میں — گھنٹوں میں وہ گر پڑتی ہے
منڈن میں عمر گزر جاتی — کھنڈن میں دیر نہ لگتی ہے
اسلیے گرو وہ کرتے ہیں — جو منڈن کرنے والے ہیں
ابھمان کریں کس بات کا ہم — جب کھنڈن کرنے والے ہیں
ہاتھی کے بڑے بڑے دندان — تو فقط دیکھنے کے ہی ہیں
جن سے وہ غذا چباتا ہے — وہ تو چھوٹے چھوٹے ہی ہیں
چھتری کے پالے پالے — جب ان کے پالے پڑتے ہیں
تب سنگھ بھی ید سنکھ آنے — تو اس سے کشتی لڑتے ہیں

گانا

چھیڑو نا۔ چھیڑو نا رن کے وجئی۔ رگھو بنشی چھتری
جب چھیڑ جاویں۔ دھنش اٹھاویں۔ بان چلاویں
سنانا نانا نانا نا چھیڑو نا چھیڑو نا چھیڑو نا
کال و یال سے ڈریں نہیں ہیں اڑے ہوئے پھر ہٹیں نہیں ہیں
رادھے شیام متھو تھی بتیاں کریں نہیں ہیں
ہٹیں نہیں رن سے لڑیں رپو گن سے گرجلیں گھن سے
گھنانا نانا نانا نا چھیڑو نا۔ چھیڑو نا۔ چھیڑو نا

پرشرام نے کہا "بس بہت کرچکا کاٹ
اب پرشو پہنچائے گا تجھے موت کے گھاٹ

دھتکار ہے ایسے پریمے پر   جو تجھ پر نہیں پرہار کیا
کس کام آئے گا کرودھ میرا   گر تجھے نہیں سنہار کیا
پرشے کو اس میں پاپ نہیں   بالک کا مرنے پر دل ہے
مت دینا مجھ کو دوش کوئی   یہ بچہ ودھ کے قابل ہے

یہ کہکر آگے بڑھے اپنا پرشو سادھ
بولے وشوامتر تب "چھما کرو اپرادھ

گانا

کرودھ نہ کریئے داس تمہارا ہے رنج دلاتا ہے
رگھوکل بالک پران پیارا ہے شیشہ ہمارا ہے
اب تک مکھ میں دودھ کی دھارا ہے بل چترائی میں
روشن تارا ہے کرودھ نہ کریئے داس تمہارا ہے

بولے وشوامتر جب ایسے شبھ بین
پرشرام کے ہردے میں ہوا ذرا سا چین

بولے "تو آپ کے آگرہ سے   میں اس کو چھوڑے دیتا ہوں
اب تک میں نے جو کرودھ کیا   اُس کرودھ کو واپس لیتا ہوں
میں کرودھ کو واپس لیتا ہوں   یہ سُن کر لچھمن مُسکائے
لچھمن کو مُسکاتے دیکھا   تو پرشرام پھر گرمائے
بولے "دیکھو وہ مسکاہٹ   پھر میری چھاتی چھیدتی ہے
اُس کی وہ زہریلی چتون   میرے شریر کو بیدھتی ہے
اُس کو بھی تو کچھ سمجھاؤ   مجھ کو ہی مت مجبور کرو
میری آنکھوں کے آگے سے   میرے شکار کو دور کرو

لچھمن بولے آپ تو ہیں معقول پسند
اپنی آنکھیں آپ ہی کر نہ لیجئے بند

آنکھوں سے آنکھیں ڈستی ہوں — تو آنکھیں موند چلے جاؤ
طبیعت زیادہ گھبرائی ہو — تو دل پہ ہاتھ ملے جاؤ
جب بنا بلائے آئے تھے — اب بنا کہے جا سکتے ہو
یہ بیٹھ دھنش کھنڈوں سے ہو — تو ان کو لیجا سکتے ہو
غم اگر ٹوٹ جانے کا ہو — مستری بلوا کر جڑوا لو
گر فقط چھیڑ پہ طبیعت ہو — تو پھر ویاکھیان سنا ڈالو

یہ سنکر بھر گو ناتھ نے تر چھپا کیا کو ٹھار
رنگ بھوم میں ہو گیا اب کے ہاہاکار

بھر گو پت کی خوفناک آنکھیں — جب انگارے برساتی تھیں
تب رگھونندن نے یہ دیکھا — سیتا کچھ سہمی جاتی تھیں
سیتا کی ایسی دشا دیکھ — اتیمنت شیگھر رندھیر اٹھے
بھر گو پت کا ادھر کٹھار اٹھا — اور ادھر رام رگھو بیر اٹھے
اٹھنے نہ پہلے میں لچھے — جو لچھمن کو بٹھاتے ہیں
چھوٹے کو چھوڑ گرو جی پہ — رگھو نندن آگے آتے ہیں
اتنے میں پرشرام گرجے — اور دوڑے پرشہ لیے ہوئے
تب پرشہ کے نیچے آئے — رگھو ور نیچا شر کیے ہوئے

ہاتھ جوڑ کہنے لگے چھما کرو من ناتھ
اب کٹھار کی شرن میں آیا ہے یہ ماتھ

اپنے داسوں کا خون پیئے — یہ تاب بھلا کب پرشے کی
ہے ناتھ ہماری یہ گردن — چھایا میں ہے اب پرشے کی
اب اسے کاٹ بھی ڈالو تو — کیا غم ہے یہ اوراگی ہے
ان چرنوں پہ نیوچھاور ہو — تو یہ شر یہ بڑبھاگی ہے
ہم کریں براہمنوں کی سیوا — سوامی یہ دھرم ہمارا ہے
ہم نوئیں براہمنوں کے آگے — یہ پہلا کرم ہمارا ہے

براہمنوں ہی کی یہ پدوی ہے ‏ سب تاج ہمارے ہوتے ہیں
براہمنوں کے بل سے ہی ہوا ہی ‏ سب کاج ہمارے ہوتے ہیں
یہ دیا براہمنوں ہی کی ہے ‏ جو سیا سے ناتا جوڑا ہے
یہ کرپا براہمنوں ہی کی ہے ‏ جو دھنش رام نے توڑا ہے

گانا

کاہے داس پہ ناتھ رساوت ہو ‏ (جن ہیں ہم آپ جناردن ہو)
ہم دھنوا ہی ایک دھارت ہیں ‏ تم ہیں نوگن درساوت ہیں
ہم کیول رام کماوت ہیں ‏ تم پہ شوکے ساتھ سہادت ہو
(ہم ہے تم ہو سب بجھانت بڑے) ‏ کاہے داس پہ ناتھ رساوت ہو
پربھو راج کا کرم ہے چھتریوں کا ‏ بیوپار کا دھرم ہے ویشیوں کا
سیوا کا دیہ ہے شودروں کا ‏ تم تینوں کو گیان سکھاوت ہو
(سب ورن ہیں تم ہو کت منی ہے) ‏ کاہے داس پہ ناتھ رساوت ہو
اپرادھ ہوا سو چھما کریئے ‏ ہمیں بالک جان دیا کریئے
کچھ کرنا ہی ہے تو کرپا کریئے ‏ تم دیو کرپال کہاوت ہو
(کر جوڑ کے رادھے شیام کہے) ‏ کاہے داس پہ ناتھ رساوت ہو

پھر کو پت ٹھہرے لچھمن نے سوچی تب یہ بات
براہمن سے بڑھ کر نہیں سیدھی کوئی ذات
دم میں گرما جائے اور دم میں راضی ہوئے
ایسا سچا دیوتا اور نہ جگ میں کوئے
یہی سوچ کر ہنس پڑے وہ چھوٹے رگھو ویر
اُن کے ہنستے ہی لگا اُدھر ہردے میں تیر

بولے ہے رام تمہاری سن ‏ نرمائی مجھ میں آتی ہے
یہ دیکھ تمہارے کھبراتا کو ‏ چھاتی جلنے لگ جاتی ہے
دیکھو اس طرف ذرا دیکھو ‏ وہ اب بھی تو مسکاتا ہے
اس کا شوخی سے مسکانا ‏ مجھ پر بجلیاں گراتا ہے

میں قہر سا ہوں کھڑا ہوا — مشکل میں میری جان ہے اب
بس اُسے مار ہی ڈالوں گا — ہے رام یہی ارمان ہے اب
ہیں! یہ کیا ہے؟ کیا ہوا مجھے! — کیوں آگے پانوں نہ بڑھتا ہے
پرشا پہاڑ ہو گیا مجھے — جو نہیں اُٹھائے اُٹھتا ہے"

بول اُٹھے لچھمن پھر "دیو ہوا انوکول
مکھ سے سری مہاراج کے اب برسے ہیں پھول

دیکھنا سنبھلنا سادھو دھان — مورت ہو کر مت رہ جانا
یہ نہ ہو کہ ہم کو اسی جگہ — مندر ہو آپ کا بنوانا
پھر پوجا کی سامگری بھی — اس سمے نہیں ہم رکھتے ہیں
ہے دیو جو تم سویکار کرو — تو ہار بھینٹ کر سکتے ہیں"

یہ سنتے ہی ایک دم بھر کو بے بھرگو ناتھ
تبھی چھما کی پرارتھنا کرن لگے رگھوناتھ
پرشرام تب رام سے بولے ہو کر لال
"اب میں سمجھا ہوں ذرا تم دونوں کی چال

چھوٹا بھائی تو بار بار — انگارے مجھ پر پھینک رہا
تو میٹھی میٹھی باتوں سے — جلنوں کو میری سینک رہا
وہ تو ہے گرم نرم سے ہے یہ — کیا کُٹل نیت ہے دونوں کی
کیوں وشوامتر دیکھتے ہو — چالاکی اپنے چیلوں کی

واک یدھ بس ہو چکا بان یدھ اب ہوئے
ارے رام سنگرام میں اب دیکھوں گا تو نے

ہے پرشرام جو نام میرا — تو تو بھی رام کہاتا ہے
میرے ہی نام کا پچھلا پد — تو اپنا نام بتاتا ہے
ات ایو رام تو بنتا ہے — تو کر مجھ سے سنگرام ابھی
ورنہ مت رام کو دھوکا دے — دے بدل یہ اپنا نام ابھی

لچھمن پھر کہنے لگے دھنیہ آپ کا بودھ
رام نام سے آپ کو ہے اس قدر برودھ

نفرت ہے رام نام سے تو ساہتیہ یدھ دکھلائیے گا
مہاراج ورن مالا میں سے یہ اکچھر نکلوائیے گا
افسوس کھجاہٹ تو دیکھو کہتے ہیں نام رام کیوں ہے
جو نام ایک براہمن کا ہے چھتری کا وہی نام کیوں ہے

اور بھی کچھ کہتے لکھن کنتو دب گیا جوش
بھائی کے سنکیت نے کیا انھیں خاموش
تب بولے رگھو بنش من سنئے سری بھرگو ناتھ
ویرتھ جھگڑتے آپ ہیں رام نام کے ساتھ

ہے ناتھ آپ میں اور مجھ میں سوچو تو کتنا انتر ہے
ہے پرش نام تو مستک پہ اور رام نام چرنوں پر ہے
میں رام آپ ہیں پرشرام بتلاؤ کس کا نام بڑا
بس وہی بڑا کہاتا ہے ہوتا ہے جس کا نام بڑا
مہاراج ونئے ہم کرتے ہیں اور آپ بگڑتے جاتے ہو
ہم جتنے نوتے جاتے ہیں تم اتنے چڑھتے جاتے ہو
اتنی ہٹ اتنی گھبراہٹ اور اتنا کرودھ نہیں اچھا
آنند پربھو ایکتا میں ہے یہ دیر ورودھ نہیں اچھا

بگڑ جائیں جو ہم کہیں تو انرتھ ہو جائے
کون ہے پھر سنسار میں جو ہم کو ڈھا پائے

تعریف نہیں اپمان نہیں اپنا سبھاؤ کہتے ہیں ہم
جب بہت چھیڑتا ہے کوئی تو مون نہیں رہتے ہیں ہم
پھر چاہے وہ کوئی بھی ہو ہم اس سے دو دو ہاتھ کریں
یہ کال بھی آتے لڑنے کو تو کشتی اس کے ساتھ کریں

اس لیے نہ پرشر دکھلاؤ — ہم خوف نہ اس کا کرتے ہیں
ہاں ایک شستر مہاراج پہ ہے — جس سے ہم اب بھی ڈرتے ہیں
وہ شستر نہ لوہے کا ہی ہے — اور نہ وہ ہاتھ میں رہتا ہے
تو بھی تم سے وہ پرتھک نہیں — ہر وقت ساتھ میں رہتا ہے
کہیئے بتلائیں وہ کیا ہے — جس کا ہم کو زیادہ ڈر ہے
مہاراج دیکھئے نیچے کو — وہ ان چرنوں کی ٹھوکر ہے
کومل ہے وہ کنتو وہ ہمیں سدا بھئے دے
اس میں ہی یہ شکتی ہے ہمیں پراجے دے
بس وہی شستر ہے مہا شستر — جس سے اپنا نیچا سر ہے
یدی اسے کام میں لاؤ تم — تو یہ مستقل حاضر ہے
براہمنوں کے سیم ہیں کریا پاتر — اتنا اس جگہ غور بھی ہے
اس کا بھی چنہ وہیں پہ ہو — جس جگہ نشان اور بھی ہے
گوڑھ بچن سن رام کے چونک اٹھے بھرگو ناتھ
پاٹ ہردے کے کھل گئے ان بچنوں کے ساتھ
بولے تم اوتار ہو تو سندیہ مٹاؤ
رام رمایت کا دھنش لو اور اسے چڑھاؤ
ان ہاتھوں میں جب گیا دھنش چڑھ گیا آپ
بھرگوپت کو وسمے ہوا جب یہ لکھا پرتاپ
اب تو گد گد ہو گئے ہوا پرم آنند
دہنوں بانی سے کہا جیت سچدانند

گانا

رگھو کل میں سورج سمان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے
اسروں کے لیے کرشان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے
گو ورتی ہی شر سنیتوں کے ہت — نروپ میں پرکٹے تربھون پت
نرموہ کر بھی نروان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے

جو شنکر کے سرویں سکھ ہیں — وے آج ہمارے سنمکھ ہیں
ہم بھگت ہیں اور بھگوان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے (۲)
بن جانے ہم کٹ بین کہے سو ناتھ — چھما ہم مانگ رہے
چھمئے گا کر پاندھان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے (۳)
ہے سیتا شکتی تیری جے ہو — ہے لچھمن شیش تری جے ہو
تہری گن مے وشوہ کے پران ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے (۴)
کہے رادھے شیام بھگتی ور دو — اور یہ ناتھ نویں شکتی بھر دو
ہم بھاگ تنک ہیں دھنوان ہو تم — ہے رام تمہاری جے ہووے

کہہ جے سیتا جے لکھمن جے راگھو سکھ کند
پرشرام بن کو گئے ہوا پورن آنند

بھگتوں کے نیتر دیکھتے ہیں — جو چھٹا اس سمے چھاج رہی
دائیں رگھوویر سشوبھت ہیں — بائیں جگدمبا راج رہی
سیتا کی اور جنک جی ہیں — اور رام اور سومتر کھڑے
دمپت کے شر پر ہاتھ دھرے — پیچھے ہیں وشوامتر کھڑے
یہ ادبھت شوبھا دیکھ دیکھ — دھن ہوئی مبارکبادی کی
اب رنگ بھوم کے باجے نے — راگنی بجائی شادی کی

گانا

گھڑی آج کی پیاری پیاری مبارک — گانوں کو یہ فصل بہاری مبارک
مہاراج کا قول پورا ہوا ہے — رہی قوم کی لاج ساری مبارک
اودھ کے کنور نے دھنش توڑ ڈالا — ہمیشہ کو یہ یادگاری مبارک
جن ہاتھوں کے ہاتھ آئی تعظیم قومی — ان ہاتھوں پہ ہم سب ہیں واری مبارک
سبھا میں ملی جس کو مالا فتح کی — اسے بزم کی شانداری مبارک
مبارک جنک نندنی رام جی کو — سیا کو اودھ کے بہاری مبارک
پھلیں اور پھولیں یہ باغ جہانیں — دعا رادھے شیام یہ ہماری مبارک

اتی

نقلی کتابوں سے بچئیے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھکر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں ہمیں بک سیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بکسیلر ۱۔ یا ۲ یا ۳ میں بیچکر فائدہ اُٹھاتے ہیں اور اس پرکار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کیلئے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام وششٹھ" یا طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

राधेश्याम कथावाचक

نیاز کیش رادھے شیام کتھا واچک

پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

بواہ

رام کتھا نمبر ۴



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچس پتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلانِدھی کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد کویرتن

پرکاشک: شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اوم

شری رام کتھا

(بال کانڈ)



رچیتا بنیاں گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلا ندھی، کاویہ کلا بھوشن، کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک

چھٹی بار ۱۰۰۰ شری رادھے شیام پریس بریلی قیمت ۳۲ پیسے

اوم

پرارتھنا

جے رگھوبر جے سیا درجن کے بھرتا
پالک پوشک بھئے ھرتا
کرتا دھرتا دین بندھو دینا ناتھ دین کے داتا
جو دھیاتا ۔ گن گاتا چرنوں میں من لاتا پاتا پرساد
جاتا نہ پاس اس کے کوئی وشاد
ھرشاتا ۔ پلکاتا ۔ رنگ راتا مد ماتا
بھرتا مگن ہو بلے آشیر واد
جگ کا کھاتا پھر نہ بہانا یہ ہی آتا
تم سے ناتا ورڈھ ہو نا تا
دھن جن میں تن من میں گھر در میں جل تھل میں ساگر میں
گرو ور میں دیا پک تمھارا ہی تیج ہے ترا تا

کتھا پرارمبھ

دھنش مہوتسو کا ہوا جب سکھ پر دپر نیام
راگھو نیدر کی وجے سے گونجا دیش تمام
گھر گھر منگلا میں ہوا پیدا یہ اتساہ
وِدھ پورک ہو جائے اب سیتا رام بواہ
"یوں نو ناتا جڑ گیا دھنش ٹوٹتے ساتھ
پھر بھی لو کا چار ہو" بولے منگلا ناتھ
"نینوں کو ہے لالسا نرکھیں یہ آنند
دولھن ہو پیاری سیا دولھا رگھو کل چند"
اسی چاؤ میں کچھ سمے رہے وہ وہ وہ
پھر رگھو ور کے پاس آ۔ بولے سہنت سنیہہ

گائن

رام اس روپ میں اب آپ کا درشن ہووے
آپ دولھا بنیں اور جانکی دولھن ہووے
تم نے توڑا تھا دھنش جوڑتے ہم ہیں گانٹھیں
کرم کا ہو چکا اب دھرم کا بندھن ہووے
پہلا پورا ہوا اب دوسری آشرم میں چلو
بندھن جس سے چکے بس وہی سادھن ہووے
کھینچ کر جس کو چڑھایا تھا دھنش شنکر کا
وہی ڈوری تمہیں اب ہاتھ کا کنگن ہووے
دیکھ لیں بھگت بھی سنسار کی گھڑی رادھے شیام
لو بھ نینوں کا اسی لابھ سے پورن ہووے

بھرت پڑے واتسلیہ سے جنک کے بین
اور سب رگھوبر نے لوٹا دیے بچن سبین
تب پربندھ کرنے لگے پرمودت متھلیش
دوت پٹھائے اودھ پور لکھ کر سب سندیش
دونوں ہی وش بن گیا ہی اسا وبش
جنکپوری دلھن بنی اودھا کوشل ویش
پریم مگن وشوامتر تھے گرو وششٹھ کے پاس
بولے "پربھو کی کرپا سے پورن ہو گئی آس

چھتری سماج میں راگھو نے رگھوکل کی شان دکھائی ہے
بش اور وجے کے ساتھ ساتھ سیتا سی دلھن پائی ہے
ہو چکا چھتر پوجت وہاں اب لوک ریت کرنے چلئے
گرو ور سبتا ور ور لی سے رگھوور ور کو ور نے چلئے"

منی وششٹھ سے یہیں تک کہہ پائے تھے ناتھ
اتنے میں آئے وہاں بھرت شترگھن ساتھ

آتے ہی بولے بھرت لال "پتر کا کہاں سے آئی ہے؟
بھولا نہ سماتا کوشل پور گھر گھر آنند بدھائی ہے
سنتے تو یہ ہیں بھائی نے پرن پورن کیا متھلیشور کا
شنکر کا کر کودنڈ کھنڈ جیتا سنگرام سویمور کا
یہ سچے ہیں یہ سماچار تو سچ مچ سبھی خوشی کا ہے
پر بھائی تو آئے ہی نہیں کب آئیں گے کیا لکھا ہے؟"

سن سنیہہ سانی سرل بھرت لال کی بات
گرو وششٹھ پلکا گئے بولے گدگد گات

"بیٹا تم جو سن کر آئے وہ سماچار سب سچا ہے
رگھوکل کا گورو متھلا پور میں پورے پرکاش سے چمکا ہے
اس دھنش وشو ودیالیہ میں اُتیرن ہمارا ہی بل ہے

پتر کا نہ ہے سندیش ان کا پرچا نہ پریکشا کا پھل ہے
گرو گادھی تنے نے چھلیے ہے شنو دھنش نہیں توڑوایا ہے
رشی شتانند میں کتنا بل ہے جنک نرپ کو دکھلایا ہے
آسکے نہ اس سے رام بیاہ بندھن سے کھنڈ ڈور ریشم ہیں
سری وشوامتر مہامنی کی آپ نے سپردگی میں ہیں"

وشنو کھنڈ بھرے نہ پھر کیسے ڈھیلا اب وہ ڈور
یہ بندھن میں جنک نے باندھے اودھ کشور

ہے بھرت تمھارے بھائی کو بس بندھا ہے آنے میں
وے متھلا پور میں بندی ہیں رشتے کے بندی خانے میں
اسلیے چلو ساتھیوں سہت راگھو کو لیکر آئیں گے
بندھن مضبوط اگر ہوگا تو بندھا ہوا ہی لائیں گے"

گرو وششٹھ مسکا پڑے سن دشرتھ کی بات
بولے تو پھر دیر کیا سجوا کے برات"
جو آئے پتری لئے نرپت سا اہلاد
پہنچ گیا پھر ماتوں تک یہ سمواد
متھلا کو ساجے سبھی سج کر ساج انوپ
مانو سارا اودھ پور بنا براتی روپ
محل مہیپت کا ہوا بھا مود آگار
بھدرا پوجن کرنے لگیں مورت منگلاچار
انتظام کرتے ہوئے بیتی ساری رات
رگھو کل چلی استھان سے نکلی برات پربھات

پالکی اونٹ گج رتھ ترنگ راجسی ساج سے ساجے ہیں
دوج رشی پر پرجن متر مچھ سج سج کر جن میں راجے ہیں
سروتم رتھ پر مُنی وششٹھ دشرتھ کے ساتھ سہائے رہے
شُبھ گرو سرنائک کے سمیت پھر شوبھا دیکھ لجائے رہے

سری بھرت شترہن گھوڑوں پر شوبھت ہیں اپنی ٹولی میں
کرتے چلنے میں چھیڑ چھاڑ سب چھیڑے چھیل ہم جولی میں
جس سمے مبارکبادی کی باجوں میں دھن کمال پڑھتی
تب چھیل چھبیلیوں کی دوارا گھوڑوں کی چال تال پڑھتی
بارات لے کر جب سری گنبش یاترا کا سنکھ بجایا ہے
گھٹ بھرا ہوا سکھ آیا شیاما نے درس دکھایا ہے
دو ہی مین نکل لو با آدک مارگ میں ملنے جانے ہیں
سُندر منگل مئے سبھی شگن سیچے ہونے کو آتے ہیں
بنا دیے تھے جنک نے بیچ بیچ در باس
جا تی تھی کرتی ہوئی وہیں برات نواس
ہوا پہنچنے کا جبھی متھلا میں شبھ یوگ
بھینٹ سہت بیٹھے سبھی اگوائی کے لوگ
دیکھا جنبت نے جنوا سا پرمارتھ پرم سو بھت تھا
جس کی سُندرتا کے آگے سُر پور کا آسن نجت تھا
مانو تر بھون کا سو کھیہ وہاں پر سنتشٹ تھا مورت مان ہو کر
یا جگدمبا کی سب برکت حاضر تھی میسر بان ہو کر
پر بچارک منڈل پریم سہت بھو نائی پوری کرتا تھا
تن کی سیوا کے ساتھ پر چریا من کی کرتا تھا
کتنے ہی شردیہ درشیہ دیکھ سُر پور کا چین وسرجن کر
جنوا سے کا سُکھ لینے کو آگئے براتی بن بن کر
نیکھنی وہاں کی مہما کا پورا نہ پار پا سکتی ہے
لچھمی کے گھر میں سرسوتی سیما تک ہی جا سکتی ہے
سُن برات کا آگمن اُمگے دونوں بھرات
جا نی بسوامتر نے من سے من کی بات
بولے یہ جنوا سے چلو چلتا ہوں میں ساتھ

دونگا نرپ کے ہاتھ میں آج تمھارا ہاتھ"

گرو ورکے ساتھ رام لچھمن یوں جنواسے میں جاتے ہیں
رو بھوم برہسپت کو لے کر جس طرح لگن میں آتے ہیں
اتینت پریم میں پگا ہوا تھا درس پتا اور پتروں کا
اتیند سکھ بھاؤ سے بھرا ہوا تھا ملن گرو اور شیشوں کا
بولے جب وشوامتر" نرپت اپنی سمپتی سنبھالو اب
پھر نہیں حساب کروں گا میں ہر طرح پرکھ پرکھا لو اب"
تب کہا اودھ پت نے سن کر" جی ابھی چکائی ہو گی نہیں
جب تک نہ بیاج آجائے گا تب تک بھرپائی ہو گی نہیں"
اتنے میں بول وششٹھ اٹھے" او نرپ یہ مح قانون کا ہے
سینے چھوٹ سکتے نہیں منی یہ سودا دونا دون کا ہے
کوشل کی راج سبھا ہی میں نپٹے گا یہ لینا بھگون
جس جگہ ہاتھ پکڑا ان کا بس وہیں چھوڑ دینا بھگون"

اس پرکار ہو رہی تھی مودھ بھری جب بات
خبر لگی رب نیگ ہوں تو پھر چڑھے برات

برہمن منڈل نے سو شُبھ دولہا کے کر کنگنا باندھا
جامہ پٹکا پہنا کر کے سر مَوراور سہرہ باندھا
سر تا پا تاروں سے سج کر جب اودھ بہاری ساجے ہیں
کوکے جگ کی چھب ہار گئی چتر ان رت پت لاجے ہیں

ودھ پور روک ہونے لگی جبھی باگ کی ریت
گا یک گن گانے لگے سگھر سامنگ گیت

گائن

آئی سہرہ کی گھڑی گائیں نہ کیونکر سہرا
من ہرن تم کو مبارک ہو منوہر سہرا

بندھ کے آکاش نا میں اٹھ گیا پھولوں کا سمندر
آنکھ کے سامنے ہی چڑھ گیا سہرا
جس نے بل کو تھا چھپا رکھا چھپا رکھا ہے
آج پھولا نہ سمایا لے کے پگڑی پر سہرا
نیل امبر کے سندر سے شیام سلونے مکھ پر
چمکا تاروں کی ٹوٹی پنکتیوں کا زیور سہرا
پورے شبدوں سے کیسی بنا صورت کی سبکر
شاردا خود ہی بنا لائی یہ سندر سہرا
کام بھوپ میں الجھا رہا یہ دیکھ کے شیام
اس طرح ہو رہا دولہا پہ نچھاور سہرا
پورن ہو گیا بات کا پہلا بیٹھے پرکار
منگلا ہٹ کا دن تھا رگھوپت ڈال اپار
چڑھنے کا بارات کے ہوا ابھی سامان
باجوں میں بجنے لگے منگل سو چھپک گان
چڑھے بیاہ کے واسطے رگھوراج جب جائے
پر خم پھیلائے پنکھ پھیر گیا گگن سر پائے
اپنے من کی دانی کو پہنچی اس طرح نبھائیں
شرط سے تار ترنت تکھ منگل کو شمر گائیں
راج سنو آدی سے سبھی جان سمیت انکل
جے راگھو کہتے ہوئے برسائے پشپ پھول

جب ور برات کے تاروں میں شنکھ جیسی شوبھا دیتا تھا
تب منگلا پور ساگر سماں آنند ہو رہی دیتا تھا
اُتساہ تھا وہ گھر گھر مانوں سارا اتساہ یہیں تو ہے
پر نیک بھون یہ کہتا تھا سیتا کا بیاہ یہیں تو ہے
در شنک ور رندوں کے دان یا ذرا پھر گھر امڈے بازاروں میں

چیلا سی [illegible] چھائی ہیں [illegible] دواروں میں
پریمی پروا [illegible] کر [illegible] لیے تھے
نذریں بھینٹیں [illegible] سب کو دیتے تھے
مانو کہت [illegible] پر بلہاری ہے
سنجیلی [illegible] بھیڑ بھی ہوئی بھاری ہے

[illegible] کر [illegible] سب کو [illegible] پار
آ پہنچی بارات [illegible] راج محل کے دوار
بھی آ [illegible] ہوئی دروازہ پر ریت
گانے لگیں سہاگنیں سندر منگل گیت

گانا

آئے ہیں [illegible] کنوار جی ہیں شبھ گھڑیاں
بجر [illegible] پائے [illegible] ہاں موری سہائے
سہرے پہ چھائی [illegible] کی ہیں سبھی کلیاں
ماتھے [illegible] ہاں ہاتھ میں کنگنا
گلے [illegible] کے ہار [illegible] جیسی لڑیاں
شیام [illegible] جامہ زری کا ہاں جامہ زری کا
پٹکا للت [illegible] جیسی انکھیاں
رادھے شیام ہے [illegible] ہاں [illegible]
نرکھ نرکھ سب ناری [illegible] واریاں

دوارے پہ [illegible] جب [illegible] پرکار
منڈپ کے نیچے [illegible] راجے [illegible]
کدلی کے سندر کھمبوں میں [illegible] کے ساج سج رہے تھے
جن کے پرکاش سے عنبر پر تاروں کے جھنڈ لج رہے تھے
بیتوں میں رتن پرکاشت تھے پتیوں میں ہیرے سوہے تھے

جو رشیوں راجاؤں سبت کو یوں کے من کو موہے تھے
رچنا منڈپ کی دیکھ دیکھ ٹھٹھک گئے نرپال اجودھیا کے
سنکاروں سے منگلیشور کے جھک گئے نرپال اجودھیا کے
بولے "سمدھی سمبندھی نے پورا سمبندھ کر دیا ہے
ناتے میں تو باندھا ہی تھا آدر میں مول لے لیا ہے"
بشوا متر بشسٹھ کو پن پن شیش نوائے
ملے سبھی بارات سے سادر ہلا رلائے
رام لکھن کی بھانت ہی سندر سکھا این
بھرت ستروہن کو نرکھ ٹھٹکے جنک کے نین
سمدھی سمدھی کا ملن دیکھ اوپما کی دیوی تھکتی ہے
بس ایک ایک کا تھا جواب لیکھنی یہی لکھ سکتی ہے
او نرئی ہے جنکے جگد مبا جنا جن کے جگ ترا تا ہے
اُن مہا بھاگ کے ورنن میں اُڈو ننبہ پدہی آتا ہے
سبھے لگن کا جانکر جنک آ گیا پائے
دولھن کو منڈپ تبھی لائیں سکھی لوائے
شارو پھر بھاں ہار بھٹی او پما پھر بھاں لجائی ہیں
جب جگ کے ستمکھ جگد مبا جگ پت کو ورنے آئی ہیں
منڈپ سارا جگمگا اُٹھا جھلملا اٹھیں سب میناں ہیں
جیسے بہار کے آتے ہی کھل جاتی ساری کلیاں ہیں
کرم کرایا دُجوں نے تب پدھت انسار
شانتی پاٹھ پوجن ہون دید و ہت بیوہار
راجہ رانی نے پریم سہت پد پدم پکھارے رگھو بر کے
ہو گئے او دئے آکر ما نو سب پونیہ جنم جنما نتر کے
سنکلپ من مان سرور میں رہتے جو کمل سمان سدا
بھاؤک بھونرے کی طرح بھگت کرتے جنکا گن گان سدا

کل پاپ ناپ ناشن ہاری جن سے ادنری سُر سری ہے
جن کی رج کا کرے اسپرش نرگنی شاپ سے پتھری ہے
ان پیارے پاؤں چرنوں کو جب راجہ رانی دھوتے تھے
تب اُن کے بھاگوں کو سراہ نشت دنشو کچھا ور ہوتے تھے
راجہ رانی جی کہتے تھے "جیون بھر جب تک اپنا
یگ آئے ہاتھ کہنا سے چھوڑیں گے جھرکر جی اپنا
تھے ایسے بھاگ کہاں اپنے جو آتے اپنے ہونے کو
پیاری پتری ارپن کرکے یہ پاؤں ملے ہیں دھونے کو"

اس پرکار انت پریم سے ہو ہوکر بلہار
دمپتی سمپتی دان تھے پربھو کے چرن پکھار
ہوا تبھی پانی گرہن شاکھو چار بکھان
اب دمپتی کرنے لگے ودھوت کنیا دان

رانی اس سمے ہو لی پلکت چھاتی کچھ کچھ بھر آئی ہے
سوچا "جواب تک اپنی تھی وہ اب ہو رہی پرائی ہے"
راجہ نے سوچا "تپ کیا ہے یہ کنیا کر دکھلائی ہے
ماں باپ جسے دیدہ بنتے ہیں اس کی ہی وہ ہو جاتی ہے
پھر اس کو ہی سرو سو سمجھ کر لیتا یہ میں تتپر رہتی ہے
اس کو ایشور کی طرح مان خود داسی بنکر رہتی ہے
یہ آریہ جاتی کی کنیا ہے یہ آریہ دیش کا گورو ہے
جس کا جواب دنیا بھر میں ملنا اننیت اسمجھو ہے"

اتنے میں براہمن اٹھے وید دھونی اچار
سمن برشٹا کرنے لگے سُر گن کرجے کار

سُر پانچ طرح کے باجوں کا جب لگا گونجنے منڈپ میں
معلوم ہوا یہ تیکش ہو دا گیا ناچنے منڈپ میں

گرجا جس طرح ہماچل نے بیاہی تھی شنکرا وشیشور کو
تیوں ہی ودیہہ نے وید ودھی سے ... سو پنی رگھبر کو

کوشل پت نے اس سمے پا آنند اپار
اس جوڑی پہ وار دی سمپتی اتل اپار
جن تب یہ کہنے لگے ... دیکھیں اشو آنند
بھکت دیکھنا چاہتے ... ... رگھو آنند"

جے کار شبد اُچارن کر جب نگر نواسی لے رہے تھے
نت آنند دل میں سنتا تہ جب آشیرباد دے رہے تھے
تب جوڑی گنہ جو ... نی سمیت ... انگ بھا ور لینے کو
برھما سمپورن سرشٹا سب آئے شبھ چھاور دینے کو
میوں کے اگنت کھمبوں میں چمکیلے پرتمب بدھو ور کے
مانو اس چھب پر واری ہیں سب یگل روپ دشو بھر کے
پاربت آننگ ہو روپ دھار یہ چھب انوبھو کرتے ہیں
جی بھرتا نہیں درشنوں سے پھر پھر کر درشن کرتے ہیں
جن کی مانوی چرتروں پر شاردا ورنارو تھکتے ہیں
اُن رام جانکی کا بواہ ہم کہاں تک کہہ سکتے ہیں

سیکھنے لائق ایک ہے بڑی ضروری بات
مانگ رہے تھے ور بدھو بچن پانچ اور سات
بھول رہے ہیں آج ہم ان بچنوں کی شان
کنتو لوک بیوہار میں ہے یہ ریت پردھان

گائن

ودھو نے مانگے ور سے وچن یہ سات
۱۔ "ان پورنا مجھے بنانا اپنے گھر کی ناتھ
پاک پرنالی کا پربندھ سب رکھنا میرے ہاتھ
۲۔ بل ور دھن کو سکھ دکھ میں رکھنا سہچری بنائے

گیارہ ہو جاتے ہیں جب ایک ایک مل جائے

-۳ میری دیکھا دیکھی کر مت کرنا سمپت سنسار
سارے آئے جو بھون بھرنی سمت کے انسار

-۴ جیون بھر سکھ دینا تجھ کو ہے جیون آدھار
اوروں کے آگے مت رو کر اپنے پھیلانا ہاتھ

-۵ گھر کی پوتلی رہے نہ خالی گرستی سے بھر کر
دودھ دہی پر پورا پورا دھیان ہمیشہ رکھنا

-۶ رت انکول وستر پہن کر تجھی نہیں ست سنگ
بنیں کبھی نہ دانا دکھ میں رکھنا تجھ کو سنگ

-۷ لوک اور پرلوک سدھرنے کا کرنا ادیوگ
رشی جیون میں بھی جیون دھن رہے میرا سیوگ

گاتن

دھوسے مانگے دو نے وچن یہ پانچ

-۱ "بن اپون میں دیوی اکیلے کبھی نہ رکھنا پیر
پت کے سنگ بنا پتی کے نہیں ہے اچھی سیر

-۲ شراسیوں سنو اور سے کبھی نہ کرنا بات
سنگیوں کے سنگت میں ہے نانا ودھ آپات

-۳ بے پوچھے اور بنا بلائے میکے نہ جانا
اپنے آپ کہیں جانے پر ہوئے نہیں سمان

-۴ شیل چھوڑ کر کبھی نہ ہنسا رکھنا مریاد
ادھکا سب سے پیدا ہوتا نانا بھانت وشاد

-۵ پت کتنا ہی دکھی ہوں تو رکھنا اس پر پیار
نگماگم یہ بتلاتے ہیں نار دھرم کا سار"

اس پرکار جب پہر ہوا بچن کا دان
تب ساور کے وامانگ میں ملا دو ہو کو استھان
وندی جن کے وینش میں آئے چاروں وید
سکھیہ سکھیہ ہی نہ سکیں سمجھ سکیں یہ بھید
پیارے شبدوں میں دیا اس پرکار وردان
چرجیوی ہوں ور ودھو بڑھے سوکھیہ سمان
جب تک جٹاؤں میں شنکر کے گنگا کی دھارا راج رہی
پچھمی بیت کے وکش ستھل پر جب تک بھر گو لتا و راج رہی
تب تک یہ ہانک بنا رہے جب تلک چاند چاندنی رہے
یہ بنا رہے وہ بنی رہی۔ نت بنا بنی میں بنی رہے"
بھرے پوُران آنند میں اُٹھے جنک مہاراج
بولے کوشل ناتھ سے۔ ایک دنئے ہے آج
سمبندھ آپ سے کر کے ہم سب بھانت کرتارتھ ہو گئے ہیں
ساگر کی دھارا سے ملکر ندسم جیر تارتھ ہو گئے ہیں
پھر نہیں کسی کی کھوج رہی جب پکڑی پا لوُ ر اور رے کے
اس ناتے نے ایسا ناتھا اب لائق نہیں دو سرے کے
پکڑا ہے دامن جب ہم نے تو نہیں چھڑائے چھوڑیں گے
آپ ہی سے ناتا جوڑا ہے آپ ہی سے ناتا جوڑیں گے
ہے سمدھی اپنے سمدھی کا پورا اُتساہ نہ کیجئے گا
شترہن بھرت لکشمن کا بھی بس نہیں بواہ کیجئے گا
میرے سمبپ کے ناتے کی محلوں میں تین کماری ہیں
تینوں بھرا تاؤں کے لائق وے تینوں راج دلاری ہیں
مانڈوی یوگ ہیں بھرت لال شرت کیرتی شترہن لال کو ہر
اُورملا سیا کی لگھو بھگنی حاضر شری لکھن لال کو ہے
اچھائیں ابھی پورن ہوں گی آ گیا کی کیول دیری ہے

سمدھی بھی ہیں ور بدھو بھی ہیں آ جا رہے ہیں منڈپ میں"
متھلا پت کے بین سن جنسے کوشل رائے
گرو آگیا سے کہہ اٹھے ہاں یہ سچ ہو جائے
یہ کون جانتا ہے کس سے کس کا عزت بڑھا یا ہے
ہمنے تم کو اپنا یا یا تم نے ہم کو اپنا یا ہے
سمدھی کسمانتا ہوئی ہے جب تو پھر ہم تم سمان دونوں
ملتی ہیں دیہہ دو نوں سے ہیں پر ان پران دونوں
جو کچھ ہے ادھر ہمارا ہے جو کچھ ہے ادھر تمہارا ہے
شترہن بھرت اور لکشمن پر پورا ادھکار تمہارا ہے
پیر پریم گرنتھ سمبندھ گرنتھ جو گند ھی آج پر سپر ہے
میں تو یہ کہتا ہوں رس میں بندھ گیا جنم جنمانتر ہے"
سنئے اودھیا ناتھ کے جب یہ پیارے وین
پریم نیر سے بھر گئے جنک رائے کے نین
رام جانکی کا ہوا جس پرکار سنسکار
اسی طرح بیاہے گئے تینوں راجکمار
چاروں ور۔ ودھوؤں کو لہا رکو شل پت ات ہلسائے ہیں
چاروں کریاؤں کے ساتھ مانوں چاروں پھل پائے ہیں
وہ دیا دھیر جنک جی نے منڈپ بھر گیا دھیر ذن سے
ہو گئے ایا چک یا چک گن دونوں پکشوں کے نیگوں سے
پھر باجے بجے پشپ برسے آکاش سے جے جے کار ہوا
سور گونج اٹھا یہ ترلبھون میں پربھو کا بواہ سنسکار ہوا
گرو ؤں براتیوں کے سمیت جنواسے کوشل ناتھ چلے
دروازہ پر پہنچانے کو متھلا پت اُن کے ساتھ چلے
کامنیوں نے دوڑ کر گھیرے راجکمار
"تم ٹھہرو باقی رہا ابھی اور بیوہار

کتنے دیوی دیوتا مست جھوم رہی یہ گنگا نشہ بہتا رہی ہے
یہ جو بواہ کا گیا رہے جھرنا امرت سب پا نشا بہا رہی ہے
سیتا سی دولھن پا کے رگھوور بہت پھولے نہیں
یہ پھل ہے تپسیا ہماری کا انتا سہیہ بھولے نہیں
بربالی اب سن شادی رگھوبر ہم پہ ہورت بھلائیں گی
ویسا ہی ناچ چھت پر تیسا ہم ناچ نچائیں گی
گھر گئے ہر دو کے تیرے سیا راگھو اب چھوٹ نہیں سکتے
وہ ڈورے ہمنے ڈالے ہیں توڑے سے ٹوٹ نہیں سکتے
کھل گئے تمھارے بھاگ آج جو ہم سب واری ہوتی ہیں
من بھی دیدیا سیا بھی دی خود بھی بلہاری ہوتی ہیں"

اس پرکار رچھ دیر تک کرکے ہاس بلاس
دولھاؤں کو لے گئیں نیہ بھاپے کی پاس
پچھوائے سب دیوتا کرکے کل بیوہار
دو دھنی بھاگی ہوئی پھر ریت نیت انسار
پر بھو چھپ نرکھیں جانکی پٹ گھونگھٹ کی اوٹ
مایا ہی میں جیو جیون ہوا برہم پر لوٹ
سب پرکار سب نیگ کر ہو چن پن بلہار
گاتی تھیں انو راگنیں گیت سمے انسار

گانا

گوری گوری ناگریاں ہیں ناگر سندر سانوریاں ہیں
پیاری پیاری دولھنیاں ہیں دلہر اچپل چکنیاں ہیں
کامیناں ساری بل جائیں کہ ہاں ہاں ہل ہل منگل گائیں کہ ہاں ہاں
جوڑی یہ سدا سکھ پائیں کہ ہاں ہاں لئے لئے ہر دو ادائیں گردا
رہیں بھیں نرکھیں ہر کھیں انراگ رنگی سندریاں ہیں

پرانکال کا جب بجا شہنائی میں راگ
جنو اسے آئے کنور بھرے ہوئے انوراگ
بال سکھا بھگوان کے لگے چھیڑنے آئے
"بھیا تو مٹیا گئے دودھا بھاتی کھائے
بلہاری ایسے سوارتھ کی موقعہ پر ہاتھ چھوڑ بھاگے
جب دودھ بھات کا وقت ہوا ہم سب کا ساتھ چھوڑ بھاگے"
لچھمن نے کہا "کٹھنتا سے ایسا اوسر پایا ہم نے
شنکر کا چاپ چڑھانے پر یہ دودھ بھات کھایا ہم نے"
منتروں کا منڈل پھر بولا "اس میں کیا شکتی تمہاری ہے؟
شنکر کا دھنش توڑنے میں طاقت ہر طرح ہماری ہے
برسوں تک تمہیں اکھاڑے میں ہم سب نے زور کرایا ہے
یہ انھیں کشتیوں کا بل ہے جو شو کا دھنش اٹھایا ہے"
یہ سنکر رگھوبر بول اٹھے "ہاں ٹھیک یہ کہنا سارا ہے
لیکن ہم بھولے نہیں تمہیں بیکار اولہنا سارا ہے
معلوم ابھی ہو جائے گا ہم وہاں یہ کیا کر آئے ہیں
تم سب کے ساتھ اپنا بھوجن پکا کر آئے ہیں
کھایا جو ہم نے دودھ بھات وہ تو اک رسم چکائی ہے
دعوت جو ہونے والی ہے وہ ساتھ ٹھہرائی ہے"
اتنے ہی میں اس جگہ آیا یہ سمباد
"کنور کلیوے کے لیے جنگ کر رہا ہے یاد"
تب بولے رگھونش منی "دیکھو اب ہارا کون"
سکھا برند یہ واکیہ سن رہا کچھ سمئے مون
"سب پرکار ہے آجکل جیت تمہارے ہاتھ"
یہ کہہ سب ہنستے ہوئے چلے رام کے ساتھ
انتہ پور میں ہو رہی تھی یہ پیاری جیونار

بال سکھاؤں کے سہت جیسے راجکمار
ماتا کی طرح مہارانی ان سب پر بل بل جاتی تھیں
اپنے ہاتھوں سے بار بار سوادشٹ پدارتھ جماتی تھیں
داسی دل جھونر ڈھولا ناچتا دل گیت گا رہا تھا
سمپورن محل میں اس پرکار ادبھت آنند چھا رہا تھا
کنور کلیوا کر گئے جبھی بال گوپال
تب پربندھ بڑھار کا کرنے لگے نرپال
جنواسے میں نیونتی ہوئی نیم اپار]
دونوں رسمیں ہونے لگی بنتی وودھ پرکار
کیا جنک منڈلی نے رگھوکل کا یش گان
اس پرکار کرنے لگے پھر سمدھی کا مان

گانا

کرن چھکے سنکے لیتی کو تب لوچن دکھیں کو اکلائے
لوچن ترپت ہوئے جب تو کر پر پکھارن کو للچائے
پاؤں پڑے پرشدھ ہوا گرہ شدھ ہو جو چشن جوڑ جائے
سویکرت سیوا کریں بنتی سیوک ات نمر نمنترن لائے
اتر میں درکیش نے کرات شسنتا چار
کنیا والوں سے کیا یہ ونتی بیوہار

گانا

دیتے جواب بڑائی ہیں سو بڑھاتے مان اکنچن کا
بھاگ ادے شیہ ہمارے بڑے جو ملا سمبندھ جن کا
ہیں ہم تو اودھ ونشور ہی پر پد لوکیش ہے شری مین کا
بھگتوں کو ہے پرساد سماں یہ بھوج نمنترن بھگون کا
راج بھون میں راؤ نے رچی راج بڑھار
راج بھوگ سے راج سی راج ریت انسار

پنگت کے سنمکھ پنگت ایک من جڑت سورن پاتروں کی تھی
کھٹ رس چھتیس پرکاروں کی جن میں بھوجن سامگری تھی
سندر سجان سب سوپ کار سوادشٹ بستوئیں لاتے تھے
بن مانگے ہی من کی چیزیں مہمانوں پر پہنچاتے تھے
بڑبھارشڑے آہار کی وے بستوئیں گنانی نہیں ہمیں
بے گنتی کی گنتی کرکے لکھنی لجانی نہیں ہمیں
سوادشٹ شدھ جتنے بھوجن مل سکتے اس سنسار میں تھے
بس اتنا ہی کہہ دینا ہے وے سب پرستت بڑھار میں تھے

پریم سہت ہو رہی تھی جب پیاری بڑ ہار
ناری دل گارہا تھا گیت سمئے انسار

گانا

آؤ سوہنیاں پیاری موہنیاں ہل مل گوئیاں گاؤ بدھائیاں
بھوجن جیمن کو ہیں آئے ہمارے مہمان
منیوں کے چرن پکھالے جاگے سب ودھ بھاگ ہمارے
بھوجن کب یہ یوگ تمہارے کرپا کری جو آپ پدھارے
سو یکار و پریم پگا پکوان (۱)
ہم نے جب یہ پگ پکڑے ہیں تب ہم اور تم ایک ہوئے ہیں
آدھ ڈگن سے کھد پورت ملے ہیں سیوک اتنے آج بڑھے ہیں
نانا یہ اچل رہے بھگوان (۲)
بگڑ گئی ہے آج کل ان گیتوں کی ریت
رہتو گاری گان ہی کر رکھی ہے نیت

تب کی ناریاں بدھائی گا اتسو کو شوبھت کرتی تھیں
منگاچار کے گیتوں سے گھر بھر کو پرمودت کرتی تھیں
اب کی ناریاں سیٹھنے گا اتسو کے بیچ لجاتی ہیں
اپنی بھی ہنسی کراتی ہیں گھر کی بھی ہنسی کراتی ہیں

کتنی بھدّی کتنی گندی کتنی اشلیل پرتھا ہے یہہ
کیا جانے کیوں گھر کے بھیتر منحوس رواج چلا ہے یہہ
انو سویا اور گا رگی کی ساری سمپت کھو رہی ہیں
ہا ! سرسوتی کی بچارنیں اتنی مت ہین ہو رہی ہیں
ماتاؤ بہنوں شرم ہو تو سوگند آج سے کھاؤ تم
گا بیوں سیٹھنوں کا رواج جیسے بھی بیٹے ہٹاؤ تم
جب بواہ کا آج بھی ہے ہم میں اتساہ
سب پرکار سے ہوا ہے وہ آدرش بواہ
پورن ہوا بڑ ہار کا جبھی راجسی بھوگ
چلے مان کا پان لے جنواسے سب لوگ
اگلے دن ہونے لگا کنگنے کا سامان
گانے لگیں ونود نی تب ونود کا گان

گانا

آؤ کنگنا کھلا وری موو منگل منا وری
تھا رمیں بیر بھروا ؤلے آوری
گا سنھ کنگن کی کھلوا دو آزماوری
ہرس ہرس رہس رہس بھنس بھنس واری جا وری (۱)
اودھ بہاری دھنش تم نے توڑ ڈالا ہے
سیا پیاری کا کنگنا نہ کھلنے والا ہے
یہ رن نرالا ہے سہج نہ لالہ ہے زبر سے پالا ہے
ٹھٹھا نہ ہو جائے بٹہ نہ لگ جائے ۔ رگھو بنش کی آن میں بان لیں شان میں
بل بل ساری سبھی دھاؤ ہو کے سہائی انھیں جتاؤ
بل پہنچاؤ ۔ زور لگاؤ پھندان کا چھڑاوری (۲)
رسیں پرکار آنند سے ہوئے سبھی بیوہار
نت نئے رس رنگ تھے نت نئی جیونار

جرچا جب جب وداکی کرنے کوشش ناتھ
تب تب ٹھہراتے جنک جوڑ جوڑ کر ہاتھ
آخر نشچت ہو گیا ایک سو دن شبھ وار
پلکا ٹیکا آدی سب ہوئے یتھا بوہار
اودھر وداکو محل پہنچے اودھ کشور
متھلا نگری میں ادھر پڑا ایکدم شور

گانا

جب سنی ودا امنڈی متھلا گھر گھر میں پھیلی ہلا چلی
جانکی چلی ماندوی چلی شرتکیرتی چلی ارملا چلی
ہر مکان میں یہ ہی ذکر چلا ہر زباں سے یہ ہی صدا چلی
رو چھٹا چلی گھن گھٹا چلی من ہرا چلی شش کلا چلی
کرونا کیسا تھ کرُد نا ہے ہو کچھ ایسی کرنا کتھا چلی
سینا کا طوطا تڑپ گرا مینا نے پکارا میں نا چلی
چندرماں چال بھولا اپنی تاروں کی جوت تلملا چلی
بارات میں پھیلی چلا چلی ہر کشتوں سے دواکی ہوا چلی

چلا چلی کے سمے کا ایک درشیہ تھا خاص
ماں کی پیاری لاڈلی آئی ماں کے پاس
لپٹ مات کے ہردے سے بولیں سیتا بین
بھرے ہوئے تھے اس سمے درہ ینر سے نین

گانا

" ماں میری مجھ سے چھٹتی ہے میں کیسے دھروں دھیر
جس نے سو کھے مجھے سُلایا گھر کا کام کاج سکھلایا
ہاں وہی مجھ سے چھٹتی ہے میں کیسے دھروں دھیر
جسنے مجھے پڑھایا لکھایا ناری دھرم سبھی بتلایا

وہ جننی مجھ سے چھوٹتی ہے بن کیسے دھروں دھیر
انھیں سوروں میں سجل ہو بول اٹھی یوں مات
کہی دوا کے سمئے بھی کچھ شکشا کی بات

گانا

نہ رو ؤ میری لاڈلی ری ہردے میں دھرو دھیر
جا پتی کی پوجا کریو ساس و شوسر کی سیوا کریو
یہ سیکھو میری لاڈوری ہردے میں دھرو دھیرے
دکھ اپنے سر پر سہیئو اوروں کو سکھ پہونچا ئیو
یوں رہیو میری لاڈوری ہردے میں دھرو دھیرے

ماں بیٹی میں جس سمئے ہوتے تھے یہ بین
وداہینو آئے تبھی راگھوکرو نا این
دیکھ رام کو اور بھی گئی نات بلکائے
بیٹے سے زیادہ سمجھ لیا ہردے لپٹائے

بولی" ہے رگھونندن رگھو ر رگھوکل کے روشمان بیٹا!
چرجیوی ہو بل شالی ہو یش مان پرتاپ مان بیٹا!
اس روز اگن کو ساکشی کر ارپن کی میں نے سیا تمھیں
بچوں میں کرودھ سہت دان دی تھی یہ پیاری سُتا تمھیں
پر آج تمھارے چرنوں پر میں اسے گرائے دیتی ہوں
اپنی پتری کا ہاتھ لال تم کو پکڑائے دیتی ہوں
بھولی سمجھ کر کچھ اسے رگھو پر دیا کرتے رہنا
اس کے جس کے تم ہی تم ہو اپرادھ چھما کرتے رہنا"
یہ کہہ پھر رگھو ناتھ کو چھاتی لیا لگائے
اتنے ہی میں جنک بھی گئے اس جگہ آئے
بولے ہے رگھو ونش منی ہے رگھو ونش کشور
باہر آہی تو گیا آج ہردے کا چور

بہتیرے رُوپوں میں اتبک تم کو ہے سُکھ کاری دیکھا
پر آج کھل گئے دِویہ چکشو وہ روپ چمتکاری دیکھا

انو بھو یہ ہوتا ہے مانو پرتیکش برہم ورسایا ہے
آنمتا نے مایا کو دے کر پرماتما سکھ پایا ہے
جب تلک برہم کا گیان رہا تب تلک ودیہہ رہا ہوں میں
اب آج برہم کو سمکھ پاکیا جانے کیا ہو گیا ہوں میں
ات ابوشدھ سچدانند سکھد ہام تمہاری جے ہووے
شنکر من مانس کے مرال سر برام تمہاری جے ہووے
مسکائے یہ بین سُن من ہی من رگھو رائے
نین جھکے نیچے پر تھم ہی اب سر دیا جھکائے
وداہوئے ودھوؤں سہت چاروں راجکمار
تھا دہیز اس سمئے بھی وردھہ پرکارا پار
گرو درمنی ور کو شیس نائے دستر تھ سے منقلیشور بھنٹے
پر نیک براتی سے سادر آگے کو بڑھ بڑھ کر بھنٹے
پہنچانے تھوڑی دور چلے پھر اور چلے چھوڑتے نہیں
اودھیش لوٹنے کو کہتے وہ پریم پگے لوٹتے نہیں
بریائی متھلا پھرے بر دھ دیمقا کے ساتھ
پھرتے پھرتے درشٹی نے دیکھے پھر رگھوناتھ
وہ چھب وہ لاڈ پنتا وہ مبیٹھی مسکان
بیٹھی زپ کے ہردے میں سمجھ نواس استھان
اودھ پہونچ اودھیش نے کروائیں کل ریت
کنگن چھڑیاں آدِ جو تھیں بیوہار کی نیت
بیٹوں بہوؤں کی محلوں میں آرتی اُتاری جاتی تھی
رتنوں منیوں کے سہت مات خود بھی ملہاری جاتی تھیں
آنند اودھیا نگری کا کوئی کیا برنن کر سکتا ہے

جب ورنن کرنے کے پہلے موہت ہو چکی شاردا ہے
دربار میں خاص نظارہ تھا سری وشوامتر ودا ہی کا
جب دیا پتا کے ہاتھوں میں کر انھوں نے بھائی بھائی کا
دشرتھ اپچار لگے کرنے سمانوں سو شرومتاؤں سے
رشی تو سینہ کے بھوکے تھے شنتو شٹ ہو گئے بھاؤں سے
شششیوں کے سر پہ ہاتھ پھیر آشیر باد پن پن دے کر
آشرم کو بشوامتر گئے ادھر میں راگھو کی چھب لے کر
اسی رات کی ایک ہے کہہ دینے کی بات
رگھوبر کی شیا نکٹ بیٹھی آ کر مات
جگ نہ سکے پربھو سو گئے نیند بھرے تھے مین
ماتائیں بلہار ہو بولیں ایسے بین

گانا

"لال کیسے شو کا دھنش اٹھایا رام کیسے شو کا دھنش اٹھایا؟
کومل کمل سمان کروں نے یہ کرتب دکھلایا۔ لال کیسے؟
کیسے پتر تاڑکا ماری رشی کا یگیہ کرایا؟
پتھری سے گوتم پتنی کو سندر ناری بنایا لال کیسے؟
اچرج کی باتیں سب تیری ادبھت تیری مایا
پرشرام کا مد مرون کر سیا بیاہ کر لایا۔ لال کیسے؟

کچھ سوئے کچھ جگ رہے تھے رگھوکل کے لال
بولے سر کو پگھوں میں ماتاؤں کے ڈال
"کیسے کہہ دوں کس طرح سوپھل ہوئے سب کام
ان چرنوں کی کرپا سے جبھی ہوا ہے رام

——:(اِتی):——

اوم

سری کرشن کتھا

مصنفہ

پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

صرف ہندی حروف میں

پنڈت جی اپنی رامائن کے طرز میں اب شری کرشن کتھا لکھ رہے ہیں
یہ عظیم کتھائیں ہفتوں میں بانچی جاسکیگی ہر ہفتہ میں سات کتھائیں ہوں گی۔
بھگوان سری کرشن کا چترتر اور پنڈت جی کا قلم دونوں عجیب وغریب
چیز ہیں دونوں کا چمتکار دیکھنا ہو تو کتھا کے پہلے کھنڈ (برج بہار) میں
جس کے مندرجہ ذیل حصے تیار ہیں دیکھئے۔

		قیمت
۱	جنماشٹمی	۴۴ پیسے
۲	نند مہوتسو	”
۳	کملی والا کنھیا	”
۴	گروردہاری	”
۵	راس رہسیہ	”
۶	کنس ودھ	”
۷	نندنندن وسدیونندن	”

نوٹ۔ ۸ر زائد دینے پر ایک نئی کتھا ایک خوبصورت بس چار روپیہ میں مل سکتی ہے۔

دشرتھ کا پرتگیا پالن

رام کتھا نمبر ۵



لیکھک

نیپال گورمنٹ سے کتھاواچسپتی کا خطاب پا ہوئے

کیرتن کلاندھی - کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک

سری رادھےشیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا

(اجودھیا کانڈ)

شری تھ کا پرتگیا پالن

مصنف
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن کلانِدی۔ کوی رتن۔ کادیہ کلا بھوشن
پنڈت رادھے شیام کتھا واچک
بریلی

سنہ ۱۹۶۱ء

دسویں بار ۱۰۰۰ قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نارائن پاٹھک
شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

جے۔ جے۔ جے۔ جے۔ شوشنکر

جے۔ جے۔ جے۔ جے۔ ششی شیکھر

بھوتیشور اگمت۔ اوگت اکھلیشور

سرویشور۔ بم بم۔ بم بم بھوتیشور

کرونا سندھ۔ دین بندھ

آشوتوش۔ دیا سندھ

جے۔ جے کیلاشی کاشیشور

جے۔ جے۔ ابناسی رامیشور

جے۔ جے کاشی پت وشویشور

رادھے شیام بوبو بھائی ہر ہر ہر

اوم

کتھا پرارمبھ

جب سے بھر آتا وں سہت پربھو کا ہوا بواہ
تب سے چھایا اودھ میں نیا چاؤ اتساہ
راجیشور سمراٹ ہیں دشرتھ پرتھوی پال
پرجا سکھی دھن دھانیہ سے سب پرکار خوشحال

ایک دوس اچانک راجہ نے
دیکھا کچھ بال سفید ہوئے
سوچا آتا ہے گریشم کال
ترونائی پہ پڑ گئی اوس
کالی متوالی رات گئی
تکتا ہے راہو چندرما کو
اب تک انمت راج میں ہے
کب تک ندرا میں سوئے گا
میرا میرا کرتے کرتے
بدلی نے رنگت بدلی ہے
برسوں گرجا پد جھنجھل میں
برسوں تک راج کاج دیکھا
اب خاک ڈال ان جھگڑوں پر
نادان بیاج کے لالچ میں
سب راج تاج پتروں کو دے
اب تک تو وشیا نند کیا

درپن میں اپنا مکھ دیکھا
چوتھے پن کو سنمکھ دیکھا
سندر بسنت رتو جاتی ہے
اب بردھ اوستھا آتی ہے
آگیا چاند کا اجیالا
ہے گرہن پرو پڑنے والا
بندہ ہے حسن پرستی کا
کچھ خیال بھی ہے ہستی کا
تو دن کی نائیں ڈھلتا ہے
سورج پچھم کو چلتا ہے
برسوں شکار میں لگن رہا
برسوں ولاس میں مگن رہا
جلدی تلاش کر مکتی کو
کھوئے دیتا ہے پونجی کو؟
اور بن میں جائے تپیا کر
اب برہما نند کی چنتا کر

غزل

ہائے آثار بڑھاپے کے ہوئے جاتے ہیں
اور ہم دھوپ کی مانند ڈھلے جاتے ہیں
سیاہ بالوں کی اندھیری میں تھے ہم بھی اندھے
خواب میں بھی نہ یہ سوچا کہ لٹے جاتے ہیں
چاندنی آ گئی کہتی ہے کہ دل صاف کرو
ورنہ پڑتا ہے گرہن چندر ڈھکے جاتے ہیں
ہائے یہ سن کے بھی کچھ ہے نہ خیال عقبے
روز بڑھتے ہوئے برسوں کو گنے جاتے ہیں
شرم تو یہ ہے کہ سب جان کے انجان ہوئے
اور آخر اسی دولت پہ موئے جاتے ہیں
ہائے ترشنا نہ تھکی من نہ تھکا رادھے شیام
ہم تھکے جسم تھکا زور تھکے جاتے ہیں
اسی طرح دشرتھ رہے کچھ سپتاہ اوداس
نیتہ نیم کر ایک دن گئے گرو کے پاس

بولے "مہاراج آ ترتا ہے
شر سے اب پریت جوانی کا
دیکھئے شوکھتا جاتا ہے
یہ اپنا کھیت جوانی کا
اب بردھ اوستھا رانی ہے
یہ باندی ہوتی جاتی ہے
میرے سونے ہی سوتے ہیں
یاں چاندی ہوتی جاتی ہے
جب برہم چریہ کو پورن کیا
تب رہا گرہی کے سیلتم میں
اب دھارن کر کے بان پرستھ
جاؤں سنیاس آشرم میں
پچھلے پرکھاؤں کی نائیں
بس مجھے تپوبن جانے دو
راجا کے لائق رام ہوا
اب اس کو راج چلانے دو

وشسٹھ بولے "ٹھیک ہے راجا تیرا وچار
میں بھی اس پرستاؤ کو کرتا ہوں سویکار

پُتروں پر ڈالیں راج بھار　راجاؤں کا ہے دھرم یہی
چوتھا پن اُس کی یاد میں دیں　ہے گرہستیوں کا کرم یہی
ہے راجا تیرا سب وِچار　تیری اِچھا پر نربھر ہے
تپ کروں تپوبن میں جائے　اِتنا خیال غلطی پر ہے
گھر ہی میں کر ایکانت واس　آرادھن برہم تتو کا کر
چنتاؤں کا کرو ہشکار　آواہن آتم سمتا کا کر
دے رامچندر کو راج تلک　آنند اسی اوسر میں ہے
اور چھوڑ سبھی چنتا من کی　چنتا منی تیرے گھر میں ہے"

جب وششٹھ جی کو ہوا یہ وچار سویکار
تب راجا نے ایک دن کیا عام دربار

بولے" منتری اور پرجا گنو!　ہم چوتھے پن میں جاتے ہیں
اب کنور تمہارے رامچندر　راجا کے یوگیہ سہاتے ہیں
ہیں رام مدھر بھاشی نرمل　بلوان راج نتگیہ بھی ہیں
مرمگیہ دُور درشی بھی ہیں　اُتسا ہی ہیں دھرمگیہ بھی ہیں
گن جو کہ چاہئیں راجا میں　وہ سبھی رام میں درسے ہیں
اِس لئے یہی راجا ہوں تو　ہم اُرن راج کے رِن سے ہیں
یہ راجا ہو کر راج کریں　اور ہم یہ آشرم تیاگ کریں
اب تک انراگ مال سے تھا　اب مالک سے انراگ کریں
یہ آج عام دربار جو ہے　اِس کی بس یہ ہی نشانہ ہے
اِس وشئے میں اپنے کانوں سے　ہم سنیں لوک سمّت کیا ہے"

اُچت اور ات شریشٹھ ہے سب نے کہا پکار
اِس پرکار سب کو ہوا یہ وچار سویکار
جب یہ نشچت ہو چکا تب دیا یا آلھاد
گونجا سارے دشو میں راج تلک سمواد

گرہ گرہ توُرن بندن واری | بہو رنگ پتاکا پھرائیں
دوارے دوارے پر سورن کلش | اور سندر جھنڈی لہرائیں
چندن پھولوں کے عرق عطر | رستوں میں چھڑکے جاتے تھے
مخمل اطلس اور زریوں کے | گلیوں میں فرش بچھاتے تھے
ہیروں کے اور موتیوں کے | کچھ دُور دُور پر دُوار بنے
زریوں کے تھان پہ بیلوں سے | سواگت اور جے جے کار بنے
ہر دروازے پر نوبت تھی | ہر جگہ منگلا چار ہوا
ہر دل میں لہر خوشی کی تھی | ہر زباں پہ جے جے کار ہوا
دشرتھ سارا وُ چکر ورتی | پھر کوشل پوری راجدھانی
جس جگہ شیر بکری دونوں | پیتے تھے ایک گھاٹ پانی
ایسے گھر ہو گا راج تلک | پھر کیونکر تاب بیان کی ہو
جب زباں کے یارو آنکھ نہیں | اور آنکھ بغیر زبان کی ہو

اب آگے جو کچھ ہوا سُنئے دھیان لگائے
ہونہار ٹلتی نہیں کرو انیک اُپائے

کیکئی۔ سمترا۔ کوشلیا | تھیں تین رانیاں راجہ کے
تھے رامچندر کوشلیا کے | لکشمن شتروہن سمترا کے
کیکئی بھرت کی ماتا تھی | راجہ کی پیاری بڑھی ہوئی
منتھرا اُسی کی داسی تھی | منہ لگی ہوئی سر چڑھی ہوئی
سو ہونہار آ کر کھیلی | بس اسی منتھرا کے سر میں
شاردا نے اس کی مت پھیری | آئی یہ سمے کے چکر میں
جب اُس نے رتو بسنت دیکھی | اُس پھولے رگھوکل کے بن میں
تب اُس کے تن میں آگ لگی | پت جھاڑ بنی یہ گلشن میں
بن گئی اچانک آندھی سی | اُس راج تلک کی شوبھا میں
افسوس لگ گئی دیمک سی | دشرتھ کے جیون بروا میں

پتھروں بھری بن گئی گھٹ اُس ہری بھری رجدھانی کو
اور یہی جو تھی چاندنی رُت کیکئی سی مہارانی کو
دیکھو ایک سادھارن داسی کیا کروُر سمسیا کرتی ہے
تختہ ہی لوٹ دو گی سارا یہ گھور پرتگتا کرتی ہے
بل اگر دیکھنا چاہتے ہو تو ان ایلاؤں میں دیکھو
رات ہی رات میں کیا ہوگا دشرتھ کے محلوں میں دیکھو
پہلے تو خاک اوڑانے کو ڈائن رستوں میں جاتی ہے
پھر سر کے بال بکھیر دئے ناگن محلوں میں جاتی ہے

لگی پوچھنے کیکئی "ہیں! داسی کیا حال؟
آج خوشی ہے سب جگہ کیوں ہے تجھے ملال؟

ہم سب نے شیش گندھے ہیں اور تو نے بال بکھیرے ہیں
تو جو رہی شگن ساعت یہ کیسے لچھن تیرے ہیں؟
کیا کسی سے لڑ کر آئی ہے یا کچھ بھوکی یا پیاسی ہے؟
سوگند تجھے میرے سر کی داسی کیوں تجھے اُداسی ہے؟

یہ سُنتے ہی بڑھ گئی اور حسد کی آگ
پھُنکاریں دینے لگی اُٹھی ناگنی جاگ
بولی "دیکھو تو سہی مچی ہے گھر گھر دھوم
راج تلک ہے رام کا ہے تم کو معلوم!

جس کا کل ہوگا راج تلک اقبال بلند اُسی کا ہے
راجا جی جسے چاہتے ہیں رانی یہ چھتر اُسی کا ہے
کچھ تمہیں دکھائی دیتا ہے اس خوشی کے پردہ میں غم ہے
بجتے ہیں یہ جو نقارے آواز میں اُن کی ماتم ہے
کھُل گئے بھاگ کوشلیا کے اُن سے ہی بدھنا ہے راضی
رانی کس نیند میں سوتی ہے راجا کی دیکھ دغا بازی

تو روز کھیلتی تھی چوسر — اب بازی ہاری جاتی ہے
لے دیکھ لے رانی نرو تیری — کس داؤں پہ باری جاتی ہے
وہ رنگ میں ہیں بد رنگ ہے تو — کیا انھوں نے پانسے ڈالے ہیں
تیرے چھکے چھوٹ جائیں گے — اب تو ان کے پو بارے ہیں
وہ باہر آنے والا ہے — جو تیر چھپا ترکش میں ہے
تم جانتی ہو راجہ دشرتھ — میرا ہے میرے بس میں ہے
جو تم کو پران سمجھتے تھے — جو روز تمہارے رہتے تھے
جو پیار بھرت کو کرتے تھے — اور راج دلارا کہتے تھے
وہ ہی راجا وہ ہی دشرتھ — جڑ بھرت کی کاٹے جاتے ہیں
حقدار رام کو مانا ہے — اور راج تلک دلواتے ہیں

جبھی منتھرا کی سُنی زہریلی گفتار
اُٹھی سنبھل کر کیکئی بولی یوں دھتکار

"چل نکل یہاں سے نالائق — کس نے تیری مت ماری ہے؟
جو نرمل صاف روئی کے لئے — بن کر آئی چنگاری ہے؟
گر اب کے ایسے وچن کہے — تو تیری کھال کھنچوا دوں گی
یہ سچ مچ کل ہے راج تلک — تو مُنہ مانگا روپیہ دوں گی
اِس شُبھ سماچار سُنانے کے — بدلے میں شُبھ سنگار یہ لے
کل راج تلک تیوہار ہے تو — داسی اُپہار میں ہار یہ لے"

اِس پرکار دینے لگیں رانی جی جب ہار
داسی پیچھے ہٹ گئی کہنے لگی پکار

یہ ہار مبارک تمہیں کو ہو — منتھرا نہ بھوکی مال کی ہے
رانی جی جیت رام کی ہے — اور ہار تمہارے لال کی ہے
سنتان تمہاری راجا ہو — یہ شرط تمہارے بیاہ میں تھی
سو اس پہ پالا پڑتا ہے — وہ بات اُسی اُتساہ میں تھی

اب اس چالاکی کو دیکھو　وہ تم سے بازی لیتے ہیں
ننھال بھرت کو بھیجدیا　اور راج رام کو دیتے ہیں
بلہاری ایسے اُوتسو کی　جو نیوتے دیش دیش میں ہوں
ہو ایک پتر کو راج تلک　اور دو بیٹے پردیش میں ہوں"

رانی پھر کہنے لگی "او دُشٹا! ہو مون
تضیئے کرنے کے لئے تو ہوتی ہے کون؟

ہیں مجھے بھرت اور رام ایک　ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں
مجھ چڑیا کے دو پنکھ ہیں یہ　دونوں میری دو آنکھیں ہیں
ہیں بھرت رام سے بھی بڑھ کر　اور رام بھرت سے بھی بڑھ کر
گر بھرت ہے میرا نورِ نظر　تو رام ہے میرا لختِ جگر

گانا

ایک ہے تن اور پاؤں دو ایک دیہہ دو ہاتھ
ہوں جیسے بادام میں دو گریاں ایک ساتھ
میرے دونوں پران آدھار بھرت اور رام ہیں
یہ بھرت نین تارا ہے تو رام پران پیارا ہے
ہے ایک دیہہ ایک خون ایک اتش ایک جل
ہیں دو کمل بمل پر بل اٹل اچل
رہی داسی پھل ہیں دو ایک ڈار میرے دونوں پران دھار

داسی بولی "کس لئے ہوتی ہو دلگیر
نیکی کرتے ہے بدی پھوٹ گئی تقدیر

کیا غرض پڑی ایسی میری　جو اپنا مُنہ نچواؤں گی
دونوں میں کوئی راجہ ہو　میں تو داسی ہی کہاؤں گی
میں نے تو شرط ادا کردی　اب تلک نمک جو کھایا تھا
اس لئے محبت ہوئی تجھے　شتری بھرت کو گود کھلایا تھا

رانی جی! ذرا غور کریئے　　دیکھئے بات کشش پیچ کی ہے
تم گھر میں اپنے زچ ہو بیں　　کیا ہی چال شطرنج کی ہے
ہو خوشی کے گھوڑے پر سوار　　شہ دیدی وہاں پیادا نے
ہیں وزیر بھی اس طرف سے　　رخ پھیر لیا ہے راجا نے
یہ راج تلک کا جشن نہیں　　کشتی لڑنے کا دنگل ہے
اِس اَور تمہیں تم اکیلی ہو　　اُس اَور انیکو کا بل ہے
رانی جی سنو تمہاری　　اور کوشلیا جی کی بازی ہے
اب دیکھیں کون وجے پائے　　کس سے یہ لکشمی راضی ہے
یدی تم یہ بازی ہار گئیں　　تو بھرت ہو اور داسی کی طرح
مانگی تم کو کوشلیا　　خدمت گزارو داسی کی طرح
دھکار ہے ایسے جینے پر　　کیوں پڑا اعقل پر پتھر ہے؟
دنیا میں جب آبرو نہیں　　تو ڈوب کے مرنا بہتر ہے!

کام کر گئی انت کو ناگن کی پھنکار
لگی کانپنے کیکئی آنے لگے خمار

بیشک زن بزن کرانی ہے　　جب تریا چرتر دکھاتی ہے
پل بھر میں مِتر کو شترو کرے　　اور شترو کو متر بناتی ہے
کیا سمجھے کتھا کیا جادو تھا　　جو سر پہ چڑھ کے بول اٹھا
اُس اَور شاردا کا چکر　　ہونی کے پردے کھول اٹھا
کیکئی کی آنکھوں میں گھومی　　آفت کی شکل خوشی بنکر
ہوئی سر پہ آکر کھیلی　　رہ گئی وہیں بدھی بنکر
داسی سے کہا "تو سچی ہے　　اب خیال مجھے بھی ہوتا ہے
اپنا اپنا ہی ہوتا ہے　　اور غیر غیر ہی ہوتا ہے
بس میری شیشہ چٹک ہے تو　　تیرا گن میں نے جان لیا
بیشک ہے راجا دغا باز　　یہ میں نے اب پہچان لیا

تو بدھمان ہے بوڑھی ہے تو ہی اب اچھی رائے بتا
ہو بھرت لال کو راج تلک داسی اب وہی اپائے بتا"

پلٹا کھایا وقت نے پلٹ گئی تقدیر
دونوں ایسی مل گئیں جیسے شکر شیر

داسی بولی واری جاؤں ہو جاؤ کھڑی کمر کس کر
موقع ہے جال لگا دینا اڑنے نہ پائے پکشی پھنس کر
کچھ یاد ہے تم کو راجا پر دو قول تمہارے باقی ہیں؟
اس سے وچن پانے کے لئے بس وہی ہاں دو کافی ہیں
گر تمہیں شکار مارنا ہو دھر رکھو زہر بجھا کر کے
موقع سے مار ہی تو دینا مرگ کی چوکڑی بھلا کر کے
راجا جب آئیں محلوں میں ترچھی کر بھوئیں کمانوں کو
پہلے کچھ تریا چرتر دکھا پھر مانگنا ان وردانوں کو
اور مانگنا اس چتورائی سے جو بات نہیں جانے پائے
اس وقت مانگنا جب راجا سوگند رام کی کھا جائے
کہنا دو باتیں مانگتی ہوں یہ ٹیکا بھرت لال کو ہو
تپشی کے بھیس میں رامچندر بنواسی چودہ سال کو ہو"

کہو کرم کبری کیا کر کر کپٹ کٹھا کٹھ
کیکئی کٹھن کو منتر ناجیوں نہ توسے پتن کا

رانی پرسن ہو کر بولی تیری بدھی کی بلہاری
اے بھرت آج سے پڑی تیرا تو اس کی سچی مہتاری
میں اب تک سمجھے بیٹھی تھی کیا بھرت رام کی جوڑی ہے
داسی تیری بلہاری ہے دیوار کپٹ کی توڑی ہے
منتھرا! کہ اب نہیں ہو گی اب کوشلیا کی من مانی
اب راجا ہونگے بھرت لال وہ ہو گی جو میں نے ٹھانی

اَب کیا طاقت ہے راجا کی ادھکار بھرت کا دور کرے
پر ایک بات میں کہتی ہوں گر تو اس کو منظور کرے
ہیں رامچندر بھی راجکنور کومل ہیں نر اپرادھی ہیں
بنواس میں چودہ برس بہت دو چار برس ہی کافی ہیں"

یہ سُنتے ہی منتھرا اُٹھی اور رسیائے
ہاتھ مٹھی پر مار کے بولی بھوں چڑھائے

"لاکر کے [illegible] پر پھر جاتی ہو طوفانوں میں
اپنے ہاتھوں [illegible] ہیں تم آپ کلھاڑی پانوں میں
ہو چکا ہو [illegible] میرا اور تم پھر بھی جاتی ہو
جو کرے تمہارا سروناش تم اُس پہ دیا دکھاتی ہو
راتی [illegible] راج مہوتسو کی ہو رہی دھوم چودہ دن سے
تو کیوں کا بدلہ [illegible] ہاتھ تم اس کوشلیا سوتن سے
وہ ایک ایک دن کے بدلے ایک ایک برس تک آہ بھرے
چودہ دن کے بدلے میں چودہ سال رام بن واس کرے
دوسرے بہت دن ہولے ہیں سُتری بھرت لوک پریہ ہو جائیں
پھر رام مٹانا بھی چاہیں تو بھرت نہیں ہٹنے پائیں
تیسرے جو یہ جلدی لوٹے تو پھر حقدار کہائیں گے
گر بارہ برس رہے بن میں حق سے بےحق ہو جائیں گے
پھر تیرہ برس نہیں اچھے اس کارن چودہ واجب ہیں
کہتی ہے میری سرسوتی چودہ ہی برس مناسب ہیں
سب سمجھ گئیں سب جان گئیں اب آگ لگاؤ بن میں تم
وہ دیکھو سندھیا ہوتی ہے بس جاؤ کوپ بھون میں تم

گانا

بھول جانا نہیں، ڈگمگانا نہیں، اب چھوڑا تمہیں تقدیر پہ
دیکھو نہ راجا کی گھاتوں میں آنا
باتوں میں رانی جی دھوکا نہ کھانا
تیور بدل مچل مچل کام کو بنانا (بھول جانا نہیں)
رات ہی میں کاج ہو اپنے بھرت کو راج ہو
اور دن نکلتے رام کو بن واس ہو
وقت کم ہے کام بہت دیکھو وچن پانا
بھول جانا نہیں ڈگمگانا نہیں
سنتے ہی اس بات کے ہوئی کیکئی آگ
اشن پانی چھوڑ دیا اُن جل تیاگ

وستروں کے کر دئیے تار تار — لٹ کے موتی جنجال ہوئے
بالی میں جھمکے الجھ گئے — سب سر کے بال وبال ہوئے
لی مانگ کی سُرخی آنکھوں نے — کاجل نے کالے گال کئے
شرنگار دان پر تیل پڑا — کنگھی نے دانت نکال دئے
مِسّی نے ہونٹ کئے کالے — اور ترچھی بھویں ہلال ہوئیں
سرکی ساڑی ساری سرکی — شوآسوں کی چال بھونچال ہوئیں
وہ سجی ہوئی سندر مورت — اس سمے اُجاڑ ہو گئی ہے
داسی کے ہوا بدلتے ہی — رانی پت جھاڑ ہو گئی ہے

باغ باغ جب شام کو آئے دشرتھ راؤ
دیکھ کیکئی کی دشا بولے سرل سبھاؤ

"ہیں پران پریا ہیں ہیں یہ کیا! — فرماؤ یہ حالت کیوں ہے؟
بے وقت پھول سے مکھڑے کی — مرجھائی ہوئی رنگت کیوں ہے؟
لٹ کے موتی کیوں بکھر رہے — مَن مار بار کیوں مچل گیا؟
بڑھ گئی مانگ اُلجھن میں ہو — کاکل کا کل رنگ بدل گیا
کیوں کوپ بھون میں بیٹھی ہو — کیوں بھاری تم کو چھن چھن ہے؟
جو تمہیں پران پیارا ہے — کل اس کے ابھیشک کا شبھ دن ہے

پیاری اٹھو سنگار کرو پرتھوی پر پڑی کراہتی ہو
کچھ درد ہے یا کچھ صدمہ ہے کیا مانگتی ہو کیا چاہتی ہو
جس آنکھ نے تمہیں ڈرایا ہو سر سے وہ آنکھ نکلوا دوں
جس زباں سے تم سے سخت کہا وہ زباں دہن سے کٹوا دوں"

راجا کے یہ شبد سُن کھولے دونوں نین
گہری سانسیں چھوڑ کر بولی رانی بین

"میں کون تمہاری ہوتی ہوں کیوں مجھے ستانے آئے ہو؟
من میں تو سوارتھ رکھتے ہو باتوں سے منانے آئے ہو
دنیا میں کون کسی کا ہے سب منہ دیکھے کی محبت ہے
ہے وہی تمہاری پران پریا جس پہ ان دنوں عنایت ہے
تم کہتے ہو کیا مانگتی ہو؟ اس مانگ پہ جان نکلتی ہے
بن مانگے موتی ملتے ہیں مانگے سے بھیک نہ ملتی ہے
اچھا یہ مانگ جو سر پر ہے دیکھے مانگ کیا دیتی ہے
جب ہاتھ مانگنے جاتے ہیں بالوں کو بندھوا دیتی ہے"

راجا بولا" دھنیہ ہو دھنیہ تمہارا گیان
آپ آپ ہی مانگ کا کرتی ہیں اپمان

اس مانگ کی عزت رانی جی پوچھو تم اپنی پٹیوں سے
دھرتا کی دلہن رہی سے ہو بھرتی ہو اسے موتیوں سے
ایسے ویسے سے مت مانگو مانگو اس سے جو پورا ہے
جو سدا مانگ کا عاشق ہے اور بات کا اپنی سچا ہے
اچھا یہ بندش جانے دو یہ بتلاؤ کیوں روٹھی ہو؟
پیاری پیاری سوگند میری بولو بولو کیوں روتی ہو؟"

راجا کی یہ بات سُن اُٹھ بیٹھی بے پیر
تیوری پہ بل آ گئے اور سنبھالے تیر

بولی "تم میرے سوامی ہو — اور مجھے پران سے پیارے ہو
رگھو ونشی ہو ستوادی ہو — پرن کو نبھانے والے ہو
راجا جی قول ہے مردوں کا — جو کہتے ہیں سو کرتے ہیں
پرن ویر وہی کہلاتے ہیں — جو آن پہ اپنی مرتے ہیں
چاہے سب متر شترو ہو ویں — چاہے سنسار پلٹ جائے
سر کٹ جائے ٹوٹ جائے — سر سے نہ بات جانے پائے
سمرن تمہیں ہے مہاراج! — ہیں تم پہ دو وردان میرے
دو ہی دھن میرا مجھ کو دو — بنتے ہو یدی دھنوان میرے"

راجا بولا "بس یہی اس پر ہی یہ چال!
اتنی لمبی بھومکا اور یہ تچھ سوال!!

دو ور تو کوئی چیز نہیں — لو شوق سے جتنے جی چاہے
کچھ مجھے ذرا انکار نہیں — وہ لے لو جو مرضی چاہے
گر چاہیں تو گھور برسیں نہ بوند — یہ سب فریب میگھوں میں ہے
جو کہا کیا جو دیا دیا — بس ایک بات مردوں میں ہے"

رانی بولی "جی نہیں یہ ہے نقلی جوش
ہو جاتے ہیں وقت پہ بڑے بڑے خاموش

کچھ کرودھ نہیں ابھیمان نہیں — کرتی ہوں میں اپہاس نہیں
سچ تو یہ ہے مجھ کو تو اب — پرشوں کا ہے بشواس نہیں
ان میٹھی میٹھی باتوں میں — مہاراج نہ مجھ کو بہکاؤ
سچے ہو تو ہے راجا جی — سوگند رام کی کھا جاؤ"

راجا بولا "ویرتھ کیوں کرتی ہو تکرار؟
تمہیں ستیہ کہدو میرا جھوٹا ہے بیوہار؟

گانا

آکاش کے تارے چھپے پرتھوی پہ اتر جائیں
پرتھوی کے جیو بھی چھپے آکاش میں چڑھ جائیں
مانک سمندر میں ہوں پہاڑوں میں مگر جائیں
ہم وہ نہیں ہیں قول سے جو اپنے مکر جائیں
پر ماتما گواہ ہے ان ہت نہیں ہوگا
کشتری کمار دھرم سے وچلت نہیں ہوگا
سوگند رپورک میرا اب تجھ سے کٹھن ہے
یہ ویر پرتگیا ہے یہ کشتری کا وچن ہے
مدھیستھ میری بات کا یہ راج بھون ہے
اور ساکشی آکاش ہے پرتھوی ہے پون ہے
ہے آن پہلی مرتبہ اس پاک نام کی
کھاتا ہوں تیرے سامنے سوگند رام کی
رانی بولی " دھنیہ ہے یہ ہے سچی آن
اب میں تم سے مانگتی ہوں اپنے وردان

ہاں سنوں پران پت پران ناتھ	اب میں اپنے ور مانگتی ہوں
پہلا ور رام کے بدلے میں	یہ راج بھرت کو چاہتی ہوں
دوسرا جو رن چاہیئے میرا	سو سنو سنکوچت مت ہونا
کشتری نریش کہلاتے ہو	تو ست سے وچلت مت ہونا
یہ رام جو راجا ہوتے ہیں	سو راجا نہیں اُو داسی ہوں
کل سے رہی چودہ برسوں کو	تپسی بن کے بنواسی ہوں
پرانیش پیار رکھتے ہو تو	پیاری کے سنمکھ منہ کھولو
کشتری اور ست وادی ہو تو	جلدی سے ایومستو بولو "

اُف شد یہ تھے نہیں تھے زہریلے تیر
جنکے لگتے ہی ہوا سل ہردے نخچیر

اس سیدھے سادے راجا کا — سر گھوم گیا ان باتوں سے
پل بھر کو آنکھیں بند ہوئیں — سر دابا دونوں ہاتھوں سے
بیہوشی آنے والی تھی — پر کیا ان نے آ کر ٹوک دیا
پرتھوی پر گرنے والے تھے — لیکن دھیرج نے روک دیا
سوچا یہ پھل ہے کرموں کا — ابلا سے انوچت نہیں ہوا
بس یہی سوچ کر رگھو ونشی — آسن سے وچلت نہیں ہوا
بلوان آتما ہے جس کا — اس کی گت ٹر سکتی ہے نہیں
سچ کہا ہے کسی کہیتا نے — "ابلا کیا کر سکتی ہے سن؟"

ذرا دیر تک موَن رہ بولے دشرتھ راۓ
"پریا تمہارے سامنے کہتا ہوں ست بھاۓ

سب پتر پتا کو ہیں سمان — یہ بات آپ بھی جانتی ہیں
ہیں مجھے بھرت اور رام ایک — بھگوان ترلوچن ساکشی ہیں
جو پہلی مانگ تمہاری ہے — وہ نہیں ہوتی ہے بھار مجھے
ہو بھرت لال کو راج تلک — اتساہ سہت سویکار مجھے
پر دیش نکالا رام کو ہو — اور وہ بھی چودہ ورشوں کو
اس میں کیا تم نے سوچا ہے — میں سمجھا نہیں اشاروں کو؟
رانی! لے راج بھرت جی کو — لیکن یہ کرور اپاۓ نہ کر
ہے رام گنو اور شرد وتی — اس پر اتنا انیاۓ نہ کر
رانی! رانی!! یہ تیرا پت — جو تیرا پوجیہ دیوتا ہے
اس کے پاؤں پڑ کر تیرے — بس اتنی بھیک مانگتا ہے
میری ان بوڑھی آنکھوں کے — آگے ہی رہے مورتی وہ
ہو چاہے جیسی آدا اسی کا — پر رہے ایودھیا میں ہی وہ"

شبد نہیں تھے راؤ کے تھے آکرشن منتر
چھن بھن کرنے لگے رانی کا شڈ ینتر

پر ہوتا ہے جو بدھی سبھی — وہ بُجھتا رہتا ہے اگنی سے
استری جب ہٹ چڑھتی ہے — تب بُجھتی رہتا اگنی ہستی ہے
کہنے کو تو ان شبدوں نے — نستبدھ کر دیا رانی کو
پر ہوتا ہے کیسے کون سے — پھر آن ہلایا پانی کو
رانی شاید راتی ہوتی — پر ہوتے دیا نہ ہوتی تو
اور آدھر بجائی کونے کی — دیوار کسی کی ہستی سے
دیکھا کبڑی ہے کھڑی ہوئی — اور یوں کہہ رہی اشاروں میں
"ہاں سا دھان اسے وقت یہی — مت آ جانا اقراروں میں"

رانی تب کہنے لگی "راجا! کیسی زبان؟
کیوں ڈگمگانے لگے جب مانگے وردان؟

وردان جو میں نے مانگے ہیں — میں ان کو بدل نہیں سکتی
پڑ گئی جو ریکھا پتھر میں — دھونے سے نکل نہیں سکتی
جی اگر آپ کا دُکھتا ہو — تو ایک اُپائے بتاتی ہوں
بوڑھی آنکھوں کے آگے ہی — وہ رستہ وہ راہ بتاتی ہوں
مہاراج بات یہ گہری ہے — کچھ بچوں میں ایمان نہیں
تم اپنے منہ سے یہ کہہ دو — میں دونگا یہ وردان نہیں"

یہ سنتے ہی ایک دم اُبل اُٹھے مہاراج
بولے "بس اب ہو چکا جو ہونا تھا آج

او نیچ بدھ والی استری! — کیوں ست سے ہمیں گراتی ہے؟
جو ستیہ ہمارا جیون ہے — تو اس سے ہمیں ڈگاتی ہے؟
ہم سوریہ ونش کے کُل میں ہیں — کلنک نہ آنے دیویں گے
سنتی ہے پران دیویں گے ہم — پر وچن نہ جانے دیویں گے
کیا اچھا ہے یہ وردان نہ دیں — تو دھرم ہمارا جاتا ہے
اور ادھر رام بن جاتا ہے — تو پران ہمارا جاتا ہے

بس اب کر تو یہ تکرار [illegible] میں — وشسٹھ کا جیون ٹلتا ہے
ہے دھرم کا [illegible] دھرا — اور ادھر پران کا سودا ہے
بیٹے کے پران [illegible] — وشسٹھ [illegible] دھرم پہ ہے
او [illegible] — [illegible] کرم [illegible] ہے
ماتا [illegible] دنیا میں — [illegible] پہلو میں
اور [illegible] کی آشا — [illegible] میں
[illegible] — [illegible] دھرم پہ ہے
میں کہا تو نے کیا اور بیٹے کیا — سب کچھ [illegible] دھرم پہ ہے

گانا

جان جائے گی پر رانی یہ آن نہیں جائے گی
سر جائے گا پر سر سے یہ تان نہیں جائے گی
رو آں رو آں ہے دھرم پہ دیکھ لیجے جانچ
کرم کسوٹی کہہ رہی نہیں سانچ کو آنچ
چندر ٹرے سورج ٹرے ٹرے بیشک اور پربت
ٹرے نہ کشتری ستیہ سے یہ رگھوکل کی ریت
چاہیں ہو جائیں میری کھال کے ٹکڑے ٹکڑے
ہڈیاں چور ہوں اور بال کے ٹکڑے ٹکڑے
چاہیں ہو جائیں میرے مال کے ٹکڑے ٹکڑے
پیٹ بھرنے کو ملیں چھال کے ٹکڑے ٹکڑے
چاہے کتنا ہی ستائے کوئی آزاد مجھے
ستیہ سے میں کبھی ڈگ جاؤں تو دھکار مجھے
سب جائیگا پر رانی! زبان نہیں جائیگی

رانی بولی" واہ واہ جب ہے اتنا جوش
تو ہاں کہنے کے سمے کیوں ہوتے خاموش؟

ست وادی تھا ایک ہرلیشچندر — جس نے ست تجا نہ سنکٹ میں
جس کی سچائی کا چراغ — جگمگا رہا ہے مرگھٹ میں
دوسرے مہا راجا شو تھے — جو نہیں سوچتے ہیں اپنا
رکشا پہ ایک کبوتر کی — خود ماس تو لتے ہیں اپنا
تیسرے ہوئے سری بیت ودھیچ — جو سوپش وان کا لیتے ہیں
جب آکر اندر مانگتا ہے — اپنی ہڈی دے دیتے ہیں
میں تم سے ہرلیشچندر جیسا — شمشان واس نہیں مانگتی ہوں
میں تم سے شو ودھیچ جیسا — ہڈی و ماس نہیں مانگتی ہوں
میں مانگتی ہوں تم سے قرضہ — جو تم کو دینا واجب ہے
تم ہرلیشچندر کے کل میں ہو — تو دیدو یہی مناسب ہے"

راجا بولا" کیکئی بس اب ہو خاموش
جو شعلے کو اور کیوں ولا رہی ہے جوش!

میرا کچھ نہیں بگڑتا ہے — تو جو مجھ کو للکارتی ہے
رانی تو اپنے پاؤں میں — خود آپ کلہاڑی مارتی ہے
اس سے گرم ہو رہی ہے تو — لیکن جب گرمی اترے گی
تب تو ہی اپنی کرنی پر — پچھتاوے گی اور روے گی
اچھا جو ہونا ہے ہو گا — مجھ کو اس سے کیا مطلب ہے
میرا تو آج ستیہ ہی پر — جو کچھ ہے نیو چھاور سب ہے
رانی! رانی!! انچل پسار — قرضہ بھی لے اور دان بھی لے
لے راج بھی لے بنواس بھی لے — بر دان بھی لے اور پران بھی لے"
یہ کہتے کہتے بکل ہوئے — آ گئی نراشا آشا میں
کچھ آنکھ لگی گر گئے وہیں — ہو گئے سشپت اوستھا میں

ادھر سورگ کو یہ ہوا ہوئے راجسی ساج
دوارے پہ نوبت بجی راج تلک ہے آج

سب ہے پر یہ ہے تو کیسے ہے — مہاراج ہیں ابتک محلوں میں؟
ٹمٹما رہا ہے ابھی تلک — رجنی کا دیپک محلوں میں
کیا کارن ہے معلوم تو ہو — منتری محلوں میں جاتا ہے
ہیں یہ کیا ہے سناٹا ہے — اور اندھکار دِکھلاتا ہے
منتری نے دیکھا راجیشور — مچھلی کی طرح تڑپتے ہیں
جس سے آنکھ کھل جاتی ہے — تب رام رام ہی رٹتے ہیں
اِتنا ہی نہیں اور دیکھا — جامے کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں
سرپیچ کہیں اور تاج کہیں — مالا کے دانے بکھرے ہیں
اور یہ بھی دیکھا سرہانے — کیکئی کھڑی ہے ناگن سی
وہ بھی سنگار دھنیا ہے — بھے دایک وکٹ پشاچن سی
یہ درشیہ دیکھ کہ منتری بھی — نستبدہ ہو گئے محلوں میں
آئے تلاش میں راجہ کی — اور آپ کھو گئے محلوں میں
کچھ دیر بعد سنبھلے پوچھا — "کیکئی سے ماتا یہ کیا؟
باہر نقارے بجتے ہیں — محلوں دِکھلاتا یہ کیا؟"

رانی بولی " رام کو لاؤ یہاں بلائے
جب وہ آئے یہاں پر سب کارن کھل جائے"
جو آگیا" کہہ کر چلا منتری سنیش لوائے
چلتا ہے پر سو گئے پاؤں نہ چلتے ہائے
اودے ہوا تھا جس جگہ سکھ کا سوچ پربھات
ہوتی ہے اب اس جگہ دکھ کی کالی رات
منتری نے جاکے کہا اٹھے شیگھر سکھ کند
آئے تات کے سامنے رام سچدانند

دیکھا بے ہوش پتا جی ہیں — تاں کی تیوری ہے چڑھی ہوئی
گویا شکار ہے پڑا ہوا — اور وہیں شکارن کھڑی ہوئی

اچھے جیسے سے نپٹے تو   رگھو راج ... کے چرنوں کی
پھر پاس پتا جی کے جا کے   انگلی پکڑی ... پانوں کی
کہا پتا کیا حال ہے کیوں تم بیہوش ہو؟
مجھے دیکھتے بھی نہیں ہو ایسے خاموش

ہے پتا! پتا!! کیا تمہیں ہوا؟   کیوں تم کو مورچھا آئی ہے؟
کیا کسی لڑکے نے گھیرا ہے   یا کچھ لیپت گھبرائی ہے
ضمتری! ضمتری!! ماتا! ماتا!!   یہ ایسے کیوں گھبرائے ہیں؟
کیا مجھ سے کچھ اپرادھ ہوا   جو میرے پتا رسائے ہیں؟

جیوں ستار مضراب سے دیتا ہے جھنکار
تیوں راجا کے کان میں پہنچی یہ گفتار

کچھ حرکت ہوئی کھلیں آنکھیں   اور ایک سوانس سکھ سے نکلا
دھیرے دھیرے کچھ ہونٹ ہلے   اور رام شبد مکھ سے نکلا
بیٹے کی پیاری چھب نہار   اچھے پرکار بھر لیں آنکھیں
آشیرباد آنکھوں میں دے   پھر وہیں بند کر لیں آنکھیں

تبھی کیکئی نے کہا رام اس طرف آؤ
میں جو کہتی ہوں اسے سن لو کان لگاؤ

تم یہ سوال کرتے ہو کیسے   کس دکھ نے انہیں دبایا ہے
اس کا کارن بتلانے کو   میں نے ہی تمہیں بلایا ہے
تم جانتے ہو تم سے ان کو   کس قدر محبت زیادہ ہے
بس اسی موہ کے کارن سے   ان کی یہ بری اوستھا ہے
دو ور دینے کے لئے مجھے   ان کا برسوں سے وعدہ تھا
جب وقت ہوا تو مانگ لیا   جو کچھ بھی مجھے مانگنا تھا
مانگا یہ راج بھرت جی کو   چودہ برسوں بن واس تمہیں
یہ سن کے یہ بے ہوش ہوئے   اچھا تھی رکھیں پاس تمہیں

جو ہوا وہی جو ہونا تھا بیکار ہوئی سب اچھا یہ
تم اپنا فرض سے تیز ہو تو پوری کرو آپ تے"

منتری نے جب یہ سنا گیا پسینہ آئے
وہیں زمیں پہ گر پڑا منہ سے نکلی ہائے
سن ہی من تھکا پڑے سے رام سمجھ اندر
ہاتھ جوڑ کے ماتا سے بولے پھر کچھ یوں

"بڑے بھاگی وہ بیٹا ہوتے جو ماں باپ کا آ گیا کارج سنے
ماتا! اگر ایسا حکم ہے تو زندگی پوتر ہماری ہے
ہم اتنے بڑے ہوئے لیکن افسوس سدا یہ رہا چھین
ماتا یا پتا کسی نے بھی کچھ حکم نہ اب تک دیا ہمیں
یہ آج سنہری موقع ہے جو حکم ہمیں دیتی ماں
ہے آج ہمارا سوبھاگیہ ہم سے سیوا لیتی ہے ماں
ہم تو خود سوچا کرتے تھے تھوڑی زندگی بھول میں دیا
تب جانیں گے ہم دکھ کیا ہے جب جیون دکھی جنگلوں میں دیں
ہم سچ کہتے ہیں راج تلک لگتا تھا ماتا بھار ہمیں
وہ بھرت پران پیارے کو ہو اس میں آنند اپار ہمیں
ہاں سوچ ہے کچھ تو ہے یہ ہی ہے پتا کو آج وِتھا اتنی
آشچریہ ہے اتنی بات پہ ہی ہے ان کی بگڑی دشا اتنی
شاید کچھ بات اور بھی ہے جس کا آگھات گہرا ہے
معلوم نہیں یہ ہوتا ہے کوئی اپرادھ ہمارا ہے"

اس پرکار کہتے ہوئے بڑھے پتا کی اور
تبھی کیکئی نے کہا "ٹھہرو کرو نہ شور

تم جب تک کھڑے رہو گے یہاں ان کا سنتاپ نہ جائے گا
جب تک تم بن جاؤ گے نہیں یہ پشچاتاپ نہ جائے گا

اِس لئے مناسب تو یہ ہے تکلیف نہ ان کو پہنچاؤ
جتنی جلدی ہٹ سکتے ہو اُن کے آگے سے ہٹ جاؤ"

سُنے جِس سمے کان سے ماتا کے یہ بین
ہٹے پِتا کی اور سے تبھی پُتر کے نین

اَنراگ باپ سے ہے لیکن ماں کے درجے کو دیکھتے ہیں
جو ابھی پِتا کو دیکھتے تھے وہ اَب دوارے کو دیکھتے ہیں
اُس سمے پِتا کو مَن ہی مَن کر کے پرنام رگھورائے چلے
جو آگیا بس اِتنا ہی کہا اور ماں کو ماتھ نوائے چلے

کہا کیکئی نے تبھی " جاؤ ہو تیار
کوشلیا سے بھی ذرا مل آؤ یکبار

ہاں ایک آگیا اور بھی ہے مِل کر کے اسی جگہ آنا
میں بلکل وستر منگاتی ہوں وہ آکر یہیں پہن جانا
اب جاؤ اور جلدی ہی آؤ یہ سمے نہ زیادہ ملن کا ہے
جو راج تِلک کا تھا مہورت وہ ہی مہورت بن گمن کا ہے"

اِتنے میں مہاراج کے مُکھ سے نکلا " رام "
منتری نے اُٹھ کر تبھی اُن کو کیا پرنام
اِدھر مُسکرا کے چلے مند مند سُکھ دھام
دھنیہ رام اور دھنیہ یہ گاتھا رادھے شیام

تمام شد

نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھکر لوگوں نے اسی ڈھنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ لقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں ۲ر تین پیسے میں بکسیلر کو دیجاتی ہیں جنہیں بکسلر ۱ر یا ۲ر یا ۳ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کارگراہک کو ایسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیام وششٹھ یا طرز رادھے شیام چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت جی کے یہ دستخط رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

نیاز کیش:- Radheshyam Kathavachak

"منیجر" شری رادھے شیام پستکالیہ۔ بریلی

کوشلیا ماتا سے ودائی

رام کتھا نمبر ۶



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلا ندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ ہری کتھا وشارد۔ کوی رتن۔

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

قیمت ۳۲ نئے پیسے

شری

رام کتھا نمبر ۶

اجودھیا کانڈ

کرشنا پایا ہے ورادھی

مصنف

نیپال گورنمنٹ سے

کتھا واچسپتی کی سند یافتہ

کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

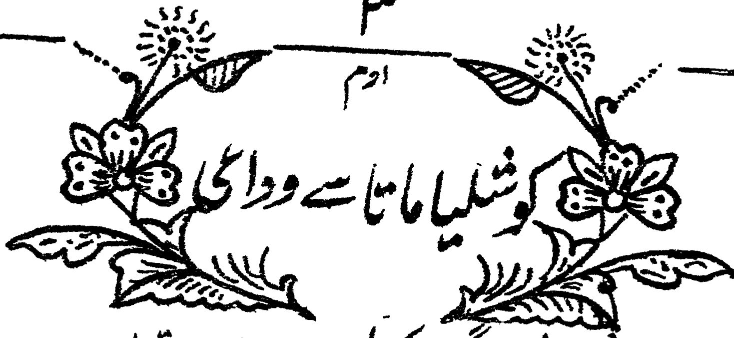
نویں بار ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۶۱ء قیمت فی جلد ۳۲ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک

سری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

بھجو رے من ۔ کاشی پت ۔ ترپراری
مر تو بجے منگل کاری گرجاپت ۔ کرناکاری
ترج ہاری ۔ دکھ ہاری ۔ بھے ہاری
بھجو رے من ۔ کاشی پت ۔ ترپراری
جے کے داتا کاماری جن کے سچے ہتکاری
اسراری وبچاری
پورن کام ۔ رادھے شیام
بابا بھولے بھنڈاری
بھجو رے من ۔ کاشی پت ۔ ترپراری



کوشلیا ماتا سے ودائی

اُمنڈ اُٹھا گھن کی طرح یہ سمواد تمام
چودہ برسوں کے لیے جاتے ہیں بن رام
ابھی ہو پنچے بھی نہیں پائے تھے رگھوبر
پہلے آئیں جانکی کوشلیا کے تیر
دم تو دم پر گھٹتا تھا۔ لیکن منہ کھول نہیں سکتیں
تھا لاج کا تالا پڑا ہوا۔ مجبور تھیں بول نہیں سکتیں
تھی سوانس۔ گھونٹ آندھی کی طرح ڈھونڈے تھی رستہ چلنے کی
انکھیاں گھٹائیں بنی ہوئیں دیکھے تھیں باٹ برسنے کی
کوشلیا کہنے لگیں بیٹا یہ کیا حال؟
آج تمھارا ہو رہا ہے کیسا احوال؟
اس طرح اداس ہو رہی ہو جس طرح بھکارن ہو کوئی
مرجھائی ہو ایسی مانو۔ برسوں کی روگن ہو کوئی
بیٹا بیٹا سوگند میری۔ بتلاؤ تو چنتا کیا ہے؟
لجّا کو دور کرو سیتے اور کہدو آشنکا کیا ہے؟
یہ سنتے ہی سیا نے حیران گئے اکلائے
نینوں نے بھی اس سمے دیں دو بوند گرائے
رکی ہوئی تھی وایو جو۔ ملی اُسے جو راہ
تب سیتا کہنے لگیں کر کے دھیمی آہ
لجّا کو کیسے دور کروں۔ یہ تو استریوں کا گہنا ہے؟
پر آپ آگیا دیتی ہیں تو کہتی ہوں جو کہنا ہے

مہاراج سے منجھلی ماتا نے۔ پرن چکا لیا دو بچن کا ہے
پہلے میں راج بھرت کو ہے دو جا انکے بن گمن کا ہے
اب آپ کے نیا یا لیے ہیں۔ میں اپنا آدیدن لائی ہوں
چودہ برسوں کے جیون کو بن دھارت کرنے آئی ہوں
اس سمے میں میرا دھرم ہے کیا۔ کیا آپ کی اچھا ہے ماتا؟
میں بن جاؤں یا یہاں رہوں مجھ کو کیا آگیا ہے ماتا؟
استری کے لیے ایک بہت ہی سروستو اور سروو پر ہے
لیکن جو درجہ ساس کا ہے وہ کچھ اس سے بھی بڑھ کر ہے
ہیں آپ پوجنیا اُن کی جتنی یہ کچھ بچارن نے ہے
اس لیے آگیا کی ابھلشا۔ لینے کو کھڑی بھکارن ہے

یہ سنتے ہی گر پڑیں۔ کوشلیا کہہ ہائے
بوڑھی آنکھوں کے تلے گیا اندھیرا چھائے

یدی روک نہیں سکتیں سیتا تو اور انرتھ وہاں ہوتا
"اتھ" کیکئی کے یہاں ہوا" اتی" کوشلیا کے یہاں ہوتا
لیکن روکا تھا دشرتھ کو جس طرح سیتا کی بھگتی نے
رکھا تیوں ہی۔ کوشلیا کو اس سمے دھرم کی شکتی نے

بھتر میں کچھ دھکا لگا۔ دیں پھر آنکھیں کھول
دھیمی سی آواز میں لگیں بولنے بول

ہا بدھنا یہ کیا چکر رچا۔ یہ سمے کا پرورتن کیسا!
راجیا بھیشک ہوتے ہوتے چودہ برسوں کا بن کیسا!
تو پوچھتی ہے مجھ سے بیٹا میں بن جاؤں یا یہاں رہوں
میں پوچھتی ہوں تجھ سے بیٹا میں جیتی رہوں یا پران تجوں

پھر کچھ چکر آ گیا اور منہ سے کچھ نین
کچھ چھن کے اپرانت پھر سنبھلیں بولیں بین

میری کیا ہے میں بوڑھی ہوں جیوں تیوں دن کاٹ ہی لونگی میں
یدی نہیں کٹے تو یہ ہوگا اس دنیا سے چل دوں گی میں
پر ایسا بجر ہوگ سیا تو کس پرکار سہ سکتی ہے؟
تو تو چندر کا چندرکی ہے کس طرح یہ تھکا رہ سکتی ہے؟
وہ راجہ ہوں تو تو رانی وہ یوگی تو تو یوگن ہو
وہ یدی بن باسی ہوتے ہوں تو بانے تو بن باسن ہو
بن تجھے اودھ سے بڑھ کر ہو جب ساتھ ہوں پرانیشور تیرے
ہوں بن دیویاں ساس تیری اور بن دیوتا سسر تیرے

ہو کر تیار تب جانکی کرنے انھیں پرنام
اتنے ہی میں اس جگہ آ پہنچے شری رام
بچھڑا دیکھا اور بھی تب ڈکرا لی گائے
ہائے شبد کے ساتھ ہی گئی مورچھا آئے

جب رام پتا کے پاس گئے تب ان کی بری اوستھا تھی
اب ماں سے ملنے آئے تو ان کی بھی وہی دردشا تھی
آخر کچھ تھوڑے گھبرا کر سیتا سے بول اٹھے دھاؤ
دیکھو میں پنکھا جھلتا ہوں ۔ تم تلوے ان کے سہلاؤ

پنکھا جب جھلنے لگا ماں کا پیارا لال
تلوے سہلانے لگی پیتم بدھو تتکال
رہیں بدریا کی طرح آنکھیاں جو امڈائے
ننھے جان کر انھوں نے دی بس جھڑی لگائے

سیتا نے بہتیرا روکا پر وہ کب رکنے والی تھیں
ساجن کو ساون جھیں وہ اپنی دھن میں متوالی تھیں
مانو بجلیاں گرجنا ہیں سو آنسوؤں کی والو بہالی ہے
برسا تھم جو ہے برسات ہی یہ ۔ سیتا برسات کی رانی ہے

دیکھی سیتا کی دشا جب یوں ڈانواں ڈول
پچھوا کی نائیں بھی۔ آٹھے رام جی بول

سیتے سیتے! کیوں روتی ہو۔ کیا دھرا ویدناؤں میں ہے؟
اُن سب کو سُکھ دُکھ ہے سمان بل جن کی آتماؤں میں ہے
میں جانتا ہوں میرا ویوگ تم نہیں سیا! سہہ سکتی ہو
اس لیے آتما میں بل دو۔ بل ہوگا تو رہ سکتی ہو

رگھو نے جب ایسا کہا ہوئیں اور بھی دین
لگیں کھودنے پاؤں کے نکھ سے سیا زمین

جب سمے بولنے کا ہو۔ تب بن بولے ہوتا کاج نہیں
پرانوں پر جب آجاتی ہے تو رہ سکتی ہے لاج نہیں
یہ سوچ کے سیتا بول اٹھیں کس کا بلوان آتما ہو؟
میرے تو تم ہی آتما ہو۔ آتما تو کیا پرماتما ہو
اب لاج چھوڑ کے کہتی ہوں۔ جن نوں کے ساتھ چلونگی میں
یدی آپ بھبوت رمائیں گے تو سوامی بھسم ملوں گی میں
جیو آتما جب چل دیتا ہے تو دیہہ میں رہتی جان کہاں؟
ایسے ہی سمجھیں پران ناتھ جب ناتھ نہیں تو پران کہاں؟

کچھ چھن کو نستبدھ ہو بولے تشری رگھو پریہ
پرے پرے دھیرج دھیرو ایسی نہو ادھیر

چلنے کو تو چل سکتی ہو۔ یہ ورن تمہارے تو گیہ نہیں
ہے راج محل کی راج بدھو بن گمن تمہارے یوگیہ نہیں
یہ کومل تن سکمار کہاں۔ اور کہاں وہ بن سنکٹ مے ہے
جس میں بنجروں راکشسوں کا ویالوں اور باگھوں کا بھے ہے

"بھئے" کیا جب ساتھ میں میرے رگھو کل راج؟
شبد جانکی نے یہی کہے چھوڑ کے لاج

جب درشن سُکھ دے کا ہوگا تب کا نن سنکٹ مے کیسا؟
سنگھنی سنگھ کے ساتھ ہو جب تب اسکو ڈر اور بھے کیسا؟
کیا کہا میرا تن کومل ہے۔ جو نہیں دین کے قابل ہے؟
اور آپ کا تن؟ وہ ہے کرال؟ اور اس بن گمن کے قابل ہے؟
کہنے کو ہم ابلائیں ہیں پر ہم میں کتنے ہی بل ہیں
ہم کرال سے بھی ہیں کرال۔ اور کومل سے بھی کومل ہیں
سُکھ اور دُکھ کی مانپ کا ہی ہو جاتی سمے سمے پر تے
جب سمے بدل جاتا ہے تو جنگل اور محل برابر ہے
موٹے موٹے گدّوں پر بھی۔ اننا جنھیں ہوتے دیکھا
آ پڑا سمے تو اُن کو ہی کانٹوں پر ہے سوتے دیکھا
رگھوراِی کہنے لگے ہے یہ نیتی اُدار
کنتو تمہارے گمن میں ہے ایک اور وچار
میں کیسے لے چل سکتا ہوں بندھ رہا میں آگیا پالن میں؟
منجھلی ماں نے یہ نہیں کہا جانکی بھی جائے گی بن میں
اب تم کو ساتھ لے چلوں تو وہ بات آن کی جاتی ہے
ماں کہیں گی۔ پھر بن باس ہی کیا جب ساتھ جانکی جاتی ہے
یہ سُن بولیں جانکی ٹھیک ہے یہ مریاد
پر میں پہلے کر چکی ہوں اس کا پرت واد
کہہ چکیں بڑی ماتا مجھ سے۔ وہ لوگی تو تو یوگن ہو
دے چکی ہیں مجھ کو آگیا یہ بارے! تو بھی بن باسن ہو
پربھو اُدھر آگیا پال رہے ہیں اِدھر آگیا پالوں گی
پربھو اپنا دھرم سنبھالیں گے۔ میں اپنا دھرم سنبھالونگی
داسی ہے آپ کی باما کی چھایا کی طرح ساتھ میں ہے
جیون کی ڈوری پر ان ناتھ اس سمے آپ کے ہاتھ میں ہے

کبت

جیسے ہو آنند میں کو اتھاہ ساگر میں
منی سے ہو جیسے کہ آنند اہی پھن میں
چندر ما کے سامنے چکور کو آنند جیسے
جیسے ہو آنند بولی کو آبھرن میں
پرجا کو آنند جیسے پرجا پریہ راجا سے ہو
بھگت کو آنند جیسے ہری کی شرن میں
رنک کو آنند جیسے راج ندھ پائے سے ہو
ویسے ہی آنند مجھے آپ کے چرن میں

گائن

میں اس مندر کی ہوں پجارن میرے ٹھاکر تمھیں تو ہو
میرے برت تم۔ میرے تپ تم۔ میرے ایشور تمھیں تو ہو
مجھ چاتکنی کے تم امرت۔ مجھ چکورنی کے تم چند
میں نلنی ہوں تم سورج ہو میں بھرمری ہوں تم مکرند
مجھ روگنی کی تم ہو اوشدھی مجھ دکھیا کے تم سکھ کند
مجھ گرہنی کے تم دھن ہو مجھ بھکارنی کے آنند
رادھے شیام ”اس ابلا کے بل تمھیں تو ہو تمھیں ہو
میرے برت تم۔ میرے تپ تم۔ میرے ایشور تمھیں تو ہو
نیر بہانے لگ گئی۔ بھر نینوں کی کور
اب کے مالو دھوپ میں تھا برشا کا زور
اُدھر اشرو جل ہو گیا۔ ماں کو اوشدھ روپ
ادھر یہی ہے تو چلو گونجی گرا انوپ
کچھ چھنوں میں ہو گئی تھی یہ ساری بات
جا نگیں جب تک مور چھا سے کوشلیا مات

کچھ چھن کو بھول گئی میا کیا بن کیسا راج تلک
بولی لا بھو تنک روئی کاڑھوں پاچھے پر آج تلک
پھر بولیں۔ ہیں بک گئی میں کیا۔ بیٹا تو تو بن جاتا ہے
تن جاتا ہے۔ من جاتا ہے۔ دھن جاتا ہے جن جاتا ہے
کیا سچ سچ میرا نیہہ چھوڑ۔ جوڑو گے نیہہ آ گیا ہے؟
کیا سچ مچ بن واسی ہو گے توڑو گے پریت اجودھیا سے؟
کیا سچ مچ آن کر چلے ہو۔ چودہ برسوں تک آنے کی؟
کیا سچ مچ راجہ نے تم کو۔ دی ہے آ گیا بن جانے کی؟
اتنا کہہ کر ایک دم مون ہو گئیں مات
ہاتھ جوڑ کر رام نے اتنی کہی یہ بات
میا۔ میا کیا بتلاؤں اب تو بچار آپ ہی ہے
مجھ کو تو جیسا راج تلک۔ بن جانا بھی ویسا ہی ہے
مجھ سے بھی زیادہ سیوا کو ہے بھرت تمہارے پاس یہاں
غم کیا ہے بن جاتا ہے ایک رہتا ہے دوسرا داس یہاں
ٹھیک ہے یہ پر ایک بھی وہ کیوں بن کو جائے؟
یہ ہی کہتی ہوئی ماں اٹھی ذرا اکلائے
تیرین بچار کے ساگر میں کچھ ابھریں پھر کچھ ڈول اٹھیں
ایک ہی بات تھی جاندار وہ ہی کوشلیا بول اٹھیں
بولیں وہ تمھیں بھیجتے ہوں۔ یدی چودہ برسوں کو بن میں
تو تم ہرگز تیار نہ ہو۔ اس انوچیت آگیا پالن میں
میں ماتا ہوں ماتا کا پد ہے بڑا پتا سے اے بیٹا
اس لیے روکتی ہوں تم کو اپنی آگیا سے اے بیٹا

اور اگر سیتا کے ساتھ ساتھ۔ ماتا کیکئی کی آگیا ہو
تو جاؤ اور اوشیہ جاؤ۔ بن تمہیں اودھ سے زیادہ ہو

یہ ہی کہتے ہوئے پھر ہوا مکھ کمل بند
بولے سرل سوبھاؤ سے تب رگھوکل کے چند

شری پتا نے تو کچھ کہا نہیں۔ ان کی تو فقط پڑ گیا ہے
اس بن جانے میں کیکئی ماتا ہی کی تو آگیا ہے
"ایسا ہے تو مجبور ہوں میں" یہ بولیں کوشلیا ماتا
کیا بڑی اور منجھلی چھوٹی۔ ہیں سب سمان ماتا ماتا
اچھا جاؤ اے میرے لال۔ اب بن ہی تمہیں ایودھیا ہو
آشیرباد ہے ماتا کا۔ دن پر دن دونا تیج ہو
تکلیفوں کو جو سہتے ہیں آرام بھی وہی پاتے ہیں
سکھ دکھ کو جو سمان سمجھیں بس یوگی وہی کہلاتے ہیں

دھرم وان جو لوگ ہیں منتر ہے ان کا ایک
تن جائے تو جائے پر جائے نہ اپنی ٹیک

بیٹا شریر تو نشور ہے۔ نشور کا موہ چھوڑ دینا
آتما سد لو ہے اپنا سنگی۔ اس سے ہی نہ چھوڑ دینا
استھر جو تتّو پر ہیں۔ وہ نربھے پد پر جاتے ہیں
مایا ان کو ہی دیا پتی ہے جو مایا میں لپٹاتے ہیں

اسی طرح اپدیش یہ دے کر بارمبار
کہنے ماتا لگی۔ سنو میرے سکمار

برسات کے دریا کا پانی کب ٹھیرے ہے ٹھیرائے ہوئے
سیتا بھی بن جانے کے لیے بیٹھی ہے آس لگائے ہوئے
وہ اردھانگنی تمہاری ہے اس لیے اسے بھی ساتھ میں لو
میں تمہیں آگیا دیتی ہوں اس کا بھی ہاتھ ہاتھ میں لو

گانا

اب چھوڑ کے روتی مجھے تم بن کو سدھارے ۔ ہے راج دُلارے
پرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے ۔ ہے پران پیارے
رو کا بہتیرا ہر دے ۔ اب نہیں روکا جائے
بچھڑا بچھڑے تو بھلا کیوں نہ گائے ڈکرائے
چودہ برس گنوں گی اب اکاش کے تارے ہے میرے ستارے
پرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے ہے پران پیارے
کشتری کا دھرم تھا وہ ۔ جو کہہ دیا "جائیے"
یہ ماتا کا سینہ ہے ۔ رہا ہے جو امنڈائے
ہو تو یہ ہو وے نہیں کچھ سوچے ۔ بچارے ۔ ہے لال ہمارے
پرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے ۔ ہے پران پیارے
اتنا کہہ بیہل ہوئیں دی بھر بہت اسیس
تبھی نوایا بر بدھو نے ۔ ماں کو شیش

اب سنیئے اس مندر میں جب یہ شُشتا چار ہو رہا تھا
اس سمے سمترا جی کے یہاں کچھ اور وچار ہو رہا تھا
جس پرکار شری سیتا جی نے کوشلیا سے احوال کہا
تیوں ہی اس طرف سمترا سے لکشمن نے سارا حال کہا
کہا آگیا دیجیئے ۔ تو ہم کریں اُپائے
دیکھا جاتا ہے نہیں رگھو کل میں انیائے
وہ کون مانگنے والی ہے جو مانگ رہی ہے راج تلک
حقدار جو ہے اس گدی کا ہوگا اس کو ہی آج تلک
یہ تو ادھکار کا جھگڑا ہے ۔ چپ رہنے میں سنتوش نہیں
بن جانے کی بھی خوب رہی کیوں جائیں جب کچھ دوش نہیں
ماتا بولی لوک مت تو ہوگا انکول
لیکن چلنا پڑے گا راجہ کے پرتیکول
پرتیکول پر ٹکیا سے سُتوں رہے پتا کا چلنا ٹھیک نہیں
اس لیے مون رہنا اچھا ۔ یہ بات نکلنا ٹھیک نہیں

یہ ہی اتنا دوششں نہیں ہوتا۔ تو گھور آندولن ہوتا
یا بن میں اور دھ پوری ہوتی۔ یا اودھ پوری میں بن ہوتا

اس سے اب یہ اُچت ہے۔ گورنشش سناؤ
رگھونندن کے ساتھ میں تم بھی بن کو جاؤ

وہ وہاں اکیلے جاتے ہیں۔ یہ دیکھ نہ سکتی ہیں آنکھیں
اس لیے ساتھ میں بھیجنے کو اب تمھیں ترستی ہیں آنکھیں
تم میرے لائق بیٹے ہو۔ تو مانو میرے بچنوں کو
سیوا کے لیے ساتھ ان کے تیار ہو چودہ برسوں کو

کہے سمترا مات نے اس پرکار جب بین
بھرے پریم اشروں سے لکھن لال کے نین

دیکھو ایک وہ ہے جو اپنے بیٹے کو راج دلاتی ہے
اور سوتیلے لڑکے کے لیے لڑکے بن باس کراتی ہے
اور ایک یہ بھی تو ماتا ہے۔ اس ماتا کی بھی چھاتی ہے
جو سوتیلے کی سیوا میں اپنے کو بھینٹ چڑھاتی ہے

یہی بھاؤ بھتے ہوگئے جن میں لکھن انینہ
بولے بانی سے کھا جے جننی تم دھنیہ

تم دیوی ہو۔ تم ودوشی ہو۔ تم دیرکشتریانی ہو ماں
تم نہیں مانوی ہو کوئی۔ تم ساکشات بانی ہو ماں
تم نے ماں تم نے سمے دیکھ۔ میرے ہی من کی بات کہی
جو میں کہلانے آیا تھا۔ وہ سویم تمھیں نے بات کہی
یہاں تو اتکٹ اتکنٹھا ہے۔ بڑی رگھو رانی کی باتیں
بھائی کی سیوا کرنے کو۔ تیتر ہیں بھائی کی باتیں
اچھا اب دیر نہیں اچھی۔ جلدی سے بدا کرو ماتا
بالک کو ایک بار دیکھو۔ اور سر پر ہاتھ دھرو ماتا

ماتا بھی بوجھل ہوئی ۔ بولی جاؤ لال
ماں کا آشیرباد ہے ہووے نہ بانکا بال

کچھ بال بھی بانکا ہوئے تو ۔ ہووے بھائی کی سیوا میں
بدی یہ انوں کا بھی ہو بیان ۔ تو رگھو رائی کی سیوا میں
دیکھنا جو میرے لال ہو تم ۔ تو دھرم پہ سدا اڑے رہنا
اپنے کرتویہ کی منزل میں ۔ آگیا کے ساتھ کھڑے رہنا
یدی ذرا بھی پیچھے ہٹے لال ۔ تو کشتری دھرم مٹا دوگے
کرتویہ کے پنتھ سے ڈگے اگر ۔ تو ماں کا دودھ لجا دوگے
جاؤ پرسنہ رکھو اُن کو ۔ جو مدمنگل کے داتا ہیں
بیٹا ! اب وہ ہی تمہارے پتا اور وہ ہی تمہاری ماتا ہیں

یہ کہہ آشیرباد دے شر پر پھیرا ہاتھ
ہو پرسن لکشمن تبھی چلے نوا کر ماتھ

کچھ سمے وہاں ٹھہرے لکشمن دیکھی لاج بھری اُرملا جہاں
پائیوں کہیے گھن گھوروں میں بھاشر وچندرما کھلا جہاں
سینکوں کی سکھ چٹائی پر ۔ وہ گرہ لکشمی بیٹھی پڑی ہوئی
جب سوامی کو آتے دیکھا ۔ گمبھیر بھاؤ سے کھڑی ہوئی

پہلے اوپر کو گئے پھر نیچے کو نین
دیکھ دشا یہ پریا کی بولے لکشمن بین

اُرملا ۔ اُرملا بدا کرو ہے دن آبھاہ دکھانے کا
ماں نے بھی آگیا دیدی ہے ۔ کرچکا میں پرن بن جانے کا
اس سمے نہ زیادہ دیر تلک ۔ اس مندر میں ٹھہرونگا میں
کیا بھی بھائی کی سیوا میں جاجیون سپھل کرونگا میں

کمپت ہونے کو ہوا وہ سکمار شریر
کنتو اہا اُس ستی نے تجا نہ اپنا دھیر

اندر ہی اندر آگ لگی۔ ظاہر دھوئیں کا پتہ نہیں
بجھ گئی وہ اندر ہی اندر باہر کو آئی ہوا نہیں
وہ روئی پر ایسی روئی۔ جس کو نہ کسی نے سجل دیکھا
لکشمن تو گیا۔ کوئیوں کی بجی۔ کلمینا نے نہیں بکل دیکھا

بولی وہ ہونا وہی جیسا ہو ہو تو یہ
لیکن یہ ہی سمے ہے۔ پالن ہو کر تو یہ

ہے پرمیشور۔ پرستھان کرو شری۔ رگھو رائی کی سیوا میں
بھائی کا جیون سارتھک ہے۔ بھائی بھائی کی سیوا میں
جو دھرم ہے میرے سوامی کا۔ ہر وقت اُسی پہ تتپر میں
بھگوان جانتا ہے میرا۔ کرتویہ ہوئی یہ سنکر میں
میں بھی کہتی ہوں یہ ہی دن ہے اب آلسیہ دکھلانے کا
ہے پران ناتھ! یہ ہی سمے رگھوکل میں یش کمانے کا
میں خوش ہوں جب یہ دیکھتی ہوں۔ پوشاک سفر کی پہنے ہو
جب بن جانے کو ہو تیار تو یہاں کس لیے ٹھہرے ہو؟

لکشمن نے جب یوں سنے اردھانگنی کے بین
رُوم رُوم ہرشت ہوا سجل ہو گئے نین

تم کہتی ہو کرت کرتیہ ہوں میں! میں کہتا ہوں دھنیہ ہو تم
اُرملا نہ تم بھی مانوی ہو۔ بس کوئی دیو کنیا ہو تم
ماتا ہو جہاں ممتا ایسی اور بدھوار ملا ایسی ہو جہاں
اُس گھر کی ایمان کیا کہیے بس ساکشات ہے سورگ وہاں
جانے کو تو تیار ہوں میں۔ ناحق نہیں دیر لگاتا ہوں
تم کہتی ہو "کیوں ٹھہرے ہو"؟ اس کارن بتلاتا ہوں
پہلی میری چودہ برسوں کی بچھڑن۔ تم کو کھل سکتی ہو
تو ملیں یہ کہنے آیا ہوں۔ تم ساتھ میرے چل سکتی ہو

اُرملا نے کہا

کس کے؟ اُس کے ساتھ جو سیوا کرنے جائے
سیوک کا کب دھرم ہے پتنی کو نبھانے
یدی مجھے ساتھ میں لوگے تو۔ کہ تو تپیہ میں بادھا آئے گی
ہو گیا جو میرا موہ پربل۔ تو وہ سیوا چھٹ جائے گی
اس لیے نہیں جاؤنگی میں جی لوں گی چودہ برسوں تک
وہ چتر جو آپ کا رکھا ہے پوجوں گی چودہ برسوں تک
پرانیش چھوڑ کر دھیان میرا نشچنت آپ پرستھان کریں
وہ جگجننی وہ جگ جننی۔ وہ جگدمبا کلیان کریں
میں سنتی ہوں تو میرے ست سے کچھ آنچ نہ تم پر آوے گی
یہ مورت یہ میری اشٹ مورت سانند لوٹ کر آوے گی
وہ سمے کشل سے آئیگا جب پیاسی ابلوکیں گی آنکھیں
اور اسی راج سنگھاسن پر سیا رام کو نرکھیں گی آنکھیں
وہ ہی دن پرم دھنیہ ہوگا۔ جب کمال یہ ہوگا محلوں میں
تم ہوگے رام کے قدموں میں اور میں سیتا کے چرنوں میں

گانا

بس جاؤ سدا سدا۔ میرے سوامی دھیان میں (۳)
بھائی کو اور بھابی کو رکھنا سمنوں میں (۲)
ہے آج تو منہ بند۔ مگر چودہ برس بعد (۳)
ڈنکا بجے گا دھرم کا۔ چودہ بھونوں میں (۳)
رگھو رائی پہ آئے جو مصیبت کوئی بن میں
ننکو نا رگھو بنس کا دھبہ گگنوں میں (۳)

بڑھتا ہے سدا ان کا ہی سنسار میں پرتاپ
چلتے ہیں جو بیٹے سے بڑوں کے بچنوں میں (۳)
سیوک بنے تو دھارنا رکھنا یہ رادھے شیام
آنند ہے بس رام سیا کے چرنوں میں (۲)

بدا ہوئے یوں اُرملا سے لکشمن سانند
کوشلیا جی کے چلے ۔ کہہ جے رگھوکل چند

جب پہنچے وہاں تو یہ دیکھا خوش رام اور سیا ہو رہے ہیں
ماں اُن کو بدا کر رہی ہے ۔ یہ ماں سے بدا ہو رہے ہیں
لکشمن کچھ جھجکے یہ سوچا ۔ آگے بڑھ جاؤں کیسے میں؟
"مجھ کو بھی ساتھ لے چلو" یہ آواز لگاؤں کیسے میں؟
کیا جانیں شری رگھوکل بھوشن بنتی سویکار کریں نہ کریں
اپنے چھوٹے پر سیوک پر اپنا اُپکار کریں نہ کریں
یہ سوچ کے لجّا کے کارن ۔ بس وہیں ٹھٹک کر رہے لکھن
تھمبے کے سہارے کھڑے کھڑے ویاکل ہو رونے لگے لکھن

سُنی غریب نواز نے رونے کی آواز
بلک بلک کر لکھن کے رونے کی آواز
بڑھ آئے آگے تبھی ۔ دینا ناتھ دیال
بولے ہیں! ہیں؟ لکشمن کیوں ہے ایسا حال!

تم میری بھجا دوسری ہو ۔ تم میرے پران دوسرے ہو
تم میرے دفنلش دوسرے ہو ۔ تم میرے بان دوسرے ہو
کہنے کو تو ہم تم دو ہیں ۔ واستو میں بلنش ایک ہی ہے
ہے تتو ایک ہے رکت ایک جل ایک ہے انش ایک ہی ہے

جیسے لاٹھی ہاتھ سے چھوٹ بھوم پر جائے
تیوں ہی پربھو کے لکھن نے گہے چرن اکلائے

بولے جب ایسے بھاؤ ہیں تو کیوں پریت کو توڑے جاتے ہو؟
میں تو چرنوں کا سیوک ہوں مجھ کو کیوں چھوڑے جاتے ہو؟
یہاں زیادہ باتیں یاد نہیں دو ٹوک بچن ہے لکشمن کا
یا تو بن گمن ہے لکشمن کا ۔ یا پران گمن ہے لکشمن کا

پربھو بولے دھیرج دھر و اتنے مت اکلاؤ
ذرا سمجھ کی اور بھی دیکھو دھیان لگاؤ

میں سیاسہت بن جاتا ہوں ۔ ننہال میں بھرت شترگھن ہیں
اس جگہ پتا اور ماتائیں شوکاتر ہیں ۔ ملین من ہیں
اسلئے رہو تم یہیں لکھن ۔ ان سب کا دھیرج دھرنے کو
سیوک چاہیئے یہاں بھی تو وردھوں کی سیوا کرنے کو

لکشمن نے کہا

کس کی سیوا؟ تم بنا کوئی نہ میرا اور
ہوں جہاز کا کاگ میں جیسے نہ دوجی ٹھور

مجھ کو ہے کسی سے کیا مطلب میں تو سیوک سرکار کا ہوں
اردلی حضوری یا خواص جو کچھ ہو لا اس دربار کا ہوں
بھائی سوامی یا پتا سکھا ۔ میرے تو اودھ بہاری ہیں
بھائی سوامی اور ماتا ۔ جو کچھ ہیں جنک دلاری ہیں
سیوا سے بنت رہیں تو پھر کس کام کی بھجا لوٹ جائیں
اسلئے چرن چھوٹیں گے نہیں چاہے یہ پران چھوٹ جائیں
بھائی یہ خون ہے بھائی کا رک سکتا اس کا جوش نہیں
یہ زباں ہے اس بلبل کیطرح جو رہ سکتی خاموش نہیں

گانا

اے میرے بڑے بھائی ہمراہ میں چلوں گا
سیوک ہوں میں تمہارا سیوا سدا کروں گا
کیسے نہ لے چلوگے ؟ اس وقت جا سکوگے
دامن تمہارا جب میں ہاتھوں سے چھوڑ دوں گا
یہ ہاتھ ہاتھ میں لو ۔ یا کھڑگ ہاتھ میں لو
یا خاکسار ہوں گا ۔ یا خاک ہو رہوں گا
پربھو دھرم کے پتا ہیں ماں دھرم کی سیا ہیں
چرنوں ہی میں جیا ہوں چرنوں ہی میں مروں گا

بھائی نے جب اس طرح کیا بہت اصرار
بھائی کی باہیں گلے میں ڈال کر انہیں ایکبار
پیش کر دیا رام نے پھر بھی وہ یہ ستاؤ
سمجھا تے جو کہا تھا اپنے من کا بھاؤ

جس آ گیا پر تیار ہوں میں اس سے کیسے ٹل سکتا ہوں
"کیکئی مات کا حکم نہیں" میں کیسے لے چل سکتا ہوں
اب تم بھی ساتھ چلو گے تو۔ وہ بات نشٹ ہو جائیگی
"بن نہیں ہوا خوری ہے یہ" یوں کہہ کے ماں جھنجلائیگی

جھنجھلانے کی ہے بھلا کونسی اس میں بات
آئی یہ کہتی ہوئی وہاں سمترا مات

مانو اس مکھ رولی بن میں سنگھنی سدرشن بانی گرجی
درمیان میں ان دو ویروں کے وہ ویر شتر بانی گرجی
بولی آ گیا یہ بات ہے تو اس طرح توڑ دو بندھن کو
میں تم کو آگیا دیتی ہوں۔ لیجاؤ ساتھ لکشمن کو

ماتا نے جب یہ کہا تب آنند سے رگھوناتھ
دوڑ لکشمن نے تبھی گہا رام کا ہاتھ

کوشلیا کہنے لگیں اسی سمے اکلائے
بہن سمترا کر رہی ہو تم یہ کیا انیائے

اس ننھے کو رہنے دو یہیں۔ من میرا بچلت ہوتا ہے
اس کا چودہ برسوں کے لیے بن جانا انچت ہوتا ہے
آنکھوں کے آگے ہی رکھو اس بوڑھی آنکھوں کے سکھ کو
وارن دکھ میں چودہ برسوں ترسیں گے اسکے ہی مکھ کو

کہا سمترا نے تبھی۔ جی جی دھار دو دھیر
واپس آ سکتا نہیں چھوٹ چکا جب تیر

کیکئی کی آگیا ہیں گمبھیر۔ اور سیا تمہارے بچن میں ہے
تو لکشمن۔ یہ میرا لکشمن۔ میری آگیا پالن میں ہے
بس اب ان باتوں کا جھگڑا۔ میرا یہ بچن مٹائے گا
وہ اسے ساتھ لیجائے گا۔ یہ ساتھ میں اس کے جائے گا

اب کوشلیا نے کیا یدی یہ ہی منظور
تو آگے میں کیا کہوں ہوں میں بھی مجبور

دیکھنا رام! اس لاڈلے کو۔ تو بن کو لیے تو جاتا ہے
ارملا۔ سمترا کے دھن کو۔ جیون کو لیے تو جاتا ہے
پر یاد رہے اس جنگل میں یہ پھول نہ کمھلانے پائے
جیسا جاتا ہے ہرا بھرا۔ ویسے ہی کھلا کھلا آئے

یہ چھوٹا اور تو بڑا۔ یہ سیوک تو ناتھ
اس کا تیرے ہاتھ میں دیتی ہوں میں ہاتھ

گائن

سدھارو اے مری آنکھوں کے تارے کھلونے چاند سورج ہوں تمہارے
مصیبت ایک کسوٹی ہے نرون کی۔ اسی پر جانچ ہے کھوٹے کھروں کی
وہی کرنا جو ہے کرتویہ اپنا۔ نہ کرنا نشٹ تم ہرگز تو یہ اپنا
پتا کے نام کو بٹہ نہ آئے۔ ہمارے دودھ کو لجا نہ آئے
اگر ہو یوگیوں میں نام کرنا۔ تو اپنا کام سب نشکام کرنا
اسے چنتا نہ تن اور پران کی ہے۔ کہ جس نے آتما بلوان کی ہے
ہیں دھرم اور ستیہ۔ یہ دو۔ نیتر میرے۔ سدا یہ یاد رکھنا منتر میرے
وہ دن میں جب بھون کی یاد آئے۔ تبھی میرے بچن کی یاد آئے
کہے دیتی ہوں اب میں پھر کہا ہے۔ دلاتی ہوں تمھیں پھر یاد پیارے
سمترا کی نہ ممتا بھول جانا۔ لکشمن کو یوں ہی واپس لے کے آنا
بہو کو تم یہ تم سونپے بہو پہ۔ تمھیں تینوں کو سونپا اس پر بھو پہ

اب سب چلکر آ گئے جگہ جہاں کہ تیر
پڑے ہوئے تھے جب بگ رگھوکل راؤ ادھیر
جب یہ دیکھا ایک کی جگہ جا رہے تین
ہوئے اور بھی نراشت تب شوک بندھ میں لین

اٹھنا چاہا اٹھ سکے نہیں۔ دکھ گئیں پسلیاں گر گر کے آنکھوں سے پران نہیں نکلے۔ رہ گئیں پتلیاں پھیر پھیر کے بولے تھا حکم ایک ہی کو۔ دو اور سدھارے جاتے ہیں کیوں نہیں پران جاتے ہیں آج جب پران پیارے جاتے ہیں جانکی جان کی پیاری ہے۔ لکشمن لکشمن منتری سے بڑھ کر جب یہ بھی بن کو جاتے ہیں تو پران رہو گے تم کس پر پرانو تم ان کے ساتھ چلو۔ ان کے سمبندھی ہو جاؤ آنکھوں۔ یہ درشیہ دیکھنے کے پہلے تم اندھی ہو جاؤ

یہ ہی کہتے ہوئے بھر گئی مورچھا آئے
تبھی دوڑ کر رام نے چرن گہے اکلائے
پھر دونوں آنکھیں کھلیں ملا ذرا بشرام
دیکھا اپنے سامنے اپنا پیارا رام

بیٹے اور باپ میں باتیں ہوں۔ یہ نہیں کیکئی چاہتی تھی لیکن اس سے وہ پرتش تھی۔ کہہ سکتی نہیں کراہتی تھی کارن یہ تھا۔ اب محلوں میں ایک خاصی بھیڑ اسیتھت تھی گرو بشنشٹ تھے۔ کچھ منتری تھے اور دنج منڈلی سوشوبھت تھی کیکئی نے سوچا کچھ بھی ہو چل سکے۔ نہ اب تدبیر کوئی بردان کا سانپ تو نکل گیا۔ اب پیٹا کرو لکیر کوئی پھر بھی یہ دشا نہیں اچھی ہو رہی دیر بن جانے کو یہ سوچ کے جلدی گئی آپ بل کل وستروں کے لانے کو

ادھر سہارے سے اُٹھے وہ رگھو کل کے رائے
رگھونزدن کو گود میں اپنی لیا بٹھائے
بار بار چمبن کیا۔ بار بار کیا پیار!
بار بار اس روپ پہ ہوئے راؤ بلہار
بولے مجھ سا نہ کٹھور باپ۔ دنیا میں اور کوئی ہوگا
اور بیٹا تم جیسا بیٹا۔ نہیں دوجی ٹھور کوئی ہوگا
تم گھر کا نیہہ چھوڑتے ہو۔ میں اپنا نیہہ چھوڑ دوں گا
تم ادھر ایودھیا چھوڑو گے۔ میں ادھر یہ دیہہ چھوڑ دونگا
یہ کہہ پھر رگھو دیہ کو ہردے لیا لپٹائے
بولے سرل سوبھاؤ سے اسی سمے رگھورائے
ہے پتا۔ کشٹ سہا نوسار۔ جو ہوئے سہن کرنا چاہئیے
یہ منتر آپ ہی کا تو ہے سنکٹ میں دھیر دھرنا چاہئیے
جب آپ بکل ہونگے ایسے تو ہم سب گھبرا جائیں گے
آشیرباد دیجئے ہمیں۔ ہم کشل ایودھیا آئیں گے
اتنا کہہ کر رام نے چرن چھوئے سر نوائے
اسی سمے بل کل لیے کیکئی آئے
وہ راج مکٹ وہ راج لبس وہ راجسی رتن اترنے لگے
کو بیں۔ کھڑاؤں۔ مرگ چھالا۔ اور بل کل وستر سنبھلنے لگے
چھپ گیا دواگر۔ کرنا رس چھایا اس سمے گھٹا بنکر
بکھرے جب دونوں کندھوں پر گھنگرالے بال جٹا بنکر
جس سمے جوگیا ساڑی کو سیتا نے اٹھایا ہاتھوں میں
پرتھوی کانپی۔ دیوار ہلیں۔ مینا چلائیں پنجروں میں
لالما وہ سانجھ کال کی تھی۔ اس سروجنی سکماری پر
کوشش کی پر باندھی نہ گئی وہ ساڑی راج دلاری پر

یوں ہنو منکیت سے لگے بتانے رام
تب ہی شوک مئے ہو گئے نر اور نار تمام
سہن نہیں جب ہو سکی تیروں کی بوچھاڑ
اُٹھے سنگھ کی طرح تب گرو بشٹھ دھاڑ

کیکئی! کیکئی!! خبردار کیوں چھوڑ رہی تو سانگا ہے
تو نے بن رام کو مانگا ہے۔ یا سیتا کو بھی مانگا ہے؟
سیتا پر کیا ادھیکار ترا جو بل کل تو بہناتی ہے؟
ہم جتنا دبتے جاتے ہیں تو اتنی بڑھتی جاتی ہے
ہے سیا۔ تمھارا پہلے تو بن ہی کا جانا انچت ہے
جاتی بھی ہو۔ پتھ پر رو کو تو تپسن کا بانا انوچت ہے
ادھیکار ہے تم کو اے بیٹا۔ کنڈلوں کنگنوں سے جاؤ
تم انھیں راجسی وستروں سے اور انھیں بھوشنوں سے جاؤ

سنا لکھن۔ بھایا نہیں سیا کو یہ پرستاؤ
لکھن لال سے کہہ دیا اپنے من کا بھاؤ
لکشمن بولے آپ کا ٹھیک ہے گرو وچار
لیکن ماتا کے لیے ہے یہ اسویکار

وہ یہ کہتی ہیں جب سوامی۔ تپسی کے بھیس میں جاتا ہے
تو داسی کا رانی کیطرح جانا کیا شوبھا پاتا ہے
چندرما کے ساتھ راتری ہے اور سورج کے ساتھ سدا دن ہے
یدی سوامی جوگی ہوتا ہے۔ تو داسی پہلے جوگن ہے
کیسے جوگن ہے؟ نہیں کرتے ہم سوئکار
کہا گرو نے اس سمے۔ پھر یہ ہی للکار

بن میں جا کر کے چاہے تم کیسا ہی بھیس بنا لینا
جوگن بننا تپسن بننا۔ یا انگ بھبوت رما لینا

لیکن ہم بوڑھوں کے آ گئے۔ رانی ہی بنی رہو بیٹا
"میں اُن سے پہلے جوگن ہوں" ایسے مت بچن کہو بیٹا
جوگن کے بھیس میں یہاں تھیں یہ آنکھیں دیکھ جو پائیں گی
پھر نہیں کھلیں گی ۔ کھلیں اگر تو کھلی ہوئی رہ جائیں گی
اس لیے راج رانی ! تم سے ہم یہ سامان مانگتے ہیں
رانی ہی بنی ہوئی جاؤ ۔ بس اتنا دان مانگتے ہیں

اب سیتا مجبور تھیں ہوئی اکیلے مون
راج گرو کی آ گیا ٹال سکے ہے کون
تب پھر کہا بشسٹ نے لکشمن آگے آؤ
تم کو بھی ہے آگیا بل کل سے مت جاؤ

تم جاتے ہو سیوک کی طرح بن میں سیوا کرنے کے لیے
اس لیے ساتھ لو دھنش بان اُن کی رکشا کرنے کے لیے
سامان شکاری کا سا ہو اور بھیس ویر چھتری کا ہو
دھارنا ہو سیوا دھرم کی ۔ اور برت تپسیا جتی کا ہو

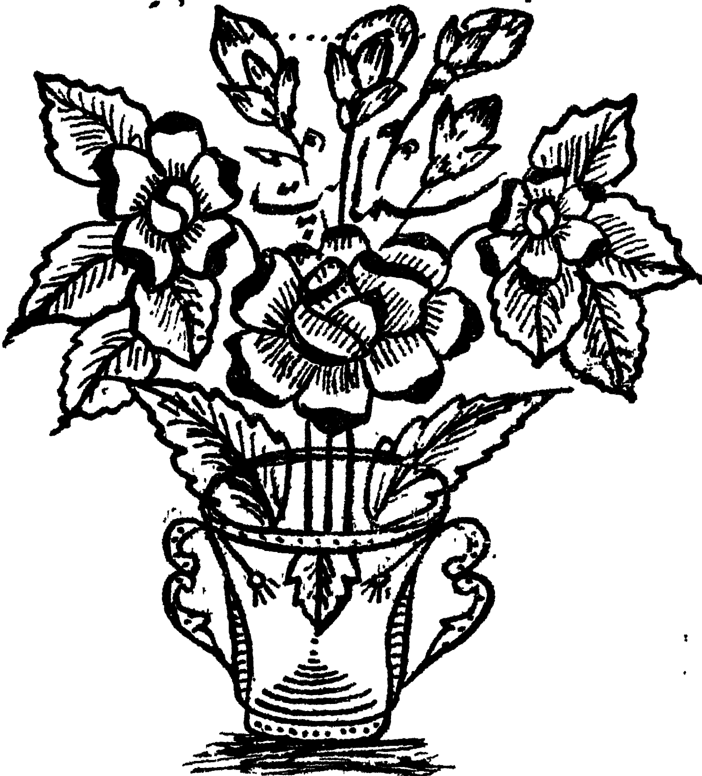
کچھ کہنے کو تھے لکشمن ۔ لب تو ہو گئے بند
کہا گرو نے ماننا ہو گا ہے سوگند
وہی ہوا اگر دیو کو جو کچھ تھا سویکار
اسی طرح تینوں جنے بن کو ہوئے تیار

"کلیان ہو" یہی پنیت شبد شری بشسٹ جی اچار اٹھے
"جیتے رہو" ایسا آشیرباد ۔ ویدوں کے پرند پکار اٹھے
"ہو چیر جیوی" یہ کہنے کو ماتاؤں کا من مچل اٹھا
بس "جیو" یہ لاڑ بھرا فقرہ ، دشرتھ کے منھ سے نکل اٹھا

ایک ہی سُر میں اس طرح بول اٹھے سب ساز
تب دشرتھ کے کان میں آئی یہ آواز

گانا

وداع ماتا. پتا تم سے ہوئے ہم چودہ برسوں کو
ایودھیا واسیو. اب رام چلے ہم چودہ برسوں کو
بپتی ایک سیڑھی ہے سکھوں روپی اٹاری کی
ہتیا بڑ بھاگی جو اس پہ چڑھ گئے ہم چودہ برسوں کو
کہاں ہیں؟ اپنے ماں باپوں سے جو پرتیکول چلتے ہیں
وہ دیکھیں ہم کو بن باسی بنے ہم چودہ برسوں کو
بنوں کا دکھ نہیں ہم کو. ہمیں دکھ ہے تو بس یہ ہے
پتا ماتا کی سیوا سے چھٹے ہم چودہ برسوں کو
نہیں کچھ شوک کا کارن ہے ہے آنند رادھے شیام
کہ اپنے بن کے بھگتوں میں رہے ہم چودہ برسوں کو



نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھکر لوگوں نے ہوبہو اسی رنگ اور ڈھنگ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں۔ نقالوں کی کئی سالوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتاب ۱؍ میں بک سیلر کو دیجاتی ہے۔ جسے بک سیلر ۲ آنہ ۳ آنہ یا ۴ آنہ میں بیچکر فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب اس نقلی اور ناقص چیز کو گھر پہنچ کر دیکھتا اور پڑھتا ہے تو پچھتاتا اور افسوس کرتا ہے۔ خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر اصلی کتاب پر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وششٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا ہوا دیکھیں، انھیں قطعی نقلی سمجھ لیں۔ وہ ہمارے یہاں کی اصلی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت رادھے شیام جی کے نیچے دیئے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں۔ ان دستخطوں کو پہچان لیجیے۔

نیاز کیش۔

مینجر رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا

ایودھیا کانڈ



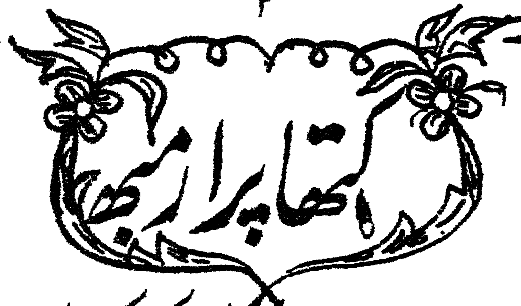
رچیتا

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ ہری کتھا وشارد
پنڈت رادھے شیام کوی رتن

آٹھویں بار ۱۰۰۰ جلد   سنہ ۱۹۶۵ء   قیمت فی جلد ۳۲ پیسے
پنڈت رام نرائن پاٹھک کے اہتمام سے
شری رادھے شیام پریس بریلی میں چھپکر شائع ہوا

پرارتھنا

نرمل کے پران پکار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
شواسوں کے سور جھنکار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
آکاش ہمارے ساگر میں
پرتھوی پاتال چراچر میں
یہ مدھر بول گنجار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
جب دیا درشٹی ہو جاتی ہے
جلتی کھیتی ہریاتی ہے
اس آس پہ جن اچار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سکھ دکھوں کی چنتا ہے نہیں
بھے ہے وشواش نہ جائے کہیں
ٹوٹے نہ لگا یہ تار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
تم ہو کرونا کے دھام سدا
سیوک ہے رادھے شیام سدا
بس اتنا سدا وچار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے



دودھ ودھان سے ہو چکا جبکہ مرتک سنسکار
تب وششٹھ جی نے کیا ایک روز دربار
کہا بھرت سے "پتر لو سنگھاسن اور تاج
کرو اودھ کا آج سے۔ بنم پوروک راج"
سنتے ہی پرستاؤ یہ ہوئے بھرت بے چین
درڑھ کر کے سنکلپ کو بولے ایسے بین
"راج نہیں دیجیے گرو مجھ کو یہ وردان
ستیہ دھرم پہ درڑھ رہوں ہے ہرے بلوان
میں بڑا نہ بننا چاہتا ہوں رہنے دو چھوٹا ہی مجھکو
شاسن کا انوشاسن مت دو۔ کرنے دو سیوا ہی مجھکو
سوامی اس کا بننا اچھا جو سوامی پد کے سمو چت ہے
سیوک کا سوامی بننا تو انوچت ہی نہیں کلنکت ہے"
سنے جس سمے بین یہ بلک اٹھے سب لوگ
"بھرت تمہاری دھارنا ہے سراہنے یوگ"
گرو وششٹھ نے پھر کہا "یہ سب کچھ ہے ٹھیک
پر اب جو نشچت ہوا وہ ہی سیدھی لیک
ماتا کی تم کو آگیا ہے تم شاسن کرو ایودھیا کا
یدی اسے تیاگ دو گے تم تو اُلنگھن ہوگا آگیا کا
ماں کی آگیا کا اُلنگھن یدی کوئی پاپ کہاتا ہے
تو بھرت یاد رکھو یہ تم وہ پاپ تمھیں لگ جاتا ہے"

گرو وششٹھ کے شبد یہ تھے جتنے پُر زور
اتنے ہی نربل ہوئے پہنچ بھرت کی اور
کہا بھرت نے "دیو! اگیا ہو تو کہوں وچار
پتر دھرم جو آپ نے کہا مجھے سو بار
پر میں ماتا کی آگیا کا اُلنگھن کرتا ہی کب ہوں؟
اُس کا رب کا جس میں پاپ لگے انو مودن کرتا ہی کب ہوں؟
میں تو یہ کہتا ہوں بھگون سموچت چار کرتا ہوں میں
اک بھول ہوئی ہے مانا ہے۔ اُس کا سدھار کرتا ہوں میں
ٹھیک اُسی چھن ہوئی ایک دھمی سی جھنکار
کھلا زنانے محل کا شیشے والا دوار
دیکھا کالے وستر میں کھڑی کیکئی مات
دھیرے دھیرے کہہ رہی ہے یوں من کی بات
"میں سہمت ہوں میں راضی ہوں میں کہتی ہوں اُٹھو بیٹا
مجھ کلنکنی کے ماتھے کا سارا کلنک دھو بیٹا
لوٹا کر بن سے رکھو ذرا اُن کا حق اُن کو دو بیٹا
ماں کہہ کر مجھ سے چھاتی سے لگ کر میری رو دو بیٹا
اندھکار میں ایک دم دن کا ہوا پرکاش
چھن میں نرمل جس طرح ہو جاتا آکاش
کھینچا بانی نے جبھی پو ترتا کا چتر
پر کرتی پکاری بدلتا ایسے مہنخ چرتر
سب راج سبھا سد پُر واسی یہ ورشیہ دیکھ پلکائے گئے
تن باس کی گرمی سے سوکھے اس برشا سے ہریائے گئے
اس اور بھرت نے نیچی ہی نظروں میں مکھ سے "رام" کہا
ما لو آنکھوں ہی آنکھوں میں ماتا کے لیے پرنام کہا

اسی رات کو نگر میں ویاپ گئی یہ بات
رگھوور کو لوٹانے۔ بھرت جائیں بن رات

گھر گھر میں اس چرچا کے ساتھ جیون اور مرن سمسیا تھی
کارن ہوں ساتھ بھرت جی کے یہ نرناریوں میں اچھا تھی
جب ہوئی اوستھا ایسی تو سندیس بھرت کا پہنچا یہ
جس کی اچھا ہو ساتھ چلے ہے سب لوگوں کو آگیا یہ
اس ادار آگیا کو سنکر رعیت میں ہرش آیا رہوا
اس مہا تیرتھ کی یاترا کو یاتریوں کا دل تیار ہوا
کچھ گنے چنے بوڑھے رانک رکشک کو چھوڑا ایودھیا میں
گرو۔ پرجا۔ اجن۔ پروار سہت چلدیئے بھرت اس یاترا میں
مانو ہی نہیں دیوتا تک یہ حالت دیکھ لجاتے ہیں
ہیں ساتھ پالکی رتھ بہت پر بھرت پیادے جاتے ہیں
اے دنیا کے لوگو دیکھو دھن رہتے دھن پت نردھن ہے
یہ راج بھنی کی چھب ہے یہ شاہی فقیر کا درشن ہے

بن یاترا میں چلے تھے جس پرکار رگھوویر
بیتوں ہی یہ پہلے دوس ٹھیرے لمسا تیر
پیتر لگاتے ہوئے پھر کھوجا وہی مقام
شرنگ ویرپور میں جہاں ٹھیرے تھے شری رام
گوہ نشادنے ادھر جب سنے بھرت کے ٹھاٹ
کومت جان رن کے لیے روکی اُنکی باٹ
کنتو اسی کشن بھرت کی ہوئی اُسے پہچان
کشما مانگ ساتھی بنا چھوڑ یدھ کا دھیان

جس برکش کے نیچے سوئے تھے رگھوویر وہ بھرت نے دیکھا جب
بیتوں کا اور کشاؤں کا بستر۔ اور ورشیہ وہ لوکا جب
پھر سیتا کے کچھ کنک بندو پرتھوی پر دیکھے بھالے جب

وہ تارے جو سب چھپ گئے تھے اس خاک سے ڈھونڈ نکالے جب
تب دشا ہوئی جیسی من کی۔ وہ نہیں کہتی میں آتی ہے
ہیں چنہہ تسلی کے لیکن بے چینی بڑھتی جاتی ہے
"او بن کی بھومی دھنیہ تجھ کو تو پربھو کی آشیر بد اتا ہے
ہے چھپا یا اس کی چھایا سے تیرا اک رات کا ناتا ہے
تپو کر تو یہ ویر تم ہو جو رہے ناتھ کی اگیا میں
جب ہوا اشارہ چھوڑ برکش بجھ گئے بھوم پر سیوا میں
آرام دیا اُن انگوں کو جو بن میں دکھ سے دوکھ گئے
پھر جیجی ڈیوگ ہوا ان کا دو دن نہ جیے تم سوکھ گئے
بن اور بن والو تم سب کا جیون سراہنے لائق ہے
اور بھرت۔ ابھاگا بھرت ابھاگی اور وہ نیا گنے لائق ہے"

یہ وچار تھے ہردے میں اور نین میں نیر
دیکھ دشا یہ بھرت کی بولے گرو گنبھیر

"بیٹا زیادہ گھبراؤ نہیں ورنہ سب اور دکھی ہوں گے
وہ سمے آ رہا ہے رگھوبر کو دیکھ یہ نین سکھی ہوں گے
سکھ دکھ جگت میں جیوں کو خوش کرتے اور رلاتے ہیں
آکاش پہ بادل آتے ہیں اور پھر ولین ہو جاتے ہیں"

یوں ہی گرو ادھیر کو دھیر بندھاتے جائیں
موہ راتری میں گیان کا دیپ دکھاتے جائیں
آگے چل ملاح سے سنے سب سماچار
وہیں ساتھیوں کے سہت اترے گنگا پار

جن راہوں کے جن گراموں کے تٹ ہو رگھو نندن نکلے تھے
اس جگہ کی خاک پوتر سمجھ سر جھکا بھرت جی چلتے تھے
بستی کے نر ناری کہتے "جو راج کے رہتے تیاگی ہے
ایسے راج رشی کا درشن کر یہ گرام یہ بن بڑبھاگی ہے

دکھ دائی ماتا کے گھر میں بیٹا سکھ دائی ایسا ہو
بھائی یہ سچا بھائی ہے۔ گر بھائی ہو تو ایسا ہو
بھائی کا دھرم نبھانے کو سو گیا کوئی اُتا رہے یہ
اس پیار سے بڑھ کر پیار نہیں بھائی بھائی کا پیار ہے یہ

گرام گرام میں اسطرح ہو چرچا انوراگ
درشن کر گئے بھرت کا سب سراہنے بھاگ
پہنچا دل یاتریوں کا جب پریاگ میں جائے
بھردواج نے دیا تب اگلا مارگ دکھائے

بس اسی طرح چلتے چلتے جب پہنچے والمیک جی کے
اور سنا اودے ہو رہے بھاگیہ اُس چترکوٹ کی دھرتی کے
تب بھرت باؤلوں کے سمان بولے "کیا چترکوٹ میں ہیں؟
وہ جیون داتا جے داتا سکھ داتا چترکوٹ میں ہیں؟
ہے کدھر کہاں وہ چترکوٹ جس جگہ جان کی جیون ہیں؟
ہے نردھن پرانوں کے پرانی سندر چل جہاں پران دھن ہیں
دیدار جہاں دلدار کا ہے گوشہ ہے بس بیدار وہی
گولوک وہی وبکنٹھ وہی۔ ہردوار وہی کیدار وہی

گانا

چل رے من جہاں ہیں پرانا دھار
ہے وہی دوار تیرا ہردوار تیرا کیدار
انسوؤں سے اسنان کرانا۔ پریم بھاؤ کے پھول چڑھانا
شردھا کی مالا پہنانا
بھاونا بھاونا کی سیوا سے کرنا پربھو کا شرنگار ہے وہی
شیت سوانس کی دھوپ دکھانا۔ برہا نل کا دیپ جلانا
آرت ناد کا شنکھ بجانا

رادھے شیام بھینٹ میں سروسو کر دینا ہمارا ... ہے وہی ...

وہاں لچھمن سیتا سہت کوشل کے سرتاج
چترکوٹ کی کٹی کے دوآرے رہے براج
پریم مئی نے پریم پر پرسن کیا تھا آج
اور نہ اس کا وے رہے تھے رگھوبر رگھوراج

کہنے تھے: "پریم ہے بڑی چیز سنسار کا اس پہ مول نہ ہے
لاتا ہے پر انی ساتھ اسے یہ اُس کا جنم سادھن ہے
ایشور اور پرانت مہان وستو بدی کر لی سمجھی جاتی ہے
تو نس سندیہ پریم ہی کی گنتی گننے میں آتی ہے
کچھ لوگوں کی تو رائے ہے یہ جب پریم میں کوئی کھید نہیں
تو پریم ہی اپنا ایشور رہے۔ ایشور اور پریم میں بھید نہیں
ایشور کا سوا بھاوک گن اور ایشور یہ پریم کے بھیتر ہے
تو کہہ سکتے ہیں ایشور میں ہے پریم، پریم میں ایشور ہے

پریم کے مکھیا استھان کا نام ہے آتمک پریم
دور نہیں اس جگہ سے ہے پرماتمک پریم

اس جگہ سے جب گر جاتا ہے تو پریم نیت ہو جاتا ہے
اندری اور وشیوں سے گھر کر شاریرک پریم کہاتا ہے
لیکن ہے پریم پوتر چیز اس کو یہ درجہ کھلتا ہے
وہ اپنی اسی جگہ جانے کو بار بار مچلتا ہے
پر سیدھی راہ بڑی مشکل اس لیے چلا کچھ چکر سے
رستہ ملتا ہے بھولے کو گارہستیہ پریم کے بھیتر سے
گارہستیہ پریم سے اُنت ہو جب جاتی پریم میں آتا ہے
تب صاف راستہ ملتا ہے جھٹ دیش پریم پا جاتا ہے
آگے پھر وشو پریم میں جا پرا کرتک پریم میں ڈھایا ہے

تب اپنا آتمک پریم دیہی اتنے حیکر سے پایا ہے
پر اکرتک پریم کے درجے میں حالت عجیب ہو جاتی ہے
سم درشٹی شانتی آجاتی ہے سندر سبا وستو دکھاتی ہے
اُس سمے ہردے سے نس نس سے آنند کی دھارا بہتی ہے
باقی ابھی ادیا کے سر میں گا گا کر یہ کہتی ہے

گانا

سرشٹی میں سب ہیں ایک سمان!
شیام گورے میلے یا اجلے چھوٹے بڑے نیچ یا اونچے
نردھن یا دھن وان۔ سرشٹی میں
ہاتھی ہو چاہے چینٹی ہو۔ چڑیا چنین کوئی بھی ہو
کیا جل کیا پاشان۔ سرشٹی میں"

اسی طرح ہو رہا تھا ترنے اور ست سنگ
اتنے ہی میں ہوگیا ذرا رنگ میں بھنگ
کچھ بھیلوں بن چروں نے آن کہا کر جور
"بھرت فوج لشکر لیے آتے ہیں اس اور
دیکھیے ادھر آکاش میں پربھو اوپر کو دھور چڑھ رہی ہے
وہ دھور اسی سینا کی ہے سینا وہ ادھر بڑھ رہی ہے
سنو دو سنو نہیں ہزاروں ہی ساتھی ہیں ساتھ بھرت جی کے
اچھے نہ دکھائے دیتے ہیں وچار کوشل کے ناتھ بھرت جی کے"
رام جانکی مون تھے سنکر یہ پرستاؤ
پرچھائی پہ لکھن کی زیادہ پڑا پربھاؤ
بان دھنش پہ چڑھ گیا لگی نہ کشن کی دیر
سوتے سو نے جس طرح جگ جاتا ہو شیر

رگھوبر کے چرنوں کو چھو کر بل ویر گرج اک بار اُٹھا
مانو سچ مچ شیشا وتار برتھوی میں سے پھنکار اُٹھا
"ہے بھائی سنگھر آ گیا دو. شری بھرت کو اب سمجھوں گا میں
انیائے بنیائے پر چڑھا ہے یہ کیسے ہونے دوں گا میں
ویسے ہی جگر جل رہا ہے کیکئی کی کرتوتوں سے
کیا دکھ ہے راج کے جلنے کا پوچھے کوئی رجپوتوں سے
تس پر بھی اس کو چین نہیں سینا لے لڑنے آتا ہے
اسہائے سمجھ بن میں ہم کو گھیرنے پکڑنے آتا ہے
یہ نہیں جانتا ہے کا ہے کا کچھ جیون ہے نر دھن میں بھی
بد گھر میں ایک ہی ہوتا تو ہوتا ہے ایک ہی بن میں بھی
ہے ناتھ روکتے رہے سدا پر آج روکنا نہیں مجھے
سوگند آپ کو ہے میری اس سمے ٹوکنا نہیں مجھے
یدپتر سومترا کا ہوں میں یدی رگھو کل کا کشتری ہوں میں
تو رام دہائی پرتھوی پر چھن بھر میں اُسے سلا دوں میں
ہم بھی تو ہیں آدمی اٹھ کر کریں اپائے
کب تک من مارے رہیں سہا کریں انیائے؟
کشتری ست ہو کر کریں نیچے کو کیوں ماتھ؟
ساتھ ناتھ کا اور پھر دھنش بان ہے ہاتھ
جب تک بھائی تھا بھائی تھا بھائی اب بھرت وہ نہیں ہے
جو کبھی قوت بازو تھا وہ ہی اب مار آستین ہے
اس سے کچھ بیر نہیں جھگڑا ہے اس کے بُرے وچاروں سے
زہریلے دانت توڑ دیں تو کچھ خوف نہیں پھنکاروں سے
سیوک کا تو ہے دھرم یہی بس تت پر ہونا سیوا میں
سوامی پر سنکٹ آئے تو بنو چھا ور ہونا سیوا میں
اس لئے ہاتھ میں دھنوا ہے دھنوا پہ تیر چڑھ رہا ہے

شتروؤں سنبھل جاؤ رن میں لکشمن کا کرودھ بڑھ رہا ہے
پرتھوی ہو چکا ہے کھنڈ کھنڈ بندھیا چل تل تل ہو جائے
طوفان سمندر سے اٹھ کے آکاش میں جا ہے ٹکرائے
شنکر بھی آن سمائے کریں تو شنکر ہی کی شامت ہے
رن میں اس کو سنگھاروں گا جو رگھو رائی کا بیری ہے

گانا

رٹکر بھڑکر۔ اڑکر ماروں۔ پل میں کھل بل ڈل کر ڈالوں
کشن میں رن میں مگن ہو۔ رام جو سہائی ہے رام کی دہائی ہے
دھائے پچھاڑوں گا جھاڑونگا شیش اتارونگا چھاتی بدارونگا
پھاڑوں گا کائی سی۔ کاٹونگا مولی سی۔ بیری کی سین
تب ہی جیون دھن دھن ہو"

ہوا لچھن کے کرودھ کا جب اس طرح پرکاش
دھرتی ڈگمگ ہو گئی کانپ اٹھا آکاش
کہا رام نے "روکتا نہیں تمہیں میں بھرات
لیکن ہو کرتا نت کچھ سن لو میری بات
پہلے تو بھرت گرگیا ہے یہ نہیں مانتے قابل ہے
اس جیسا تو لائق بھائی دنیا میں ہونا مشکل ہے
پھر مان بھی لیں وہ بدل گیا چاہتا ہے رکھنا میل نہیں
تو اس بر اس کی سینا پر جیت پانا کوئی کھیل نہیں
تم اکیلے ایک دھش تم پر کیسے سنکھ اڑ سکتے ہو
اتنے لشکر والے راجہ سے کس پرکار لڑ سکتے ہو"
"لڑ سکتا ہوں"، لکھمن نے کہا تو اکر ماتھ
ابھی تم کہہ چکے اب سن لو میری ماتھ

جب تلک بھرت تھا دھرم وان تب تک ہم ہٹا نہ سکتے تھے
ہم کیا سو لکشمن بھی اس کو سنگرام میں گھٹا نہ سکتے تھے
پر آج ادھرمی ہوا ہے وہ سینا بھی سب ادھرم کی ہے
ان ادھرمیوں کو ایک ہمارا بان دھرم کا کافی ہے
بس سمادھان ہو گیا ناتھ اب آگیا دو دل مجل رہا
ایمانت کشتری کا لوہو بھیتر ہی بھیتر ابل رہا
یا تو یہ بان شتروؤں کو بس کال بان ہو جائے گا
یا آج داس کا سیوا میں بلی دان پران ہو جائے گا

اتنا کہہ کر کما . یہ تیر وہ لیا چڑھائے
ستو رچا ناچاہتے تھے پر بھو کو شترنائے
کتنو اسی کشن ہو گیا درشیہ اور کا اور
سنمکھ سے اک باؤلا آ پہنچا اس ٹھور

ننگے تھے پاؤں باؤلے کے کیچڑ مٹی میں لتھڑے ہوئے
کچھ خون بھی بہتا تھا چھوٹے چھوٹے کانٹے تھے چبھے ہوئے
تھے کالے بال دھول دھوسر پیلے چہرے پر پڑے ہوئے
جس طرح بھیانک آندھی میں شتری سورج دیو ہوں چھپے ہوئے
اس پر اور اس کی حالت پر در دیلی درشٹی جما کرکے
آگے کو سیتا ناتھ بڑھے آجانو بھجائیں بڑھا کرکے
وہ بچینی تھی بڑھنے کی دھنو کہیں کہیں پر تیر گرا
ترکش کے ساتھ ساتھ ہی پر وہ میغ والا چیر گرا
باؤلا چاہتا ہے پہلے رگھو بر کو شیش جھکا دوں میں
رگھو بر یہ چاہتے ہیں پہلے چھاتی سے اسے لگا لوں میں
آخر رگھو بر کی وجے ہوئی ہاتھوں پر اٹھا لیا اس کو
وہ چرن چھوئے اس کے پہلے چھاتی سے لگا لیا اس کو
جب ہردے سے ہردے سے آن لگا تو دور برہ کا تاب ہوا

اب سب نے دیکھا چترکوٹ میں ایسے بھرت ملاپ ہوا
لکشمن بحث ہوگئے من ہی من تھا کھید
لیکن کیول رام ہی نے یہ جانا بھید
بیٹھے رام تب لکشمن نے چھوئے بھرت کے پاؤں
ساتھ ساتھ وہ دھنش بھی گرا جھوٹ اس ٹھاؤں
یہ دشا دیکھ کر رگھوبر کو من ہی من خوب ہنسی آئی
سیتا بھی اب بھید جان آنکھن میں ذرا مسکرائی
اتنے میں مل کے لکشمن سے سیتا جی اور بھرت آئے
"ماتا! سیوک شرنا آتا ہے" یہ کہہ چرنوں میں لپٹائے
سیتا نے گدگد دھول ہو ہاتھوں پر اٹھا بھرت جی کو
آشیرباد کے شبدوں سے آنند کیا بھرت جی کو
اتنے میں سری شتروگھن بھی پہنچے سااہلاد
ساتھ میں ان کے تھا وہی پریمی بھگت نشاد
ان سے مل کے سنا یہ اور لوگ ہیں ساتھ
تب آگے بڑھ گرو کو پربھو نے نایا ماتھ
پھر پہلے ملے کیکئی سے کیکئی نے آشیرباد دیا
کچھ سکچا کر سچے دل نے اب سچا پریم پرساد دیا
پھر مات سمترا کوشلیا دونوں کو شیش نوا کرکے
سب لوگوں سے بھیٹے رگھوور سب کو اپنا اپنا کرکے
سیتا ساسوں کے پیروں پر جیون کو دھنیہ سمجھتی ہیں
سانسیں آنند کی سانسیں لے سب کچھ نیوچھاور کرتی ہیں
اس سمے کا ورنن اور کتھن ہو سکتا نہیں شاردا سے
جب سب سے مل کر لکھن لال بھیٹے بیچ ماتو سمترا سے
اس اور تو کیول پریم رہی آنکھوں کے بھیتر آیا
لیکن اس طرف چھاتیوں سے ماتا کی دودھ اتر آیا

مانو ماتا کا شدھ ہردے بیٹے پر گرو کر رہا ہے
کہتا ہے اب وشوا اس ہوا بیٹا تو میرا بیٹا ہے
ہے وہی پتر وتی یووتی جس کی سنتان تکھن سی ہے
پیدا کپوت کرنے سے تو بندھیا رہنی ہے اچھی ہے
نر وہ ہی ہیں کرتو یہ میں جو جیون نیو چھاور کرتے ہیں
ورنہ جگ میں کتنے کیڑے پیدا ہو ہو کے مرتے ہیں

چترکوٹ میں اس طرح جس دم ہوا ملاپ
اودھ پوری بجت ہوئی ادھر آپ ہی آپ
مانو ودھ کے ہاتھ نے سدا جیت اور ہار
بن بہار میں آج بھے پڑ سے ادھک بہار
بھوپت کا سمر پر مگن سن کے سیتا ناتھ
شوک منانے لگ گئے اسدن سب کے ساتھ
برت نرجل کر بنڈ دے دیا پتا کو بنر
سترادھ کیا ستر دھا سہت منداکن کے نیر
اگلے دن بن میں جڑا ایک بڑا دربار
تھی جس پر اس اودھ کی سبھا پورن ملہار

اک اور بسشٹھ سہت براہمن رشیوں کا درشنیۂ دل ہے
دوسری اور ہیں بھرت بھرتا کے نکٹ پرجا کا منڈل ہے
پیچھے ماتائیں اونچے پر نیچے پرداس اور داسی ہیں
ہیں مدھیہ میں سیتا رام لکھن سنمکھ بھیل اور بن داسی ہیں
آکاش پہ سوکھے میگھوں نے موسم کر دیا نرالا ہے
مانو جگت ہے اندر سبھا اس نے یہ پردا ڈالا ہے
اندر اسن کیا کملاسن بھی اولوک یہ لیلا لاجا ہے
سنگھاسن چھوڑ کشاسن یہ دنیا کا راجا را جا ہے

مانو وہ بھور و یوجن والا جو بسا ایک سرو دیش میں ہے
جیو اور پرکرت کے ساتھ آج سچ مچ ہی مکھیہ ویش میں
من کی کہنے کے لیے بھرت ہوئے تیار
اسی سمے لائے وہاں دوت کچھ سماچار
سنا سبھوں نے آرہے ہیں متھلا کے ناتھ
سواگت کرنے کو اٹھی سبھی سبھا ایک ساتھ
متھلا کے ناتھ جنک جی نے جب پاؤں دھرا اس پرتھوی پر
تب سر اور ہاتھ جھکے دونوں ستکاروں پر اور مٹی پر
لیکن آنکھوں نے اسی سمے سب سے پہلے ڈھونڈھا جس کو
وہ کون تھی؟ ایک تپسون تھی ٹکٹکی باندھ دیکھا جس کو
یہ ٹھیک ہے گھر سے راج مدھو راجسی ویش میں نکلی تھی
پر چتر کوٹ میں آتے ہی ساری جو گیا بن لی تھی
بس اسی جانکی جوگن کو جس سمے جنک جی نے دیکھا
ارتھات آنکھ کی پتلی کو جب آنکھ کی پتلی نے دیکھا
تب گڑھی ہوئی آنکھوں ہی میں آشیرباد دے پتری کو
سمبودھن کرنے لگا پتا ایسے شبدوں سے پتری کو
"پتری تو نے کر دیے دونوں ونش پوتر
آج مشہور ہو گیا تیرا چتر چرتر"
مگن ہوئی بالی ادھر کہہ کے لئنے بین
ادھر پریم کی دھاریں لگے تیرنے نین
تبھی جنک کو جان کی شیس نوا کر جوڑ
ماتا کا آگمن سن دھائے جلیس اس اور
جننی جیون ملی جانکی سے جانکی ملی جیون جننی سے
وہ ورنن ہو سکتا ہی نہیں ستار دسے اور لیکھنی سے

پتری کو بھیش میں تپسن کے جب ماں کی آنکھ نہار اُٹھی
تو اُٹھنے پر بالی دوارا یوں اپنا بھاؤ پکار اُٹھی دو
ہے نہیں گیروا وستر ترا، سندور یہ تیرے ماتھے میں ہے
ہیں سوریہ ونش میں سوریہ رام لا لما تو انکے ساتھ میں ہے
اے بڑبھاگن بیٹی تجھ سے بڑبھاگن تیری ماتا ہے
سنتان ہوا تم تو جیون ماں باپ کا دھنیہ کہاتا ہے "

ادھر رام نے جنک کا جیون ہی کیا پرنام
گدگد ہو بولے جنک دھنیہ تمہیں سکھ دام

تم نے اس دیش میں لیلا دھر لیلا یہ نہیں رچائی ہے
سنسار کے بھولے پتھکوں کو اک سچی راہ دکھائی ہے
تم اب سچے مہاراجہ ہو، تم اب سچے راجیشور رہو
اس بھیش میں تم کھل گئے رام پرنشو تم ہو پرمیشور رہو
تم پہ اس روپ تمہارے پہ سچ سچ بدیہہ آسکت ہوا
اب تک تھا رشتہ دار جنک اب جنک تمہارا بھگت ہوا
یہ جنک تمہارا جن ہے اور تم آج جنار دن ہو اس کے
بھگون اٹھو اور ہردے لگو تم تو جیون دھن ہو اس کے "

یہ کہہ کے رگھوبیر سے لپٹے بڑھا سنیہہ
پربھو سے مل کے آج پھر ہوئے بدیہہ بدیہہ
اس پرکار جب ہو گیا سبھل سمان
سنگم متھلا اودھ کا چترکوٹ میں آن
تب پھر پہلے کی طرح جڑا رام دربار
بھرت ونے کرنے لگے گرو گیا انوسار
نشانت چت سے سر جھکا نیچے کو کر نین
راج پتی بن پتی سے بولا ایسے بین

''ہے رگھو نندن رگھو کل بھوشن رگھوپتی رگھوناتھ سکھ دائی
چھوٹے آرت شرناگت کی گہہ لیجے باہنہ بڑے بھائی
ماتا سے جو اپنائے ہوا اس کو ہے پشچاتاپ انھیں
کھائے جاتا ہے دن پر دن دو پاپ اور سنتاپ انھیں
پھل ملا پاپ کا آپ انھیں دیکھئے نہ انگ ہوا کالا
اس پاپ کا بدلہ کئے کارن چہرہ کا رنگ ہوا کالا
اب ان کے جسم سدھرنے کا سادھن بدی کچھ ہو سکتا ہے
تو کروناندھی کا کرونا جل ہی سارا مل دھو سکتا ہے
سیتا ماتا اور لکشمن سہت مہاراج اودھ کا راج کریں
اور ہم شترگھن سہت بن میں بن باسی کا سب کاج کریں
پر یہ ارتھ پر ہے ارتھ لیے موت ایودھیا مرتی ہے
کرتی ہے راجہ رانی کی بھل اس کا پرجا یہ بھرتی ہے
جیسے بھی ہو لوٹئے اودھ ہے اتنی بیٹر بھکھاری کی
ٹھاکر جی کے منہ رنگ ہی ہوتی ہے دوڑ پجاری کی''
اتنا کہہ گدگد ہوئے وہ کیکئی کمار
دھنیہ دھنیہ کے شبد سے گونج اٹھا دربار
من منڈل کو سرلتا سرل پرکرت گمبھیر
اتر دینے کو اٹھے رامچندر رگھوبیر
بولے'' میرے انوج کا ہے اتی پریہ سندیش
شبد شبد میں بھرا ہے پریم نیت اپدیش
ماتا کے لیے سوا رشتہ جو ان کی ہے اتی ہی پیاری ہے
پر رام تو ان سے بھی زیادہ ان کا اک نشٹھ پجاری ہے
ان کی بن واس کی آگیا تو انت کا پتھ دکھلاتی ہے
سنگرہ سے تیاگ بہت اونچا یہ مہانتر سکھلاتی ہے

ہم کشٹا کریں؟ سکھو ان کو؟ ماں تو خود دُکھ کلنکنی ہیں
اپنے چاروں پتروں کے لیے جگدمبا جگ جننی سی ہیں!"

شترگھن اچنبھا سمجھے ہیں! یہ کیا ہے بات
روتے روتے مورچھت ہوئی کیکئی مات
رگھوور دوڑے جانکی بھی جا پہنچی دھائے
جیون کرنے کے لیے کئی انیک اُپائے
جیون پتوں کیکئی جگی دیکھے سنمکھ رام
بولی" چھاتی سے لگوائے میرے آرام

میں نہیں جانتی تھی تم کو تم ایسے ہو تم اتنے ہو
اُس کا پاسنگ بھی نہیں ہوں میں گنبھیر ہردے تم جتنے ہو
کوشلیا تیرا رام نہیں یہ رام تو میرا بیٹا ہے
میرا یہ دھن ہے جیون ہے میرا یہ پران کلیجا ہے
منتھرا راندڑ کی سنگت سے ہا! میں نے کیا انیات کیا
اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی بیٹے پہ بجراگھات کیا
اے دنیا کی بہو سکھیو بچیوں کو منہ نہ لگانا تم
اے بہو بیٹیو ایسوں کی سنگت میں مت پھنس جانا تم
گھر میں جو دُشٹا داسی ہیں وہ سوانگ نت نئے بھرتی ہیں
برباد گھروں کی بہوؤں کو مانا پرکار سے کرتی ہیں
ہو مجھ سے گھرنا نہیں تو میرے جیون سے سکشا لو تم
دشٹا نوچری بھیجری کو گھر میں بھی مت آنے دو تم
ہے رام آج بیاکل مَیّا بیٹے کی کرپا چاہتی ہے
تم بیٹے ہو تو کشما کرو۔ دیکھو ماں کشما چاہتی ہے"

اُٹھ کر کچھ کیکئی کو دیں جب تک رگھو ناتھ
تب تک گرو جنک آ گئے سب کھڑے ہوئے اکساتھ

اُدھر بھرت کے اشرُؤں کی بہتی تھی دھار
گرو بششٹھ یہ درشیہ دیکھ کہنے لگے پکار
"ہم سوئم اور سری جنک تو اب پکش میں آ کیکئی کے
رگھوکل کی اور سے کرتے ہیں - اپرادھ کشما کیکئی کے
کیکئی تمہارا دوش دور پچھتانے میں کیوں نکال ہوا!
اسلئے کہ کیونکہ تمہاری سے اپنے بھرت سا لال ہوا؟"
سُن بششٹھ کے شبد یہ ہوئے سبھی سانند
سہمت تھے سروانش میں رام سچدانند
نبھ منڈل میں بھی ہوا مودا ور جھنکار
مانو سورگ لوا سیوں کو بھی ہے سویکار
اس پرکار جب ہو گیا طے ایک پرشن مہان
تب بولے ستری شترگھن ؤنے سنیں بھگوان
کریں راجیہ لوٹیں اودھ بیٹھیں جن کا ہاتھ
نہیں ملا اس پرشن کا اُتر کچھ رگھوناتھ

گانا

کملائے رہی ہے کملنی بنا روی کرن کے
اکلائے رہی ہے ایودھیا بنا ان چرن کے
ہے اناتھنی کے ناتھ دینا ناتھ نرین بھون کے ناتھ
گھو ہاتھ جنوں کا پربھو اب دیر کرو نا
ہماری ٹیر سُنو نا - ایودھیا لوٹ چلو نا
نہ اپنے داسوں کو اب اور دلاسا دینا
ویاندھان ہو تم تو دیا دکھا دینا
بھکاریوں کے نین بھیک کے کٹورے میں
نہ خالی جائیں یہ بھکشا انھیں دلا دینا
نرادھار ہی مام لو تو سکھ دھام ہے بل دھام
لیلا دھام ہے گن دھام - دیا دھام کرو نا دھام رادھے شیام

رگھوبر بولے "دیدھا ہے یہ سب ونئے وچار
واپس چلنے کے لیے راگھو ہے تیار
جو ایک بار نشچے کرے۔ پھر اُس نشچے سے ٹلتا ہے
اُس کا ٹلنا چنچلتا ہے۔ اور آتما کی نربلتا ہے
ہو اس ہمارے لیے ایک اُنت کا پتھ بتلاتا ہے
ہے تجھ راج اُس کے آگے پر مارگ انت سکھ داتا ہے
اسی سمئے ستروگھن بھرت نے کہہ ڈالی اک بات
"چھوٹے کی بھی کچھ وِنتے سُن لیں جیسٹھ بھرات
جیسٹھ بھراتا جی کے ہوتے چھوٹا نہ راج کر سکتا ہے
یدی کرتا ہے تو ہے ادھرم یہ دھرم شاستر کی آگیا ہے
جب بات ادھرم دھرم کی ہو تب کرم شیل کیا کرم کرے
ہے رام آگیا دیتے ہو یہ بھائی بھرت ادھرم کرے؟"
ایک ساز سے جس طرح ملے دوسرا ساز
ویسے ہی بولے کوئیں کی سی رگھوبر آواز
"میں کبھی نہ دوں گا آگیا یہ تم کوئی انیت ادھرم کرو
اُپدیش یہی ہوگا میرا ست وادی ہو ست کرم کرو
پر بھرت پتا ماں کی آگیا ماننا دھرم کہلاتا ہے
یدی وہ آگیا تیاگی جائے تو بھی ادھرم ہو جاتا ہے
جب پرشن ادھرم دھرم کا ہو تو کرم شیل کیا کرم کرے؟
ہے بھرت آگیا دیتے ہو یہ بھائی رام ادھرم کرے؟"
اُلجھن آئی دھرم کی اب سلجھائے کون؟
سبھی سبھا سد اور جنک رہے اس سمے مون
سپتر وپریت شاردا نے دیا بھرت کو کھوئے
مکھ سے کہلائی وہی جیسی ہونی ہوئے

کہا بھرت نے "آگیا پھر کیا ہے رگھو راج؟
دھرم بھی دھندن کا رہے اور نہ بگڑے کاج"
گرو وششٹھ نے تب کہا "ہے بس ایک پربندھ
رکشک جیسا بھرت کا راج سے ہو سمبندھ

وہ چودہ برس تیاگ رہیں بن میں رام جو چودہ برس ایودھیا میں
اُن کے پرتی ندھ سروپ ہوئے پالیں راج کی رکشا میں
اُپ راجہ بن کر شترگھن بھرت تب رکشا راج کی کر لینا تم
راجہ جب بن سے لوٹیں تب سب بھار انھیں دے دینا تم"

کہا بھرت نے "اور ایک بات ہے اسکے ساتھ
سنگھاسن سونا رہے تب تک کیسے ناتھ؟"
گرو بولے "اس بات کا ہے یہ سوگم اُپائے
سنگھاسن پے پاؤں کا دوان کی پدھرائے"
رگھوبر نے جبھی پاؤں کا دیں شری بھرت نے دھارن کیں نتر پے
ایک بل آیا اک بوجھ پڑا جیسے سیوا میں بیٹھیں ستر پے
پر بھرت شانت ویسے ہی تھے سر جھکا آگیا شیش پے لی
یہ بھاؤ اور بھی اونچا تھا جیسے گرو وہ سیوا شیش پے لی
سب سبھا دھنیہ اُچار رہی بھا گیا وچار سبھی کو ہے
آکاش سے پشپ برستے تھے مانو سویکار سبھی کو ہے
جے سہت سبھا جب بھنگ ہوئی تب سبھی پر پہلت پرمت تھے
شری رام بھرت کی جوڑی کو سب نرکھ نرکھ آنندت تھے
کئی دنوں تک بعد میں رہے بھرت اُس ٹھام
چترکوٹ کے تیرتھ سب کروائے تھے رام
لائے تھے ابھیشیک کو بھرت تیرتھ جل ساتھ
بھرت کو پ نرمت کیا اس سے اپنے ہاتھ

پھر پربھو نے ہٹ کی بہت تو پُن پُن شر نائے
بدا ہوئے سب کے سہت گئے اپنے دھیا ئے
شبھ دن شبھ نکشتر میں اُستو ایک رچائے
سنگھاسن پہ پادُکا پربھو کی دیں پدھرائے
جنک بدائے کر گئی جنک پُری کی راہ
بار بار شری بھرت کا چرت سراہ سراہ
جب یہ سب ہو گیا تب بھرت ہوئے بے چین
شاردا اُتری شیش سے کھلے دو سرے نین
سوچا میں نے کیا بھول کری کیوں نہیں ساتھ لایا اُن کو ؟
وہ تو جیون دھن تھے بن میں کس لیے چھوڑ آیا ان کو ؟
کیوں آیا ایسے بچنوں میں کیوں مانی ان کی باتیں یہ ؟
بن رامچندر کے کس پر کاٹ سکیں گی دُکھ کی راتیں یہ
پاگل پھر چل اس سیوا میں پھر چرن پکڑ رگھونندن کے
پر یا تُو لے آ انھیں یہاں تب پھرینگے دن اس جیون کے
سنو پھر چتر کوٹ کو چل وہ نیر اٹھا کر دوار ہے
ہیں کوٹ تیرتھ بس اُسی جگہ جس جگہ پران کا پیارا ہے

گانا

نڑپتا ہے سوا ہے رام! کیسے بھائے گا پنجرا؟
میرے بےچین دل کو کب تلک بہلائے گا پنجرا؟
دیا جاتا ہے دانا اور پانی رکھ کے پنجرے میں
نہ یہ سمجھا کہ بیکس کو کسی دن کھائے گا پنجرا؟
پروں سے اپنے گھس گھس کے کروں گا ناتواں اسکو
بھلا کب تک مجھے پھانسے گا اور بھرمائے گا پنجرا؟
کبھی تو باغ آزادی کے جھونکے در کو کھولیں گے
سوا اُڑ جائے گا خالی پڑا رہ جائے گا پنجرا

گھراوٹ ہے تو ہونے دے تجھے غم کیا ہے رادھے شیام
خیال آزاد کو بندھن میں کب کر پائے گا پنجرا

دیکھ دشا یہ بھرت کی مہرشی وسشٹھ اُداس
طرح طرح اپدیش دے کھویا دل کا ترس
پھر بھی یہ نشچت ہوا بھرت کریں گے یوگ
ان سے ہو سکتا نہیں راج کاج سہیوگ
وہ کہتے ہیں "بیدی جیشٹھ بھرت بن میں ہو رہا اُداسی ہے
تو چھوٹا گھر میں رہ کر بھی سب کاموں میں بن واسی ہے
میرا رگھو رائی رگھونایک بیدی دہاں بھوم پہ سووے گا
تو داس بھوم کے بھی نیچے دو ہاتھ کا گڈھا کھودیگا
جس سمے بیتے گا تپ میں من اس سے رام سنمکھ ہوگا
سکھ ہوگا تب اس جیون میں جب اُن سے زیادہ دکھ ہوگا
من کے مندر میں آتم دیوتیا رہے سچی پوجا کو
ماں پرتھوی کھول گود اپنی آتا ہے بھرت تپسیا کو
گرو دوج منتری اُچ کر سونپ راج کا کاج
نندگرام میں یوگ رت ہوا او وہ یوگی راج
ایک منتر ایک دھیان تھا ایک ہی پرانا یام
روم روم میں رم رہا تھا کیول شری رام
دیکھ بھرت کی دھارنا چکت ہوا سنسار
دھنیہ دھنیہ کی سب طرف گونج گئی گنجار
ماں باپ کی آگیا وش رگھوبر "نا" اس راج سے توڑتے ہیں
پر بھرت آپ اپنے من سے وہ چکرورتی پد چھوڑتے ہیں
اس لیے رائے ہے لوگوں کی جن ہوا جنا رجن سے اونچا
ہے بھرت تمھارا یہ چرتر ہے نتری رگھونندن سے اونچا

پریم انوکرن بہت جو چرت بھرت کا گائے
تلسی رادھے شیام وہ پرم اُپچ پدپائے
نندی گرام کو بھوم پہ بے سمادھی اور رام
سُمر رہے تھے شردھا بھرت اس پرکار نرنام

گانا

وہ دن کب ہوگا پائیں گی جب رگھوبر کا درشن آنکھیں
کومل کملوں سے من مل کرہو نگی نرمل پاون آنکھیں
جن آنکھوں میں کچھ پیر نہیں کچھ لاج نہیں کچھ نیر نہیں
کس کام کی وہ رس رنگ رہت نرلج نٹھر بیرن آنکھیں
وہ تو بچھڑے دیجھ دیکھے آنکھیں آئیں لالی ہے کے
رہنے بھی دو جیسے بھی رہیں بھی تو رہیں برہن آنکھیں
جب پریتم پیارے لوٹیں گے تب جو ہم اُنکے دیکھیں گے
اُن چرنوں کو دھو ڈالیں گی گنگا اور جمنا بن آنکھیں
بدھی ناتھ سمے پر آئے نہیں تو دیکھ یہ پھیرا پائے نہیں
جٹ کھول کواڑ باہر ہو ڈھونڈھیں گی انھیں بن بن آنکھیں
کچھ شوک وشاد کا کام نہیں دکھ کنجت رادھے شیام نہیں
جو رام رما ہے رہا بہتا ہے ہیں اسکو رمائے مگن آنکھیں

سمپت

بن یاترا

رام کتھا نمبر ۱



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ ہری کتھا وشارد۔ کوی رتن

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

قیمت ۳۲ نئے پیسے

شری

رام کتھا

نمبر ۲

ایودھیا کانڈ

بن یاترا

رچیتا

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب

پائے ہوئے

کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد کیرتن کاندھی

کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

پرنٹر :- پنڈت رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیام پریس بریلی

پرکاشک :- سری رادھے شیام پستکالیہ - بریلی

اردو میں آٹھویں مرتبہ ۱۰۰۰ جلد سنہ ۱۹۶۱ء قیمت فی جلد ۱۲ نئے پیسے

پرارتھنا

تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
ہے کرُنا ندھ جگت ادھاری دُکھ دلن رگھبیر
تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
سُنتے ہیں جب جب بھگتوں پہ پڑتی ہے کچھ بھیر
تب تب اُن کی رکشا کو تم" دھرتے منج شریر
تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
اَوِناشی کا الش دیت میں اور بھیر ہوئے ادھیر
نہیں دیکھتیں کیا وے انکھیاں اِن انکھیں کو نیر
تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
رادھے شیام اُنہیں ہاتھوں میں ہے اپنی اکسیر
جوڑ جو دیتے ہیں پل میں۔ ٹوٹی پھوٹی تقدیر
تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟

کتھا پرارمبھ

دوارے پہ پن کے لئے۔ رتھ جب پہنچا آئے
رام لکشمن جانکی۔ چلے گنیش منائے
مچا ایودھیا میں تبھی۔ اس پرکار کہرام
وہیں ایودھیا رہے گی۔ جہاں رہیں گے رام

بچے کہتے تھے چیخ چیخ۔ جا رہے ہمارے رام کہاں؟
بوڑھے ماتھے کو ٹھوک ٹھوک کہتے تھے اب آرام کہاں؟
طوطے بولے لے چلو ہمیں۔ اُس جگہ جہاں جاتے ہو تم
مینائیں بولیں ہمیں چھوڑ۔ ہے رام کہاں جاتے ہو تم؟
گائیں بھینسیں ڈکرانے اُٹھیں۔ ہاتھیوں کے دل چنگھاڑ اُٹھے
چکوا چکوی کوئل کوے۔ سب ہے رام پکار اُٹھے
پت جھاڑ ہو چلا باغوں میں۔ بیلیں اور بروے مرجھائے
تلسی دل کدلی پھل سوکھے۔ کلیاں اور بوٹے کمھلائے
تالاب۔ حوض۔ باوڑی۔ کنوئیں۔ سب نہر ندیاں سوکھ گئیں
ناریاں جو بچے والی تھیں۔ ان کی بھی چھاتیاں سوکھ گئیں
سریو کے وے راجسی گھاٹ۔ راگھو جی جہاں نہاتے تھے
اس سے مسان سمان ہو بس۔ بھوتوں کے گرد دکھاتے تھے
ڈنکا بجانے کے کرنا رس۔ چھایا اُس سے ایودھیا میں
ترناری کرتے ہیں پرلاپ۔ ماتو ہے پرلے ایودھیا میں

سہیں نہیں ہے ہمیں یہ۔ دُسمبھ دشم دلوگ
ایسا کہہ چلنے لگے۔ رتھ کے پیچھے لوگ
دیکھا رتھ کے سنگ ہیں۔ اودھ چلا سب ملئے
تب بولے رگھو ونش من۔ مند مند مسکائے

ہے میرے پیارے بندھو ورگ بولو اور رہوا یودھیا میں
چودہ درشوں کا بن دلوگ۔ میرا تم سب ہوا یودھیا میں
وہ ہی میرا ہتکاری ہے۔ سکھ پائیں جس سے پتا میرے
تم سب جا کر وہ کاریہ کرو۔ جی جائیں جس سے پتا میرے
دیکھنا نہ گڑبڑ اور وگھن۔ شاسن سماج میں ہو کوئی
تم سب پر ملک سونپتا ہوں۔ دیکھو نہ راج میں ہو کوئی
نہیں ساتھ تم چلیں گے۔ ہمیں نہ دو جا نھاؤں
بول اُٹھے سب پرجا جن "جہاں آپ تہاں جائیں"

سمجھایا بہت جناروں نے۔ جن کب یہ ماننے والے تھے؟
وے مان بھی لیتے پر اُن کے۔ من کب یہ ملنے والے تھے!
آگے پیچھے دائیں بائیں۔ رتھ گھیر لیا سب لوگوں نے
جائیں گے یا نبج جائیں گے" یہ شور کیا سب لوگوں نے
دیکھ دشا یہ اُس سے دوش ہوئے رگھوناتھ
آگے آگے رتھ چلا۔ پیچھے پرجن ساتھ
یوں ہی چلتے ہوئے دن ڈوبا آئی شام
پہلے دن جا کر کیا "تمسا" پر بشرام
دن بھر کے تھکے ہوئے تھے سب تندرا آنکھوں میں آنے لگی
یا مایا تھی مایا پت کی۔ جو اپنا کھیل دکھانے لگی
ان ہونی ہوتی نہیں کبھی جو ہونی ہے وہ ہوتی ہے
سب ہوئے اور ایسے سوئے۔ تقدیر جس طرح ہوتی ہے

دیکھا جب رگھبیر نے ہوئی ہے آدھی رین
تب ہی جگا سمنت کو۔ بولے ایسے بین
منتری دیکھو ہے نسے بیچی۔ رتھ اسی سمے تیار کرو!
"تم۔سا" رہتے رہتے ہی تات۔ہم کو تمسا کے پار کرو!
اودھ سنو۔ چھوڑ کر صدر راہ۔ لے چلو گڑا ہوں سے رتھ کو
کیوں سمجھ گئے بوڑھے منتری۔ میرے اس گوڑھ منورتھ کو؟
کارن یہ ہے یہ پُر باسی۔ جائیں گے ہمارے ساتھ کہاں؟
یوگیوں کے اور بھوگیوں کے۔ ہوتے ہیں گنا رسے ساتھ کہاں؟
اس لئے صبح ہوتے ہوتے۔ ہو جائیں پار ہم گنگا کے
پُر باسی لوٹ ہی جائیں گے۔ کھل رہے ہیں مارگ ایودھیا کے"
منتری بولا" ٹھیک ہے کنتو سنو تو رام
کہاں تلک یہ اُچت ہے۔ لیلا لیلا دھام؟
ان لوگوں کو سوتا ہی چھوڑ۔ سرکار کا جانا "انچت" ہے
یہ اُچت بھی ہو تو کسی کا دل۔ اس طرح دُکھانا انچت ہے
اسلئے آپ ہی لوٹ پڑیں۔ اچھا ہے یہی دکھا یا کی
ہو اس کی دُھن محلوں کی تھی۔ یہ ہے آدرش ایودھیا کی"
بول اُٹھے رگھوبنش مَن "ہے کچھ حد تک ٹھیک
لیکن اس پر روشنی ڈالو تو باریک
منشا جو راج نیت کی ہے۔ چاہیئے اسی پہ دھیان نہیں
ہوں رام کبھوپ یا بھرت کبھوپ۔ دونوں ہیں ایکسماں نہیں
میرے سنیہہ کے کارن یہ۔ اس راج آگیا کو ٹالتے ہیں
انچت تو یہ ہے رام بھرت میں۔ بھید یہ لوگ نکالتے ہیں
اس لئے تو لنے پہ ان کا۔ پلہ ہلکا ہو جاتا ہے
ماتا کی آگیا کا پالن۔ زیادہ وزنی دکھلاتا ہے

طے ہوا کہ ان کا دھیان چھوڑ۔ اس سے اُچٹ بن جاتا ہے
کرتو یہ کے پیچھے سے ڈگ جانا۔ کایر اور بھیرو کہا نا ہے"
اب منتری مجبور تھا جوت لیا رتھ جا ہے
سیتا لکشمن سہت۔ پربھو چلے ہیش منا تے
اِدھر سویرے کو جگے۔ جب بھکتوں کے وِرند
گھبرائے پائے نہیں۔ رگھوکل کیرو چندو
من کھو کر گت جو پُھن کی ہو۔ جل ہین د شا جو مین کی ہو
بس وہی اوستھا تھی جیسی سمپت گئے پر دین کی ہو
جس طرح جہاز ڈوبنے پر۔ ہوتا ہے بنک سماج وکل
تیوں ہی رگھوکل کے پرجا و رنار۔ اس سے بنا رگھوراج وکل
کہتے تھے کلیجہ تھام تھام۔ "بجلی اس طرح لوٹتی ہے
پر شار رتھ کام نہیں کرتا ہے۔ پر ادبدھ جس سے پھوٹتی ہے
بڑبھاگی ہو تم مین دھنیہ۔ جل سوکھتے ہی مرجاتے ہو
پرانوں! تم بڑے ابھاگے ہو۔ پرانیش بنا ٹھیراتے ہو"
کوئی کہتا تھا" چلو ڈھونڈھیں چاروں اور
چوروں کی نائیں کہاں چلے گئے چت چور"
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر تھک گئے نہیں ملے رگھناتھ
تب بولے اس سے تھا نہیں تلک کا ساتھ

گانا

اب رتھ گیو رام کو دور
جو ہوشیار ہم ہوتے۔ تو رتھ کے آگے سوتے
ہو جاتے چکنا چور...... اب رتھ گیو
جب چلے گئے رگھنندن۔ پھر کیسے جئیں پرجا جن کو
بچھڑے ہیں جیون مور... اب رتھ گیو

"چودہ برسوں بعد پھر ہوگا یہ سنیوگ"
اس آشا کو ساتھ لے گئے ایودھیا لوگ
شرنگ ویر پور میں ادھر پہنچے جب رگھورائے
گہہ نشاد آکر ملا ۔ کند مول پھل لائے
کہا "ناتھ پُر میں چلو" ۔ تب بولے سری رام
"چودہ برش نہ کریں گے ۔ بستی میں بشرام"

"تب ہاتھ جوڑ کر بولا وہ" ۔ ایسا ہے تو یہ کہوں گا میں
بن میں مہاراج کی سیوا میں ۔ کچھ دن تک ساتھ رہوں میں"
پر بھو بولے "کیا آوشیکتا" ؟ وہ بولا "چاؤ داس کا ہے
سرکار روک سکتے ہیں نہیں ۔ یہ ہاردک بھاؤ داس کا ہے"

مون ہو گئے دیا ندھ ۔ مانو ہے سویکار
سیما ہے جہاں بھگتی کی ۔ وہاں نہ اور بچار
اسی طرح دن ڈھل گیا ۔ ہوا نشا کا کال
چھایا میں ایک برکش کی ۔ سوئے دین دیال

پرتھوی کا پلنگ بنایا ہے ۔ جس پر پتوں کا بستر ہے
اس پر وہ سوتا ہے دیکھو ۔ جو دشرتھ نندن رگھبر ہے
جو سدا ہنڈولے ہی میں رہی ۔ اس سے دھور دھومرہے وہ
جسکو بیدیہی کہتے ہیں ۔ سو رہی کشاؤں پر ہے وہ
ویر آسن بیٹھے ہوئے لکھمن ۔ پہرا دیتے ہیں دونوں کا
چترا رکھ کر رہے ہیں مانو ۔ دنیا میں دھرم سیوکوں کا
یہ پرورتن کا درشیہ دیکھ ۔ کرنا میں ڈوب نشاد گیا
بوڑھے شمنت کی تھی یہ دشا ۔ رگ رگ میں ویاپ وشاد گیا

دیکھا رخ ساتھیوں پر ۔ جب یوں دارن کلیش
لکھمن لال کرنے لگے ۔ دھیرج کا اپدیش

داتا سکھ اور دکھ کا انبہ نہ دوجا کوئے
پرانی کو بخ کرم ہی ہے۔ سیاد ھک باد ھک ہوئے
جب یہ سنسار سوپن وت ہے۔ تو انت اور ادھت کیا ہے؟
سپنے کا راجہ اور رنک۔ ہونا انہونا متھیا سے
جیودں کی یہاں اوستھائیں بس گھور موہ کی راتیں ہیں
ان راتوں میں جو ہوتی ہیں وہ سب سپنے کی باتیں ہیں
اس رات میں یوگی جگتے ہیں۔ اور ساری دنیا سوتی ہے
یا وے جگ جاتے ہیں جس پر۔ بس کرپا رام کی ہوتی ہے
بس یہی سمجھکر دنیا کا۔ سکھ دکھ سہن کرنا چاہیئے
اس دھار سے پار اترنا ہو۔ تو ہر سمرن کرنا چاہیئے
اسی طرح ست سنگ میں۔ بیت گئی وہ رات
رام سیا بن میں جگے۔ جگ میں ہوا پربھات
منگوا کر بٹ کا دودھ وہیں۔ سر جٹا بنائیں رگھبر نے
معلوم ہوا بجلی کے ساتھ۔ بدلیاں اٹھائیں رگھبر نے
سے ہیں شیش پر جٹا جوٹ۔ وہ بن کا تاج براجا ہے
کیا خوب ایودھیا کا راجہ۔ اس سے بنا بن راجا ہے
نرراج ہوں یا ہوں یوگی راج سنسار میں دو ہی راجا ہیں
وے تو ایشور یہ میں راجہ ہیں۔ اور وے بچارمیں راجا ہیں
ان دونوں ہی راجاؤں میں۔ دنیا کا راجہ راجتا ہے
بستی میں کبھی چمکتا ہے۔ اور کبھی بنوں میں ساجتا ہے
جٹا جوٹ ہی کیا۔ سبھی سجے بنوں کے ساج
اودھ بہاری بن گئے۔ وپن بہاری آج
دیکھ درشیہ یہ اس سمے۔ ہوا سمنت ادھیر
ہاتھ باندھ کہنے لگا۔ سنو رام رگھبیر
دیکھا جاتا ہے نہیں۔ یہ بن کا شرنگار
واپس چلئے اودھ کو۔ کھڑا ہے رتھ تیار

ہوچکی کیکئی کی آگیا۔ بن میں سرکار براج چکے
بہتیرے ہودیا کاش پہ پربھو۔ وردان کے باول گاج چکے
اَب چلئے اودھ لوٹ چلئے۔ رعیت زندہ ہو جائے گی
وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے راجہ کو تاج پہنائے گی

پربھو بولے "یہ ٹھیک ہے لیکن میں مجبور
پیچھے پھرتے ہیں نہیں۔ سنی سنگھ اور شور

منتری منتری بوڑھے منتری۔ یدآپ ہمیں کچھ چاہتے ہیں
تو اس چاہت کے ناتے سے۔ ہم تم سے اتنا مانگتے ہیں
جتنی جلدی جا سکتے ہو۔ اُتنی جلدی گھر جاؤ تم
چودہ برسوں کے لئے تات۔ اس راگھو کو بسراؤ تم"

بوڑھا منتری رو اُٹھا بولا مر کو تھام
"اچھا اتنا ہی کر دے رگھو نندن رام

بیدیہی بیٹی کو بن میں۔ ہم روتے دیکھ نہیں سکتے
پتوں پہ اور کانٹوں پر۔ یوں سوتے دیکھ نہیں سکتے
اس لئے انہیں کو لوٹا کر۔ شکتی دیجئے ایودھیا کو
یدی یہ بھی بن میں رہیں تو پھر۔ مردہ سمجھئے ایودھیا کو"
"سیتا جی کو واپس بھیجو"۔ چھائی یہ دُھن ویرانوں میں
سب سے پہلے یہ دُھن پہنچی۔ سیتا جی کے ہی کانوں میں
سیتا ہی اُتر دینے کو۔ منتری کے سنمکھ بول اُٹھیں
مانوں لجا کے تالے کو۔ ورتا کی کنجی سے کھول اُٹھیں
"منتری سورج کی دھوپ کبھی۔ سورج سے الگ نہیں ہوگی
چاندنی چاند سے کسی سمے یا ہرا اور ریلگ نہیں ہوگی
یا ماں سکھ مجھے اودھ میں ہے۔ پھر بھی میں وہاں نہ جا سکتی
ہنسنی مان سرکو تج کر۔ مرجھوم میں شانتی نہ پا سکتی"

اتنے میں بولے لکھمن ۔ "جہاں نہیں ہے نیائے
ایسے راجہ کے یہاں کون لَوٹ کر جائے
کہنا یہ بات کیکئی سے ۔ گھی کے چراغ جلوائیں وے
ہم کانٹے تھے سو نکل گئے ۔ اب بھرت سے راج چلائیں وے
اور یہ بھی کہنا پچھتا کریں ۔ جیسے بھی ہیں فرزند ہیں ہم
جو کر پایا اُنھوں نے ہم پہ کی ۔ انہی کے احسان مند ہیں ہم"
اور نہ کہہ پائے لکھمن ۔ کیا رام نے بند
سدا حکم میں بڑے کے ہے چھوٹا پابند
اب بیٹھے امرت بھرے رسیدھے بچے ہیں
بولے منتری سے تبھی ۔ رگھپت کرنا این
"چھوٹے کے بچنوں کو دل کی ۔ تختی پہ لکھ مت لینا تم
سوگند ہے تم کو وہاں جائے ۔ یہ باتیں مت کہنا تم
کہنا وے دیں آشیرباد ۔ ہم کشل پوروک آئیں گے
چودہ برس جب یوں سماپت ۔ تب درشن ان کے پائیں گے
اور ان چودہ برسوں میں بھی ۔ ہم کبھی نہ بھولیں گے اُن کو
اپنے خیال کے مندر میں ۔ شردھا سے پوجیں گے اُن کو"
یہ کہہ کر اُٹھے بھگت وتسل ۔ اور ہردے لگایا منتری کو
نانا پرکار سے سمجھا کر ۔ واپس لوٹایا منتری کو
ادھیرے دھیرے رتھ چلا ۔ اُدھر اودھ کی اور
ادھر تیر سُر سری کے ۔ پہنچے راج کشور
مانگی جو ناؤ تو ناوک نے ۔ کیں شروع چہلے کی باتیں
کچھ جہیں تھیں لیکن سب کچھ تھیں ملاح من چلے کی باتیں
پھر بولے "ناؤ یہاں لاؤ" ۔ وہ بولا "لاتا ہوں راجہ"
آیا ۔ ہاں آیا ۔ اب آیا ۔ آ جا ۔ اب آتا ہوں راجہ"

"پربھو بولے" جو بات ہو- کہو اُسے جی کھول
آیا- آیا اس طرح کرو نہ ٹال مٹول"
تب کیوٹ کہنے لگا- ذرا سنکوچ کے ساتھ
"کہنا تو ہے بات پر- کہی نہ جاتی ناتھ

اچھا سرکار پوچھتے ہیں- تو کہتا ہوں سنئے آپنا
بچے کٹمب میرے سنمکھ ہیں پھر کیوں رہنے دوں کہے اپنا
یہ سنا ہے بیٹے جادو ہے- راجہ جی کے پد پنکج میں
پتھر میں جان ڈالنے کی- شکتی ہے چرنوں کی رج میں
بن گئی شلا سندر ناری- چرنوں کی دھور کے لگتے ہی
جڑ میں چیتنا آتی ہے- اس جیون مور کے لگتے ہی
پتھر پہ اور شلا پہ جب- اس کا اس طرح اثر ہووے
تو میری کاٹھ کی نوکا تو- چھوتے ہی "چھومنتر" ہووے

سیتا پت کہنے لگے- مند مند مسکائے
"اپنے سنشے ناش کا- کر لو کوئی اپائے"
تب کیوٹ کہنے لگا- کر کے نیچا ماتھ
"ہے تو ایک اپائے پر- مان لیں جو ناتھ

اس طرح داس کا اور اپنا- سنکوچ مٹا لیجئے راجہ
چرنوں کی دھور پہ سنشے ہے- وہ دھور دھلا لیجئے راجا
ٹوٹا نہ میری روزی میں ہو- بادھا نہ آپ کے کام میں ہو
ہو کرپا رام کی کیوٹ پر- کیوٹ کا پریم بھی رام میں ہو
پد کومل کمل کا مل دھو کر- نرمل دونوں کو کر لوں گا
یہ بھی گورے چٹے ہوں گے- اور پنا بھی جی بھر لوں گا
مالک مالک سویکار کرو- تو ابھی کٹھوتا لاؤں میں
پہلے لوں جانچ کٹھوتا کو- تو نوکا کو کھسکاؤں میں

گانا

نہیں جب تک چرن لوں پکھار چڑھاؤں نا راجا
چاہے روٹھو کرو چاہے پیار، چڑھاؤں نا راجا
رہے جو بھید تو ہووے مجھے آڑی گنگا
تمہارے میرے ہے دونوں کے اگاڑی گنگا
دُھلے جب تک نہ من کا بکار، چڑھاؤں نا راجا
وہ دیکھو اور بھی اچرج دکھا رہی گنگا
تمہارے پاؤں کے چھونے کو آ رہی گنگا
سُنی تم نے جو تما یہ پُکار چڑھاؤں نا راجا

پریم بھرے امرت بھرے۔ بھاؤ بھرے سن بین
کرنا ندھی سچ سچ ہوئے۔ مانو کرنا این
پُلکایمان تھا روم روم۔ ہونٹوں پر ذرا ہنسی بھی تھی
جانکی لکشمن کی جانب۔ ایک بھید بھری چتون بھی تھی
مانو یہ پوچھتے تھے اُن سے۔ آگیا اور خوشی تمہاری ہو
تو پھر جو چیز تمہاری ہے۔ اُس کا یہ بھی ادھیکاری ہو
ایک اور بات بھی تھی وہ یہ۔ اس نے دے چرن اٹوٹے ہیں
جو سیتا جی کو دے کر کے۔ مہاراج جنک نے دھوئے ہیں
اس طرح ہوا پرستاو اور۔ انمودن تھا سمرتھن بھی
تب چرن دُھلانے کو آگے۔ بڑھ آئے کوشل نندن بھی
کہا "تمہارا جائے ید۔ سنئے اسی پرکار
تو ہم بھی تیار ہیں۔ لو یہ چرن پکھار

من چیتا جب مل گیا بھگت راج کو دان
پگ دھونے کا تب کیا۔ پل بھر میں سا ان

وہ خاص درشیہ تھا گنگا پر۔ گنگا بھی جس سے پلکت تھی
یہاں منی منڈلی پر موہت تھی۔ وہاں سُر منڈلی پر پھلت تھی
حاضر تھے کاٹھ کے برتن ہیں۔ گنگا اور گنگا جل دونوں
کیوٹ کے دونوں ہاتھوں میں۔ تھے کومل چرن کمل دونوں
اُن چرنوں کا مل کیا دھویا۔ دھویا سیوک نے مل اپنا
کر لیا جنم جنمان تر سب۔ اُس کیوٹ نے اُجّل اپنا
جو چرن انیکوں تپ کر کے منیوں کو درشٹ نہ آتے ہیں
کیا درشیہ ہے وے کیوٹ دوارا۔ اس پرکار دھوئے جاتے ہیں۔

یونہی ناوک کر چکا۔ جب اپنا اُدھار
تب تینوں کو ناؤ پر اس نے کیا سوار

جی بھر کے درشن کرنے کو۔ دھارا ٹھہرائی گنگا نے
بھگوان کے چڑھتے ہی سر پر۔ وہ ناؤ اُٹھائی گنگا نے
تصویر ناؤ کی لیتے ہی۔ آپا یہ دھیان میں آئی ہے
چاندی کی مندری پہ مانو پکھراج نے شوبھا پائی ہے
چلتی ہے راج بدھو سی وہ۔ کچھ رہا بچھونا جل کا ہے
یہ وہ بچھونوں کا بھار ہے پر۔ وہ بھار کمل سے ہلکا ہے
آنکھوں اُس چھب کو دیکھو تو۔ جو آج ناؤ پر چھا جاتی ہے
تختوں پر رام وا ہنے ہیں۔ اور بائیں سیا براج رہی
سوامنی اور سوامی کے پاس۔ کچھ پیچھے اور کچھ ہٹے ہوئے
کندھے پر ایک دھنش ڈالے۔ اُرملا ناتھ ہیں ڈٹے ہوئے

مند مند گت سے ادھر چلی جا رہی ناؤ
اُدھر سوریہ اور میگھ میں ہے درشن کا چاؤ

سورج کہتا ہے میگھوں سے "اس چھب کو ہمیں دیکھنے دو
کیوں تم درمیان میں آئے ہو۔ ہٹ جاؤ درشن کرنے دو"
اُتر میں میگھ یہ کہتے ہیں "مت بکو کون ہو تو کسے ہو؟
ہم درشن کرنے آئے ہیں۔ درشن سے ہمیں روکتے ہو؟"
تب کہا سوریہ نے "درشن کا۔ پہلے حق نہیں تمہارا ہے
ہیں سوریہ ونش میں رامچندر۔ اس سے ادھکار ہمارا ہے"
بادل بولے "رہنے بھی دو۔ یہ چوچلے نہیں ڈھنگ کے ہیں
تم سے زیادہ حق ہم کو ہے۔ ہم اور وے ایک رنگ کے ہیں
وے بھی گھنشیام کہاتے ہیں۔ ہم بھی گھنشام کہاتے ہیں
اس میگھ شیام کے ناتے سے۔ ہم اور وے ایک دکھاتے ہیں"
بڑھ گئی رار جب دونوں میں۔ تب ہوا نے بیچ بچاؤ کیا
تھوڑا تھوڑا دے کر موقعہ۔ دونوں کا پورا چاؤ کیا

ادھر ناؤ کو کھے رہا۔ تھا پر یہی ملاح
پریم کی اُس کے تھی نہیں۔ جل کی نا ہیں تھاہ

ہیں رام بلی نوکا پو تب۔ بلی کی کون ضرورت ہے
مانجھی درمت منجدھارا میں۔ جانے کی کوئی نہ صورت ہے
بچے تو اس سمے ہے نیا کو جب اس کا کھیون ہار نہ ہو
موجود ہے جب بیڑے پر وہ۔ تو کیونکر بیڑا پار نہ ہو"
ملاح سوچ ہی رہا تھا یہ۔ اتنے میں میگھ لگے چھانے
موسم کا ایسا رنگ دیکھ۔ مانجھی کچھ لگا گن گنانے
جل اور بادل دونوں کے بیچ۔ اس راگ نے عجب سماں باندھا
تانوں نے اور زمزموں نے۔ نوکا پر غضب سماں باندھا
وہ راگ نہ کورا راگ ہی تھا۔ انوراگ پراگ بھرا تھا وہ
کھلتے ہی ادھر پنکج دیکھا۔ بس پریم پراگ بھرا تھا وہ

ویسے تو تھی وہ برساتی۔ لیکن مطلب کچھ اور ہی تھا
طالب کو راگ مطلوب نہ تھا۔ اس کو تو طلب کچھ اور ہی تھا
سنکشیپ میں وہ پہ بھی کیوٹ۔ بُلّی جس سے چِلّانے لگا
بادلوں کا جمگھٹ دیکھ دیکھ۔ دھیرے دھیرے یوں گانے لگا
گانا

بادروا گھر گھر آئے۔ نیا موری بہی جائے
جھنجھری ہے نیا۔ گہری ہے ندیا۔ گھور اندھریا سر پہ چھائے
ٹھور ٹھکانا نہ کوئی دکھائے۔ بھگتی تمہارے بنائے (رہا)
کہوں ستیہ سوگند کھائے۔ نیا موری بہی جائے
اب میرے بھیا ہو تم ہی کھویّا۔ چھوڑوں انگر یا تو بیڑا ڈوبائے
اب تو بھگتی پر بھو پار لگائے۔ بھگتی تمہارے نبھائے (رہا)
سیوک نے سوامی ہیں پائے۔ نیا موری بہی جائے
اِدھر جیسے ملّاح کی پلڑی ہوئی ملہار
جا پہنچی نوکا اُدھر۔ گنگا جی کے پار
سیتا اور لکشمن کے سمیت۔ پربھو جی کیے ناؤ سے اتر آئے
اب تک بھیتر تھے ست رج تم اب بھیتر سے باہر آئے
کیوٹ نے اُتر وداع مانگی۔ تینوں کو شیش نوا کر کے
بھگوان اس سے من ہی من۔ رہ گئے ذرا سنکچا کر کے
گو آج فقری ٹھاٹ میں ہیں۔ لیکن بو تو شاہانہ ہے
ہیرا ہیرا ہی ہے۔ چاہے پتھر کے مول بکانا ہے
عادت تو وہی راجسی ہے۔ کس طرح تیاگ دیں رام اُسے
"جس کسی سے کوئی کام لیا۔ فوراً" دیدیا انعام اُسے
لیکن اب دینے کو کیا ہے۔ کو بین ہے میوں کا پٹ ہے
"کچھ دیا نہیں" "دے سکے نہیں" بس اتنی سی سنکچاہٹ ہے

جان گئی اردھانگنی ۔ پت کے من کی بات
دینے کو کچھ ہے نہیں۔ اس سے پربھو سکچات
اپنے سوامی کی سکچاہٹ ۔ جس سے نہاری سیتا نے
انگلی سے اپنی من مندری ۔ اس سمے اُتاری سیتا نے
بھگوان کے ہاتھوں میں دے کر۔ یہ کہا دیجئے گا اس کو
جس پرکار بھی ہو پرانیشور۔ سنتشٹ کیجے گا اس کو
سیتا کی مندری لے دینے سیتا ناتھ ۔
تبھی کہا ملاح نے "وہیں لوا کر ماتھ
مزدوری تو میں نے اپنی ۔ ہے ناتھ پیشتر لے لی ہے
اور وہ بھی اپنی منہ مانگی ۔ اپنا جی بھر کے لے لی ہے
چرنوں کی رج جو دھوئی تھی ۔ وہ کیا تھی؟ مزدوری تھی وہ
جیون بھر کی مزدوری تھی ۔ بس ایسی مزدوری تھی وہ
کوٹان کوٹ جنموں کی بھی ۔ مزدوری اُس پہ واری ہے
ہے ناتھ ایک جُز پر اُس کے ۔ بیکنٹھ لاکھ بلہاری ہے
چُک گئی مجبوری جب میری ۔ تو رہا آپ پہ بھار نہیں
اُدھار رہو گیا جب میرا ۔ تو کوڑی رہی اُدھار نہیں
کچھ کچھ ویاکل ہو چلا ۔ تھا وہ کومل گات
تبھی چتر ملاح نے ۔ کہی دوسری بات
"میں نے جو ناؤ پہ گایا تھا ۔ وہ گانا ایک اشارہ تھا
اقرار وہیں من ہی من میں ۔ کچھ میرا اور تمہارا تھا
میں گنگا گھاٹ کا مانجھی ہوں ۔ تم بھو ساگر کے کھیوٹ ہو
میں اس دھارا کے تیر پہ ہوں ۔ اور تم اُس دریا کے تٹ پہ ہو
مزدور کہیں مزدوروں کو ۔ مزدوری دیتے ہیں بھیا؟
ملاح کہیں ملاحوں سے ۔ ملاحی لیتے ہیں بھیا؟
اپنے کو رِنی سمجھتے ہو ۔ تو رِن تم وہیں چکا دینا
ہیں نے ہے تم کو پار کیا تم مجھ کو پار لگا دینا

اب پربھو گدگد ہو گئے پلک اُٹھا سب گات
تب چھیڑی ملّاح نے ۔ وہیں تیسری بات

"تُم ہوئے ہو راہ سے یوگی ۔ یہ موقعہ نہیں انعام کا ہے
اسوقت میں دنیا اور لینا ۔ کس ارتھ کا ہے کس کام کا ہے
جب چودہ برش پورن ہونگے ۔ اور لوٹ کشل سے آؤ گے
اُس سمے ناتھ میں لے لونگا ۔ جو کچھ مجھ کو دے جاؤ گے"
دیکھو کیوٹ کی چترائی ۔ کیا تہ کی بات بچار "نا ہے
پہلے پرلوک سُدھار چُکا ۔ اور اب یہ لوک سُدھارتا ہے
مطلب یہ ہے واپس ہوں جب ۔ تب بھی یہ اسی گھاٹ آئیں
اُس پار بھی میرے ہی دوارا ۔ میری ہی نوکا پر جائیں
جس طرح شُلبھ ورشن ہیں آج ۔ تب بھی یہ اسی طرح پر ہوں
جل بھی ہو اور کٹھوا بھی ۔ یہ چرن اور میرے کر ہوں
مانو سب طرح سے سیوک نے ۔ سوامی کو رنی بنایا ہے
جو کبھو بندھن میں نہیں بندھا ۔ وہ اس بندھن میں آیا ہے
وششٹھ کوشلیا نے باندھا ۔ تپ کر کے جس کو ناتوں میں
کیا بات ہے اُس کو باندھ لیا ۔ ملّاح نے باتوں باتوں میں
یہ پریم ہے یا ہے سوارتھ تیاگ ۔ جو کچھ بھی ہے وہ پورا ہے
جُھکتا ہے یہاں قلم اپنا ۔ رہتا مضموں ادھورا ہے
اس لئے یہی لکھ دیتے ہیں ۔ بس دھنیہ دھنیہ وہ کیوٹ ہے
بہ دھنا و دھنیہ پتوار دھنیہ ۔ اور دھنیہ وہ گنگا کا تٹ ہے

اُدھر سُروں نے بھی کیا ۔ پھولوں کو برسائے
"دھنیہ ہے مانجھی گاؤں کا ۔ دھنیہ رام رگھورائے"
اِدھر لگا کر ہردے سے ۔ نانا بھانت سراح
بھکت دان دے پربھو نے ۔ وداع کیا ملّاح

گہہ نشاد جو ساتھ تھا۔ بول اُٹھا "کیا خوب"
دیکھ حیرت وہ اُس سمے۔ گیا پریم میں ڈوب
پھر نہائے بھاگیرتھی۔ بھاگیرتھ کُل رائے
گنگا سے کہنے لگی۔ سیتا شیس نوائے

گانا

جے گنگے ماتا۔ جے جے گنگے ماتا
جو جن تم کو دھیاتا۔ من بانچھت پاتا۔ جے جے
سُکھ داتا تم۔ جگ تراتا تم۔ تربھون وکھیاتا
پھول جو لیکر آتا۔ پھل لے کر جاتا۔ جے جے
کتنے ہی پاپی اس جل سے پرم دھام پاویں
تارے گنے نہ جاویں۔ تارے گن جاویں جے جے
ہاتھ جوڑ بنتی ہے میری۔ اِس نیت استھل میں
آویں کشل سہت کوشل پت۔ کوشل میں جے جے

ــــ ا-٥-ا ــــ

لے اشیش سُر سری سے۔ پھر نوا کر ماتھ
چلیں بنوں کو جانکی۔ راگھویندر کے ساتھ

بن گمن کا خاص درشیہ وہ [illegible] میں جہاں لبھاتی ہیں
آگے ہیں رام لکھن پیچھے۔ درمیان میں سیتا جاتی ہیں
ہیں رام لکشمن برہم جیو۔ جانکی پرکرت دیوی سی ہیں
یا سور یہ شیش ہیں دے دونوں۔ اور مدھ میں یہ پرتھوی سی ہیں

آگے چل تینوں جنے۔ نہائے تیرتھ راج
پھر اُس آشرم میں گئے۔ جہاں تھے بھاردواج

تھی ایک تربینی سنگم پر۔ ایک اس آشرم میں رہتی تھی
وہ تو استھول روپ میں تھی۔ یہ سوکشم روپ میں بہتی تھی

تھی وہاں پہ گنگا اور جمنا۔ اس جگہ گیان اور بھکتی تھی
وہ ناش پاپ کا کرتی تھی۔ اس میں بھو ناش کی شکتی تھی
جس طرح وہاں پر سرسوتی۔ بہتی تھی گپت روپ ہوکر
ویسے ہی یہاں سادھو کریا۔ رہتی تھی گپت روپ ہوکر
بس بھید تھا اتنا اس کا پھل۔ دوسرے جنم میں ہوتا تھا
اس میں "تتکال موکش ہوتی۔ جیسے ہی لگتا غوطہ تھا

ایسی اُتم جگہ میں ٹھہرے آ سدن رام
بیت گئی ست سنگ میں صبح اور وہ شام
آگیا دیتے تھے نہیں ۔ مُنی ور بھاردواج
بجھ پرکار کر پر ادھکار۔ وداع ہوئے رگھوراج
کہنے لگے نکھاد سے۔ آگے چل رگھوناتھ
"بھیا اب گھر جاؤ تم رہے بہت دن ساتھ"
بھگت نہیں تھا مانتا۔ پر پربھو نے سمجھائے
وداع کیا اب پریم سے۔ اُس کو ہردے لگائے

جس گرام نکٹ پر بھو جاتے تھے بس وہاں بھیڑ لگ جاتی تھی
جو انہیں پیادہ دیکھتا تھا۔ اُس کی چھاتی بھر آتی تھی
نر ناری سب یہ کہتے تھے "دیکھو بدھ کی گت الٹی ہے
ایسوں کو بن میں بھیجا ہے۔ بوڑھے پن میں مت الٹی ہے
سچ ہے ویسے ایسوں ہی پر۔ اُٹھتی ہے نظر زمانے کی
کھلنے والے پھولوں پر ہی۔ آتی ہے لو مرجھانے کی
ایسے کومل سکماروں کی۔ جب ایسی کٹھن اوستھا ہو
تو پھر سادھارن لوگوں سے۔ سکھ دکھ کی کیسے گنتا ہو
او چھوٹی دنیا کی آتی ۔ [illegible] ہے [illegible] صورت پر
تو انہیں دیکھ پھر [illegible] دیکھ ۔ [illegible] اپنی اس [illegible] پر"
سمجھو دیتے تھے [illegible] ۔ [illegible] کو [illegible]
[illegible] ہے [illegible] یکساں

اور دوسرے گرام ڈھنگ پہنچے جب رگھرائے
لگیں بوجھنے ناریاں۔ سیتا کے ڈھنگ آئے
کیوں جی تم کہاں سے آتی ہو۔ کس گاؤں کی رہنے والی ہو؟
کنتی ہو تم کس کے گرہ کی کس آنگن کی آجیالی ہو؟
سانورے اور گورے جو ہیں۔ سو کون تمہارے ہیں دونوں؟
کس کل کے دیپک ہیں دونوں۔ کس ماں کے پیارے ہیں دونوں؟
یہ سنتے ہی سیانے۔ کی کچھ دھیمی چال
بتا دیا سنکشیپ میں۔ اپنا تھوڑا حال
کہہ دیا " یہ گورے سے جو ہیں۔ سو میرے دیور ہیں سجنی
سے نام لکشمن جی اِن کا۔ او دھنبش کنور ہیں ہے سجنی"
پھر پہ بھو کو پٹ گھونگٹ ہی میں۔ بتلا کر تر چھے نینوں سے
"پ مجھ داسی کے سوامی ہیں"۔ کہہ دیا سیانے سینوں سے
جان گئیں سب ناریاں۔ ہیں وے سیتا ناتھ
پھر بھی کچھ نے ہنس کے کہا ہنسی کے ساتھ
" جی ایک بات تو رہ ہی گئی۔ اس کا کچھ کام نہیں ہے کیا؟
اِن کا تو نام لکشمن ہے۔ اور اُن کا نام نہیں ہے کیا؟
سُنکر یہ بات ناریوں کی۔ رہ گئیں جانکی سکُچا کر
مُنہ کھول کے اپنا بند کیا۔ پھر چلدیں آگے مُسکا کر
اسی طرح کرتے ہوئے۔ بھرمن اور آنند
بالمیک کے آشرم۔ میں پہنچے سُکھ کند
بولے مُن مہاراج سے۔ سری رگھوراج کرپال
"بتلاؤ ایسی جگہ۔ جہاں رہیں کچھ کال"
بالمیک کچھ ہنس پڑے بولے " سنئے رام
رہنے کو سُکھ دھام کے۔ بتلاتا ہوں دھام

اُس جگہ کرو وشرام جہاں ۔ سروم کھلو دم برہم ہی ہے
جس جگہ پرکرت اور برہم جیو ۔ ہے ایک بھی اور پرتھک بھی ہے
کرتا کارن اور کریا جہاں ۔ درشٹا درشن اور درشیہ میں ہیں
ہیں جُدے جُدے تینوں لیکن ۔ تینوں ہی ایک سروپ میں ہیں"

پربھو بولے" کہنے لگے ۔ مُنی تم تو ویدانت
رہنے کو بتلا رہے ۔ جگہ کوئی ایکانت"

تب بالمیک بولے" اچھا ۔ جس جگہ دیو کا پوجن ہو
نیویدیہ ہو ۔ پُشپ ہو ۔ اکشت ہو ۔ کرپور ہو ۔ دھوپ ہو چندن ہو
آچمن کی ہو نئی پرتما ہو ۔ گھو رشن آپچار ہو ارچن ہو
اس جگہ رہو ہے رام جہاں " جگدیش ہرے" کا گائن ہو"

رگھنندن نے پھر کہا " پوچھا تھا استھان
آپ سُنانے لگ گئے ۔ اُپاسنا کی " تان

پھر کر بالمیک بولے" اچھا ۔ جہاں سنت سماگم ہو
ہو ویدک شاستر کا منتھن شردھا بھگتی اور گیان کا سنگم ہو
اکتھا ہو کتھا پرسنگ جہاں ۔ یا ہر کیرتن کا جمگھٹ ہو
اس جگہ رہو ہے رام جہاں ۔ سوہم داسو ہم کی رٹ ہو

بول اُٹھے پھر سیاپت " کُھل کر دو تو کوئی راج
آپ سجانے لگ گئے ۔ اب کوتا کا ساج"

"کوتا کی بات نہیں ہے کچھ یوں بولے بالمیک پھر بھی
" تم پوچھتے ہو رہنے کی جگہ ۔ تو سُن لو ٹھیک ٹھیک پھر بھی
جس گرہست کے گھر تلسی ہو ۔ اور گئو ہو شالگ رام بھی ہو
جس کا سب کرم ساتوک ہو ۔ نسوارتھ ہو نشکام بھی ہو
جس کے گھر پتا ۔ پتر ۔ بھراتا ۔ سب بندھے ایک دھاگے میں ہوں
ماں ۔ بیٹی بھگنی اور بدھو ۔ سب سُمت روپ تاگے میں ہوں
ناری گرہ چریا کرتی ہوں ۔ نر کرتے ہوں اُدیوگ سدا
ایسے گھر رہیے رام چندر ۔ ہوتا ہو جہاں سنجوگ سدا"

"پھر وہ ہی" - یوں رام نے - کہا مند مسکاتے
والمیک بولے "ذرا - سن تو لو رگھراتے
ایرشا اور دویش کی اگنی سے - جس کا جی کبھی نہ جلتا ہو
ستیتا ایکیتا کا دیپک - جس من مندر میں جلتا ہو
گا رستیہ پریم کی سیرتا ہو - اور جہاں پریم کا ساگر ہو
اس جگہ رہو جس جگہ رام - سب کا سمان برابر ہو
جو کام سماج کا کرتا ہو - اور عزت نہیں چاہتا ہو
کرتا ہو نتیہ پروپکار پر - شہرت نہیں چاہتا ہو
باہر سے جیسا نشچھل ہو - بھیتر بھی ویسا نرمل ہو
لینا دینا کہنا کرنا - دونوں ہی جس کا اجل ہو
بلوان ہو ہمت والا ہو - محنت سے کبھی نہ اوبا ہو
اس کے وچار گرہ میں ٹھہرو - جو دیس پریم میں ڈوبا ہو
وادی پر تو وادی بن بن کر - بھائی بھائی لڑتے نہ جہاں
نردھن کا خون چوسنے کو - دھنپت پیچھے پڑتے نہ جہاں
مذہب اور دھرموں کے جھگڑے - طوفاں نہ جہاں اٹھاتے ہیں
یا حاجی جہاں کہار کے - بھاڑا اور سود نہ کھاتے ہیں
دولت والا ہونے پر ہی - اونچا آسن ملتا نہ جہاں
ہر ایک غریب آدمی سے - نفرت رئیس کرتا نہ جہاں
ہوتا ہے سرودا نیائے جہاں - گن جہاں بل جہاں چھیما جہاں
ہے بشمبھر تم وہیں رہو - رہتا ہے وشوکا پریم جہاں
پر دھن متی کے سدرش جہاں - پر ناری مات سمان جہاں
بھگوان رہو تم اسی جگہ - ہوتا ہے بڑوں کا مان جہاں
سنتوش جہاں وشواس جہاں - سچ نشٹھا اور پرتیت جہاں
تم وہیں رہو ہے نیت جہاں - تم وہیں رہو ہے پریت جہاں

جس جن کی آس تمہیں تم ہو۔ جس جن کی ٹیک تمہیں تم ہو
اس کی آنکھوں میں باس کرو۔ جس کے بس ایک تمہیں تم ہو"
بس یہ ہی کہتے ہوئے پلک اُٹھے مُن رائے
ہاتھ بڑھاکر ہردے سے۔ پربھو کو لیا لگائے
سُستھر ہوکر پھر لگے۔ کہنے مُنی مُن رائے
"اچھا اب ایک ٹھاؤں میں دیتا ہوں بتلائے
سرو گیہ آج بن کر ابھمان۔ جو ٹھاؤں پوچھنے آئے تھے
اس کارن بیٹے بھی اب تک۔ بہرے گھر دِکھلائے تھے
اب سُنو نکٹ ہے چتر کوٹ۔ کچھ شوک۔ دُوند نہ تراس جہاں
ہے جگن تو اس اُچت ہو تو۔ کریئے کچھ کال تو اس وہاں"
چتر کوٹ میں بن گیا۔ سُندر پرن نکیت
ٹھیر گئے رگھونش مُن۔ سیتا لکھن سمیت

گانا

دھنیہ دھنیہ چتر کوٹ ٹھہرے جہاں راجہ رام
اتِ پاون من بھاون۔ ہلساون ہردے دھام
بہہ رہی مند اکنی ہے۔ وا یوتاپ ناشنی ہے
پھول پات سب سُہات۔ چہچہات پکشی گن مُدام
روز بسنت سہائے۔ پر مُدت کرنے کو
گر ی بن سب سرسائے۔ پر مُدت کرنے کو
جل تھل نبھ چر تمام۔ گاتے ہیں رام نام
لجت ہے سورگ دھام۔ ہرشت ہے رادھے شیام

سماپت

نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھکر لوگوں نے ہوبہو اسی رنگ اور ڈھنگ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں. نقالوں کی کئی سالوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے. یہ نقلی کتابیں بکسلر کو بیچاتی ہے جسے بکسلر ۲ آنہ ۳ آنہ ۴ آنہ میں بیچکر فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے خریدار جب اس نقلی اور ناقص چیز کو گھر پہنچ کر دیکھتا اور پڑھتا ہے تو پچھتاتا اور افسوس کرتا ہے خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی ہر اصلی کتاب پر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں. اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ "رادھے شیام" یا "رادھے شیام واشسٹھ" "طرز رادھے شیام" چھپا ہوا دیکھیں انہیں قطعی نقلی سمجھ لیں. وہ ہمارے یہاں کی اصلی نہیں ہیں. ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت رادھے شیام جی کے نیچے دئے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں. ان دستخطوں کو پہچان لیجئے۔

राधेश्याम कथावाचक

نیاز کیش: منیجر رادھے شیام پستکالیہ - بریلی

سُونی ایودھیا

رام کتھا نمبر ۸



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن
شری ہری کتھا وشارد. کوی رتن

پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

سری رادھکا رپرکاشک کے آدھین ہیں

شری

رام کتھا

ایودھیا کانڈ

سوُنی ایودھیا

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن - کلا ندھی - کاویہ کلا بھوشن - کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

بریلی

آٹھویں مرتبہ ۱۰۰۰ جلد   ۱۹۶۲ء   قیمت فی جلد ۲۰ نئے پیسے

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ - بریلی

پرارتھنا

جے رگھوپت جے شری پت
جے جگپت ۔ تربھون پت
کوشل پت ۔ سیتا پت
جے گنپت ۔ جے دھن پت
مایا پتے ۔ کملا پتے
بھوپت بھوپت ۔ جن پت ۔ جیون پت
وسرتھ تینم ۔ کردنا تینم
رُج تاپ ہرم ۔ الھادکرم
وردم بل دم ۔ لیش دم سکھدم
کلیان پردم ۔ سیتا رمنم
جے نرپت ۔ جے سُرپت
راگھوپت ۔ تن من پت





راج رہے آنند میں چترکوٹ بھگونت
اب وہ سُنیے جس طرح آیا اودھ سُمنت

آنند کند تھے جب تک۔ تھا تب تک آنند سروپ وہ رتھ
چھب دھام کا ہوتے ہی دیوگ۔ ہو گیا بھیانک روپ وہ رتھ
جو رتھ گھر تھا پریہ بار تھ کا۔ وہ آج سراسر سوارتھ ہے
رتھ ہے یا بنا منورتھ کا۔ یہ اوجڑ گاؤں اکا رتھ ہے
منتری نے جب گھوڑے جوڑے۔ توڑے دیتے ہیں رتھ کو وہ
سوٹے کھا کے بھی نہیں بڑھتے۔ چھوڑے دیتے ہیں رتھ کو وہ
موکھ زور ہوئے ہنہنا رہے۔ اڑتے ہیں دولتی مارتے ہیں
سارتھی کھینچا تا ہے جب۔ تو بری طرح پھنکارتے ہیں
چلتے ہیں تو کھائی خندق کا۔ دھیان چھوڑ کے چلتے ہیں
بن کے ویاکل ہرنوں کی طرح۔ چوکڑی چھلانگیں بھرتے ہیں
جب رام کوئی کہہ دیتا ہے۔ تو وہیں ٹھٹک جاتے گھوڑے
پیچھے کو دیکھ کر بار بار۔ جھٹ جھجھک اٹک جاتے گھوڑے
ان گھوڑوں کی ان پشوؤں کی۔ جب ایسی بری اوستھا ہے
تو اس بوڑھے کی منتری کی۔ کس طرح بتائیں دشا کیا ہے
الو منتری ہے مرتک تلیہ۔ رتھ ارتھی تلیہ دکھاتا ہے
گھوڑوں کے کندھوں پر مُردا۔ اس اودھ مسان میں جاتا ہے

دل میں پوچھے گی اودھ چھوڑے کہاں کرپال
تب کس کس سے کہوں گا میں وِیوگ کا حال
یہی سوچکر رات میں پہنچا اودھ سُمنت
رتھ کو دوارے چھوڑ کر۔ محلوں گیا ترنت

دیکھا ابھی وہ بوڑھا نرپ۔ شیا پر پڑا کراہ رہا
کتنا جل بہا میگھ دوارا۔ پھر بھی دُکھ سندھ اتھاہ رہا
یہ کرم بھوگ تھا یا اپنے آنکھوں کے نُور کی ممتا تھی
یا بوڑھے کشتری راجہ کے پرن کی یہ کٹھن پریکشا تھی
سب انگ شتھل تھے اُتھل پتھل رگ رگ میں شول گڑ رہا تھا
مُردنی چھا رہی تھی موکھ پر۔ ٹھنڈا سب بدن پڑ رہا تھا
زندگی اگر کچھ تھی تو یہ۔ تھے نین دوار پر لگے ہوئے
منتری سُمنت آتا ہوگا۔ اس انتظار پر لگے ہوئے

جبھی سُمنت وزیر نے آکر کیا پرنام
روگی شیا سے اُٹھا۔ کہا" کہاں ہیں رام؟"
مانو ہر ذرہ وہاں۔ لیتا تھا یہ نام
پوچھ رہے تھے محل بھی کہو کہاں ہیں رام؟

اس سمے دشا جو سیچ کی تھی۔ وہ آتی نہیں بیان میں ہے
معلوم یہ ہوتا تھا منتری۔ سرتاپا پرفستان میں ہے
پھر ہوئی وہی دھن رام کہاں؟ آکاش بھی بولا رام کہاں؟
او منتری کے بُت اُتر دے۔ اب رام کہاں؟ آرام کہاں؟
اس نام کی بوٹی سے مُردے۔ منتری میں ذرا جان آئی
"ہیں رام کہاں" اس اِمرت سے گونگے میں کچھ زبان آئی
بولا" رتھ کو اور مجھے چھوڑ۔ نوکا پر رام سوار ہوئے
میں رہا دیکھتا پتھر سا۔ وے تینوں گنگا پار ہوئے

بس اتنا ہی کہہ سکا سچو ہردے کو تھام
اِتنے میں پھر دھن ہو ئی تن گئے نیوں کو رام؟
منتری کے مکھ سے ہاں نکلی۔ دشرتھ کے مکھ سے ہا نکلی
اس ہاں اور ہا کے ساتھ ساتھ سب شریر سے جوالا نکلی
جس طرح سویرے کا دیپک بجھنے سے پر تھم بھڑکتا ہے
اس مرن سیج پر اسی طرح رگھو کل کا راو تڑپتا ہے
"منتری! منتری!! ستیہ ہی گئے ہیں بن کو رام؟
رہی سہی امید بھی۔ جاتی رہی تمام
جب لچھمن گیا۔ رگھبیر گیا۔ ہمراہ ہیں وہ سیتا بھی گئی
تن گیا پران بھی چلا گیا۔ اور ساتھ ساتھ آشا بھی گئی
چھٹپٹا چکے ہیں بہتیرے۔ اس جگت جال میں پھنس کر ہم
ڈوبے ہیں سر سے پاؤں تلک سنسار سندھ میں دھنس کر ہم
آتے ہی ہم یہ سیکھے تھے۔ یہ میرا ہے وہ تیرا ہے
جانے کے پہلے دیکھتے ہیں۔ بس چاروں اور اندھیرا ہے
سامان سرائے کے جتنے ہیں وے سب سرائے میں رہتے ہیں
یاتری خالی ہاتھوں آکر۔ خالی ہاتھوں ہی چلتے ہیں
جگ سے ممتا رکھنے والے۔ آکر دیکھیں یہ نام میرا
کس شوق کا تھا آغاز مرا۔ کس درد کا ہے انجام میرا
اسی سمے بہار کے۔ بھنک پڑی یہ کان
چھیڑ رہا تھا دوار پر۔ کوئی ایسی تان

گانا

دیکھو آنکھ پسار یار۔ دنیا مطلب کی ہے
ماتا اپنے بیٹے کو تو جانتی ہے بس پھول
سوتیلا بیٹا چبھتا ہے۔ ایسے جیسے شول
بات یہ بڑے غضب کی ہے یار دنیا مطلب کی ہے
نار شیلی یہ کہتی ہے۔ ہٹ میری رہ جائے
پت کا چاہے گھر اجڑے یا پران پہ بپت آئے
ہائے چاہت اس ڈھب کی ہے یار و دنیا مطلب کی ہے

راگی کا یہ راگ تھا۔ یا ویراگیہ پلنیت
اتھوا روگی کے لئے۔ تھا انتم سنگیت
دیوٹ پر جل رہی تھی۔ جب دیپک کی جوت
شیا پر بہ رہا تھا۔ تب وچار کا سُروت

سچ ہے دنیا مطلب کی ہے سچ ہے دنیا ''...'' کی ہے
اس مطلب والی دنیا میں۔ یہ ہی حالت ہم سب کی ہے
لعنت ہے ایسی ہستی پر۔ دھکار ہے ایسے جیون پر
جب اپنا ہی ادھکار نہیں۔ اپنے تن پر اپنے من پر
طاقت ہو تو اس بندھن سے۔ ہو کر سوتنتر باہر آؤ
ہستی میں جینا چاہتے ہو۔ تو نیتی سے مر کر آؤ

دُنیا تو جب چھوڑتی نہیں۔ دو زندگانیائے
تو بس ہم بھی ڈھونڈھتے ہیں دوسرا اُپائے

تو الجھن دے بیاری دے۔ دُر بلتا چنتا دے من کو
مجبور یہاں تو ہو دیگی۔ کھو دیویں گے ہم جیون کو
داسیو۔ تم اپنا کام کرو۔ رانیو تم اپنا کام کرو
ہے رامچندر چودہ برسوں۔ تم بن ہی میں بشرام کرو
بادلوں سدا کی نائیں تم۔ چو ماسے میں چھائے رہنا
سورج تم محلوں کی چھت پر۔ یوں ہی اُٹھتے جاتے رہنا
جگنو کی طرح دیپ تو کیوں۔ دھوکا دے دیکر جلتا ہے
تو قائم رہ وشرتھ کیول۔ کیول وشرتھ ہی چلتا ہے
پرلوک میں پرمارتھ چلتا۔ سنسار میں سوارتھ چلتا ہے
بستی کے باہر رتھ چلتا۔ محلوں میں دشرتھ چلتا ہے
سنکلپو تم بھی چلتے ہو؟۔ اچھاؤ تم بھی چلتی ہو
پراتوں کے ساتھ رہیں! ہیں!! آشاؤ تم بھی چلتی ہو

تم رہو ابھی چودہ برشوں ۔ تم کو تو سادھن کرنا ہیں
راجیونین کے ایک بار ۔ پھر انتم درشن کرنا ہیں
یہ کہہ کچھ مورچھت ہوئے پلا ذرا انتراَم
بیچینی نے زباں سے پھر کہلایا "رام"
کوشلیا نے اِس سمے ۔ کی وہ جگہ پوتر
نے آئی وہ کہیں سے ۔ ایک رام کا چتر
وہ چتر ہاتھ میں آتے ہی ۔ بوڑھا تڑپ گیا چترووت ہو
مانو دو ایک گھڑی کو پھر ۔ جی گیا پتھک جیون مرت ہو
لیکھنی نہ لکھ سکتی ہے اب ۔ جو بھاؤ اٹھے روگی کے من میں
کچھ دیر بعد پھر رام کہا ۔ اور پھر مورچھا دیا پی تن میں
اب کی جو آنکھیں کھلیں ۔ تو عجیب تھا حال
یا تو اب اُنماد تھا ۔ یا تھا کوئی خیال
کوشلئے ۔ کوشلئے دیکھو ۔ وہ کیا ہے ؟ دیکھو وہ کیا ہے
کچھ نہیں کچھ نہیں ۔ کوئی نہیں ۔ کوئی بھی نہیں وہم سا ہے
ہیں! وہم نہیں یہ وہم نہیں ۔ پھر پھر نظروں میں آتی ہیں
پہچان لیا یہ وے ہی ہیں ۔ وے ہی روحیں دکھلاتی ہیں
موندی کھولی آنکھ پھر ۔ پھر کچھ آیا دھیان
بولے "کوشلئے سنو ۔ میرا ایک اکھیان
جن دنوں میری ترنائی تھی ۔ تھا پرشرموں میں چڑھا ہوا
اکھیٹ کھیلنے کا بھی تھا ۔ اُوتساہ اُن دنوں بڑھا ہوا
ایک دِوس ایک مرگ کے پیچھے ۔ مگ وسر گیا آخر میرا
ہو گیا اُس طرف ہرن ہرن ۔ چھوٹا اُس طرف شبد میرا
اتنے ہی میں شبد ایک ۔ ہوا ذرا گمبھیر
سنا شروں دُوارا ۔ کہیں بول رہا ہے نیر

سمجھا ہیں یہ ہے میرا۔ کھویا ہوا شکار
شاید جانا چاہتا ہے۔ سرتو کے پار
کوشلیے تم یہ جانتی ہو۔ میں دھنرویدیہ میں شکست ہوں
ہو لکشیہ بھید یا۔ شبد بھید۔ دونوں بھیدوں سے پرچیت ہوں
اسلئے شبد ہی پر مینے۔ کرلیا لکشیہ۔ نشچے اپنا
پھر اسے لکشیہ پر اُسی سمے۔ شر چھوڑ دیا تر بھے اپنا
پہنچا تو بان لکشیہ ہی پر۔ پر لکشیہ نہیں وہ بان کا تھا
گھاتک تھا جس کے پران کا وہ۔ وہ پران بس اپنے پران کا تھا
ہا! اسے یاد آتے ہی وہ۔ ہوتے ہیں رونگٹے کھڑے میرے
کیوں گیا شکار کھیلنے میں۔ کیوں بھاگیہ پہ پتھر پڑے میرے
ٹھہرو دم لیلوں ذرا ابھی بہت ہے بات
نہیں سنے جاؤ پریا۔ رہی ہے تھوڑی رات
بان کے لگتے ہی ہوا۔ کرنا کا سنچار
کسی چٹیلے ہردے کی۔ آئی آرت پکار
گھبرا کر میں اُس اور چلا۔ سوچا یہ کیا بھو تو یہ ہوا
مجھ ہت بھاگی کے ہاتھوں سے آہت یہ کوئی منشیہ ہوا
جیوں جیوں ان میں آگے بڑھتا تھا۔ تیوں تیوں پکار وہ بڑھتی تھی
آکاش کے نرمل پردے پر، کالی بادریا چڑھتی تھی
اب صاف سمجھ میں آتا تھا۔ داڑون دُکھ کوئی سہ رہا ہے
ہا۔ ماتا! پتا!! پتا! ماتا!! ۔ یہ بار مبار کہہ رہا ہے
پہنچا تیر سمان ہی۔ میں بھی اُس کے تیر
کانپ رہا تھا اُس سمے سریو کا بھی نیر
اب میں گھائل کے پاس میں تھا۔ لیکن دل میرے پاس نہ تھا
میں تھا مشر پر تھا آنکھیں کھلیں پہ قائم ہوش حواس نہ تھا

جیوں تیوں یہ شبد کہے بیٹے۔ "تم کون ہو؟ بولو اُتر دو
ہے نردوشی دوشی ہے کھڑا۔ جو دناڈ ہو نردھارت کردو
میں اودھ پوری کا دشرتھ ہوں۔ میرا ہی بان ہتیا ما ہے
پڑ کر شکار کے دھوکے میں میں نے ہی تم کو مارا ہے
یہ کہہ کر گھائل کے سمیپ بیٹھا میں گھاؤ سنبھالنے کو
جن ہاتھوں سے چھوڑا تھا بان۔ ان سے ہی اسے نکالنے کو
نکلی ساتھ ہی بان کے ایک رودھر کی دھار
گونج اٹھی پھر پورے دت بن میں کروں پکار
کہہ کر ماتا! ہائے پتا!! جب گھائل نے کھولیں آنکھیں
تب نیچے جانو میری بھی - ڈبڈبا اٹھیں۔ ڈولیں آنکھیں
اُس بان کا بدلہ لینے کو - آئیں اس طرح نکل آنکھیں
رولیں میری آنکھوں میں آ۔ اُس دُربل کی نرمل آنکھیں
ملے پر سپر اس طرح - دو دو دو پیلے نین
درد مند نے تب کہے دردبھرے کچھ بین
دشرتھ تم راجہ دشرتھ ہو۔ میں دھنیہ ہوا درشن کرکے
وہ بان مبارک ہے جس سے۔ پر لوک جا رہا ہوں مرکے
راجن شکار کے دھوکے میں۔ ہو گیا شکار اگر میرا
تو اس میں دوشی نہیں آپ - آگیا انت اوسر میرا
او دھیش شرون ہے نام میرا۔ میں اک لگھو داس تمہارا ہوں
ماں باپ ہیں اندھے اور بوڑھے - انکا میں ایک سہارا ہوں
میں بُرجب آگی ہوں جنم میرا۔ گذرا ماں باپ کی سیوا میں
اور آج مرا بھی ہوں آکر - تو مرا ماں باپ کی سیوا میں
ایشور سے یہی پرارتھنا ہے۔ ایشور سے یہی کامنا ہے
جاتی مرنے والے کے سنگ۔ یہ جیتی ہوئی داستاں ہے

چکھتے جنم جنمانتر بھی - یہ بھگت پتا ماتا کی ہو
جب کبھی بھی ہووے جنم. جنم تب بھینٹا جنم داتا کی ہو
راجن جگ اور جگ کے سکھ کی - اب مجھے نہ کوئی ضرورت ہے
مرنے والے کی مرنے کے - پہلے یہ تمہیں وصیت ہے
اندھے اور بوڑھے ماتا پتا کی - میرے ذرا خبر لینا
آکر جیون مجھے سنبھالا تیوں - ان کی بھی سُدھ جا کر لینا
اس لوٹے میں پانی بھر کر - لیجا کر انہیں پلا دینا
ہو گی یہ انتم مجھ پہ دیا - پیاسوں کی پیاس بجھا دینا
او دھیش دیش کے لئے آج - سندیش سناتا ہوں اپنا
آدیش نہیں اپدیش نہیں - اُدیش بتاتا ہوں اپنا
گرودکتی سمجھنا نہیں - ہردے کی سرل شدھ گنجاریں ہیں
ایک پتر بھگت کے زدئیں روئیں کی - سبھاو بھری جھنکاریں ہیں

گانا

ماتا ہے میری شرتی پتا میرا ہے شبد ادم
ماتا پتا میں لین ہے سیوک کا رُوم روم
میں اُن کا دھرم پتر - وے دھرم آتما میرے
میں آتما اُن کا ہوں وے پرماتما میرے
ماتا ہی خوشی ہے میری میرا پتا ہی مود
بھنڈار ہے آنند کا - ماتا پتا کی گود
یہ پریم یہ انراگ - ہردے پہ چھا میرے
میں آتما اُن کا ہوں وے پرماتما میرے
مجھ کو تو مہادیو دے - اور دے مہا ماتا کی
ماتا پتا کے روپ میں دیتے ہیں دکھائی
کر دیتے ہیں اپرادھ وہی بس چھما میرے
میں آتما اُن کا ہوں وے پرماتما میرے
دیکر بھی پران بھار ہرن ہو نہیں سکتا
ماتا پتا کے رن سے ادرن ہو نہیں سکتا

رگ رگ میں رادھے شیام یہ رام اور رما میرے
میں آتما اُن کا ہوں۔ ویسے یہ ماتما میرے
پران کنٹھ تک آگئے دیہہ ہوئی نشکام
لینا ماتا اور پتا ہے اب آخری یہ نام
مات پتا میں لین ہو۔ جیو گیا پر لوک
کو شلئے وہ درشیہ تھا۔ اِت پوتر آلوک
میں زندہ تھا۔ یا مردا تھا! کیا تھا!! وہ نہیں سمجھا تھا
ایک لاش سامنے تھی میرے۔ سر میرا اُس پر رکھا تھا
سَریو کی لہریں بولتی تھیں۔ "ہا" ماتا پتا پتا ماتا
درختوں کی ڈالیں بولتی تھیں "ہا ماتا پتا پتا ماتا
کانوں کے بھیتر اُتر تھا۔ "اوشروَن کمار شروَن بیٹا
آکاش کے اوپر اُتر تھا" اوشروَن کمار شروَن بیٹا
یہ حالت کتنی دیر رہی۔ سو ٹھیک نہیں کہہ سکتا میں
جب یاد وصیت کی آئی۔ تو پانی بھر کر اُٹھا میں
انا دھی اندھے کے نکٹ پہنچا جب میں جائے
سوچا کس موہنہ سے کہوں ہو گیا جل آئے
جیوں تیوں دھیرج دھر کہا آگے پیچھے نیر
کہتے تو کہہ گیا پر۔ پانی ہوا شریر
وہ بولے جل لایا بیٹا۔ پر بڑی دیر میں آیا ہے
کچھ تجھے کشٹ تو نہیں ہو لمدل تو نہ تیرا گھبرایا ہے
سردی تو نہیں لگی ہے تجھے۔ کیوں بول ہو رہا بھاری ہے
چِنتا نہ ہلیں کچھ پیاس کی ہے۔ تو تو خوش اور سکھاری ہے
سوچ رہا تھا گھر امیں کیا اتر دوں ہائے
بنا کہے بنتی نہیں۔ کہتے کہا نہ جائے

کچھ ہو بولے گا نہیں جھوٹ

رگھوبنشی کا ستیہ ہے سدا پران کے ساتھ

ہے مہا ستے اور مہاستی۔ میں سَروَن نہیں ہوں دشرتھ ہوں

وہ بڑھاپے کی پر مار تھا۔ میں ایک ابھاگا۔ بخشو ہوں

سر یوتٹ مرا بان سے وہ۔ میرے شکار کے دھوکے میں

اپنا ہی پاؤں کلہاڑی سے۔ کٹ گیا کا ٹھ کے بدلے میں

کانپ کانپ کر کہہ سکا میں اتنی ہی بات

اُس اندھے کے ہردے میں لگا تیر آگھات

سر تھام کے وہ بولا ہیں کیا! اب جگ میں سَروَن کا نہیں

جب پران نہیں تو دیہہ نہیں۔ اور دیہہ گئے سنسار نہیں

جب نہیں سہارا اندھے کا۔ تو کیسے وہ چل سکتا ہے؟

ہو گیا سماپت تیل تو پھر۔ دیپک کیسے جل سکتا ہے؟

جل لایا ہے؟ جل جائے یہ جل۔ نہ جل ہی پران دلویں گے ہم

جس جگہ گیا ہے پران پتر۔ بس اُسی جگہ پہنچیں گے ہم

اب جل کیا امرت بھی آئے۔ تو اپنے لئے زہر سا ہے

ہم اندھوں کو تو سَروَن بنا۔ سوجھی سب تیری ''ایودھیا'' ہے

دشرتھ جل دیتا ہے؟ لا دے مت دے تو کیا دے سکتا ہے

جیون میں اور مرن میں بس۔ جل تو بیٹا دے سکتا ہے

اچھا دیتا ہے؟ ہاتھ پہ دے۔ پھل ملے گا اپنے آپ تجھے

آگے بڑھ کو شل کے راجا دیتا ہے اندھا شاپ تجھے

جس طرح بڑھاپے میں مرتا۔ یہ اندھا پتر چنتوں میں

تیوں ہی وہ یوگ میں بیٹے کے ہو مرتیو تیری بوڑھے پن میں

اتنا کہہ کر چیخ کر۔ لے بیٹے کا نام

وہ اندھا بھی چل دیا۔ دیہہ چھوڑ نِج دھام

کھڑا کھڑا میں سوچتا تھا۔ کیا کروں آ پائے
لگی مجھے یہ دوسری۔ منتھیا و دھنا ہائے
اتنے میں اندھن بول اٹھی۔ لیا سنگ پر ان کے ناتھ چلے
جب ناتھ چلے تو پران چلے۔ سمبندھ پران کے ساتھ چلے
آنکھیں تو پہلے ہی سے نہیں۔ اندھوں کی ٹیک شروں ہی تھا
جب شروں بھی نہیں رہا تو پھر فیصت بس ایک ہرن ہی تھا
ہا شرون! شرون کرتا ہے نہیں۔ ٹیرے ہے یہ اندھی میتا
گودی سہاگ سب سونا ہے۔ سونا سنسار ہوا دنیا
ہے برہم جہاں۔ بس جیو پر کرت۔ شوبھا ان میں سبھی وہیں
دے گئے جہاں تو گیا جہاں۔ میں بھی آتی ہوں ابھی وہیں
کانوں کو کھول ایودھیا پت۔ سن نے دلاپ اب اندھی کا
اندھے کا کشٹ مٹ چکا ہے۔ کر گرہن شاپ اب اندھی کا
جو مرے بھوگ کر اٹھتی ہے۔ وہ آگ نہ ٹھنڈی ہوتی ہے
اس لاش کے پاس کھڑی ہو کر۔ یہ رانڈ پتوتی کہتی ہے
پت کا شوکرم وہیں پڑا۔ یہ دیکھ آہ اٹھتی ہے میری
تو بھی جو مرے تو ٹھیک وقت۔ انتشٹ کریا ہووے نہ تیری"
بس یہ ہی کہتی ہوئی۔ شت اور پت کو ٹیر
اندھی بھی سُر پر چلی۔ لگی نہ جاتے دیر
آتی تھی من میں میرے۔ بار بار یہ بات
منتھیا اور یہ تیسری۔ ہوئی آج کی رات
پھر سوچا ہوگا وہی۔ جیسا ہو ہو تو یہ
اپرادھی کے واسطے ہے یہ ہی بھو تو یہ
چاہے اجان میں ہو پر میں۔ سو ویکار دوش یہ کرتا ہوں
ٹوٹی چھاتی کے شاپوں کو۔ ماتھے پہ اپنے دھرتا ہوں

ایشور جھوٹا بھی شاپ ہو یہ - تو بھی دشرتھ کو سچا ہو
اس شاپ کے کارن ہی پیدا، مجھ پُتر ہین کے بچا ہو
یہ سوچ کے دھیرج ہوا مجھے - لوٹا کر انت کریا سب کی
پر آج وہی دھیرج میرا دیتا ہے مجھے سزا تب کی
وے ہی روحیں وے ہی شکلیں اب میرے آگے آتی ہیں
کوشلیئے - کوشلیئے - دیکھو - وے مجھ کو پاس بلاتی ہیں

گانا

دنیا میں آج کس کو میں کیا بتاؤں کیا ہوں
پچھلا پہر نشا کا۔ دن کا ڈھلاؤ سا ہوں
وہ بھاگ ہوں جو پھوٹا - تارا ہوں وہ جو ٹوٹا
چھاتی پہ بھوم کی میں ایک بھار سا دھرا ہوں
گدی سے ہو جو اترا - سب کچھ چھنا ہو جس کا
راجا ہوں وہ تو بھوکوں مرتی ہوئی پرجا ہوں
اٹھتا ہوا دھواں ہوں - جاتا ہوا سماں ہوں
اچھائیں مر گئیں سب میں ایک اب چتا ہوں
ہے رادھے شیام باقی اتنی جگر میں گرمی
ہیں رام اب بھی میرے - میں اب بھی رام کا ہوں

رام رام کہہ - چھوڑے نرپ نے پران
ہوا دیپ بھی صبح کا - اسی سمے نِروان
کبھی لاش پر رانیاں - گرین پچھاڑیں کھائے
انتہ پور سے پرگٹ ہو - گھر گھر دیا پی ہائے

محلوں میں لاش ہے راجہ کی بن میں شری رام اور لکشمن ہیں
انتیشٹ کریا ہو کس پرکار - ننہال میں بھرت شترگھن ہیں
دنیا کی صورت صاف صاف - اس جگہ دکھائی پڑتی ہے
ہوں چار چار بیٹے جس کے - اُس کی یوں لاش بھٹکتی ہے

مہاراج کی مرتیو سے بدل گیا سب رنگ
کیکئی کی ہو گئی۔ بھید بھاؤ نا بھنگ
ہوئی اُتری شیس سے گئی داہ کی رات
آنکھ کھلی تو سامنے دیکھا ہوا پربھات
بولی کیکئی" نیترا پنا۔ اپنے ہاتھوں میں پاپیں نے
کیا جڑتا کی حد تو کاٹی ۔ اور پتوں کو سینچا میں نے
اس سمے سمترا ٹیرا دھی۔ کچھ دوش تمہارا بہن نہیں
دُردن اپنی پرار بدھ کے ہیں۔ برسوں تک اب توسدن نہیں
کوشلیا بولی کیا بتائیں۔ جو تھے پن میں یہ تاپ ہوا
اُس اندھے بوڑھے تاپس کا۔ اس پرکار پورا شاپ ہوا
محلوں میں جب اس طرح بڑھتا دیکھا کلیش
گرو وششٹھ نے آنکر۔ دیا تبھی اپدیش
ہے مہارانیو دھیر دھرو۔ رونے سے ہاتھ آئے گا کیا؟
کولاہل اور دلاپوں سے۔ مرنے والا جی جائے گا کیا؟
سنسار میں جس نے جنم لیا۔ وہ انت ایک دن مرتا ہے
جو بلتا ہے وہ بجھتا ہے۔ جو پھلتا ہے وہ جھڑتا ہے
مانو تو کیا اندرا وک بھی۔ سدا نہیں رہنے پائے
کرما نسار چوراسی میں۔ سب پرانی ہیں آتے جاتے
کتنے ہو چکے جنم پیچھے۔ کتنے آگے طے کرنا ہیں
کتنے گھر گذر چکے اب تک۔ کتنے اب اور گذرنا ہیں
جب اپنا ہی کچھ پتا نہیں تو کیسے رشتے ناطے ہیں
سب سپنے کے سے کھیل ہیں یہ جو کچھ نظروں میں آتے ہیں
کیسا گھر کیسے گھر والے۔ سب بازی گر کی مایا ہے
وہ اپنے رستے جاتا ہے۔ جو اپنے رستے آیا ہے

رکھتی ممتو ہو جیو میں تو ۔ وہ بڑا کار کہلاتا ہے
اور شریر اپنا سمجھو تو ۔ وہ سنمکھ پڑا دکھاتا ہے
جو بولے تھا دیکھا وہ نہیں ۔ جو دیکھا ہے وہ اب بھی ہے
اب بتلاؤ ہے کون مرا ہو کس کی یہ رودا بیٹی ہے

سچے یوگی کا ہوا ۔ سچا جب اپدیش
کچھ تو کم ہو ہی گیا کلیشیوں کا کلیش

تب گروشٹ نے آ گیا دی ۔ اب ایسا تیمن کیا جائے
تیلوں میں اور مسالوں میں کچھ دنوں مرتک رکھا جائے
کیکئی ۔ پردیش سے منتری ور ۔ بلواؤ بھرت شترو ہن کو
ان کے ہی دوار اکرم ہوں سب دے ہی دیں آگ تن کو

آگیا پالن میں لگی ۔ نہیں ذرا بھی بار
لاش رکھائی گئی وہ ۔ اسی تیین اُنار
کو شلیا نے تب کہا کرے طور ولاپ
ستنیہ ہو گیا اس طرح ۔ اندھی کا بھی شاپ

نانا کے گھر نانا پرکار ۔ وُس سوپن بھرت دیکھا کرتے
شترو ہن سہت چنتت ہو کر ۔ اُن سب کا پھل سوچا کرتے
اتنے میں پہنچا دوت وہاں ۔ یہ نہیں کہا کیا گذرا ہے
اتنا ہی بولے ۔ چلئے گا ۔ گرو دیو نے ہم کو بھیجا ہے

راہ راہ ملتے رہے اشگن اور اُتپات
جیوں تیوں کوشل دیش میں آئے دونوں بھرات
دیکھا سارا دیش ہے سونا اور اُجاڑ
تالابوں میں ریت ہے درکشوں پر ہیت جھاڑ

جو کوئی انہیں دیکھتا ہے ۔ وہ نیر بہاتا آنکھوں سے
مانو لوپ ہوا نرپ کا رعب ۔ سواگت کر رہی آنسوؤں سے

جب پوچھتے ہیں یہ کشل تو ہے ؟ اُتر ملتا یہ کہیں کہیں
اب کشل کہاں جب کوشل میں کوشل کے پت اور پران نہیں
بھیّا مجھلی ماتا جی نے۔ بن باس دیا رگھنندن کو
چودہ برشوں کے لئے گئے۔ وے اور سیتا لکشمن بن کو
اچھا تھی مہاراج کی یہ۔ رگھنندن جی کو راج ملے
در مانگا یہ ماتا جی نے۔ بھیّا تم کو یہ تاج ملے
اس میں تو راضی تھے نریش۔ پر بہن نہ دو جا بچن ہوا
رگھنندن کے بن جاتے ہی۔ بھوپت کا سُر پُر گمن ہوا
ہے کسی کا اس میں دوش نہیں۔ اپنا نصیب ہی کھوٹا ہے
بن گیا ہے بن تو اندرپوری۔ سونی ہو گئی ایودھیا ہے
ہے بھیّا کشل یہی ہے اب۔ جو آپ یہاں پر آئے ہیں
مُردوں نے یہاں جان پائی۔ جو آپ کے درشن پائے ہیں

سماچار یہ سنتے نہیں۔ تھا اک دھواں سیاہ
اٹھوا ٹوٹے دلوں کی تھی درد بھری آہ
اُٹھا ہوائی آسماں سے ایسا طوفان
بھرت راج کی شانتی کا ڈول گیا جلیان

ہردیو چھو اس بتلاتے تھے۔ ہوسکتا اب نرواہ نہیں
مانو ملاح کہہ رہے تھے۔ اب ہمیں سوجھتی راہ نہیں
اُس سمے ایک ہی مانجھی تھا۔ اس سمے ایک ہی کیوٹ تھا
اُس مانجھی اُس کیوٹ پر ہی۔ بیڑے والے میں جیوٹ تھا
وہ کیا تھا پریم ؟ رام کا تھا۔ تھے بھرت اسی پر تھمے ہوئے
اب جتنے شواس نکلتے تھے۔ سب رام رام میں رمے ہوئے
یہ دِوت نہ ہوتا تھا دکھ ہے کتنا۔ کس طرح سہہ رہے ہیں
شواسوں کا تار بندھ رہا ہے۔ یا مکھ سے رام کہہ رہے ہیں

رام رام کہہ رام کہہ بولے بھرت پکار
سنو پرجاجن - بھراتاجن میرا تچھ وچار

سورگیہ پتاکی وہ اچھا جو گئی اپورن ساتھ اُن کے اب کاریہ میں پرنت ہو دیگی۔ تب چکیں گے رن اس جیون کے سچاہے وہ ہی مرتک کرم سچا انتیشٹ سندرن وہ جس سے ہو شانت مرتک آتما سب پرکار سچا ترپن وہ یدپتاکے سچے پتر ہیں ہم - توشانتی اُنہیں پہنچائیں گے کچھ ہو شری رامچندر جی کو - اب ہم ادھیش بنائیں گے ملتاہے راج بڑوں ہی کو - مت یہ ہی نیائے پُورو ک ہے شری رام ہی سچے راجا ہیں۔ یہ بھرت تو اُن کا سیوک ہے اوپرگواہ ہیں سوریہ چندر- بیچ گنگا- جمنا ساکشی کرتا ہوں آج پرتگیا ہیں - کرکے بچہ - بچہ ساکشی یہ راج مکٹ نیما لنسار - جب تک نہ رام کے سرپر ہو تب تک شیا کو تیاگتا ہوں - پرتھوی ہی میرا بستر ہو

اس پرکار اُس پرجا کو دے تو جیون دان
محلوں میں پہنچے بھرت - ہو کر دڑھ بھگوان

آنگن میں آتے ہی دیکھا - داسی کبری ہے کھڑی ہوئی سوا رتھ کے لئے آ رہنے لگی - تھالی ہاتھوں میں سجی ہوئی "ہم پھا چاہتے ہیں"۔ اتنا ہی کہا بھرت نے جلدی میں پرسہن شتروہن کو نہ ہوا - پڑ گئے بل اُن کی تیوری میں جس طرح رام کے ساتھ اُدھر - شری لکھمن تیز طبیعت کے ہیں تیوں بھرت لال کے پاس اِدھر - شتروہن گرم عادت کے ہیں شتروہن نے سوچا جگت جلی - اب ہمیں جلانے آئی ہے گل کرکے محلوں کا چراغ - ارتا بال کر لائی ہے

کرودھ تو تھا ہی آسی چھن۔ توڑ دیا وہ تھال
خوب گھسیٹا بھوم پہ۔ کھینچ کھینچ کر بال
کوبر لوٹا پرکٹ ہیں۔ دی سب ٹیڑھ تیڑ
دل کی بھی شاید۔ گئی۔ بانکپن اور چھیڑ
اور کوٹتے شترگھن۔ کنت ہو گئے دور
بھائی کے سنکیت نے کیا انہیں مجبور
پہنچا ماتا کے نکٹ۔ اب ماتا کا لال
ایک کٹھن تھا اُسی کو پرکٹ کیا تکال

"ماتا تم میری ماتا ہو؟ ہیں۔ نہ تمہیں ہو کیا ماتا میری
کیا تم ہی ہو رگھو کل کی رانی۔ کیا تمہیں جنم داتا میری
میں بھولا! ہاں ماتا ہو تم۔ ماتا کا درجہ اونچا ہے
ماتا سے کچھ اُنچت کہنا۔ سب پرکار اُنچت بیجا ہے
اس لئے ایک ہی مارگ آج مجھ بھولے کو دکھلاتا ہے
وہ نہیں آج سے ماتا ہے۔ جو رہی آج تک ماتا ہے
تم من میں یہ کلپنا کرو۔ بیٹا میرے جنما ہی نہیں
میں سمجھوں گا بے ماں کا ہوں۔ میرے کوئی ماتا ہی نہیں
مانو تو ہیں سمبندھ سبھی۔ مانو تو سارے ناتے ہیں
ورنہ سب جیو اکیلے ہی۔ دنیا میں آتے جاتے ہیں
یہ ماتر بھاو جانے پر بھی۔ کوئی دربھاؤ نہیں ہوگا
ہے مہامتی تم مدت رہو۔ انچت برتاؤ نہیں ہوگا
پھل ہے یہ کرپا تمہاری کا۔ جو جیون آج شدھرتا ہے
سونا جیوں جیوں ٹھوکا جاتا۔ تیوں تیوں بھوشن ہی بنتا ہے
تپ کر بجھ کر ہو گیا ٹھوس۔ اب ہردے نہ کومل پرت رہا
ماتا ماتا نہ رہی اب سے۔ تو بھرت نہ اب سے بھرت رہا

اب سے اپنا دھیہ ہے ایک دھارنا ایک
منتر ہے اپنا ایک ہی ایک ہی اپنی ٹیک

گانا

برت بھنگ کرینگے نہیں۔ دُرواکیہ بول کر
سہہ لینگے ظلم پریم سے چھاتی کو کھول کر
پیچھے کو ہٹیں گے نہ اگاڑی ہی بڑھیں گے
قاتل جب ہم پہ آئے گا تلوار تول کر
جتنا بھی کہیں گے صحیح اور صاف کہیں گے
باتیں نہ بنائیں گے۔ ثنار قبند کھول کر
شکوے میں شکایت میں برائی میں بدی میں
دیکھیں گے پہلے اپنے جگر کو ٹٹول کر
موتی ہردے کے مان۔ سرو دریں بہت ہیں
لائے بھی رادھے شام کوئی رول رول کر

کیکئی پر اس سمے۔ کتھا دارُن سنتا پ
بتا رہا تھا مون ورت من کا پشچا تاپ
بھرت لال نے ادھر بھر کر کہا آپ ہی آپ
اُدے ہوا کس جنم کا۔ ودھنا میرا پاپ
وہ سُکماری سیتا ماتا۔ بن میں کیسے رہتی ہوگی
کیونکر ورشا اور کڑی دھوپ۔ سر پر اپنے سہتی ہوگی
دن میں تپتی بالو پر چل۔ ایڑینت وکل ہوتی ہوگی
رجنی میں سوکھے پتوں پہ۔ یا کانٹوں پہ سوتی ہوگی
بن میں رگھونندن سا بھائی۔ اور لکشمن جیسا بھرتا ہو
گھر میں کبری سی داسی ہو۔ اور کیکئی سی ماتا ہو
اتنے دکھ پر یہ بجر گرے۔ چھوٹے ہیں پران پتاجی نے
کیا یہی دیکھنے کو دھارا۔ نرجیون مجھ دُر بھاگی نے

شتروہن کنارے سریو کے۔ مجھکو بھی تم پہنچا دینا
ہو جبھی پتا کا داہ کرم۔ میری بھی چتا جلا دینا
یہ کہہ کر اُس جوش میں خنجر لیا نکال
اِتنے ہی میں دھن ہوئی۔ یہ کیا میرے لال
کوشلیا نے دوڑ کر پکڑا جیوں ہی ہاتھ
کیکئی نے بھیت میں مارا اپنا ہاتھ
"ہے بھرت کیکئی کی تم نے۔ دیکھی ہی نہیں دشا کیا ہے
بچے تم جان نہیں سکتے۔ ماتا میں کتنی ممتا ہے
اُس سے جو کچھ بھی بھول ہوئی۔ سو تب کلنگ کا شاسن تھا
پرشانت اسی سمے ہوتے تم۔ تو دیکھتے جو پرورتن تھا
کوشلیا نے اس سمے چھاتی سے لپٹائے
اس پرکار شری بھرت سے بچن کہے سمجھائے
"تم میرے پران۔ اے میرے ہردے تو نہیں تو پھر ہم بھی ہیں نہیں
سب اور سے تردشن ہوکے ہم۔ سنسار میں جی سکتی ہیں نہیں
ہے رام اگر آسرا میرا۔ تو تو بس میرا سہارا ہے
یدوہ نینوں کا تارا ہے۔ تو تو پرانوں کا پیارا ہے
اب رہی بات کیکئی کی۔ اُس کی بھی اس میں خطا نہیں
ہوتی جب سر پر آتی ہے۔ چلتی ہے کسی کی ذرا نہیں
اُس بہن سے یہ گھٹنا جو گھٹی۔ سو کیول ایک بہانہ تھا
واستو میں مرتیو تھی راجہ کی اور رام کو بن میں جانا تھا
کتنی پیاری اور تھی سچی یہ تقریر
پھر بھی دیا کل بھرت کو بندھی نہ اس سے دھیر
بولے" اس میں ایک ہے مرجانے کی بات
ہوگا بادل کے بنا بجلی کا اُت پات

سنسار کہے گا میں نے ہی۔ یہ سارا ناٹیہ رچا یا تھا
میں نے ہی راجیہ کے لالچ سے۔ کیکئی کو سکھلا یا تھا
سچ کہتا ہوں ماتا تم سے۔ یداس میں گنہ گار ہوں میں
تو جتنے دنڈ جگت میں ہیں۔ سب سہنے کو تیار ہوں میں
گو بدھ سگرو بدھ۔ اور براہمن بدھ۔ ان سبکا مجھے پاتک ہو
یداس میں میری رائے بھی ہو۔ یداس کی مجھے خبر تک ہو
پرہت کا بادھک بنتے ہیں۔ پر مارتھ کی نندا کرنے میں
ہوتا ہے جتنا گھور پاپ۔ پر دھن پرواراہرنے میں
دینوں کا گلا کاٹنے میں۔ رشوت کی رقم اڑانے میں
جتنا گناہ ہے متروں سے۔ وشواس گھات کرجانے میں
بیواؤں اور یتیموں کا دھن۔ مارنے میں جو ورگت ہے
میں ان سب کا ادھیکاری ہوں جو میری اس میں سمت ہے
جو وش رس بھرے کنک گھٹ ہیں کہتے کچھ ہیں کرتی کچھ ہے
اُن کا پھل مجھے ملے اس میں۔ یدمیری چالاکی کچھ ہے
جو جات کا اپنی درد ہی ہو جس کو نہ سندیش پیارا ہو
اس کی گت میں پاؤں ماتا۔ جو اس میں میرا اشارہ ہو
جو نام چاہنے کی خاطر۔ نیتا سماج کا بنتا ہو
اس کا سب پاپ مجھے ہو یدمیری اس میں کچھ منشا ہو
جو دشا دھرم کر توتیہ۔ ستیہ۔ ہر بھگت ہیں ناشک کی ہو
بس وہی اوستھا ہو میری۔ یداس میں ملامت بھی ہو

یہ کہہ کر ڈہول ہوا۔ اور گرات کال
کوشلیا کی گود میں کیکئی کا لال
کوشلیا نے تب کہا۔ اٹھو میرے پوت
سچائی کو چاہیئے۔ زیادہ نہیں ثبوت

تم سچے ہو میں کہتی ہوں ۔ تم سچے ہو ساکشی ہوں میں
دنیا کیسے آپیش دے گی ؟ ہے پتر مدھیہ ورتی ہوں میں
جو کھرا ہے وہ ہر وقت کھرا ۔ چاہے جو کرلے جانچ کہیں ۔
بالا ہے بول سچائی کا ۔ ہے نہیں سانچ کو آنچ کہیں

اتنا کہہ کر ہردے سے لیا پھیر لپٹائے
اسی سمے اس محل میں ۔ گرو وشسٹھ جی آئے
آتے ہی گرو نے کہا ۔ چھوڑ و اور وچار
پہلے کر دو پتا کا پتر ۔ داہ سنسکار ۔
پتا، شبد یہ جس سمے ۔ پڑا کان میں آئے
پرتھوی پر لوٹے بھرت ۔ دھیر گیا بسرائے
تب وشسٹھ جی نے کہا ۔ تجو دیر تھا سنتاپ
کیا ئی ہو کر کس لئے ۔ کرتے سوچ ولاپ

سوچو اس کو جو مرتا ہے ۔ سنسار کی مایا ترشنا پر
وہ سدا جی رہا ۔ مرا ہے جو ۔ سچائی اور پترگیا پر
وہ زندہ مردے سے بدتر ۔ جو اپنے لئے جی رہا ہو
اس کا مرنا جینا ہے جو ۔ اوروں کے لئے مر گیا ہو
سوچو ۔ اس کو جو پاپی ہو ۔ دبھچاری لمپٹ کامی ہو
سوچو ۔ اس کو جو ہر کو تج ۔ پاکھنڈوں کا انوگامی ہو
سوچو ۔ اس کو دوسروں کی جو ۔ انّت کو دیکھ کے جلتا ہے
سوچو ۔ اس کو جو سچا بن ۔ بھولی دنیا کو چھلتا ہے
سوچو ۔ اس کو ودّیا پاکر ۔ ابھمان میں بھرا ہوا ہے جو
سوچو ۔ اس کو دھنپت ہو کر ۔ نردھن کو ستا رہا ہے جو
سوچو ۔ اس کو یش کی خاطر ۔ کرتا دھرما نشٹھان جو ہے
سوچو ۔ اس کو ہو نام میرا ۔ اس لئے رہا دان جو ہے

سوچو۔ اس کو جو اونچ نیچ کا۔ بھید لگاتا اپنوں میں
سوچو۔ اُس کو جو پڑتا ہے۔ مت متانتروں کے جھگڑوں میں
اُس براہمن کو سوچو۔ بھٹکا جو اپنے براہمن کرم سے ہو
اور شوچنیہ ہے کشتری وہ بنچت جو کشا تر دھرم سے ہو
سوچو وہ دیش جو سچائی۔ اُدیم وا نجیہ کھو چکا ہو
دَدنے پہ۔ شُود در شُود پہ جو۔ دیئوں کا گلا کاٹتا ہو
وہ شود ر سوچنے قابل ہے۔ جو ہے سیوا کی شکت رہت
ان سبھوں میں وہ ہے شوچنیہ۔ جو آگیانی ہر بھگت رہت
دشرتھ تھے سچے کرم ویر۔ وے نہیں سوچنے یوگیہ کبھی
جیون اور مرن ہے مایا مے۔ یہ پد نہ بھولنے یوگیہ کبھی

یوں سچے برہمرشی کی۔ سن سچی تقریر
گیان وان تھے ہی بھرت بندھی شیگھر ہی دھیر
اُٹھا بڑی ہی دھوم سے۔ نرپ کا مرتک مان
رام رام کی ٹیر سے۔ گونجا اودھ مسان

ویراگیہ بھرا بھرت والا۔ نظارہ ایک سرپو پر تھا
راجا کی لاش چتا پر تھی۔ اور دھواں چتا کے اوپر تھا
جس سمے بھرت نے واہ دیا۔ تب یہ وچار آئے من میں
اُڑ گیا دھوئیں کے ساتھ است۔ رہ گیا سیتہ ہی ست پن میں
گانا

دنیا مسافر خانہ ۔ مسافر خانہ
کوئی آئے کوئی جائے جیا مسافر خانہ
دُکھیا ہو جاے سُکھیا سو جائے سُکھیا
کال سب کو ہی کھائے اپنا ہو یا بیگانہ
یہ واکیہ نہ بھولو رادھے شیام۔ دنیا دھوکہ کی ٹٹی ہے
آنکھیں ہوں تو دیکھو نہار آخر مٹی کی مٹی ہے
سوئی ایودھیا سوئی ایودھیا سوئی
بن رہا سر سائے کیسا دور لگا زمانہ

مہابھارت

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک کی رامائن کے طرز میں ہم اب مہابھارت کو بھی کتھا کی شکل میں تیار کرا رہے ہیں باجا اور طبلے پر ہندوستان کے مایہ ناز بہادروں کے کارنامے گا کر پبلک کو خاص دلچسپی پیدا ہوگی۔ اسی خیال سے پبلک کی فرمائش پر ہم نے اس کتھا کا سری گنیش ہندوستان کے مشہور قومی شاعر پنڈت مادھو شکل کے دست مبارک سے کرایا تھا۔

ابتک اس کتھا کے مندرجہ ذیل حصے چھپ کر تیار ہو گئے ہیں صرف ہندی چھپے ہیں۔

۱۔ بھیشم پرتگیا	۴۴ نئے پیسہ	۱۳۔ یکش سمواد	۴۴ نئے پیسہ
۲۔ بھیشم پراکرم	۴۴ نئے پیسہ	۱۴۔ کیچک بدھ	۴۴ نئے پیسہ
۳۔ پانڈو جنم	۴۴ نئے پیسہ	۱۵۔ ابھمنیو بواہ	۴۴ نئے پیسہ
۴۔ پانڈوؤں کا بال کال	۴۴ نئے پیسہ	۱۶۔ نرن نمنترن	۴۴ نئے پیسہ
۵۔ پانڈوؤں کی ششتر پرکشا	۴۴ نئے پیسہ	۱۷۔ شانتی کا ادیوگ	۴۴ نئے پیسہ
۶۔ لاکشا گرہ	۴۴ نئے پیسہ	۱۸۔ گیتا گیان	۴۴ نئے پیسہ
۷۔ بک سنگھار	۴۴ نئے پیسہ	۱۹۔ سیناپتی ..	۴۴ نئے پیسہ
۸۔ دروپدی بواہ	۴۴ نئے پیسہ	۲۰۔ ابھمنیو ویر	۴۴ نئے پیسہ
۹۔ شبھدرا ہرن	۴۴ نئے پیسہ	۲۱۔ مہارتھی کرن	۴۴ نئے پیسہ
۱۰۔ راج سویہ یگیہ	۴۴ نئے پیسہ	۲۲۔ پانڈو وجے	۴۴ نئے پیسہ
۱۱۔ دروپدی وستر ہرن	۴۴ نئے پیسہ	۲۳۔ اشومیدھ یگیہ	۴۴ نئے پیسہ
۱۲۔ کرا تارجن یدھ	۴۴ نئے پیسہ	۲۴۔ پریکشت کا راج تلک	۴۴ نئے پیسہ

ملنے کا پتہ

شری رادھے شیام پستکالیہ۔ بریلی

رام کتھا نمبر ۹

چترکوٹ میں بھرت ملاپ



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچس پتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد کوی رتن

پرکاشک:۔ شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

پنچ وٹی

رام کتھا نمبر ۱



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد۔ کوی رتن

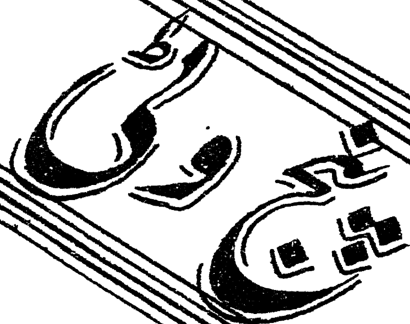
राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک: شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی



شری
رام کتھا

(آرنیہ کانڈ)



رچیتا

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

ساتویں مرتبہ ۱۰۰۰۰ جلد   ۱۹۶۱ء   قیمت فی جلد ۲۳ نئے پیسے

پرنٹر:- پنڈت رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

ہے جگ وندن۔ رگھو نندن میری بگڑی سُدھار

جن گن تارن بھٹکے جن میرا بیڑا ہو پار

میں دین، دکھ بھاری۔ تم دین دکھ ہاری

در دوار پہ کھڑا ہے بھکاری۔ کھولو دیا کا بھنڈار

تم لیتے دیا کاری۔ رشی پتنی ہے تاری

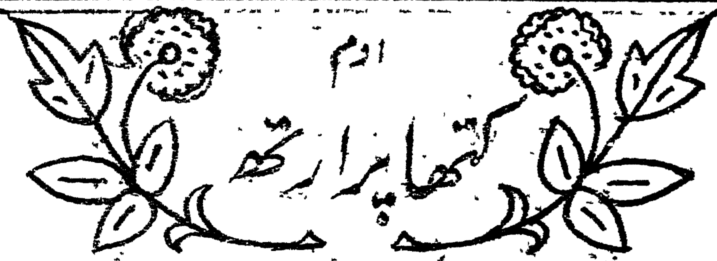
وہ تو شاپ کی شِلا تھی۔ میں ہوں پاپ کا پہاڑ

جتنے ہیں تارے تم نے سمجھ لے نہ تارے اُتنے

مجھے بھی جو تارو۔ تب میں جانوں کرتار

پر ان تم تمام کے ہو، ناتھ رادھے شیام کے ہو

نام کے دھنی ہو تو مجھے بھی تار



جس دن سے آ کر رمے رام ستچدانند
چترکوٹ میں تبھی سے رہے نتیہ آنند
انرت پھل پھلنے لگے بارہ ماس بہار
منیوں کی نائیں کریں بن میں رام بہار

ایک روز بن پھول کچھ رگھونندن
چن لائے شری سیتا جی کو
اپنے ہاتھوں گہنے بنائے
پہنائے شری سیتا جی کو
سندر گلاب کا شیش پھول
کٹیاں کملوں کی کلیاں ہیں
موتیا پرویا بال بال
بالیاں جوہی کی لڑیاں ہیں
جھومر بن جھومی سورج مکھی
جھمکے جھمکے داؤدی کے
گلنار گلے کا گلوبند
اور کرن پھول گل مہندی کے
چمپا کلیوں کی چمپ کلی
کنٹھی کمنیہ کیتکی کی
ہیں ہار ہار سرنگاروں کے
مالا من ہرن مالتی کی
پہونچی پھولی پچرنگے کی
چل ترنگ کے جوشن ساجے
بیلا جب بازو بند بنا
تو کلغے کے کنگنی ساجے
پیلے پچلڑا سیوتی کا
ستلڑا سگھڑ گل کیلی کا
جگمگ جت بنا چاندنی کا
تو توڑا ہوا چمیلی کا
تاگڑی سجائی گیندے کی
پازیبیں بنیں مونگرے کی
دو پلہ لالہ کے چھڑے کڑے
جھانجھیں جھنکائیں مروے کی
یوں پھبتے پھولوں سے سج کر
جب پھولی پھولوں والی وہ
تب منہ منہ مسکرا اٹھا
پھولوں کا پالک مالی وہ

اتنے ہی میں کاگ ایک ۔ آیا پنکھ پسار
بن دیوی کے چرن میں چلا چونچ ایک مار
دیکھ نیچ کی نیچتا ۔ کوپے کچھ رگھورائے
بان بنا ایک سینک کا ۔ چٹ پٹ دیا چلائے

پیاری کے پران ناتھ جی نے کر دی وہ بلا ہوا پیچھے
جاتا ہے جہاں جہاں کاگا رہتا ہے بان لگا پیچھے
آندھی سمان نبھ منڈل پہ جب کاگا چڑھتا جاتا تھا
بادل کی طرح ساتھ ہی میں وہ بان بھی بڑھتا جاتا تھا
تینوں لوکوں میں بھرما پھرا یہ دکھ ہر سکتا کوئی نہیں
آکاش ہمالیہ ۔ ورنالیہ رکشا کر سکتا کوئی نہیں
سب اور سے جب آشا ٹوٹی چلایا چونچ پھاڑ کر کے
پا سکتا ہے کیا چین بھلا سجن سے کھل بگاڑ کر کے؟

نارد مارگ میں ملے ۔ کہا "جائے یوں تراس
بان ہے جس بلوان کا جاؤ اسی کے پاس"
سن کے اس اپدیش کو ۔ پلٹا چکر کھائے
تراہ مام، کہہ رام کے ۔ گرا چرن میں آئے
کرپا درشٹی کر رام نے ۔ ہر لی اس کی ویادھ
ایک نین کو پھوڑ کر ۔ چھما کیا اپرادھ

یہ اندر کمار جنیتا تھا ۔ آیا تھا رام پریکشا کو
ابھمان کے کارن آنکھ گئی لے گیا ساتھ اس شکشا کو
اپنے گھمنڈ میں دشٹ لوگ اوروں کو نہیں دیکھتے ہیں
اس سے گیان کچھ ہوتا ہے نیچا جب کہیں دیکھتے نہیں
اتنے پر بھی وہ اچھے ہیں جو ٹھوکر کھائے سنبھلتے ہیں
ہین کرم ہیں جو گر کر بھی عادت کو نہیں بدلتے ہیں

چترکوٹ میں اس طرح ۔ رہے خوب اسرار
نتیہ درشنوں کے لیے آتے تھے نر نار
دھیرے دھیرے بس گئے وہاں کئی ایک گرام
چھوڑ دیا رگھوناتھ نے تب وہ پیارا دھام
ایک جگہ رہتے نہیں ۔ جم کر کبھی فقیر
نرمل کہلاتا وہی ۔ بہتا ہے جو نیر
پانچ کوس اس روز چل ٹھہر گئے شری رام
اتری آشرم میں کیا ۔ جا کر کے وشرام
انسویا نے اس سمے سیتا کو ار لائے
وِمل ۔ دویہ بھوشن بسن ۔ پہنائے ہرشائے
بولیں "سچ تو گئے یہ ۔ گہنے اپنی ٹھور
کنتو نار کے واسطے ۔ ہیں آبھوشن اور

کیا رکھا ہے ان چمکدار کنٹھیوں ۔ ٹیکیوں اور جھومر میں؟
یہ شیش ۔ پھول سجا سر کا ۔ سر جھکے بڑوں کے آدر میں
ہیت دھرم شروَن ہو شروتوں سے ۔ یہ شروَن پھول ات اجول ہو
ماتھے پر تیج کی بیندی ہو ۔ آنکھوں میں لاج کا کجل ہو
شدھتا ناک کی ہو بلاق ۔ دانتوں کی خوب صفائی ہو
جم جائے جتیندرتا کا رنگ ۔ یہ گالوں کی ارونائی ہو
بازوؤں کا بازو بند یہی ۔ بازوؤں میں بس تیاریاں ہوں
انگلی کے مندری اور چھلے ۔ ان گنتی دستکاریاں ہوں
جن ہاتھوں کے پیارے زیور ۔ چکی ۔ چرخا ۔ سل بٹنا ہیں
ان کے آگے کیا چیز بھلا ۔ ہتھ پھول ۔ جھن اور کنگنا ہیں
جو ہاتھ داس بن کے گھر کے ۔ گھر کو روٹیاں کھلاتے ہیں
پہونچیاں ۔ چھیلی ۔ دستانے ۔ ان کے آگے شرماتے ہیں

کنٹھی تو یہ ہی کنٹھ کی ہے — بس کنٹھ میں مصری گھولی ہو
یہ گلے کا تیجا گلو بند — سچی اور میٹھی بولی ہو
ہو ہردے پہ شردھا کا جگنو — جڑواں ہمیل گنبھیرتا کی
ستیتا موتیوں کی مالا — اور چمپا کلی دھیرتا کی
پت پریم کا چندر سینی ہار — گردن پر اور جگر پہ ہو
پتی ورت اور برہمچریہ ورت کی — نرمل کوندھنی کمر پر ہو
پتی آگیا میں جم جائیں پاؤں — یہ لچھے چھڑے ہیں پاؤں کے
سن مارگ پہ چلتے رہیں پاؤں — یہ بچھوئے کڑے ہیں پاؤں کے
لجا لی بھا شئیل کی جب — ساڑی اور چولی شوبھت ہوں
تب دیکھ دیکھ اس ناری کو — دیویاں سورگ کی لجت ہوں

یہ ہیں ناری جات کے بھوشن اور شرنگار
ہو جاتی ہے پرکرت بھی جنھیں دیکھ بلہار
پر ایسے شرنگاریں ہیں کتنی لولین
جگ میں تو ہو رہی ہے نار جات شوقین

فرمائش پوری ہوتی ہے — پر ٹیوہ نہ جاتی رونے کی
بن گئے ہاتھ کے کھوئن کڑے — تو چاہیئے تگڑی سونے کی
پت جاہے شرم کرتے کرتے — مر جائے یا بیمار رہے
پر ناری یہی چاہتی ہے — ڈیوڑھی پر کھڑا سنار رہے
ساڑی مہین ہو ریشمین — بس ایسا ساج سہاتا ہے
نیچ کو اتنی لاج نہیں — سارا شریر دکھلاتا ہے
اٹھتے جاتے ہیں دنیا سے — پہناوے پتی ورتاؤں کے
بڑھتے جاتے ہیں گھر گھر میں — سارے سجاؤ گنکاؤں کے
یدی یہ ہی حالت رہی تو پھر — درگت ہوگی ابلاؤں کی
جو جات شرومن ہے ابتک — کہلائیگی جوتی پاؤں کی

پتی کی بیٹھک ہو جُدے ، باہر کی چوپال
پیہ ناری کو چاہیئے سندر بھون وشال

بڑھیا سے رنگ محل میں ہوں — مخملی بچھونے بچھے ہوئے
تصویریں ہوں آئینے ہوں — گلدستے بھی ہوں سجے ہوئے
پریہ پاندان اور عطردان — چوکیوں کے اوپر ساجے ہوں
ہوں کھیلنے کو مینا طوطے — جی بہلانے کو باجے ہوں
ایسے ٹھاٹھوں سے بن ٹھن کر — من میں سکھ پاتی ہے ناری
سنگار کو اپنے دیکھ دیکھ — پھولی نہ سماتی ہے ناری
اس سمے مسکرا دیتی ہے — جب باہر سے پتی آتا ہے
بس اتنی ہی سیوا پوجا — پات ورت دھرم کہاتا ہے

سیانہ تم کو دے رہی ۔ شکنتا میں لولیش
اسی بہانے کر رہی دنیا کو اُپدیش
چار بھانت کی ناریاں ۔ ہیں اس جگ کے بیچ
اِت اُتم ہیں پرتھم پھر ۔ اُتم مدھیم نیچ

اِت اُتم وہ کہلاتی ہے — جس کی بس ٹیک ایک ہی ہو
ہو ایک ہی جس کا دھیہ دھیان — ورت اور وویک ایک ہی ہو
جو سمجھ رہی ہو یہ من میں — دوسرا نہ اشٹ کہیں کوئی
میرے پت کے اترکت اور — دنیا میں پُرش نہیں کوئی
پت ہی ورت ہے پت ہی گت ہے — پت ہی بھیتر اور باہر ہے
میں پرمیشور کو کیا جانوں — میرا پت ہی پرمیشور ہے
کیسا پوجن اور آدیاپن — نارائن یا چندرائن ہے
میرا بیکنٹھ تو گھر ہی ہے — جس میں میرا نارائن ہے

اپنے اُچ وچار کی ۔ اِت اُتم کہلائے
اب اُتم بھی دھارنا ۔ کہتی ہوں سمجھائے

اُتم پتی کو پتی جانتی ہے — پتی جان کے سیوا کرتی ہے
پتی کو پرسن رکھنے کے لیے — ساری پرچریا کرتی ہے
پتی کے اترکت دوسروں کو — بھائی کی طرح جانتی ہے
جیٹھوں کو پتا سمجھتی ہے — چھوٹوں کو پُتر مانتی ہے
پتی کے سنکٹ کی ساتھن ہو — پتنی کا دھرم نبھاتی ہے
پتی سکھی رہے اس لیے — نتیہ۔ دیوی دیوتا مناتی ہے
بوڑھا اندھا پتی پاکر بھی — کرتویہ کو پالن کرتی ہے
پتی کے جینے پر جیتی ہے — پتی کے مرنے پر مرتی ہے

یہ ہے اُتم ناری کا دھرم کرم اور گیان
اب مدھیم کی بات بھی سنو لگا کر دھیان

دوسروں کی دیکھا دیکھی جو — کرتویہ کو پالے رہتی ہے
لجا۔ لالچ۔ سے یا بھئے سے۔ نج دھرم سنبھالے رہتی ہے
چنچل من کے ہونے پر بھی — سنگت کے کارن نیکی ہے
ایسے آچرنوں کی ناری — جگ میں۔ مدھیم شرینی کی ہے

اِس سے نیچے ناری جو۔ وہ نکرشٹ کہلائے
جات ورن۔ کل۔ جنم کو پاپن سدا لجائے

ناری کا پتی بنچک ہونا — دونوں ہی لوک بگڑنا ہے
اس لوک میں لوک ہنسائی ہے — پرلوک میں نرک یاتنا ہے
وبھیچارن ناری کو دنیا میں — کہتا ہے بھلا نہیں کوئی
دربار میں پرمیشور کے بھی — کرتا ہے چھما نہیں کوئی
اس لیے اچت ہے ناری کو — بس دھرے دھرم کا دھیان بہت
یدی دھرم ہے تو دھن دھام بہت — آرام بہت سنتان بہت

پتی کی سیوا ہی نہیں ہے کیول ایک کرم
اور بھی ہیں سنسار میں کچھ ناری کے دھرم

گوری شنکر کی بھانت سدا — جب ساس سسر کی سیوا ہو
تب گنگنا یک کی طرح سپھل — پتی دیو کی پوری پوجا ہو
گھر میں جو بھی ہو نند بہو — دیور رانی یا جیٹھانی ہو
ان سب کی داسی بن جائے — تب ناری گھر کی رانی ہو
باہر سے آیا ہوا اناج — گھر ہی میں دلا جائیگا جب
گھر ہی میں سوت کات کرکے — گھر ہی میں بُنا جائیگا جب
گھر ہی کا کام اور دھندا — جب دھرم ہوا شٹ پر پر اُس کا
تب گھر والی گرہ لکشمی ہو — گھر سورگ سے ہو بڑھکر اس کا

ایک اور بھی مکھیہ ہے ناری جات کا کرم
بچوں کا پالن سدا سمجھے پہلا دھرم

پرلوک کے ناتے اُچ دھرم — پتی دھرم ہی سمجھا جاتا ہے
پر دیش میں اس سے بھی اونچا — سنتان اُدھرم کہلاتا ہے
کارن ناری سے دیش سدا — اُتم سنتان چاہتا ہے
پتنی پر درشٹ نہیں اُس کی — ماتا گنوان چاہتا ہے
سنتان ہیت ہی ہوتی ہے — سنسار میں سرشٹی ناریوں کی
ہلیں پر کرت پانی پڑے نہیں — یدی اس پر درشٹی ناریوں کی
اس لیے دھرم ہے ناری کا — سنتان کا وہ پالن سمجھے
جن نیکا جگ کو دینے میں — جننی کا جننی پن سمجھے

گانا

جگت میں ناری رتن کی کھان
اسی کھان سے پرکٹ ہوئے ہیں۔ دھرم دھریہ بلا درسمان
پاتا ہیں جس دیش میں ہوتیں۔ سچرتر گن وان
اُسی دیش کو جگ میں ملتا۔ سب سے اُونچ استھان
ہو جائے یدی ناری جات کو۔ ماتر دھرم کا گیان
تب تو رادھے شیام۔ جگت کا چمن میں ہو کلیان

انسویا اور سیا میں ۔ پریم پورن سا لھاد
بڑی دیر تک رہا یہ سشکشا پرد سمباد
اتری رگھوبر سے ملے اُدھر پریہ بھلت گات
پھر ورنن کرنے لگے ۔ کچھ پریہ تشوچیت بات

"ہے رام تمہارے دوارا ایک جگ کو سندیش سُنانا ہے
کرتو یہ پتت نرمنڈل کو کنچیت اُپدیش سُنانا ہے
ناری سماج کو پُرش لوگ اپنی جاگیر سمجھتے ہیں
افسوس ہے اپنے کو اونچا اور اُسے حقیر سمجھتے ہیں
یہ نہیں جانتے ہیں وے نر کتنا گہرا انوراگ اس کا
سنسار میں اور گرہستی میں کس پائے کا ہے بھاگ اس کا
اردھانگن کی پدوی دیکر جھوٹا ستکار کر رہے ہیں
"سہدھرمن" پد کے پردے میں ایک اتیاچار کر رہے ہیں
وہ بھیشن دکھ بھری گاتھا بس نہیں کتھن میں آتی ہے
پتنی کے نام سے ناری کی جیسی درگت کی جاتی ہے
اپنے کو تو سب طرح ، رکھیں پورن ستونتر
کنتو ناری کا کر دیا دھرم رہے پرتنتر

تم پتی ورتا پتی بھگتا ہو یہ انھیں سکھایا جاتا ہے
پر اپنے پر جب آتی ہے تو کان چرایا جاتا ہے
پدی اپنے تنو بھی بیاہ کریں تب بھی ہوتا وچار نہیں
ناری کو کچھ بھی دوش لگا تو جینے کا ادھکار نہیں
باہر کے نانا دوشوں سے جیون گندہ کرنے والو
اس دنیا کے درسنوں پر موہت ہو کر مرنے والو
سیکھو تم جات سے ناری کی سنسار میں سچا دھرم ہے کیا
کیا پریم ہے کیا ہے سہن شکتی سیوا ہے کیا اور شرم ہے کیا

گانا

پرشوں نے استریوں کو پھانس لیا پنجرے میں
پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
جب آدپرش نے سرشٹی کو تھا اپجایا
ادھیکار سبھوں کا ایک سمان بنایا
پرشوں نے اپنا یہ پرشارتھ دکھایا
اپنے کو اونچ اور نیچ انھیں ٹھہرایا
بھولی چڑیوں کو قید کیا پنجرے میں
پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
جیون ہی چھوٹا نو ماس کا بندی خانہ
اور بڑا جگت کے کارا گرہ میں آنا
پتو پتی۔ پتروں کے گھر میں ہوا ٹھکانا
تینوں پن بندھن ہی میں پڑے بتانا
بس ایک پریم کا نیم پیا پنجرے میں
پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
اتری نے تب تک کیا۔ یہ ہی وارتالاپ
انسویا کا سیا سے جب تک رہا ملاپ
کئی روز یوں ہی رہا۔ سمتلین سمباد
وداع مانگ کر ایک دن۔ چلے رام ساٹھاد
سیتا لچھمن کے سہت۔ رگھوکل کیرو چند
نتیہ وچرتے تھے یوں ہی۔ بن میں سو چھند

گزرے تھی رات کبھی بن میں اور کبھی کسی کی کٹیا میں
دن رات بیتتا تھا پربھو کا سچرچا میں سچرتیا میں
جتنے تپی ورشٹیہ رشی تھے سب ہی کا درشن کر ڈالا
بن باسی نے بن میں آکر بن ہی کا جیون کر ڈالا

آگے چل کر مارگ میں ۔ مارا اُسر ویرادھ
پتھ بھوم کی میٹ دی ۔ یہ دکھدائی ویادھ
تب جا کر شر بھنگ سے ۔ ملے سچدانند
مانو پاس ممکشو کے ۔ پہنچا برہمانند

مدت میں ارمان نکلے ہیں ۔ اب بھگت نہ دامن چھوڑیگا
جیون جس کے کارن رکھا ۔ اس پہ ہی جیون چھوڑیگا
سب اپنے جی کی کہہ ڈالی ۔ انتم پہ نام کرتے کرتے
ہر دھام گیا ہر کا پیارا ۔ "شری رام رام" کرتے کرتے

پربھو کی چھب پہ پران جوڑے پتنگ سم کھوئے
ایسے پریمی کا چرت کس سے چیترت ہوئے
جن کا گن گاتے ہوئے ۔ چلے یہاں سے رام
ساتھ ساتھ رگھوناتھ کے تھا رشی ورند تمام
لایا پرتھوی ناتھ کو ۔ وہاں پرتھوی کا پھیر
جہاں پڑا تھا ہڈیوں کا ایک اونچا ڈھیر
ٹھہرے ٹھٹکے ایک ٹک ۔ لگے دیکھنے ناتھ
پھر پوچھا رشی ورند سے تھا جو اُنکے ساتھ

ہے پوجیہ ورو ۔ رشیو منیو ۔ ہڈیوں کا کیسا ڈھیر ہے یہ؟
یہ پتھ بھوم کا ہے کلنک؟ ۔ یا شاسن کا اندھیر ہے یہ؟
ہا! کیسا کرور کشٹ والا ۔ کرونا پورت نظارہ ہے
پکڑے ہیں اس نے پاؤں میرے ۔ دل کو کر ڈالا پارہ ہے
یہ کیا ہے؟ بتلاؤ تو سہی ۔ چپ کیوں ہو؟ کیسے ڈرے رہے
کس مالی کا اجڑا ہے باغ ۔ جس کے یہ پھول بکھرے سے ہے؟
یہ کہتے کہتے کرونا ندھ ۔ کرونا کے ساتھ لگے رونے
کیا جانیں کیا کیا یاد آیا ۔ جس سے سرناتھ لگے رونے

دیکھ دشا رگھوناتھ کی - پلک اٹھا رشی درند
کچھ ورِدّھوں نے تب کہا" سنئے کرونا کند

ہم کو بے ترپ کی پرجا جان	اسروں نے خوب ستایا ہے
کتنے ہی رشیوں منیوں کو	اتیا چاریوں نے کھایا ہے
جو بھوجن بنے بھکشکوں کے	ان کی ہڈیاں پڑی ہیں یہ
پتے تو خزاں کے پیٹ میں ہیں	سوکھی ٹہنیاں پڑی ہیں یہ
حیرت سے اس کو دیکھ رہیں	جو اتیاچی سے بدلا لے
پر ملا نہ ایسا ویر کوئی	پورا جو اگلا پچھلا لے
یہ پھول ہیں جس کی بغیہ کے	وہ مالی شاید سوتا ہے"
اس کی ہی لاپرواہی سے	انیائے باغ میں ہوتا ہے"

کرون کہانی جب پڑی - کرونا ندھ کے کان
کیوں آئے ہیں جگت میں - آیا اس کا دھیان

پالن کرنے میں پتر دھرم	اقرار کو اپنے بھول گئے
اوتار لیا جس کارن سے	اس کار کو اپنے بھول گئے
پر تھیں پرکرت چھوڑے نہیں	اس نے یہ یاد دلاہی دی
المست کیسری کی - بن میں	ندرا اس طرح چھڑاہی دی

خبردار ہوجائیں اب - ظالم اور بدکار
خبر گیر سنسار کا - ہوا ہے خبردار
آج، جوار بھاٹا ہوا - پرکٹ سندھ میں آئے
لگیں بجائیں پھڑکنے - نیتر گئے گرمائے

گو برہمن - رکشک گرج اٹھے	رشیو تم سنو پرتگیا کو
پرتھوی - پاتال گگن منڈل	تینوں تم سنو پرتگیا کو
میں ہاتھ اٹھا کر کہتا ہوں	یہ دکھ ہرنا ہے کام میرا
پرتھوی کو نشچر ہیں کروں	تب دشرتھ نندن نام میرا

گانا

ہم چھتری دھرم نبھائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
ہرن کو کر پورن دکھائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
ہو چکا بہت جو ہونا تھا — کھو چکے بہت جو کھونا تھا
اب ویرتھ نہ سمے گنوائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
اپنے سکھ کا کچھ دھیان نہیں — چاہیئے راج۔ دھن۔ مان نہیں
پتوں پر رات بتائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
جنگل کی بڑیاں کھا کر ہم — بن کی بوٹیاں چبا کر ہم
پراکرتک ویر بن جائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
بن باسی کیا کر سکتا ہے — سنیاسی کیا کر سکتا ہے
یہ دنیا کو دکھلائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
پا لیں گے شتر یہ نہ جب اپنا — پا لیں گے گورو تب اپنا
سر تو یہ میں جسم لگائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
جگ میں انیائے چھا گیا ہے — سیما پر پاپ آ گیا ہے
پھر دھرم کا سورج اگائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے
جب نشچر دل کو دل ڈالیں — انیائے کے مل کو مل ڈالیں
بس رام تبھی کہلائیں گے — پرتھوی کا بھار ہٹائیں گے

پرنتپال نے جب کیا۔ پرن یوں ہاتھ اٹھائے
ادھر ویوگن۔ ادھر من۔ بولے "جے رگھورائے"
آگے بھگت ستائش سے۔ بھیٹے بشری بھگوان
امت پریم کو دیکھ کی۔ ابرل بھگتی پروان
وہیں مہرشی اگست سے۔ ملے رام سکھ دھام
پوچھا" رہنے کے لیے۔ بن میں کوئی ٹھام
دشش اگست نے اس سمے۔ دکھلایا سد بھاؤ
(پنچوٹی) کے پاس کا۔ رکھا یہ پرستاؤ

کمبھج من سے لے وداع۔ لکھن سیا کے ساتھ
پنچ وٹی میں رچ کٹی، ٹھہرے شری رگھوناتھ
اِدھر بہے گوداوری۔ کرتی ہوئی کلول
اُدھر بنوں میں پکشی گن۔ بول رہے مردو بول

بٹ۔ بلو۔ رسال۔ کدل۔ پیپل   اُن سے چھوٹی اور رستی تھی وہ
کومل وشال بن پتوں سے   پرپورن۔ پُری پُٹی تھی وہ
بیلوں یا لتا بتانوں میں   بن دیوی سی لپٹی تھی وہ
سچ مچ ہی ہو بسنت رانی   پشپوں سے لدی پھدی تھی وہ
پراکرتک ساج سنگاروں سے   جگمگ تھی اور جٹی تھی وہ
اُس بن کی ناٹک شالا میں   کوی کی نائکا نٹی تھی وہ
تربھون کی شوبھا کو لے کر   دنڈک بن میں پرکٹی تھی وہ
جس پر نثار بیکنٹھ۔ سورگ   ایسی پریہ، پنچ وٹی تھی وہ

ایسا سندر دھام جب، بنا رام کا دھام
سنجوں میں پاون ہوا۔ پنچ وٹی کا نام
کھیل پرکرت سے کھیلتے تھے۔ چھتری کے لال
اسی طرح آنند میں بیتے بارہ سال
لگا تیرھواں سال تب۔ کرنے تیرہ تین
ہونی ہو کر ہی رہے، اس میں میکھ نہ مین

راون کی بھگنی شوپ نکھا   آئی اس جگہ سیر کرنے
مانو پرن وپر کے ڈھنگ پہنچی   اسروں کے ہت بیر کرنے
دیپک پر جاتا ہے پتنگ   جیون نیو چھاور کرنے کو
سورج پر نہیں جھپٹتا ہے   بلہاری ہو کر مرنے کو
پر یہاں سوریہ سے ملنے کو   وہ ایک کیڑی تیار ہوئی
ساتو کی پرش کی شوبھا پر   راکشسی پرکرت بہار ہوئی

بولی" مجھ سی سندری اور نہ جگ میں ہوئے
تم سا بھی سندر لیوا۔ کہیں نہ دوجا ہوئے
مانو ہم دونوں کا سوروپ ودھ نے وچار کر رکھا ہے
چندرماں بتانے والے نے سورج تیار کر رکھا ہے
سنکوچ چھوڑ کر بن باسی پورا ودھ کا اُتساہ کرو
میں تم کو آ گیا دیتی ہوں مجھ سے گندھرو وواہ کرو"
سیتا جی کے ہردے میں۔ دمک اٹھی یہ بوئے
چندر سور یہ مل گئے تو یہاں اماوس ہوئے
من ہی من کچھ مسکرا۔ بولے سیتا ناتھ
"چھما کر دے ہے کامنی۔ نہ ہو ہمارے ساتھ
ہم بیاہے ہیں کنوارے ہیں نہیں پھر ایک ناروِرت رکھتے ہیں
اپنی کے سوا اور سب کو ماتا اور بہن سمجھتے ہیں
اس لیے تمھاری یہ آگیا پالن کر سکتے کبھی نہیں
ہم آریہ ونش ہیں۔ آریہ دھرم کھنڈن کر سکتے کبھی نہیں"
سنے پشاچن نے جبھی۔ ایسے روکھے بین
ہٹی ادھر سے تب پڑے لکھن لال پہ نین
لکشمن سے بولی" مجھے دیکھ تم کیوں اتنے مسکاتے ہو؟
وہ تو بیاہے ہیں۔ لیکن تم ناری وہیں دکھلاتے ہو
اچھا تم ان کی طرح مجھے اُتر دینا ٹھکرا نہیں
تم بنے بنو میں بنی بنوں یہ جوڑا بھی کچھ بُرا نہیں"
لکشمن کا تو پرکرت سے۔ تھا سو بھاو ہی گرم
گرما کر کہنے لگے" چل ڈھٹنا بے شرم
ایسی باتیں کرتے تجھ کو او کلٹا لاج نہ آتی ہے
مجھ سے یہ کہنے کے پہلے پاپن مر کیوں نہیں جاتی ہے

پہلی ہی بار زندگی میں ایسی نرلج دیکھی ہم نے
ہے آج کا دن منحوس بڑا اتنی نرلج دیکھی ہم نے
اوکل کلنکنی پشاچنی یدی ہوا ، وواہ نہیں تیرا
تو اپنے سنرکشک سے کہہ وہ کر دے ٹھور کہیں تیرا
ہے آریہ وواہ یوگ سادھن سودا نہ سمجھ بازار کا یہ
آرام عیش اس کا نہ لکشیہ بندھن کہ تو یہ بچار کا یہ
اور اگر وِواہ ہو چکا ہو تو جا نج پتی کی سیوا کر
وہ ہی آرادھیہ دیو تیرا اس سے ہی سکھ کی آشا کر
یدی ہو ودھوا او ستھا تو پتی نام کی ویراگن بن جا
دیش اور جاتی کی سیوا کو بس سچی سنیاسن بن جا
بہنوں کا اپنی کر ادھار یہ راہ ہے تیری شبھ گت کی
سنسار میں بس قائم کر دے یوں یادگار اپنے پت کی
ورنہ یوں واہی پھرنے میں کیوں اپنا نام نچاتی ہے؟
کل کو سماج کو دیش کو بھی وبھچارن داغ لگاتی ہے"

شکشا سن بن پتی کی ۔ جلی جل گئی اور
ملی شدھ جل کو نہیں چکنے گھٹ پر ٹھور

راکششی نے سوچا" اس سے تو گل سکتی دال نہیں اپنی
یہ تو پورا اپدیشک ہے بدلے گا چال نہیں اپنی
البتہ وہ ہی شیام ورن کچھ کومل چت دکھلاتا ہے
پر ساتھ میں اس کے ناری ہے اس سے نہ مجھے اپناتا ہے
بہتر ہے بکٹ روپ دھر کے اس ناری کو کھا جاؤں میں
اپنے رستے کا وہ کنٹک چھن میں اس طرح مٹاؤں میں"

بکٹ روپ دھرتے ہوئے لگی نہ اسکو دیر
جادوگرنی سا کیا ۔ اُسرا نے ہتھ پھیر

ودھائی سیتا کی طرف۔ جب وہ منھ کو پھاڑ
سھن نے لکشمن سے ہوئی۔ اس کو یہ کھلواڑ

بیٹے کے آگے تاب ہے کیا   جو ماں کو دُکھت کرے کوئی
سیوک کے ہوتے کیا مجال   سوامن کا اہت کرے کوئی
ہو گئے سمترانندن کے   اس چھن کو نیتر لال دونوں
تتکال کال کے استر ہوئے   چھتری کے کر کرال دونوں
سوچا اس کی گردن مروڑ   دنیا سے اُسے دور کردوں
لاتوں اور مکّوں سے   دم بھر میں چور چور کردوں
لکشمن کا ایسا کرور کوپ   جس سے مہا راگھو ور نے
"ماروت انگ بھنگ کردو"   یہ دیا اشارہ رگھو ور نے

آگیا شری رگھوناتھ کی۔ لکھن نہ سکتے ٹال
کاٹ لیے راکشسی کے ناک۔ کان۔ تتکال
چلی گئی جب راکشسی پھل کرموں کا پائے
تب لکشمن سے اس سمے بولے سری رگھورائے

"تم تو ودھ ہی کو تتپر تھے   پر میں نے یہی اچت سمجھا
ودھ کرنا ابلا ناری کا   نیما نسار انوچت سمجھا
اس لیے کرایا انگ بھنگ   جس سے کروپ ہو جائے یہ
ایسی اشلیل یاچنائیں   پھر کہیں نہ کرنے پائے یہ"

لکشمن بولے۔ "آپ نے پالا یودھا دھرم
مار ڈالنا بھی نہیں تھا۔ کچھ انوچت کرم

پربھو تو اُس گرو کے چیلے ہیں   جس نے حوصلہ بڑھایا تھا
بالیا وستھا کے ہاتھوں سے   تاڑکا سنگھار کرایا تھا
وہ کہتے تھے جو تیتا ہے   اس کا ودھ کرنا دوش نہیں
دنیا کی گندی چیزوں کا   دنیا سے ہٹنا دوش نہیں

ہنس کر سیتا نے کہا" تم سکتے تجھے مار
کنتو تمہارے بھرات ہیں۔ دیا۔ چھما بھنڈار"
وا مانگی کہا سیہ سن۔ رگھوپت گئے لجائے
ادھر پھیر کر منہ لکشمن۔ تڑپے ذرا مسکائے
اب سنئے جیسے بڑھی۔ یہاں کٹیلی باڑھ
چنتا کی برسات کا شروع ہوا اساڑھ

اس بن میں کچھ تھوڑی ہی دور — اگنت رجنیچر بستے تھے
اس شوبھ بن کھا کے کئی ایک — ان میں سے بھائی لگتے تھے
تھے مکھیہ جو کھر دوشن ترشرا — وہ بڑے دیر در وانی تھے
راون کے سنگھی ساتھی تھے — مانو اسکے ہی ثانی تھے
انکے ڈھنگ جا کر جب روئی — یہ پتا چپنی ویاکل ہو کر
وہ لڑنے آئے رگھوور سے — کل سہت اکٹھے کل ہو کر
چودہ ہزار تھے رجنیچر — رگھوور کل کر رائے اکیلے تھے
اس جگہ کھیل لیلا دھاری — اپنا کچھ کھل کر کھیلے تھے
لکشمن کو تو بن میں چھوڑا — شری سیتا جی کی رکشا میں
کودنڈ پہ چند چڑھا کر کے — ڈٹ گئے یدھ کی چنتا میں
شر تھے یا بجلی کے ٹکڑے — دم لیں رپ شیش بھید کر کے
چھٹتے ہی دشٹوں کی چھاتی — چھلنی کو چھید چھید کر کے

اسی سمے یاد آ گیا۔ پرتھو کو وہ ادگار
ڈھیر ہڈیوں کا نرکھ۔ کیا تھا جو اقرار

مانو اپنے پیارے پرن کو — آج ہی پورن کر ڈالیں گے
پرتھوی کو پاک پاپ سے کر — کھل ونش چورن کر ڈالیں گے
پرن نہیں تھا یہ تھا روپرکاش — جس سے تم مٹتا جاتا تھا
نشچروں کا چودہ سہس کٹک — کائی سا پھٹتا جاتا تھا

رستہ بھی نہیں بھاگنے کا یوں شتروں نے کر پامال دیا
چھاتی چھیدی بسر چھین گئے آنکھوں سے پران نکال لیا
رن بھومی سے تیر ونگی آندھی جب اتر گئی تو کیا دیکھا؟
وہ یدّ ستھل یا دیجے استھل لاشوں سے پٹا ہوا دیکھا

کھر دوشن ترشرا دسب. پڑے ہوئے تھے موں
وشو میھر سے بیر کر. جیے پا سکتا کون؟
اسی سمے سیتا سہت پہنچے لکشمن آئے
تبھی سروں نے سورگ سے. کہا پشپ برسائے

ہے جن. دکھ ہاری. اوتاری ہے پار نہ شکتی تمھاری کا
شکھ دیا سبھی کو شکھ کاری ہر بھار. بھوم بیچاری کا
پریتم نے آج اکیلے ہی چودہ سہتر کا پران لیا
اس لیے تمھیں ہے لیلا دھر سب لوگوں نے پہچان لیا

گانا

پرنام سدا سکھد ہام ہرم جگبندن. نندن. رام ہرم
بھو. بھیت ہرم. من مود کرم رج. تاپ. ہرم. شر چاپ دھرم
متعلیش ستا. سکھ. سو کھیہ ودھم رمنیہ. منوہر. روپ. ندھم
ترشرا. کھر. دوشن. دیا ھو. ہرم شو. مانس. منجو. مرال. ورم
اکھلیش جنیش. سرنیش. پرکھم دھرتی دھر. دھرم دھرن. دھرم
اگھ. اوگھ. وناشن. رینیہ. گنم سکھ درشن. سندر. شیام گھنم
مہامنی. منڈت. مولی ورم رجنیچر. ورند. پتنگ. کھرم
دکھ. بھنجن. رنجن. پران. دھنم شترناگت. دین. دیال. جنم

سماپت

نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔

یہ نقلی کتابیں نہ ہیں بک سیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱۔ یا ۲۔ یا ۳ میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار خریدار کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کیلیے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وشنھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں۔ انھیں پہچان لیجیے۔

[signature]

نیا ترکیش:۔ رادھے شیام کتھاواچک
پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

سیتا ہرن

رام کتھا نمبر ۱۱



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے واچپتی کی پدوی پراپت کیرتن کلانِدھی کاویہ کلا بھوشن

شری ہری کتھا وشارد، کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک :- شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری | اوم |

رام کتھا (آرنیہ کانڈ)



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے

کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن

شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

بارھویں بار ۱۰۰۰ | ۱۹۶۵ء | قیمت ۹۴ پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

شرن میں آئے ہیں ہم تمہاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

سنبھالو بگڑی دشا ہماری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

نہ ہم میں بل ہے نہ ہم میں شکتی
نہ ہم میں سادھن نہ ہم میں بھگتی

تمہارے در کے ہیں ہم بھکاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

جو تم ہو سوامی تو ہم ہیں سیوک
جو تم پتا ہو تو ہم ہیں بالک

جو تم ہو ٹھاکر تو ہم پجاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

سنا ہے ہم انش ہیں تمہارے
تمھیں ہو سچے پربھو ہمارے

یہ ہے تو سدھ تم نے کیوں بساری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

برے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
بھلے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے

تمہارے ہو کر ہوں ہم دکھاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

پردان کر دو مہان شکتی
بھرو ہمارے میں گیان بھگتی

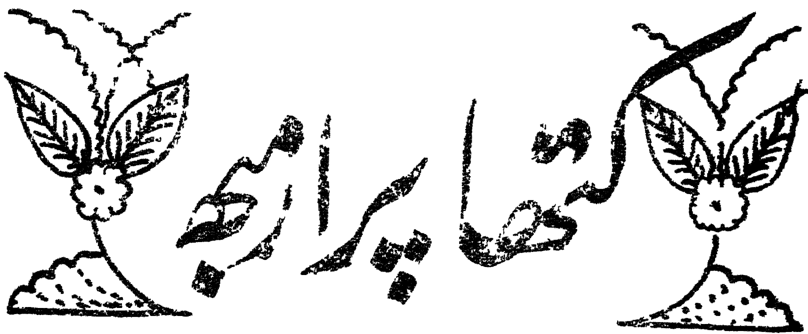
تبھی کہاؤ گے تاپ ہارنا
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

نہ ہوگی جب تک کرپا کی درشٹی
نہ ہوگی جب تک دیا کی برشٹی

نہ تم بھی تب تک ہو نیائے کاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون

ہمیں تو بس ٹھیک نام کی ہے
پکار یہ رادھے شیام کی ہے

تمہاری تم جانو نرو کاری
دیا کرو ہے دیا لو بھگون



جب کھر دوشن کا ہوا رن میں کام تمام
شورپ نکھا کو کہاں پل بھر بھی بشرام
جیسے گبڑی نے کیا اپنے مدوش اُجاڑ
تیوں لنکا کو گئی نکٹی بتا دھاڑ
آگ اس سمے ہو گئی وہ بانی فساد
راون کے دربار میں جا کر کی فریاد
"پڑے تیرے آرام پر اور جام پر خاک
تیرے جیتے جی میری آج کٹ گئی ناک

بھائی دو لڑکے رام لکھن — اس دنڈک بن میں آئے ہیں
اور سنگ میں ایک سیتا نامی — سکماری ناری لائے ہیں
بانکے ہیں اور لڑاکے ہیں — گویا شمشیر انھیں کی ہے
یوں پنچوٹی میں رہتے ہیں — جیسے جاگیر انھیں کی ہے
ناگاہ ادھر میں نکل گئی — اس ناری سے ملنا چاہا
اس سمے نگوڑے لچھمن نے — مجھ سے کچھ چھل کرنا چاہا
تب میں نے تیرا نام لیا — سنتے ہی اس نے دی گالی
پھر میرے کان کتر ڈالے — اور میری ناک کاٹ ڈالی

میری تو ناک گئی سو گئی — اب اپنی ناک سنبھالو تم
جگ میں جب اونچی ناک نہیں — تو نکٹا نام دھرا لو تم
میرا تو دم اب ناک میں ہے — ناکارے! تیری دُہائی ہے
میں جتنی رسوا ہوتی ہوں — وہ سب تیری رسوائی ہے

اپنی بھگنی کی سُنی۔ اِس پرکار جب ہائے
راون اُٹھ بیٹھا تبھی۔ بولا ناک اُٹھائے

"ہمشیرہ تم نشناک نہ ہو — اُن کی بھی ناک نہ رکھوں میں
بھیجا نتھنوں کی راہ کروں — مرچوں کا ناس انھیں دوں میں
ناری کی ناک اڑانے میں — ہوتی ہے ناک نہیں اونچی
ابلا پر ہاتھ اُٹھانے میں — اُٹھتی ہے دھاک نہیں اونچی
میں ابھی ناک کی سیدھ پہ جا — ناکے پہ انھیں پکڑواؤں
اور تیرے پاس یہیں لاکر — پرتھوی پر ناک رگڑواؤں
بل کریں تو اُن کی ناک چھید — اُن کے نکیل ڈلواؤنگا
اور موت کا ناکہ دکھلا کر — بس ناکوں چنے چبواؤنگا
یہ پرتھوی اور پاتال ناک — میرے نیاک نے جیتے ہیں
بکری اور سنگھ میرے بھئے سے — ایک گھاٹ پہ پانی پیتے ہیں
یہ سماچار اور دُراچار — کیا کھردوشن سے نہیں کہا؟
اُس کا تو وہیں اکھاڑا تھا — اُس کل بھوشن سے نہیں کہا؟"

وہ بولی "مجھ پہ ہوا۔ جب یہ اتیاچار
کھردوشن پہ گئی تبھی۔ میں نے جائے پکار

وہ سینا لے کر گئے وہاں — اور بڑا گھور سنگرام کیا
پل بھر میں بڑے تپسیا نے — اُن سب کا کام تمام کیا
پرتھوی پر ندی رُدھر کی تھی — لاشوں پر لاشیں ملتی تھیں
میں دیکھ رہی تھی کھڑی کھڑی — اور اُن کی گردنیں کٹتی تھیں

راون نے جب یہ سُنا سر کچھ لیا جھکائے
سوچا" میری موکش کا پیدا ہوا اُپائے

جب ایک اکیلی طاقت نے ان سب ویروں کو مار لیا
تو پھر نشچے یہ ستیہ ہوا نارائن نے اوتار لیا
اپنا پرچے دینے ہی کو کی انھوں نے ایسی یکتی ہے
اس رن کے کارن ہی میری شاید اس رن سے مکتی ہے
اچھا یدی وہ اوتاری ہیں تو بیر کا ناتا جوڑوں گا
دوسرے جنم کا بندھن بھی اُن کے ہاتھوں سے توڑوں گا
یہ موت نہیں ہے موکش ہے یہ یہ بیر نہیں انوراگ ہے یہ
وہ بھی ہوں تیر بھی ہو ان کا بھگتوں کے لیے سہاگ ہے یہ"

انھیں وچاروں میں رہا ۔ ذرا دیر آنند
پھر اس بھگتی کو کیا من مندر میں بند
ظاہر میں بھڑکی چڑھی نیتر ہو گئے لال
اُٹھا ایک دم تڑپ کر لی تلوار نکال

بولا" وے کاٹیں ناک تیری اور جیتے رہیں زمانے میں
لوٹیں یہ بیس بھجا میری لعنت ہے شستر اُٹھانے میں
تم بیٹھو تھوڑی دھیر دھرو میں ڈنڈک بن میں جاتا ہوں
اِس ناک کاٹنے کا بدلا تپسی سے ابھی چکاتا ہوں"

یہ کہکر راون چلا ۔ ہونی ہوئی سوار
جلدی میں پرنیام کا رہتا نہیں وچار
لنکا میں ماریچ ایک ۔ تھا نامی عیار
اُس سے راون نے کہا" سُن میرے غمخوار

سنکٹ میں ساتھ مترکا دے ہے مترکا سچا کرم یہی
نیو چھاور راج مکٹ پر ہو ہے راج بھگت کا دھرم یہی

وہ تپسی لڑکوں سے آکر — گنڈی یہ پنچوٹی کی ہے
پھر وشنو متر ہا سے کہتا — اور شروپ نکھا نکٹی کی ہے
اس کارن بھکر کا جواب — چھتری سے اُن کو دوں میں
جی جی کے ناک کے بدلے میں — اُن ہی ناری کو ہرلوں میں
تو تم کر مایا مرگ بن جا — اور لوگی بن جاؤنگا میں
تو رام لکشمن کو بھگانا — سیتا کو ہر لاؤں گا میں"

یہ سُنکر ماریچ نے۔ کہا کلیجہ تھام
"ہے راون منہ بند کر لیا ہے کس کا نام

وہ وشوامتر۔ یگیہ والا — نظارہ سارا آنکھ میں ہے
جس نے سو یوجن پر ڈالا — وہ تیر کرارا آنکھ میں ہے
وہ نام کان میں آتے ہی — جھرجھری سی چڑھتی آتی ہے
اور چوٹ پُرانی ہڈوں کی — پھر آج ابھرتی آتی ہے
ان سورج بنشی شیروں کو — مایا مرگ کیا بہکائے گا؟
گر گیا تو پنجرے کا پنچھی — تیلیاں توڑ اُڑ جائے گا
پھر وشنو جس نے مارے ہیں — نر نہیں ہیں وہ نارائن ہیں
سیتا اوتار ہیں شکتی کا — ششیشا وتار سری لکشمن ہیں

گرو۔ دیوتا۔ برہمن۔ کُٹل ناری اور بھوت
حاکم۔ وید۔ رسوئیا۔ ہمسایہ اور بھوت

جوان سے بیر بڑھاتے ہیں — وہ آخر مارے جاتے ہیں
بے موت موت کے گھاٹ وہی — بے وقت اتارے جاتے ہیں
یہ سمجھو تو دل سے بدی ہرو — سیتا کا ہرنا ٹھیک نہیں
کرو تو سب کا بھلا کرو — پرچوری کرنا ٹھیک نہیں
اچھے کرموں کے کرنے سے — گرہ میں پرکاش ہوجاتا ہے
پرناری گھر میں لانے سے — گھر کا وناش ہوجاتا ہے

بھائی اچھے کرموں کا تو جلدی کرنا ہی اچھا
اور بُرے کام کو جیسے ہو ہر طرح ٹالنا ہی اچھا

گانا

زمانہ رنگ بدلتا ہے

سورج تو دن چڑھتا شام کو ڈھلتا ہے
آج ہو جو بادشاہ کوئی ستا ہو کا بھی شاہ
کل کو وہ ہی کوڑی کوڑی کو ہو رہا تباہ
بگڑ کر کوئی سنبھلتا ہے زمانہ ....
بڑے بڑے ہو گئے جہان میں راجا اور فقیر
خالی ہاتھوں آئے تھے سب خالی گئے اخیر
وقت کسی سے نہیں ٹلتا ہے زمانہ ....
بہتیرے تو یہ جہاں میں ہو کر مالا مال
انت سمے میں ہاتھ جھاڑتے گئے کال کے گال
یہاں نہیں کسی کا چلتا ہے زمانہ ..
اچھا اور بُرا جیسا ہو رہ جاتا ہے نام
اسی لیے دنیا میں نیکی کرو رادھے شیام
نہیں تو وقت نکلتا ہے زمانہ ....

. ــ . ــ . ــ . ــ . ــ . ــ . ــ . ــ . ــ .

راون بولا "واہ واہ تو تو ہے درویش
میں سننے آیا نہیں تجھ سے یہ اپدیش

'سروم کھلو دم برہم' ہے جب تب جھوٹا سارا ناتا ہے
پھر کس کو گیان سناتا ہے اور کیا بتا کر سمجھاتا ہے؟
گر نہیں چلے گا ساتھ میرے تو سارا گیان بھلا دوں گا
سیتا کو ہرنے سے پہلے یم پوری تجھے پہنچا دوں گا"

راون کی یہ بات سُن کانپ اُٹھا ماریچ
پھر من ہی من میں کہا کام تو ہے یہ نیچ

لیکن کیا کرتے مجبوری
ہر طرح موت تیری آئی
اس طرف گروں تو کنوئیں میں ہوں
اُس طرف جاؤں تو ہے کھائی
مرنا ہی ہے تو راون کے
ہاتھوں مرنا بیکار میرا
سری رامچندر کے ہاتھوں سے
مر کر ہے بیڑا پار میرا
یہ سوچ کے وہ اُٹھ کھڑا ہوا
اور جانے کو تیار ہوا
اب ہوتا ہے وہ سب چرتر
جس لیے رام اوتار ہوا

دن جب آتے ہیں بُرے ہوتے کھوٹے کام
یہ دونوں پہنچے وہاں جہاں تھے سیتا رام

راون نے وہاں پہنچتے ہی
یہ سوانگ بنایا منگے کا
اپنی اصلیت چھپانے کو
کر لیا بھیس بھک منگے کا
جب بُرا کام کرتا کوئی
تو ہر دے سنکٹ ہوتا ہے
تیوں بھیس بدلنے کے پہلے
راون کچھ کمبت ہوتا ہے
ماریچ بڑا مایا وی تھا
مرگ روپ دھار کر گیا وہیں
سیتا اور رام جہاں پر تھے
چوکڑی مار کر گیا وہیں

مرگ نینی نے جس سمئے دیکھا مرگ کی اور
اسی سمئے رگھوناتھ سے بولیں کر کو جور
"رگھوکل بھوشن دکھ ہرن میرے جیون پران
داسی کی دنتی سنو دین بندھو بھگوان

مرگ ایسا تو دیکھا نہ سُنا
جیسا یہ سُگھڑ سلونا ہے
دیکھو تو سر سے پاؤں تلک
سارا سونا ہی سونا ہے
ہے ناتھ کھال لاؤ اسکی
تو کٹیا کا سنگار ہوگا
سونے کے مرگ کی مرگ چھالا
کیا ادبھت یادگار ہوگی"

بھلا کہیں سنسار میں سونے کا مرگ ہوئے؟
ہونہار ہو کر رہے۔ میٹ سکے نہیں کوئے
بان چڑھایا رام نے کھینچ دھنس کی ڈور
سونپ لکھن کو جانکی چلے ہرن کی اور

کیسا شکار اور کیسا مرگ
وہ ایک طلسمی چھایا تھی
مایا پتی جان رہے تھے سب
جو ہونے والی مایا تھی
دھنوا پہ ڈور ڈور پہ شر
شر چٹکی میں چٹکاتے تھے
مایا مرگ کے پیچھے پیچھے
مایاپتی بھاگے جاتے تھے
بھوں ہوں پہ تھا ترچھا تناؤ
پیشانی پر بل پڑے ہوئے
تھے نیتر برابر چوکنے
مرگ کے شکار پہ لڑے ہوئے
اس حیلے سے پرتھوی کا بھار
اترے یہ شوق پاؤں میں تھا
تینوں لوکوں کا بوجھ آج
تربھون نایک کی چھاؤں میں تھا

مایا مرگ مایا کرے۔ پر نیّے کبھی ڈرائے
کن انکھیوں سے ناتھ کی چھب نہارتا جائے

تھک گئے رام چلتے چلتے
مکھ پر شرم وندو جھلک آئے
اور اوپر دیکھنے پر چیر تر
دیوتا بمانوں پر چھائے
تب ایک تیر مکتی دینے
اور ایک پران لینے پہنچا
اس نین بان کے ساتھ ساتھ
وہ کال بان مرگ پر پہنچا
اب تو مایا سب نشٹ ہوئی
اور مایا مرگ مانرچ ہوا
جی بھر کے رام روپ دیکھا
آنند ہردے کے بیچ ہوا
پھر مرتے مرتے بھی اس نے
منترا بھائی راون کی
"لکشمن ہماری سدھ لینا"
یہ کہہ کر دیہہ وسرجن کی

وہ کیہہ نہیں تھا ایک یہ۔ تھا آکاشی تیر
لکشیہ تھا اس کا جانکی۔ کا سکمار شریر

[illegible] سیتا [illegible] گھبرائے
[illegible] لکشمن سے بولیں اتنا گھبرائے

[illegible] شری رام [illegible] انھیں پکار رہے
بھائی کے [illegible] باندھ [illegible] بھائی کی بات نہار رہے
[illegible] شتروں کے گھر میں ہیں
[illegible] وہ [illegible] سمے دکھ میں ہیں"

[illegible]
دکھ کہاں [illegible]

کس کی مجال ہے [illegible] جو انھیں [illegible] دکھ پہنچائے گا؟
سورج جس جگہ [illegible] وہاں اندھکار کب آئے گا؟
اچھا ماتا دکھ آیا بھی [illegible] تو سیتا کرکے دکھلائے گا
ستری [illegible] بچائے گا
میرا اس سمے دھرم ہے یہ میں رکھوں آپ کی رکھشا پر
سر سو سمجھا ور ہے میرا بھائی کی آگیا پر
یہ بن وشال ہیں بھگے وہاں بیچ چاروں اور گھنیرا ہے
ماں! انھیں اکیلا چھوڑ دوں کرتویہ نہیں یہ میرا ہے"

جیسی ہو ہو تو تیا ویسی ہی مت ہوئے
ہونی ہو کر ہی رہے۔ میٹ سکے نہیں کوئے
ناری ایسے سمے میں۔ کرتی ہے پرگھات
سیتا بھی کرنے لگیں۔ اسی طرح کی بات

بولیں "اب میں نے جان لیا سوارتھ کا بھائی چارا ہے
تم بن میں ساتھ جو آئے ہو کچھ مطلب اور تمہارا ہے
اس دنیا کے خود غرضوں میں کھوئے اپنا جیون نہ کوئی
بھائی سا جگ میں میت نہیں اور بھائی سا دشمن نہ کوئی"

ہائے لچھمن یہ تجھے نہیں ہے یہ بات تھا ایک
[illegible] ٹوٹ [illegible] ٹھیک

اس شبد پر [illegible] رو رو کر نکلے
جب جگہ [illegible] ہو ہو کر نکلے
پل بھر [illegible] کا نہ پرچھاؤں رہا
وہ نرمل [illegible] سر سبھاؤ رہا

تب سیتا [illegible] اور [illegible] موں
[illegible] کون ؟
لچھمن کے اپمانت پھر بولیں سیتا یہیں
"تم سچے بھی ہو لچھمن تو بھی میں یہ جین

میری تم کچھ چنتا نہ کرو — رکھشک وہ دیا ندھان میرے
تم جاؤ یہیں سے چلے جاؤ — جس جگہ گئے ہیں پران میرے
ماتا تم مجھے سمجھتے ہو — تو آگیا مانو ماتا کی
میں آگیا تم کو دیتی ہوں — جاؤ اور سدھ لو بھراتا کی"

پاس لچھمن کے اب نہیں کوئی رہا جواب
کھڑے ہو گئے ایک دم لینے لگے شتاب

"ہے پون دیو تم ساکشی ہو — ہے ساکشی گنگو گواہ ہو تم
میری اس دھرتی کی نوکا کے — ہے سوریہ دیو ملاح ہو تم
آگیا پالن کرتا ہوں میں — بس اتنا ہے سنتوش مجھے
بھائی بیدی مجھے الہنا دیں — تم کہہ دینا نردوش مجھے"

یہ کہہ کر لکشمن نے ایسا کیا اپائے
سیتا کے چاروں طرف دی ایک ریکھا بنائے

بولے "ماتا میں جاتا ہوں — اب ساودھان ہو کر رہنا
میں رہا آگیا کے بھیتر — تم ریکھا کے بھیتر رہنا

یہ ریکھا النگھن کر کے جو — کُٹیا کے اندر آئے گا
ہے اُسے آن یہ لکشمن کی — وہ وہیں بھسم ہو جائے گا
اب اپنی سیتا ماتا کو — ہے ورکشو تم پر چھوڑتا ہوں
اپنی رکھشا ہی میں رکھنا — بن دیوو تم پر چھوڑتا ہوں
پکشیو! تمھیں اب رکھشک ہو — تم ہی پر اپنا گھر سونپا
ہے پنچوٹی، ہے ہرن کُٹی — ماں سیتا کو تم پر سونپا"

یہ کہہ کر لکشمن چلے چلا نہ جاتا ہائے
کُٹیا سے بچھڑا ہوا بچھڑا جیسے جائے
جاتے ہی لکشمن کے آیا دھوکے باز
سیتا جی کے کان میں پہنچی ایک آواز

سیتا کی آنکھوں نے دیکھا — ایک بوڑھا جوگی آتا ہے
آواز اسی جوگی کی ہے — وہ ہی جوگی کچھ گاتا ہے
دیکھا اکتارا ہاتھ میں ہے — بس اسے بجاتا آتا ہے
اور میٹھے سروں میں وہ — یہ صدا سُناتا آتا ہے

تن کی شدھی کے لیے ہوتا جیسے اشنان
من کی شدھی کے لیے ہے ویسے ہی دان

گانا

دھن ہر کے ہیت لگا بابا — جوگی کی ہے یہ صدا بابا
سورج جیوں جیوں دیتا پرکاش — تیوں تیوں اوپر چڑھتا بابا
جیوں جیوں کم روشنی دیتا ہے — تیوں تیوں نیچے گرتا بابا
دانی کا درجہ بڑا بابا — جوگی کی ہے یہ صدا بابا
جو دریا بہتا رہتا ہے — وہ نرمل کہلاتا بابا
جل ایک جگہ جب ٹھہر گیا — تو گندا ہو جاتا بابا
اس لیے بنو دانی بابا — جوگی کی ہے یہ صدا بابا

اسی طرح گاتا ہوا. کٹیا کے ڈھنگ آئے
سیتا سے کہنے لگا دونوں ہاتھ اُٹھائے

"ہے مائی مجھ کو بھکشا دے　　مرتبہ رہے اعلےٰ تیرا
بھگوان تجھے جیتا رکھے　　ہو سدا بول بالا تیرا
تو دودھوں نہا اور پوتوں پھل　　دن دن دونا ہو بھاگ تیرا
بھوکے کو تھوڑا بھوجن دے　　مائی! اٹل ہو سہاگ تیرا

مانگ رہا بھکشا اتھ۔ دروازے پر آئے
گرہ لکشمی کیسے کہے. خالی ہاتھوں جائے؟

دوپہر کے بھوجن کرنے کو　　کچھ پھل کٹیا میں رکھے تھے
لیکن اس مرگ کے قصے میں　　اب تک نہ کسی نے چکھے تھے
لینے کھانے کا سوچ نہیں　　ہے سوچ دان کی برتی کا
اچھا ہو یا بُرا کنتو　　مشکل ہے دھرم گرہستی کا
اُس ریکھا کے اندر ہی سے بولیں　　"لو! جوگی بابا! لو
کٹیا میں جو پھل حاضر ہیں　　وہ دیتی ہوں تو بھکشا لو
اور دو ایسا آشیرباد　　اُدیش ہمارا نشٹ نہ ہو
مرگ مار کے کشل سہت آئیں　　پرانیش کو کوئی کشٹ نہ ہو"

بھکشا لینے کے لیے آ گے بڑھا فقیر
ٹھہر گیا جب بیچ میں دیکھی ایک لکیر

اتنے ہی میں معلوم ہوا　　وہ ریکھا رنگ بدلتی ہے
جب آگے پاؤں بڑھایا تو　　دیکھا ایک جوالا جلتی ہے
سوچا۔ یہ کوئی مایا ہے　　یا تیج یہ کسی جتی کا ہے
یہ نہیں تو سیتا شکتی ہے　　اور ست یہ اسی ستی کا ہے
گر ریکھا النگھن کرے گا تو　　ہوگا ابھی مرن تیرا
سیتا کا ہرن نہیں ہوگا　　ہو جائےگا پران ہرن تیرا"

یہ سوچ کے جوگی بول اٹھے — "ریکھا کے باہر آ مائی
جوگی بابا لیتے ہیں نہیں — اس طرح بندھی بھکشا مائی"
سیتا نے کہا "اچھا ٹھہرئیے — میں ریکھا چھوڑ نہیں سکتی
یہ آن ہے میرے دیور کی — میں اس کو توڑ نہیں سکتی"

وہ بولا "توڑو نیم تم دیور کی آن
بابا بھی بے قاعدہ نہیں لیں گے دان"

گانا

دھن ہر کے بھیت لگا بابا۔ جوگی کو ہے یہ صدا بابا
جو دے اس کا بھی بھلا بابا۔ نہ دے اس کا بھی بھلا بابا
جوگی تو مست جوگی ہیں۔ جوگی کو کیا پروا بابا
صاحب کا در ہے کھلا بابا۔ جوگی کی ہے یہ صدا بابا

....

سیتا نے سوچا "اگر دیا نہ اس کو دان
گرہستیوں کے دھرم کا۔ ہوتا ہے اپمان
دیور کی آن رہے نہ رہے — رکھوں گی دھرم گرہستی کا
اب میں ریکھا کا دھیان چھوڑ — کرتی ہوں کرم گرہستی کا"
دیکھو کیا تیکھا گھاؤ ہے — اور کتنا اونچا یہ پرن ہے
اس سیتا ہرن کی لیلا میں — بس ایک دان ہی کارن ہے

بھولیں اس کرتویہ میں سیتا اپنا دھیان
پہلے جا نکلے باہر کو پیچھے دیوے دان

ریکھا کے باہر آتے ہی — اس جوگی نے بانا بدلا
راون، راون ہو گیا ہیں — وہ ٹھاٹھ فقیرانہ بدلا
بولا "سیتا ہو خبردار — اب تو میرے پنجے میں ہے
میں لنکا کا پت راون ہوں — تو راون کے قبضے میں ہے"

سنتے ہی یہ راون ہو گیا غصّہ سے لال
لیکن سنبھل کر پھر سے ۔ اور پوچھی یہ بات

"او دُشٹ بھکشو ذرا خبردار — شری رام اب آنے والے ہیں
جو دھنش توڑ کر لائے تھے — وہ ہی تیرے دیکھو لے ہیں
اب تک میں اس دیکھا بن خطرہ — اب تو سمجھ لی یہ چال
ابلا ہوں پر شکتی والی ہے — پتی ورتا دنیا میں ہوں
تو کیا سنسار اگر آئے — تو بھی بال بیکا نہیں کر سکتا
ستونتی کے ست کے آگے — برہما بھی کچھ نہیں سکتا
دالی کے بٹوے کی سمت — کرتی جھولی بھیک منگے گی
سورج کے پاس پہنچ جاؤں — اچھا ہے پہنچ پہنچے گی"

راون غضب ہو گیا سنکر یہ بین
اندھکار میں ایک دم گئے ہرے کے نین
دیکھا اس نے سامنے ایک اپور ویر کاش
نیا وشو پرتھوی نئی ۔ نیا سورگ آکاش

مانو ایک نیا گھمنڈل — اس سب سرشٹی کے اوپر ہے
اس میں ایک جیوتر مئی مورت — سونے کے سنگھاسن پر ہے
ہیں چاروں دشا کھا چاروں — سب اُدے است جگتی میں ہیں
ہیں روم روم میں تارا گن — اور سورج چندر کٹوری میں ہیں
اب جدھر دیکھتا ہے راون — وہ مورت اُدھر ہی رہتی ہے
مانو راون کے کانوں میں — وہ مورت بھی یہ ہی کہتی ہے
"دالی کے بٹوے کی سمتا — کرتی جھولی بھاک منگے گی
سورج کے پاس پہنچ جاؤں — اچھا ہے پہنچ پہنچے گی"

اب راون کے ہردے کو ہوا پورن وشرام
من ہی من میں سیا کو اس نے کیا پرنام

پھر اس کے بعد ہوا وہ ہی — جو ہونہار دکھلاتا تھا
راون کے رتھ پر سیتا تھیں — اور رتھ لنکا کو جاتا تھا
رتھ جیوں جیوں آگے بڑھتا تھا — تیوں تیوں سیتا چلاتی تھیں
"ہا رام رام - ہا رام رام" — بس یہ آوازیں آتی تھیں

راہ میں گیدھ جٹایو نے سُنا یہ ہاہاکار
دیکھ سکا نہیں آنکھ سے وہ یہ اتیاچار
بیدیہی کی جب سُنی کرونا بھری پکار
ہوا دیا کا تروئی کھگ میں بھی سنچار

بلدان اوشیہ مہان ہو گا — یہ اُس کو پہلے سوجھ گیا
پھر بھی اُپکار میں مرنے کو — راون سے جا کر جوجھ گیا
دینوں کا دُکھ ہرنے کے لیے — تیار جو ہو تو ایسا ہو
ہے نرو! گیدھ سے شکشا لو — اپکاری ہو تو ایسا ہو
جب چوری کوئی پکڑتا ہے — تو چور ذرا گھبراتا ہے
یوں ہی لڑتا تو ہے راون — پر کچھ ڈرتا بھی جاتا ہے
بس اسی داؤں پر پکشی نے — نیچا دکھلایا راون کو
پلنی چونچوں سے کئی بار — ادھ مرا بنایا راون کو
سیتا کی اور دیکھ لیتا — جس سے گیدھ کچھ تھکتا تھا
پر گیدھ گیدھ ہی تھا کب تک — تلوار سے وہ لڑ سکتا تھا
پر راون نے جب پر کاٹے تو — پر وش پکشی مجبور رہا
پکشی کے نیچے گرتے ہی — رتھ اُس مقام سے دور رہا

ادھر ادھ مرا گیدھ وہ کہتا تھا "ہا! رام!"
ادھر جانکی بھی وہ ہی سمر رہی تھیں نام

برہاگنی کے ستاپت تن کو — اس نام کے تاپ سے سینکتی تھیں
ہا رام! یہ کہتی جاتی تھیں — ہم بھوشن وستر پھینکتی تھیں

رتھ پہنچا رشیہ موک پر جب — تب بانر دیکھے سیتا نے
کچھ اپنے بھوشن وستر سہت — اس اور بھی پھینکے سیتا نے
جیوں جیوں لنکا کی طرف رتھ وہ چلتا جائے
تیوں تیوں پشچم دشا میں سورج ڈھلتا جائے
آخر دن مُندتے مُندتے ہی — لنکا میں وہ رتھ جا پہنچا
پرمارتھ کو سنگ لیے ہوئے — اپنے گھر سوارتھ جا پہنچا
رگھوکُل کی مہلا کو راون — محلوں میں جب لیجانے لگا
اس سمے اچانک نل کوبر کا — شاپ اسے یاد آنے لگا
یدی کسی ستی کو بر یا لی — محلوں میں اپنے لائے گا
تو اسی سمے مستک تیرا — ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا
یہ خیال آتے ہی سوچا — کچھ کام نہیں اُنکا یکا میں
ہے اچیت ٹکا دیں سیتا کو — دلوں اشوک واٹکا میں
بس ہوا وہی لکھ گئے ہیں جو — شری والمیک جی شلوکوں میں
"شوکوں میں بھری ہوئی سیتا — ٹھہرا لی گئیں اشوکوں میں"
شکتی اشوک بن میں پہنچی — سورج پشچم میں جا پہنچا
شری رما کا پہرا دینے کو — چندرما سامنے آ پہنچا
بدھ کی آگیا سے اندر دیو — برہمن کو دھیرج بندھا گئے
جس سے نہ بھوک اور پیاس لگے — وہ ہویہ سیا کو کھلا گئے
مہاراج اندر کے جاتے ہی — سیتا ہر نام سمرنے لگیں
مرگ کے پیچھے جو روپ گیا — بس دھیان اسی کا کرنے لگیں
لولین ہوگئیں دھیان میں جب — دُکھ کہاں تھا پھر سکھ ہی سکھ تھا
جس رام میں یوگی رمتے ہیں — وہ 'رام' نظر کے سنمکھ تھا
اُدھر ہرن کو مار کے لوٹے جب رگھورائے
آئے دیکھا لکھن کو بولے کچھ گھبرائے

"لکشمن! لکشمن! کیوں کشل تو ہے؟ آئے کیسے اکلائے ہوئے؟
ہیں چپ کیوں ہو، بولو، بولو؟ ایسے کیوں ہو گھبرائے ہوئے؟
کیا ہوا ہے بتلاؤ تو سہی! کیوں اتنے اتاولے آئے؟
کس لیے اکیلی سیتا کو آشرم میں چھوڑ چلے آئے؟"

یہ سنتے ہی لکشمن سکئے اور گھبرائے
بولے "نہیں! کیا کہہ رہے ہیں مجھ سے رگھورائے
"کیوں؟ ا، کیا جانتے نہیں آپ یہ راز؟
"سدھ لینا" یہ آپ ہی کی تو تھی آواز

آواز آپ کی سنتے ہی چونکیں اور پھر اکلائیں وے
بےچین ہوئیں بیتاب ہوئیں حد سے زیادہ گھبرائیں وے
اس سمے یہاں آگمن میرا اُن کی آگیا کا پالن ہے
ان کا بھی اس میں دوش نہیں آواز کا سارا کارن ہے"

پربھو بولے "ہاں ہوا تھا مجھ کو بھی یہ گیان
مرگ کے پیچھے جس سمے مارا میں نے بان

وہ مرگ ایک مایا کا مرگ تھا یہ ساری سازش اُسی کی تھی
مرگ نہیں مارنچ تھا وہ اور یہ آواز اُسی کی تھی
بس اِسی لیے میں سوچتا ہوں کچھ ہوا ہے کھٹکا آشرم میں
کہتی ہے بائیں آنکھ میری "اب نہیں ہے سیتا آشرم میں"

آگے چل روتے ہوئے دیکھے بہت شرگال
اور بڑھے تو راستہ روک رہے تھے ویال
اسی طرح پہنچے جبھی آشرم میں رگھورائے
ماتھا ٹھنکا، گر پڑے منہ سے نکلی ہائے

پھر اک ترنگ نردوں کی طرح آپ اس سمے بلاپ لگے کرنے
پنچھیوں سے بن کے برکشوں سے یوں وارتالاپ لگے کرنے

"ہے کھگ ہے مرگ ہے بھرمر ورند! — تم نے وہ مرگ نینی دیکھی؟
کوکلا کوک کر بتلا دے — تو نے کوکل بینی دیکھی!
مینو مت سہو! بتاؤ تو — چل کر اس راج ہنسنی کو
سنگھو! گرجو! اور بتلاؤ — اس سوریہ ونش کی سنگھنی کو
ہے بن اور ہے بن کے برکشو! — بولو بن دیوتا کدھر گئی؟
ہے کٹی! اگٹی! اب تو ہی بتا — وہ ادھر گئی یا ادھر گئی؟
ہے پرکرتا بتا تجھ رامچندر کی — کہاں وہ چپلا رو چکور گئی!
مجھ پتنی ورت کی ایک مائر — وہ پتی ورتا کس اور گئی؟"
بس اسی طرح سچدانند — سب سے سیتا کو پوچھتے تھے
برہی بن کر سب وگیہ آج — سب ور سیا کو ڈھونڈتے تھے

دیکھ کے لیلا برہ کی بس کر برہ ولاپ
یاد آگیا اندر کو نارد جی کا شاپ

جتنے دیوتا سورگ میں تھے — وے بھی سب یہی سوچتے تھے
اور سب آشچریہ کی آنکھوں سے — یہ ادبھت چرت دیکھتے تھے
کہتے تھے "دیکھو لیلا دھر — کیسی لیلا دکھلاتا ہے
سنسار کی ناٹک شالا میں — برہی کا ناٹیہ رچاتا ہے
دیکھو یہ چال چلی کیسی — کیا ادبھت لیلا کرتے ہیں
سب جانتے ہیں گھٹ گھٹ کی — لیکن گھونگھٹ میں چھپتے ہیں"
بس یوں ہی دیوتا کہتے تھے — اور سارا چرت دیکھتے تھے
ہیں رام دھنیہ اور مایا دھنیہ — کہہ کے پھول بکھیرتے تھے

چلتے چلتے اس جگہ پہنچ گئے سکھ دھام
جہاں ادھ مرا گیدھ وہ کہتا تھا "ہا رام"

ان مندتی آنکھوں کے آگے — وے دیا بھری آنکھیں پہنچیں
ادھ مرے گیدھ کے کندھوں پر — وے بڑی بڑی باہیں پہنچیں

مرنے والے کے کانوں میں پہنچی وہ بانی پریم بھری
"ہے پر د پکاری بول بول کس نے تیری درد شا کری؟"

آنکھیں کھولیں سامنے دیکھے شوبھا دھام
لیکر آنکھوں میں کیا۔ آنکھوں سے ہی پرنام

پھر آنکھ موند کر بول اُٹھا "ہے کون جو مجھے سنبھالتا ہے؟
"ہا رام" یہ جاپ میں جپتا ہوں اس جاپ میں بگھن ڈالتا ہے
کوئی بھی ہو میں کہتا ہوں ہٹ جاؤ مجھ کو مرنے دو!
"ہا رام" یہ منتر ہے ماتا کا آرا دھنا اس کی کرنے دو"

گدگد ہو بولے پربھو "میں ہی ہوں وہ رام"
بھگت راج! دیکھو۔ تمھیں کرتا رام پرنام"
یہ سُنتے ہی پھر کھلے۔ بھگت راج کے نین
ٹوٹی پھوٹی زباں سے لگا بولنے بین

(ہا رام) سیا کو ایک دشٹ (ہا رام) لے گیا دکشن کو
(ہا رام) لڑا تھا میں اس سے (ہا رام) چھڑا نہ سکا ان کو
(ہا رام) نہ بولا جاتا ہے (ہا رام) مجھے اب مرنے دو
(ہا رام) سامنے آجاؤ (ہا رام) یہ روپ دیکھنے دو"

روتے روتے بھگت سے۔ لپٹ گئے رگھورائے
گیدھ راج کو گود میں اپنی لیا لٹائے

بولے "بھائی یہ سماچار کہنا نہ تا سے جا کر کے
میں رام ہوں تو وہ دشٹ چور کل سہت کہے گا آ کر کے
اچھا جاؤ ہے بھگت راج جاؤ اب میری دھام کو تم
جاتے جاتے اتنا سُن لو کر چلے رن اس رام کو تم"
یہ سُن کر لگا تڑپنے وہ پھر دیکھا اور پرنام کہا
اس گودی ہی پڑے پڑے آخری بار "ہا رام" کہا

پربھو نے اپنے ہاتھ سے کیا اگن سنسکار
بولے "بھولوں گا نہیں میں اس کا اپکار"

جو مایا پتی سے ملتا ہے — اس کی مت ایسی ہوتی ہے
دیکھئے پرو پکاریوں کی — انتم گت ایسی ہوتی ہے
جاؤ جٹایو یہ یاد رہے — اتنے اونچے پد پہ ہو تم
جب تک کویوں کی لیکھنی ہے — تب تک بس اجر امر ہو تم

اسی گیدھ کے گنوں کا کرتے ہوئے بکھان
پہنچے بھلنی کے یہاں۔ کرنا ندھ بھگوان

بھلنی کی آنکھوں کے آگے — لکشمن سہت پربھو جا پہنچے
مانو بھکتوں سے ملنے کو! — بھگوان آپ ہی آ پہنچے
بھلنی اس طرح ملی ان سے — جس طرح دھرم دھرماتما سے
یا یوں کہیے اس طرح ملی — جیو آتما جیون پرماتما سے
سندر پتوں کے آسن پہ — اپنے پربھو کو بٹھلاتی ہے
مہمانی کے کچھ بیروں کو — ڈلیا میں بھر کر لاتی ہے
وہ بیر تھے جھوٹے شبری کے — (یہ لکھا ہوا ساگر میں ہے)
ہم بھی کہتے ہیں جو کچھ ہے — سب پریم اور آدر میں ہے
برہمن کا سچا پریم دیکھ — رگھوناتھ جی ہاتھ بڑھاتے ہیں
جھوٹے بیروں کو بیر بیر — خوش ہو کر بھوگ لگاتے ہیں
لا بیر بیر کیوں بیر کرے — امرت سے بڑھ کر بیر ہیں یہ
مکھن مصری سے بھی اچھے — میٹھے طاقتور بیر ہیں یہ

گانا

شبری کا ہے کرت ہے بیر موکو بیر دے بیر
کومل۔ اجل۔ مدھر۔ منوہر امرت جیسے بیر

اور بھرو۔ اچھے بھری ہیں۔ ایسے میٹھے بیر
گا نہیں سکتا دت، سچے لگت ہیں پریم کے بیر
رادھے شیام دھنیہ ہے شبری اور دھنیہ ہیں بیر

اب ایک کوی کی الکت کو کہتے ہیں ہم گا کے
کھاتے کھاتے لکھمن سے بولا اُٹھے رگھورائے

"لکشمن تم نے کھایا ہی نہیں — دیکھو تو کیسا میٹھا ہے
پاتال سے لیکر سورگ تلک — جو ہے وہ اس سے پھیکا ہے
تم نے بھی بہت کھلائے ہیں — ان سے زیادہ آنند نہیں
اِن کے آگے سیتا جی کا — پٹ رسا بھوجن بھی پسند نہیں
تم کھاتے نہیں سبب کیا ہے — سنکوچ ہو کیوں۔ بولو لکشمن
اِن بیروں میں ہے پریم بھرا — لو ایک بیر تو لو لکشمن"

آگیا مانی لکھمن نے بیر لے لیا ایک
آنکھ بچا کر رام کی پیچھے کو دیا پھینک

پیچھے کو پھینک تو دیا مگر — دل میں کچھ کھٹکا بنا رہا
انتریامی کی آنکھوں سے — یہ راز بھلا کیا چھپا رہا؟
یہ کتھا آگاڑی آئے گی — درونا گر پہ وہ جا کے گرا
شری رامچندر کی اِچھا سے — سنجیون اس سے ہوئی پیدا
جب شکتی لگی تھی لکشمن کے — تب ہنومان وہ لائے تھے
تب اسی بیر کی بوٹی نے — لکشمن کے پران بچائے تھے
جو کچھ ہو یہی کہیں گے ہم — یہ بھاو یہاں کا اونچا ہے
لیکھنی ہماری نیچی ہے — بھگتی کا درجہ اونچا ہے

ادھر رام نے بھی کہا "پریم کا ہے سب سواد
پریم کے آگے رہ نہیں سکتی ہے مریاد

بھلنی تو سچی پریمن ہے   پریمی جنا کا رتبہ اعلیٰ ہے
یہاں ذات پات کا ذکر ہے کیا   یہ پریم کا پنتھ نرالا ہے
ہاں برہم گیان بھی اچھا ہے   لیکن کھانڈے کی دھارا ہے
میں اپنے من کی کہتا ہوں   مجھ کو تو پریمی پیارا ہے"

یہ سُن کر بھیلنی کو ہوا پریم آنند
اُدھر پکاریں دیوتا "جے جے جگدانند"
تھوڑی دیر کے بعد پھر بول اٹھے رگھورائے
"پریمن! تم سے پوچھتا ہوں میں اب ایک رائے

ہم دو بھائی رام اور لکشمن   گھر سے بنواس کو آئے تھے
ہمراہ میں اپنی سیتا کو   اس دنڈک بن میں لائے تھے
قسمت نے وہ پلٹا کھایا   سب دور ہمارا امن ہوا
ایک مایا مرگ کے کارن سے   اس بن میں سیتا ہرن ہوا

تم کچھ اس میں جانتی ہو تو دیو بتائے
کہاں جائیں کس سے کہیں، کیا ہم کریں اُپائے؟"
وہ بولی "یہ باؤلی کیا بتلا وے رائے
پوچھتے ہیں جو آپ تو سنئے ایک اپائے

آگے ہے رشیہ موک پربت   سگریو وہاں پر رہتا ہے
اپنے بھائیوں کے ظلموں سے   تکلیف بچارا سہتا ہے
بس وہاں پدھاریں مہاراج   سیتا کی شُدھ مل جائے گی
جو کلی یہاں مرجھائی ہے   وہ اسی جگہ کھل جائے گی

یہ سُنکر چلنے لگے جب آنند سروپ
تبھی بسا یا آنکھ میں۔ بھلنی نے وہ روپ

جیون ہی پرمین کی کٹیا سے — گُرناندھان باہر نکلے
تیوں ہی شریر کو چھوڑ وہیں — اس کے بھی پران باہر نکلے
گم نہیں ہے جس اونچے پد پر — رشی اور منیوں کی شکتی کا
اس پد پر بھلنی جاتی ہے — دیکھو یہ بل ہے بھکتی کا

سمن برشتی کرنے لگے سُرگن سب ہرشائے
تم بھی رادھے شیام اب بولو جے رگھورائے

گانا

بھکتی بھی ہے گنگا کی دھار
ڈوب گئے تو پار گئے۔ پار رہے تو پار
اس پیالی کا پینے والا اس ما دکتا کا متوالا
رکھتا ہے سب ہی سے جگ میں پیار کھرا دیو پار
سمجھ نارائن جے سنسار (۱)
جل سمان بڑھتا ہی جاتا اپنا رستہ آپ بناتا
"رادھے شیام" نہ ملتا جب تک سندھو روپ اونکار
وہاں پھر ہوتا ایکا کار (۲)

سماپت

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپکر پرکاشت کردی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں ۔ میں بکسیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بکسیلر ۱ر یا ۲ر یا ۳ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار خریدار کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیجاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچنے کے لیے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام و ششٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجیے۔

نیاز کیش :-

منیجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی :-

چھپ گیا چھپ گیا چھپ گیا

مشرون کمار

جس ڈرامہ کو اردو حروف میں دیکھنے کیلیے اردو زبان کے ماہرین ایک مدت سے تقاضہ کرتے چلے آتے تھے وہی سبق آموز اور دلفریب خوبیوں والا "سری شرون وجے ناٹک سماج" کے اسٹیج پر کھیلنے کے بعد بمبئی کی نیو الفریڈ تھیٹریکل کمپنی کے شاندار اسٹیج پر نئے ساز و سامان اور اصلاح کے ساتھ طبیعت کی دلبستگی کرنیوالا ڈرامہ اردو چھپکر تیار ہو گیا اور بک رہا ہے۔

قیمت ہندی دو روپیہ۔ اردو میں ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول علاوہ
اس پتہ سے طلب فرمائیے۔

منیجر:- شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

رام سُگریو کی مترتا

شری رام کتھا سنکھیا ۱۲



لیکھک :

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا شاردکوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک : شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا

سنکھیا ۱۲

(سکندھا کانڈ)

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

رام سریشتی تترا

رچیتا

نیپال گورنمنٹ سے "کتھا واچسپتی" کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی - کاویہ کلا بھوشن - شری ہری کتھا وشارد - کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

(بریلی)

گیارھویں مرتبہ ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۶۲ء قیمت فی جلد ۲۵ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

بجرنگ بلی میری ناؤ چلی ذرا بلّی کرپا کی لگا دینا
مجھے روگ نے شوک نے گھیر لیا میرے تاپ کو ناتھ مٹا دینا
میں داس تو آپ کا جنم سے ہوں بالک اور شیشہ بھی دھرم سے ہوں
بلیشرم بمکھہ نج کرم سے ہوں جیت سے میرا دوش بھلا دینا
دُربل ہوں غریب ہوں دین ہوں میں نج کرم کریا گت شین ہوں میں
بلویر تیرے آدھین ہوں میں میری بگڑی ہوئی کو بنا دینا
بل دے کے مجھے نربھے کردو میش شکتی میری اکشے کردو
میرے جیون کو سکھ مے کردو۔ سنجیون لا کے پلا دینا
کردنا ندھ آپ کا نام بھی ہے شرنا گت رادھے شیام بھی ہے
اس کے اترکت یہ کام بھی ہے۔ شری رام سے مجھ کو ملا دینا

کتھا پرارمبھ

لکھن سہت رِشِ موک جب پہنچے کرونا سیو
دیکھ انھیں کہنے لگا۔ ہنومت سے سگریو

ہنومان دیکھنا تو جا کر — دو ویر رِشِ اِدھر جو آتے ہیں
دونوں ہی تپسی بھیس ویسی — نر سنگھ سا ور رِش دکھلاتے ہیں
ماتنگ شاپ کے سبب بالی — یدیپ نہ یہاں آ سکتا ہے
پھر بھی میں سب تک حیرت ہوں — وہ چین نہیں پا سکتا ہے
سمجھو ہے یہ اس کے خفیہ — خود کو اس طرح چھپاتے ہوں
چھل سے بل سے یا کوشل سے — وہ ... مجھے ... آتے ہوں
اس لیے پرتھم حقیقت الجھی ہے — سب پتہ لگا نا لینا تم
گر ہو میرا سندیہہ سہی — تو مجھے اشارہ دینا تم

ویر روپ دھر کر وہاں پہنچے پون کمار
موزوں تھا اس کام کو براہمن کا آکار
کنتو واستو میں نہ تھے براہمن سری بجرنگ
پربھو کے سنمکھ ہو گیا سارا اپنے ڈھنگ
رکھشا براہمن ویش کی کر نہ سکے کپ رائے
ہارے پربھو کے تیج سے بولے ماتھا نوائے
او کٹھن راہ ہے یہاں کی۔ بن ہے یہ گمبھیر
مہاراج تم کون ہو شیامل گور شریر؟

اونچے پہاڑ۔ کانٹوں کے جھاڑ — بالو بسیار دستر بھگون؟
ایسے بیہڑ ویرانے میں چل پڑے — آپ کیوں کر بھگون؟
ہیں آپ تپسوی۔ یتی کوئی۔ — یا کوئی کشتری بانکے ہیں؟
یا بھولے بھٹکے آ نکلے — جانتے ہیں کہاں کے ہیں؟

کھشتریوں سا تیج اور لگتے ہے — [illegible]
ہے آپ میں مرد جیسی شکتی کوئی — [illegible]
ہیں پھرتے آپ اور ہم دونوں — یوں بن میں عمر کٹ رہی ہے
یدی پرچے ہوگا آپس میں — تو پھر اچھی بیت جاتی
مانو سگریو کے ناتے سے — ہم اتنا تم سے پوچھتے ہیں
دیکھا ہے ہم نے کہیں تمھیں — کچھ بھولے ہوئے ہیں سوچتے ہیں"

ہنس بولے رگھوونش منی "کیا بتلائیں حال
کیا کہہ دیں ہم کون ہیں۔ ہے یہ کٹھن سوال

ہم بھی خود اس سے حیراں ہیں — کس طرح بتائیں کہاں کے ہیں
جب تھے تب تھے نشکن اجودھیا — نہ یہاں کے ہیں نہ وہاں کے ہیں
ودھنا نے جو لکھ رکھا ہے — اس میں بس کس کا چلتا ہے
سنسار ہے ایسا پرستھل — دم دم میں رنگ بدلتا ہے
ہے ویش آپ کا براہمن سا — پر دکھلاتے بن باسی ہیں
ایسے ہی ہم بھی اس بن میں — راجہ ہیں اور سنیاسی ہیں
پردیس میں اپنا ٹھیک پتہ — دیتا نہ کسی کو کوئی ہے
جو اُدھر آپ کی رنگت ہے — بس ٹھیک اُدھر بھی سوئی ہے"

لینے آئے بھید جو کھلا انھیں کا بھید
لجا گئے انجنی سُتے۔ ہوا سوچ اور کھید

بولے "سیدھی طرح میں پوچھ رہا اب حال
کرپا کیجئے کون ہیں؟ کہئے کچھ احوال"
پربھو بولے "ہم بندھو ہیں۔ ہیں اودھیش کمار
آئے تھے بن باس کو۔ کھوئی اپنی نار
بن بن سیتا کو ڈھونڈتے۔ سدھ نہیں ابھی تک پائی ہے
سو دھنیوں کے سب ہیں مددگار۔ نردھن کا کون سہائی ہے؟"

گو جان تمھیں ہوا کچھ بھی سپنا
پر شیل یہ ہے ہیں پرایوں پہ
پرتھوی کا کچھ ... نہ شک تھے
وشواس ہے اپنے بانوں پہ
پوچھا تو ... کیا ہے نے
ورنہ کہتے جی بھی کھنتا ہے
تھا ... تو ... سنگھی کی اگنی
نہیں کون ہماری سنتا ہے

گانا

وشنو بھگتی پہ دکھا دے . نردھن ڈھنگ کوئی نہ آوے
سگری ... پانی برسے . مروجوم بوند کو ترسے
پانی پانی میں بہ جاوے . نردھن ڈھنگ کوئی نہ آوے
جب پنجرہ ایسا پتلا کے کوئی سیدھے ہیں کوئی بانکے
پر کوان کسے سمجھا دے . نردھن ڈھنگ کوئی نہ آوے

کچھ سوچ رتن سے اس طرح بولے جب بھگوان
یوں تم کے بھروسے میں . ہوا ایک دم گیان

سچے پرکھیا کے آ گئے
کب رتن رلائے رلتا ہے
پھر اس سنگھ پرتھو کرو
کہیں مشک چھپائے چھپتا ہے؟
باتوں سے نظروں کے بل سے
ہنومت نے ان کو جان لیا
زور اوتار جگر ہی سے
پرشوتم کو پہچان لیا

... نام رام کہتے ہوئے . چرن گرے ہنومان
... وشنو میں آپ کو بھولا کر پا ندھان

سوامی ہم سچے سیوک ہیں
سیوا میں پران لڑائیں گے
جو کام آپ لینے آئے
ہم اس میں ہاتھ بٹائیں گے
سارے سکھ کا بلدان کریں
سیتا کا پتہ لگانے میں
سارا جیون قربان کریں
پرتھوی کا بھار ہٹانے میں

جس سیاہ فام نے سیا ہری — ہم اس کا دیا بجھائیں گے
کرتا کارن تو آپ ہی ہیں — ظاہر میں ہم کھلائیں گے
شری مہاراج ہم بانر ہیں — براہمن سوروپ کا ڈھونگا ہے
سگریو سے آپ ملیں چل کر — وہ بانر دل کا راجا ہے"

یہ کہہ دونوں جنوں کو کندھے لیا چڑھائے
چلے اور سگریو کی ہرش بہت گہرائے
آتے دیکھا جب انھیں وہ بھی ہوا قریب
خوب پریم اُتساہ سے۔ وہائے ملا سگریبا

سگریو سے مل کر مہاویر — سب رام چرتر سناتے ہیں
پھر پاوک کو ساکشی کر کے — دونوں کو دوست بناتے ہیں
رگھوبیر اجودھیا کے نریش — سگریو ہے راجہ بنروں کا
بیہڑ بن باسی وہ گرہ باسی — سنجوگ ایک ہے دونوں کا
سگریو کی پتنی بالی نے — رگھوبر کی سیتا ہری ہوئی
اس لیے پرسپر پریت ہوئی — آشا اور دکھ کی بھری ہوئی
کس طرح پریت کی ریت ہوئی — یہ نہیں بڑھا کر کہنا ہے
ہے شروتا گن اس سے ہمیں — کچھ متر دھرم پر کہنا ہے

دوشش تین کر دیں الگ جس ہوں اور دوام
دوستو اوی جب ملیں دوستی اس کا نام

ہیں ارتھ دوستی کے یہ ہی — دونوں میں دوش کوئی نہ رہے
دو شریر ہوں اور ایک پران — مطلب کی دلجوئی نہ رہے
جس رستے میں رسوائی ہو — اس پہ نہ متر کو چلنے دے
دل نہیں متر کا دکھے کبھی — جی جلے تو اپنا جلنے دے
کیا ذکر یہاں گھر کا زر کا — سر دینے میں انکار نہ ہو
ہر وقت دعا ہو یہ دل سے — غم زدہ ہمارا یار نہ ہو

سکھ میں بنتے متر جو ایسے متر انیک
ساتھی ہوں جو دکھ کے سو لاکھوں میں ایک

متر تا نہ اب بندھن ہے ہو چکا سو ارتھ تو چھوڑ دیا
متی کا نہیں کھلونا ہے جو کھیل کھیل میں توڑ دیا
منھ دیکھی ہاں میں ہاں ملانا یہ نہیں متر کا کرم کہیں
دینے لینے پر غور کرے یہ نہیں دوست کا دھرم کہیں
گر تمھیں دوستی کرنا ہے تو فرض دوستی ادا کرو
وہ جفا کرے تم وفا کرو وہ دغا کرے تم دعا کرو

جو نہ متر کے دکھ دکھی تپتے اپنے تاپ
ایسے غرضی متر کو دیکھے سے ہے پاپ

جو سچے متر جگت میں ہیں وے کب یہ باتیں جانتے ہیں
سب دھرموں سے بڑھ کر جگ میں وے متر دھرم کو مانتے ہیں
ہر وقت برے آچرنوں سے متروں کے لیے بچاتے ہیں
بادل کی طرح تپ کر کے ٹھنڈا پانی برساتے ہیں
اپنا دکھ پربت کے سمان رائی کی طرح جانتے ہیں
رائی کی طرح متر کا دکھ پربت سمان پہچانتے ہیں
سمبندھ پران تن کا سا ہے جو جیون جائے تب جائے
ہے نیر دودھ کا سا ابال جل کے چھینٹے سے دب جائے
ہیں یہ ہی دھرم متر تا کے یہ ہی سچی دلداری ہے
ان دونوں فرض یہ کہاں رہے اب تو منھ دیکھی یاری ہے

اب تو جتنے متر ہیں ان کے الٹے طور
ظاہر میں کچھ اور ہیں باطن میں کچھ اور

غمخواری کا اب پتہ کہاں خونخواری ہی خونخواری ہے
ہم اپنی بیتی کہتے ہیں اب نہیں ہے یاری آری ہے

جب کہا دوست نے مدد کرو — بولے ہم کب تیار نہیں؟
منہ پھیر بڑھے جب آگے کو — سوچا اپنا یہ کام نہیں"
گر کسی دشمن کے لڑنے کو — نوجوان بھولا پاتے ہیں
تو اچھی بتیاں کرنے کو — تتکال میت ہو جاتے ہیں
اس کی دولت کے دشمن بن — دولت اسکی ہتھیاتے ہیں
یاری میں عیاری کر کے — سب ستیاناس کراتے ہیں
ایسی خود غرضی پہ تف ہے — ایسی یاری پہ لعنت ہے
جو بگلا بھگتی کرتا ہے — ان دونوں ہی خوش قسمت ہے
بس زیادہ کہنا ہے فضول — اب پھیر مجبور ہو جاتے ہیں
جس سلا کو ہم کہتے ہیں — یہ شرتیا یگ کی باتیں ہیں
سگریو کو رگھوکل نندن نے — جو پریت کی ریت دکھائی ہے
گر رائے ہماری لیتے ہو — تو سچی یہی متائی ہے

دونوں دوہ نور وک بنے . سچے گاڑھے یار
اسی موج آنند میں گذرے دن دو چار
ایک روز سگریو نے کہا رام سے حال
"سیتا سدھ ملجائیگی کہیں نہ آپ ملال

میں ایک روز منتر لوں ہت — بس اسی جگہ پر بیٹھا تھا
اتنے میں ادھر نظر گئی — تو وہ نظارہ دیکھا تھا
بھارتھ کی طرح وہاں ایک — اندر کچھ آہ و زاری تھیں
نشچر کے وش میں پڑی ہوئی شاید — وہ جنک دلاری تھیں.
نشچر کے لوچن لال لال — جو الا برساتے جاتے تھے
اس اور پگھلتے ہوئے نین — ایک ندی بہاتے جاتے تھے
وہ درشیہ اور وہ نظارہ — ہے نہیں بھول جانے والا
جب رام رام کہتے کہتے — کچھ زیور ادھر پھینک ڈالا

میری آنکھوں کے آگے ہی — اس طرح نکل وہ چھوڑ گیا
رہ گئے ادھر کنڈل، نوپر — اور رتھ دکشن کی اور گیا"
کہا رام نے "لاؤ وہ ہیں کیا کہیں قریب"؟
"ہاں ہیں" یہ کہہ کپی سے لے آیا سگریب
دیکھتے ہی سے رام کے پگھل رہے تھے نین
کنڈل جب انگی کے کیا اور بے چین
بولے "ہا یہ وہ کنڈل ہے — جو کبھی کان میں رہتا تھا
میں اس کے درشن کو آتا — یہ اوٹ الک کی گھٹا تھا
اب ورہی کے ہاتھوں آیا — یہ "بھوشن" بھی ورہی ہو کر
اس کا بھی جوبن خاک ہوا — میں بھی گلتا ہوں رو رو کر
کنڈل تو مجھ سے اچھا ہے — جو اس کے زیادہ ساتھ رہا
آ تجھ کو سر سے لگا لوں میں — پیاری کا تجھ پر ہاتھ رہا
ہا سیتا کی سدھ نہیں ملی — تو تیرا ملنا سپھل ہے
لکشمن تم بھی آگے آؤ — دیکھو سیتا کا کنڈل ہے"
لکشمن نے بڑھ کر کیا پہلے اسے پرنام
ہاتھ جوڑ کر پھر کہا سنئے لیلا دھام
"میں نے تو چرن نہارے ہیں — دیکھے ماتا کے کان نہیں
میں تو بھوشن کا سیوک ہوں — کنڈل کی کچھ پہچان نہیں
پر ناتھ شگن یہ اچھا ہے — وشواش دلنشیں اقربان میں ہو
وہ سندر سے آ رہا ہے — جب کنڈل اسی کان میں ہو
کنڈل والی بیدیہی کو — اس طرح ہرن کرنے والے
اب ہوشیار ہو کر رہنا — آتے ہیں رن کرنے والے
ستونتی سیتا کی آہیں — ناچیں گی تیرے پرانوں پر
او محلوں میں سونے والے — ہم تجھے سلائیں بانوں پر

گائن

بس خبردار ہونا پرائی نار چرانے والے
پت ورتا کے تیج اگن کا سب اور پرکاش
سیتا ستونتی ناری سے کرے گی تیرا وناش
سر پٹک پٹک روئیگا پرائی نار چرانے والے
پتورتا کی شاپ پڑیگا نشٹ تو ہوگا آپ
اُڑے ہوا سے تیرا سارا۔ اگلا پچھلا پاپ
ہمارے بالوں پر سونا پرائی نار چرانے والے"

یہ سُنتے ہی رام کو بندھی ذرا سی دھیر
مند مند گت سے تبھی چلنے لگا سمیر

ہنومان، لکھشمن، سگریو آؤ | اُٹھے پربھو کا جی بہلانے
لیگئے بنوں میں اُسی سمے | قدرتی نظارے دکھلانے
جھرنوں کی جھر جھر کا ناد | چہچہا پکشیوں کا سنکر
دل تازہ ہوا رام جی کا | کچھ پھول سگندھت چن چنکر

تال ترور ون پر تبھی سب کی پڑی نگاہ
اتنے میں سگریو کے منہ سے نکلی آہ
دیکھ دشا سگریو کی بول اُٹھے رگھوویر
"کیوں بھائی تم کس لیے ہو اسطرح ادھیر؟

جب سے ہم رشیہ موک آئے | تم کو اُداس ہی پاتے ہیں
یہ حال تمھارا دیکھ دیکھ | ہم بھی چنتت ہو جاتے ہیں
چھپ کر پہاڑ پر رہنے کا | کیا گپت بھید۔ کیا کارن ہے؟
ہم بھی شریک سکھ دکھ کے ہیں | کہہ چلو تمھارا کیا پرن ہے؟"

یہ سُن کر سُگریو نے بھری اور بھی "آہ"
"میرے دُکھ سے سندھو کی، بڑی دور ہے تھاہ

میں جس کے بھے سے گائے بنا — وہ ایک بھیانک ناہر ہے
گرچہ ہے میرا بھائی ہی — پر بھائی نہیں ستمگر ہے
چھوٹی سی میری غلطی پر — میرا ہی کال بنا ہے وہ
سب راج پاٹ پر قبضہ کر — بھاما کو چھین تنا ہے وہ
جو بھائی کبھی جیاتا تھا — ودھ کرنے وہی اُترتا ہے
افسوس قوتِ بازو کو — زیرِ مارِ آستیں کرتا ہے
اس کے ہی ڈر سے ڈرا ہوا — میں جان چھپا کر رہتا ہوں
آسکتا نہیں شاپ کے وش — اسلیے یہاں پر رہتا ہوں
ان سات تاڑ کے درختوں کو — جو ایک بان میں ڈھائیگا
نکلنک نے یہ کہ رکھا ہے — وہ فتح بال پر پائے گا"

متر گشت سن متر کے رہی نہ من کچھ دھیر
دھنش بان سنکو کر بولے شری رگھو ویر

"بس زیادہ نہیں سنا جاتا — اب بھجا دھنش کو تولتی ہے
معلوم ہمیں یہ ہوتا ہے — اس کے سر موت بولتی ہے
پی چکے بہت تم اپنا خون — اب اس کا لہو بہائیں گے
سب راج پاٹ اس کے گرھیں — ہم سندھیا تک دلوائیں گے"

اسنا پر کہا کہتے ہوئے۔ رسیا سے رگھو رائے
تاڑ کے درختوں کو تبھی دیا بان سے ڈھائے
پر بھو آگیا سے بال گھر جا گرجا سگریو
پُر کے باہر ہی رہے رگھوپت کرونا سیو
گرجن سن سگریو کی بال اٹھا رسیائے
چرن پکڑ تارا تبھی بولی اتی اکلائے

"اس سمے نہ باہر جا پیا   دل میرا بہت دھڑکتا ہے
میں نہیں سمجھتی کیا کارن   جو دایاں نین پھڑکتا ہے
یک بیک اچانک آنکھوں میں   اندھیرا چھایا جاتا ہے
میں روکے کھڑی کلیجے کو   یہ منہ کو آیا جاتا ہے"

کہا بال نے "چپ رہو۔ نہ ہو دکھ کو پراپت
رن میں سو سگریو ہوں تو بھی کروں سماپت"
یہ کہکر جھٹکا دیا۔ دامن لیا چھڑائے
تارا روتی رہ گئی۔ بال چلا رسیائے

سگریو سے آنکھیں ملتے ہی   برسوں کا کرودھ ابھر آیا
جوشیلا خون بھجاؤں کا   آنکھوں کی راہ اتر آیا
آتے ہی آتے لپٹ گیا   اور پہلے اپنا وار کیا
گھن کے سمان چنگھاڑ مار   چھاتی پر مشٹ پرہار کیا

مکا کھا سگریو نے۔ کھائی وہیں پچھاڑ
پھر بھاگا چلاتے کر۔ ہاتھ پاؤں کو جھاڑ

"ہے رام تمہارے کہنے سے   میں نے یہ جھگڑا مول لیا
جم دوت ہے میرے لیے بال   بل میں نے اس کا تول لیا
افسوس تمہاری قوت پر   میرے بازو لڑتے ہی رہے
تم کھڑے کھڑے تکتے ہی رہے   مجھ پر مکے پڑتے ہی رہے"

مسکا کر کہنے لگے۔ رگھونندن رگھو ویر
"بندھوا کبھی جے پاؤگے ایسے ہو ادھیر

میں سوچ رہا تھا کھڑا کھڑا   دونوں کا جوش نکلنے دوں
یہ دونوں بھائی بھائی ہیں   گر ملجائیں تو ملنے دوں
اتنے پر بھی میں بار بار   دھنوا پر بان چڑھاتا تھا
تم دونوں ایک شکل کے ہو   کچھ یہ بھی دھوکا کھاتا تھا

اچھا یہ ہار پہن جاؤ   جس سے مجھ کو پہچان رہے
یہ تم پر کوچ سمان رہے   اور اسے ہار کا دھیان رہے۔

یہ کہہ کر سگریو کو پہنائی جے مال
ہاتھ شیش پہ پھیر کے وِدا کیا تتکال
لڑے کیہری کیسری اب تو دوندھ پرکار
دونوں کے تن سے بہی ایک خون کی دھار

بلوان بالی کی چوٹوں کو   سگریو برابر سہتا تھا
دم آنکھوں تک ہی آ آ کر   پھر بار کے نیچے رہتا تھا
لے گیا بالی بازی آخر   سگریو کو زخمی کر ڈالا
ایک ہی بار میں پلٹا دے   نربل کو پرتھوی پر ڈالا
پھر چھاتی پہ چڑھ کر بیٹھا   اور چاہا پران کھینچ ہی لوں
کر چور چور انتیں اس کی   بس لہو کلیجے کا پی لوں

چھپے کھڑے تھے ورکش کے پیچھے شری رگھوویر
دیکھ دشا بالی کی مارا تک کر تیر
لگتے ہی اس تیر کے وہ ہو گیا شکار
گرا چیخ کر بھوم پہ۔ بہی خون کی دھار
کیا ہوتے کیا ہو گیا۔ دل میں تھا حیران
ایک ورکش کی آڑ میں دیکھے دیاندھان

مرنے کے پہلے بول اٹھا   یہ کس کا تیر کرارا ہے
اُف دغا دغا دھوکا دھوکا   مجھ ویر کو چھل سے مارا ہے
سنتے ہی ایسے وینگ وچن   رگھونندن تتکشن پرکٹ ہوئے
مکھ سے یہ کہتے ہوئے بچن   اُس آہت جن کے سنمکھ ہوئے
کشتری کا کر جب اٹھتا ہے   تب پورا کرتا کام کو ہے
کھل دل جب تک سنگھار نہ ہو   تب تک آرام نہ رام کو ہے

یہ سنتے ہی بالی نے کھولے دونوں نین
رام روپ کو دیکھ کر کچھ کچھ آیا چین
دھیرے دھیرے پھر کہا "ہیں! کیا تمھیں ہو رام؟
ہاں میں بھی سنتا رہا ہوں جن کے یہ نام

سگریو کے سنرکشک ہو کر — تم نے ہی یہ کیسے اچھا کیا ہے؟
پیڑوں کے پیچھے چھپ کر کے — کیا مجھے تمھیں نے مارا ہے؟
سچ سچ تھا میرا کیا بگاڑا — جو میرے سنمکھ ہو آئے
سگریو کے کارن ہی تم نے بھی — سمدرشی کے درشن پائے
شری مکھ نے جو پڑھا ڈالا ہے — وہ سچے بڑے اثر کے ہیں
اب کچھ میرے بھی شبد سنیں — جو ٹوٹے ہوئے جگر کے ہیں
ویری کو چھل سے قتل کرے — یہ شوربیر کا کرم نہیں
چھپ کر جو میرا پران لیا — یہ رگھوونشی کا دھرم نہیں"

رگھورائی آگے بڑھے، کہنے لگے شتاب
"تیری اس تقریر کا ہے یہ صاف جواب

تو نے وہ ایسا پاپ کیا تھا — جو تیرے سنمکھ آئے گا
اس کے شریر کا زیادہ بل — تیرے تن میں آ جائے گا
ودوان کسی کا نشٹ کریں — یہ شیوہ نہیں ہمارا ہے
بس انھیں خیالوں سے ہم نے — اس آڑ سے تجھ کو مارا ہے"

کہا بالی نے ٹھیک ہی جچی مجھے یہ بات
اب پر کرپا یہ بتلائیے کیا ہے کیوں پریت گھات

سگریو ہمارا بھرات — ہم بھائی بھائی ہیں ہم دونوں
سمدرشی کی نظروں میں تو — چاہئیں ایک ہی ہم دونوں
سگریو آپ کا متر ہوا — اور بالی آپ کا دشمن ہے
یہ نیائے کہاں کا ہے سوامی — وددھ کرنے کا کیا کارن ہے؟"

چتر بالی کی بات کا اب کچھ پڑا پربھاؤ جب
سوچ سوچ کر رام جی دینے لگے جواب

"کنیا بھگنی بیٹے کی بہو — اور چھوٹے بھائی کی ناری
جو انھیں کدرشٹی سے دیکھتا ہے — وہ دشٹ ہے پاپی بیبھچاری
سگریو استری کی بھاریا کو — تو نے نج بھاریا کر ڈالا
اس کارن میرا بان چلا — اور تیرا خاتمہ کر ڈالا
پھر مِتر میرا سگریو ہوا — یہ سماچار تو جانتا ہے
ہرتے ہیں مِتر، مِتر کا دکھ — یہ نیت نہیں کیا مانتا ہے؟
جو تیری بچھڑی سیتا کو — مجھ سے یتن کرے ملانے کا
کیا میں کچھ بھی نہ یتن کروں — اس کی تکلیف مٹانے کا؟"

مند مند مسکرا پھر کہے بالی نے وچن
"دھوکا کھایا آپ نے سُنئے کرنا این

سگریو مِتر کا تو تم نے — ملتے ہی کشٹ مٹایا ہے
اس کے کارن پرتھوی پر سے اک بھائی بوجھ مٹایا ہے
پر دیکھنا اب سیتا سے تمھیں کب تک سگریو ملاتا ہے
یہ دھیان رہے دو دن پاکر — سجن درجن ہو جاتا ہے

سگریو کا بل اور آشا یہ؟ — جو سینا سدھ کا کام کرے؟
گیدڑ میں شکتی کہاں ہے یہ — جو ناہر سے سنگرام کرے؟
ہاں مجھ سے تم جو ملتے — تو میں تم کو دکھلا دیتا
مِترتا کی رسمیں جو ہوتیں — سیتا سے پرتھم ملا دیتا
میں خوب جانتا ہوں اُس کو — جو اُنھیں چُرا کر بھاگا ہے
میں نے اُس جیسے اناڑی کو — چھ ماس کانکھ میں داباہے
اچھا جو بیت گئی سو گئی — اب بکنے سے کیا ہوتا ہے؟
اب تو یہ پران نیتر میں ہیں — اور نیتر سدا کو سوتا ہے"

دیکھ چیترتا بال کی ہوئے پرسن کرپال
دیا درسٹی سے دیکھ کر بولے دین دیال

"اب تک نہ جانتے تھے ہم یہ | تو کیسا ہے تو کتنا ہے
اب اتنی باتیں ہونے پر | سمجھے ہیں۔ تجھ کو جتنا ہے
جو کچھ اچھا ہو مانگ بال | بتلا ہم تجھ کو کیا ور دیں؟
گر مرنا نہیں چاہتا ہو | تو ابھی تجھے زندہ کر دیں"

کہا بال نے کس لیے کرتے یہ رگھورائے ہم
جلدی دونگا۔ جان جی سے میں تمہیں لائے؟"
رگھوور بولے "یہ نہیں۔ سوارتھ نہیں کچھ تات
سرل بھاؤ سے کہہ رہا۔ میں یہ من کی بات"
اب پر مودت ہو بال نے کہے اسطرح دین
"میں کہتا رہا ہوں آج پربھو پڑے آپ پرتین

ہر سمجھدار اس دنیا میں | ہر چند دھیان میں لاتا ہے
لیکن مرنے کے ٹھیک وقت | منہ سے نہ رام کہہ آتا ہے

وہ رام سامنے ہے میرے | ایسا تو خوش قسمت ہوں میں
اب مہاراج کیا کہتے ہیں | جی کر کچھ اور کیا کروں میں؟
ور دینے کو خود کہتے ہو | تو بہتر ہے کچھ لے لوں میں
انوراگ تمہیں ہے ہو میرا | جس جگہ کرم وش جنموں میں
اس اپنے بالک انگد کا | یہ ہاتھ ہاتھ میں لو بھگون
بس اب بولا جاتا ہے نہیں | سیوک کو اگیا دو بھگون"
یہ کہہ کے لوٹا چرنوں میں | جگ کا پرپنچ سب چھوڑ دیا
شری رام رام کہتے کہتے | سانسوں کو اس نے توڑ دیا

سکھ سچ و جی ہو گیا بال بدھی بلدھام
مرتے مرتے کر گیا اپنے پورے کام

خود اپنے لیے بھگتی مانگی — پرلوک سنبھالا یوں اپنا
بیٹے کے لیے سونپ پربھو کو — من کا کر ڈالا یوں اپنا
سگریو کا تھا وہ پرم شترو — شتروتا یہاں پر بھی رکھی
آگے رے لیے راج گدی — اپنے ہی بیٹے شتی رکھی
انگد کا ہاتھ رام کو دے — باندھا ان کو بھی بندھن میں
تھا مطلب اور اشارہ یہ — اس کا بھی حق ہے شاسن میں
لکشمن کو آگیا دی پربھو نے — "تم جا کر سارا کاج کرو
سگریو کو دیکر راج تلک — انگد کو بھی یوراج کرو
خود گئے نہیں پربھو پر بہتر — بھیجا اس کارن لچھمن کو
ماتا جی کی آگیا تو سار — یہ چھوڑ نہ سکتے تھے بن کو

وہی ہوا مرحوم نے سوچا تھا جو کاج
راج ملا سگریو کو انگد کو یوراج

ڈنڈھی بجی پمپا پور میں — گھر گھر آنند اپار ہوا
"ایشور خوش رکھے راجہ کو" — ہر زبان سے یہ جیکار ہوا
اتنا تو دکھ پربھو کو بھی تھا — نردوش بال کو مارا ہے
پر اس دکھ میں سکھ یہ بھی تھا — سنکٹ سے متر ادھارا ہے

تارا رانی اس سمے آئی کرتی ہائے؟
روئی پتی کی لاش پر گری پچھاڑیں کھائے
دیکھا جب رگھوناتھ نے اسکا گھور بلاپ
ستیہ گیان اپدیش کر دور کیا سنتاپ

گائن

جیو آتما تو نروان ہے — تو کس کے لیے روتی ہے.
تو کون ہے پہلے اپنا پتہ بتا دے
جو بول رہا وہ کیا شئے ہے دکھلا دے

یہ شریر جڑ ہے اس کا دھیان ہٹا دے
اپنے میں آپ ہی اپنا بودھ جما دے
ہے یہ ویدانت کا سار کہوں بار بار چھوڑ دے راگ دویش دل میں
بچار۔ یہ ستیہ پرمان ہے تو کس کے لیے روتی ہے؟
یہ دیہہ۔ اگنیہ پانی اور رتھک رانی
اکاش۔ اگنی۔ پرتھوی۔ سمیر اور پانی
ان پانچ تت میں کہاں موت زندگانی
وش اندری بھی سب دوگیہ سناتن مانی
اب جو ہے بولنے والا۔ گورا نہیں کالا جس کا اجیالا
دیکھا نہیں بھالا۔ نہ کچھ پہچان ہے تو کس کے لیے روتی ہے؟
نہیں نام روپ کا اُس میں ذرا پتہ ہے
وہ سب میں ہے سب نے نہیں اُسے لکھا ہے
بدی اُسی کو تم نے اپنا ہی سمجھا ہے
تو وہاں بال اور تارا کہاں بنا ہے
یہ ورتی ہے اگیہ وہ ہے سروگیہ۔ نتیہ اویکت ستیہ
سروتر پران کا پران ہے۔ تو کس کے لیے روتی ہے؟
ہے وہی شدھ انوپ سو روپ تمہارا
من بدھی انیت اور پنچ کوش سے نیارا
نہیں استھول چرم نہیں رکت مانس ہو یارا
نہیں ورشٹا درشٹن درشیہ نشلویتا نہیں کارا
پہنچا دے "رادھے شیام" وہاں پر دھیان و چن لے پان چھوڑ
اگیان۔ یہ سچا گیان ہے۔ تو کس کے لیے روتی ہے؟
تارا تارا ہو گئی سُن کر یہ اپدیش
گئی گیان کو پراپت کر۔ کھو کر سارا کلیش

اُدھر راج کرنے لگا نشکنٹک سگریو
اِدھر پرورشن شیل پہ ٹھہرے کرونانیدھو
ورشا کے کارن رہا گھن گھمنڈ بہ چھائے
میگھ چھٹا کو دیکھ کر بولے رگھوکل رائے

گائن

" لکشمن دیکھو اُمڈ گھمنڈ کر — گرج گرج گھن آئے رہے ہیں
پی پی پپیہا ۔ کوکو کوئلیا — سنن سنن رنگت پُروئیا
برہی کو دکھ دیت بجریا — دادر بول سنائے رہے ہیں
کانن جھنکارت جھینگروا — اوٹھت برہا بن کسک کرجوا
کلپاوت ہے مور جیروا — انکو جان ڈرائے رہے ہیں

بھائی ورشارت ہوئی۔ گرج رہے گھنگھور
آج جانکی کے بنا ڈرپت ہے من مور

اور دیکھو لکشمن بجلی کو — کیا چمک چمک چھپ جاتی ہے
جس طرح محبت اُچھے کی — قائم نہیں رہنے پاتی ہے
دیکھئے کراری بوندوں کو — یہ پروت کیسے سہتے ہیں
دُشٹوں کی گالی سُن سُن کر — جیسے سجن چپ رہتے ہیں
اُبلیں چھوٹی چھوٹی ندیاں — تھوڑا سا جل آ جانے پر
جیسے اوچھے بورائے ہیں — تھوڑی سی دولت پانے پر
پانی پرتھوی پہ پڑتے ہی — میلی کیچڑ بن جاتا ہے
جس طرح سچدانند جیو — مایا میں آئے بہلاتا ہے
جل سمٹ سمٹ کر جنگل سے — تالاب میں بھرتا آتا ہے
جیسے سجن اور بدھیمان — گن سنگرہ کرتا جاتا ہے
ندیوں کا نیر سمندر میں — جاتے ہی نشچل ہوتا ہے
جس طرح جیو جگدیشور کو — پاتے ہی نشچل ہوتا ہے

سب طرف ہوئی ہے ہریالی | پگڈنڈی نظر نہ آتی ہے
جیسے جھگڑوں کے بڑھنے سے | ایکتا نشٹ ہو جاتی ہے
ورشا کے ہوتے ہی کسان | کھیتی کو خوب نراتے ہیں
جیسے سجن اپنے میں سے | ورگن درو بلیں ہٹاتے ہیں
ورشا چاہے کتنی ہووے | اودسر میں انّ نہیں ہوتا
ایسے ہی سچے سنتوں میں | اوگن اتپن نہیں ہوتا
ان دنوں جواس اکووں کے | پتے سارے جھڑ جاتے ہیں
جیوں اچھے حاکم کے ہوتے | بدمعاش نہ رہنے پاتے ہیں
بیڈھب چھپاؤ کے چلنے ہی | بادل گھبرائے جاتے ہیں
جیسے کپوت کے ہوتے ہی | سب دھرم بلائے جاتے ہیں"

اسی طرح ست سنگ میں بیتے چاتر ماس
اسی کٹی میں شر وتک پربھو نے کیا نواس
راج ملے سگریو کو ہوا تہائی سال
سیتا سُدھ کا ان دنوں رہا نہ اُسے خیال
انتظار کرتے ہوئے گزرے اتنے ماس
تب لکشمن سے ایک دن بولے رما نواس

"ہے بھائی ورشا بیت گئی | اب شُدھ شرورت آئی ہے
میں بڑا ابھاگا ہوں ابتک | سیتا کی سُدھ نہیں پائی ہے
سگریو کی آشا تھی مجھ کو | سو وہ دھن پا مغرور ہوا
مایا کی تول ترنگوں میں | اقرار کا بیڑا دور ہوا
بھائی اس میں سندیہہ نہیں | نقدی سب کچھ کر سکتی ہے
سگریو کا اس میں دوش ہی کیا | یہ سب دولت کی خوبی ہے
جب تک منش کنگال رہے | تب تک اتپات نہیں کرتا
جب وہی دھنی ہو جاتا ہے | تو منہ سے بات نہیں کرتا

افسوس ہے ایسی دولت پر جو دُرجن کر دے سجن کو
لعنت ہے ایسی چاندی پر جو مٹی کر دے جیون کو"
یہ سُنکر لکشمن بول اُٹھے، "میں پمپا پور کو جاتا ہوں
جانے آنے کی دیری ہے سُگریو کو باندھے لاتا ہوں
میں ابھی اُسے سکھا دوں گا جو راجہ بن کر بیٹھا ہے
سب اُس کا تاؤ نکالوں گا وہ کیسا تن کر بیٹھا ہے

گائن

جس مایا ٹھگنی نے بھلایا ہے میں بھی دیکھوں وہ کیسی مایا ہے
ہر یجن ہو کے مایا میں آیا تو اُس کو سیوک کو
چرن کی شرن میں لاؤں اب جاؤں سمجھاؤں لے آؤں
بڑا دکھ پایا ہے۔ دکھائے آن بان وہ اور لائے کچھ
گمان وہ چلائے گر زبان وہ تب تو کمان پے بان
چڑھا کے میں شان کو توڑ دوں بڑا اترایا ہے

ادھر لکشمن رام میں تھا جب یہ سمباد
ہنومت نے سگریو کو اُدھر دلائی یاد

"مہاراج آپ تو محلوں میں آنند راج کا کرتے ہیں
ان متروں کی بھی یاد ہے کچھ جو بن میں دُکھ سے رہتے ہیں؟
ہیں راج نیت کے چار انگ یہ بات آپ بھی مانتے ہیں
یہ سام، دام اور دنڈ بھید وے اچھی طرح جانتے ہیں
ہے سام میل اور دام دان اور دنڈ کا ارتھ سزا دینا
اور بھید کا مطلب ہے یہ ہی آپس میں پھوٹ کرا دینا
رگھورائی نے چاروں میں سے دو کو پرتیکش دکھایا ہے
ان تھات آپ سے میل کیا اور بال کا راج دلایا ہے

اب دنڈ بھید کی کسر رہی ہو جائیں نہ اُس پر آمادہ
ہیں بان دنڈ دینے کے لئے اور بھید کو انگد شہزادہ
اس لیے مناسب تو یہ ہے اپنا بھی فرض چکا دیں ہم
وے ہمیں راج پد دے بیٹھے سیتا سے انھیں ملا دیں ہم"
یہ سنکر سگریو کو آیا پچھلا دھیان
دل ہی دل میں رو پڑا۔ بولا "ہے ہنومان
میں آج کرتگیہ تمھارا ہوں سوتے کو جگا رہے ہو تم
میری لجا اور پرانوں کو بجرنگی بچا رہے ہو تم
اس وشے نے اور اس مایا نے سب نشٹ کر دیا گیان میرا
منھ کیسے اُن کو دکھلاؤں اب نہیں وہاں پر مان میرا
یہ سچ ہے دین دیال ہیں وے لیکن کشتری رگھو ونشی ہیں
ملجائیں تو جل کی طرح ملیں گرمائیں تو سورج انشی ہیں
اس لیے ایک ہی راستہ اب میری نظروں میں آتا ہے
گر صبح کا بھولا شام آئے تو بھولا نہیں کہاتا ہے
سیتا جی کی سدھ لانے کو نخفیہ کچھ قاصد وداع کرو
اور تم سب بانر دیشوں میں جا جا کر فوجیں جمع کرو"
اس پرکار سگریو میں پرکٹ ہوا جب گیان
فوجیں لانے کے لیے وداع ہوئے ہنومان
رو ہت گر۔ دیاتگر۔ شوگر مینا گر۔ دھولاگر دھائے
کشیپ گر۔ کدلی بن ہوتے وندھیاچل نیل گری آئے
ارجن گر۔ دھند مار گر جا پہنچے سمیر گر کے بن میں
انجن گر ہوئے انجن ستا دھائے سب دیش ودیشن میں
جسقدر ربال کے صوبے تھے بن باسی۔ بھالو۔ بندروں کے
سب جگہ گئے بجرنگ بلی پر تنتر۔ سوتنتر پنجروں کے

سب ہنومان کے آگرہ سے — سینا سمیت تیار ہوئے
اگنت کپ کٹک سبھٹ کنجر — کشکندھا کے شرنگار ہوئے
جو جو بانر یوتھپ آئے — سگریو انھیں ٹھہراتے ہیں
گویا میا پور کے ہر سو — دل بادل چھائے جاتے ہیں

اتنے میں آئے وہاں۔ لکھن لال رسیائے
بھیجے دکھائے سگریو کو۔ پربھو ڈھنگ گئے بہائے
پچھلی باتیں یاد کر۔ رو اٹھا سرہب
"رگھورائی رکشا کرو۔ میں متی مند غریب

مایا کے چکر میں پھنس کر — ہے ناتھ یہ میرا حال ہوا
میں تو خود ہی شرمندہ ہوں — کیا کہوں جو آج ملال ہوا
جو ناری یہ موہت نہ ہوا — ایسا نر ملنا مشکل ہے
جو بچا لوبھ کی پھانسی سے — دنیا میں وہ ہی کامل ہے
پنڈت۔ تپسی۔ گیانی۔ دھیانی — عابد۔ زاہد۔ عاقل دیکھے
یوگی۔ بھوگی۔ تیاگی۔ راگی — شاعر دیکھے۔ کامل دیکھے
ایسا کوئی برلا ہی ہے — جو حرص ہوس سے دور ہوا
وہ کون ہے جو دھن پاکر کے — نہیں لٹنے میں اسکے چور ہوا؟
ہے ناتھ بان بھی رکھا ہے — اور گنہگار بھی حاضر ہے
چاہے مارو یا معاف کرو — منصفی آپ کے ہی سر ہے"

دیکھ دشا سگریو کی پڑے رام کہنے
"بھائی تم نردوش ہو۔ ہونی ہے سو ہوئے

اب مت روؤ اب مت رلاؤ — میرے تو لکھن سمان ہو تم
مجھ برہی کی تم اوشدہ ہو — مجھ دکھیا کے ارمان ہو تم
جو جس کا سچا پیارا ہے — وہ اس کا ہمدم ہوتا ہے
درشن چاہتے برسوں میں ہو — انوراگ نہیں کم ہوتا ہے

جو گزر گئی سو گزر گئی اب آئندہ کا ذکر کرو
سیتا کی جس میں خبر ملے جلدی سے ایسی فکر کرو"
یہ سنکر سگریو نے بانر لیے بلائے
سیتا سُدھ کے واسطے وداع کیا ہرشائے

گانا

جاؤ یارو اے غمخوارو۔ سیتا جی کے کھوجن کو
کوئی پورب کوئی پچھم کوئی اُتر دکھن کو
کام رام کا حکم ہمارا۔ نام آپنا راکھن کو
ادھر اُدھر کو چاروں طرف کو پہاڑ بستی اور بن کو
سب اور دھیان جائے۔ سب پر گمان جائے
چاہے یہ جان جائے۔ ہرگز نہ آن جائے
تن من دھن سے پران پچن سے پربھو کی آگیا راکھن کو"

یہ سنتے ہی فوج میں ہوا ایک دم شور
باری باری چل دیے بانر چاروں اور
انگنتی چھوٹے بڑے چلے گئے سب شور
تب دیکھی اُڑتی ہوئی ایک طرف کچھ دھور

دیکھا کچھ یودھا نئے کلکارہ سناتے آتے ہیں
آگئے آگے شری مہابیر جے کار سناتے آتے ہیں
ان بہادروں کے آتے ہی جوشیلہ نعرہ گونج اٹھا
شری رام نام پر تین بار میدان وہ سارا گونج اٹھا
تب سب سے سگریو نے کہا پکار پکار
"بہادرو اب شیگھر ہی ہو جاؤ تیار

نسوارتھ ساتھ دیں سجن کا ۔ سچا اوپکار یہ ہی تو ہے
کرتویہ میں پران بیان کریں ۔ مکتی کا دوار یہ ہی تو ہے
اسلئے میں تم سے کہتا ہوں ۔ سیتا سدھ کو پرستھان کرو
یدجیون نوتن کرنا ہے تو ۔ پہلے جیون دان کرو"
یہ سنتے ہی فوج میں گونج اٹھا جیکار۔
رام چرن سرنائے کر سب ہو گئے تیار
نل نیل سیکھیں سگندھ مدن ۔ انڈک ونت وہومراکشہ دورد
شری کھنڈ یکد۔ درگندھ آد۔ دردھرشن۔ جاموتت انگد
سب شور بیر۔ سب ستیہ بیر ۔ من میں ہلساتے جاتے ہیں
آنندکند کو شیش نائے ۔ جے کار رستاتے جاتے ہیں
سب کے پیچھے شری مہابیر ۔ رگھونندن کے ڈھنگ آتے ہیں
راجیونین کے درشن کر ۔ من ہی من میں ہلساتے ہیں
وہ پریم بھاؤ، وہ گیت بھاؤ ۔ کس طرح پرکٹ ہو بیونیں
نینوں سے نین ملاتے ہی ۔ کچھ بھاؤ آگئے نینوں میں
تب چرنوں میں انجنی لال ۔ اپنے نینوں کو مانجتے ہیں
یا سرج کا مینا مرت انجن ۔ گیلی آنکھوں میں آنجتے ہیں
اس طرف بھال ہیں وہ ۔ یگ سرج ابھری آہستہ آہستہ
اس طرف انگوٹھی انگلی سے ۔ اتری آہستہ آہستہ
یہ دشا دیکھ کر رگھونندن ۔ کچھ مند مند مسکاتے ہیں
اور اسی انگوٹھی کو دیکھ ۔ دھیرے دھیرے سمجھاتے ہیں
"ویگ لوٹ کر آئیو۔ دیر نہ کر لو بیر
ویدیہی کے دکھ ہیں ۔ میرا دکھی شریر
سب پرکار اس کی کشل پوچھ ۔ سب میری دشا سنا دینا
پھر چترائی کی باتیں کر ۔ دھیرج بھی اسے بندھا دینا

اور لو یہ انگوٹھی لے جاؤ ملے سیا اُسے دیتے آنا
اور اُس کی کوئی نشانی بھی آتی ہر یاں لیتے آنا"
سنتے ہی ایسے بچن چھپیر نوایا ماتھ
جنم سارتھک جان کر چلے کپن کے ساتھ
رام بھر و دیکھا لوک ، مانو مست گیند
سانئیں سانئیں کرتے ہوئے چلے جائیں سانند
سب بدھمان بلدھاری تھے سب سیتا سدھ کے شائق تھے
سب راگھوجن انوراگے تھے سب جاسوسی کے لائق تھے
جھاڑیاں چھانتے جاتے تھے ندیاں لانگھتے جاتے تھے
پربتوں ، بنوں اور کھوہوں میں جا جا کر پتہ لگاتے تھے
چلتے چلتے مارگ میں ملی تپسوی ایک
تھی وہ پر اوپکارنی بھلی آدمن نیک
تھی اُس میں کوئی یوگ شکتی اتھوا مایا کی قوت تھی
یہ نہیں تو پربھو کی لیلا تھی یا واں ایوان کی طاقت تھی
جس کے دوارہ راستہ اس نے دکھلایا ان سب بیروں کو
اتی شیگھر سمندر کے تٹ پر پہنچایا ان سب بیروں کو
چمتکار یہ دیکھ کر ہوئے سبھی حیران
آپس میں کہنے لگے "کہاں پھنسے ہیں آن"
اُن بیروں کے ساتھ میں تھا ایک بوڑھا بیر
جاموونت نامی بڑا چتر اور گمبھیر
وہ بولا "جس ناؤ پہ ، ہیں ہم آج سوار
کیوٹ اُس کا مست ہو یہ گا پار ہالمہار
جا چکے ہیں اوگھٹ گھاٹ بہت اب منزل پر ہی آئیگی
یا رو یہ ناؤ دھرم کی ہے جو پار اُتر ہی جائے گی

گھبراتے کیوں ہو بہادرو　　یہ تو سب ہی کی حالت ہے؟
راحت کے بعد مصیبت ہے　　پھر دکھ کے بعد راحت ہے
سکھ میں دکھ میں سنتوش کریں　　کہتو یہ گمبھیروں کا ہے
ہر رنج و خوشی کو ضبط کریں　　یہ کرم کرم بیروں کا ہے
اُپکار کے پتھ پہ جاتے ہیں　　کیا غم ہے جو مر جائیں گے
انتم پہ نام یہی ہوگا　　دنیا میں پیش کر جائیں گے

گانا

بہادر ہو تو شان جانے نہ پائے
یہ اُپکار کا دھیان جانے نہ پائے
بلا سے چاہے جان جائے تو جائے
مگر آن اور بان جانے نہ پائے
خوشی ہو یا غم ہو سہیں گے سبھی ہم
مگر اپنا ارمان جانے نہ پائے
ہمیشہ بھلوں کو بھلائی ملے گی
اگر ان کا ایمان جانے نہ پائے
ہمیں رادھے شیام رنج و غم ہو مبارک
ہمارا اگر گیان جانے نہ پائے

＊＊＊＊＊

یہ سن ساگر تٹ گیا۔ سب نے ہی وشرام
وہیں نکٹ میں گیدھ ایک تھا سمپاتی نام
سمپاتی کی اس سمے۔ اُن پہ پڑی نگاہ
خوش ہو کر کہنے لگا " واہ ری قسمت واہ

مدت سے بھوکا پیاسا ہوں　　بھر پیٹ نہ بھوجن پایا ہے
بدھنا نے آج دیا کر کے　　سب اکیبارہ بھجوایا ہے

سب دن کی کسر نکالوں گا | سب کا ایک گراس بناتا ہوں
گمرا ہوا بیٹھے رہو وہیں | تم سب کو کھانے آتا ہوں"

بانر گھبرانے لگے سنکر یہ تقریر
آپس میں کہنے لگے "اب پھوٹی تقدیر"
چیتر بال کے پتر نے۔ دیکھا جب یہ ڈھنگ
گیدھ جٹایو راج کا چھیڑا وہیں پرسنگ

"اے یارو! دھنیہ جٹایو ہوا | ہے اُس کی تاتی کوئی نہیں
اپکار میں تن بلدان کیا | تھا ویسا دانی کوئی نہیں
مٹی کی دیہہ مٹا اس نے | اُپکاری دیہہ بنائی ہے
دنیا میں خوب یشا رجن کر | پرلوک میں مکتی پائی ہے"
تقریر یہ غم کی بھری ہوئی | سمپاتی کے کانوں آئی
آنکھوں سے آنسو نکل پڑے | آگیا یاد اس کو بھائی
بھائی بھائی کی الفت کو | بھائی بھائی پہچانتے ہیں
جن کے کوئی بھائی ہی نہیں | وہ کب یہ باتیں جانتے ہیں
آواز میں اب سمپاتی کے | ایک دریا بہتا آتا ہے
وہ تو میرا ہی بھائی تھا | یہ زور سے کہتا آتا ہے

یہ سنکر سب خوش ہوئے اور کیا ستکار
انگد ہی نے اُس سمے کی اُس سے گفتار

"سچ تو یہ ہے اُس یودھا نے | یوگی کا کرم دکھایا ہے
اور ایک گیدھ کا تن پاکر | منجوں کو سبق سکھایا ہے
اُس کی پوتر اور پاک روح | پوجا کرنے کے قابل ہے
اس طرح یہ ان کا بل دینا | دنیا والوں کو مشکل ہے
رگھوراج کی پیاری سیتا کا | جب دنڈک بن میں ہرن ہوا
تب انھیں دلوں اپکار ہیت | اُس گیدھ راج کا مرن ہوا

جس نے سیتا کا ہرن کیا — اُس نے ہی اُس کو مارا ہے
اِس لیے ہمارا چور ہے جو — بیری بھی وہی تمہارا ہے
ہم سب اُس کی تلاش میں ہیں — تم بھی اُس کو ہی تلاش کرو
بھائی کا بدلہ لینا ہو — تو اُس بیری کا ناش کرو"

سمپاتی کے ہردے میں بڑھا یک جوش
پر یہ بھائی کی یاد میں۔ رہا ذرا خاموش
جلانجلی دی۔ بھرات کو پھر جل ندھ تٹ جائے
تب کپیوں کے پاس آ۔ بولا یوں ہرشائے

"جو دن کرنے کے لائق تھے — وے سب میرے بے کام گئے
وہ جوبن کے وہ جرأت کے — وہ طاقت کے ایام گئے
اے بہادرو میں وردھ ہوا — ورنہ خود ہی کرتا خدمت
سیتا کا پتہ لگاؤ تم — بتلائے دیتا ہوں حکمت

گرترکوٹ پر بس رہا۔ لنکا نگر وشال
رکشا کو چاروں طرف ہے سمندر کا جال

کرتا ہے راج وہاں راون — وہ ہی سیتا کا ہرتا ہے
اپنے اشوک بن میں اس نے — اُس مہاستی کو رکھا ہے
سو یوجن سندھ پار کرکے — جو ویر وہاں پر جائے گا
وہ ہی سیتا کی سدھ لاکر — دنیا میں سویش کمائیگا"

اتنا کہکر چل دیا وہ سمپاتی ویر
جاموَنت نے اُس سمے کی ایسی تقریر

"کہنے والا کہہ گیا۔ کرنے والے آؤ
اپنے اپنے حوصلے بہادرو دکھلاؤ

یہ یدھ نہیں سنگرام نہیں — اور نہیں بڑائی مارنا ہے
مشکل بھی ہے آسان بھی ہے — سو یوجن سندھ لانگھنا ہے

گر میں جوان ہوتا یارو   یہ کام بھلا کیا مشکل تھا
تم سب بچے مردہ دل ہو   ترونائی میں میرا دل تھا
بھگوان نے بل کو باندھا تھا   میرا اُن دنوں زمانہ تھا
اُس سمے دو گھڑی میں میرا   سنسار گھوم کر آنا تھا
اب میں بڈھا ہو گیا یارو   تم لوگوں کا موقع ہے
گر وہاں تلک کوئی نہ گیا   تو ڈوب کے مرنا زیبا ہے"

انگد بولا "کام یہ کریں گے پورا یار
ورنہ ایسے ڈوبنے پر بھی ہے دھتکار

شہزادہ ہو کر مون رہوں   یہ مجھ پہ لانچھن آتا ہے
اس لیے سمندر لانگھنے کو   یہ انگد بالک جاتا ہے
سچا یودھا پن یہ ہی ہے   مر جائیں لیکن آہ نہ ہو
سچا اُپکار تبھی ہوگا   جب پرانوں کی پرواہ نہ ہو
اس پار سے بیشک جاؤنگا   اس بات کا میرا دعویٰ ہے
لیکن اُس پار سے آنے میں   مجھ کو تھوڑا اندیشہ ہے
اس رُخ سے جب میں جاؤنگا   جگدمبا سنمکھ آئے گی
وہ اپنی طاقت سے مجھ کو   لنکا نگری پہنچائے گی
لیکن جب واپس آؤں گا   تب اُدھر پیٹھ ہو جائے گی
وہ طاقت وہ دیوی شکتی   سب اُسی جگہ کھو جائے گی"

انگد کے یہ بھاؤ سن پگھلے سب کے نین
جامونت کہنے لگا ۔ ہو کر کچھ بے چین
"فرمایا جو آپ نے سب ہے صحیح جناب
لیکن اب اُس کام کو پورا کرو شتاب

تم سب جانے کے لائق ہو   لیکن کم ہمت ہو یارو
کیوں نہیں روانہ کرتے ہو   ہم سب کے افسر کو یارو؟

ہم تم سب لوگ ادھورے ہیں — پورا وہ رام دولارا ہے
بلّی اُس کے ہی ہاتھوں دو — وہ ہی علاج ہمارا ہے"

یہ کہکر بجرنگ سے کی ایسی تقریر
"بیٹھے ہو کس فکر میں یدھ کیسری ویر؟

تم بانر دل کے نائک ہو — کچھ اپنے بل کی یاد کرو
ہے رام دولارے اِمہاویر — ہم لوگوں کی امداد کرو
ہے کام روپ شنکر سروپ — بجرنگی نام تمہارا ہے
اپنے جیون کو یاد کرو — یہ جنگی کام تمہارا ہے
سورج کو تم نے گراس کیا — پربتوں کو تم نے توڑا ہے
جس بل سے ایسے کام کئے — وہ بل کب کہہ رکھ چھوڑا ہے؟
رن دھیر اٹھو۔ بل ویر اٹھو — اب لاج تمہارے ہاتھوں ہے
ہے راگھویندر کے کرپا پاتر — یہ کاج تمہارے ہاتھوں ہے"

جاموَنت نے جب سمے کی ایسی گفتار
رکت ورن نینا ہوئے گرجے پون کمار

ساگر پر ایک ابال اٹھا — اور پرتھوی کو لرزہ آیا
رفتار چڑھ گئی ہوا نے کی — اور آسمان بھی تھرّایا
بن میں بجلی سی چمک اٹھی — سورج پر ایک غبار ہوا
بجرنگی کا رن رنگی کا — یوجن بھر کا آکار ہوا
"او جاموَنت کیا کہتے ہو — جا کر سمندر پہ گرجوں میں؟
پہلے اس راون کو ماروں — یا لنکا الٹی کر دوں میں؟
اس کھاری جل کی نالی کو — لانگھوں یا ابھی پیل جاؤں؟
یا جس پہاڑ پر لنکا ہے — وہ گرتر کوٹ ہی لے آؤں؟
سوگند پورک کہتا ہوں — جو کہتا ہوں دکھلا دوں گا
اپنی جانکی سوامنی کو — سوامی سے ابھی ملا دوں گا۔"

یہ سُنتے ہی ہو گیا۔ سناٹا سب اَور
جاموَنت کچھ کانپتا۔ بولا کر کو جور
"شانت شانت رن کیسری کرو نہ اتنے کام
اتنا ہی کریئے بلی۔ جتنا ہے پیغام

تم صرف وہاں پر جا کر کے — سیتا کا پتہ لگا آؤ
کچھ تھوڑی سی طاقت اپنی — راون کو بھی دکھلا آؤ
ہم تمھیں ملیں گے اسی جگہ — جلدی یہ سیوا کر لاؤ
آشیرباد ہم دیتے ہیں — ہے مہا ویر جاؤ جاؤ"

گانا

رن رنگی جاؤ جاؤ — بجرنگی جاؤ جاؤ
پرن ویر رن ویر — بل ویر جاؤ جاؤ
لنکا میں جے پاؤ — ہلساؤ۔ ہرشاؤ
شنکا نہ کچھ کھاؤ — ڈنکا بجا آؤ

سماپت



نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی ڈھنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ نقلی کتابیں ان بکسیلروں کو دیجاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱۰ یا ۲۰ یا ۲۰ میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر مصنف کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ آپ اس کتاب پر دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وشِشٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجیئے۔

نیاز کیش:۔ منیجر

پرکاشک: شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اشوک باٹکا

رام کتھا نمبر ۱۳



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلاندھی - کاویہ کلا بھوشن - شری ہری کتھا وشارد سوی رتن -

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری

رام کتھا

سندر کانڈ

اشوک واٹکا

رچیتا

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد

پنڈت رادھے شیام کتھاواچک کویرتن بریلی

پرکاشک۔ سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اردو میں دسویں مرتبہ ایک ہزار جلد　　۱۹۶۱ء　　قیمت فی جلد ۳۴ نئے پیسے

پنڈت رام نرائن پاٹھک پرنٹر کے اہتمام سے

شری رادھے شیام پریس بریلی میں چھپکر شائع ہوئی

پرارتھنا

سب مِل کے آج جے کہو. بجرنگ بلی کی
کر جوڑ کے بنتی کرو بجرنگ بلی کی

جے کیلیے ۔بل کے لیے ۔کلیان کیلیے
گن کیرتی گاتے چلو بجرنگ بلی کی

نر بھے بنو نر دُند ہو آنند میں رہو
بس پرارتھنا کرتے رہو بجرنگ بلی کی

لانگول سے رکشا وہ کیا کرتے ہیں جن کی
یہ ستیہ پرتگیا سنو بجرنگ بلی کی

مالا پرساد اور لے سندور رادھے شیام
گائن کرو لیلا کتھو بجرنگ بلی کی

اوم
اشوک واٹکا

جامونت کی بات سُن ہرشائے ہنومان
رامچندر رگھوراج کا کیا ہردے میں دھیان
پھر کچھ من میں سوچ کر بول اٹھے ہرشائے
"بھائی میری بات کو سُن لو کان لگائے

میں جب تک واپس آؤں نہیں　　تب تک سب یاں ٹھہرے رہنا
کچھ دُکھ اور سُکھ کا دھیان نہ کر　　پھل کھانا۔ بن سنکٹ سہنا
اُٹھتی امنگ میرے من میں　　اور ہرش ہردے میں بڑھتا ہے
کارج کی سدھی ہو وے گی　　یہ مجھے دکھائی پڑتا ہے"
اتنے میں ایک مچھلی دیکھی　　سشیاما بولی دھنے کر کو
شبھ شگن دیکھ انجنی لال　　گرجے اور اُچھلے اوپر کو
ساتھیوں پہ ایک نظر ڈالی　　اور رامچندر کا دھیان کیا
گھن کے سمان گرّاٹ ہاس　　لنکا پور کو پرستھان کیا

بھ پرتھوی کمپت ہوئے گرجے رگھوبر دوت
پون بیگ سے نبھ پر بل چلے پون کے پوت

پکشیوں میں گھبراہٹ پھیلی　　اور ٹوٹ ٹوٹ کر کر گرے
مہہ گر ڈولے اتی پچھن بچکے　　وکپالوں کے دل دہل اُٹھے
ساگر جل بار بار اُچھلا　　جل تھل نبھ چر گھبرائے گئے
کمپلائے مان چودھوں بھون　　باراہ کمٹھ اکلائے گئے

جس پہاڑ پر پڑ جائے پیر | وہ تلے کو گھٹتا جاتا تھا
اس طرح گگن میں پون پتر | آگے کو بڑھتا جاتا تھا

گانا

پون کو نندن گگن پر جائے
گھنن گھن گرجے ۔ دامن سم ترجے
جھمک جھم جھمکے لمک سٹر جائے
مُنن من ہرشے سُمن سُر برشے
اتل مینا کہن پرس کر جائے
بجائے کر ڈنکا جلا دے گو یہ لنکا
اشنکا بل بنکا جو سر سر جائے

دیکھ رنگ بجرنگ کا چلت ہوئے سب دیو
بھیجا سُرسا کو تبھی لیں پرکشا بھیو
روک راہ ہنومان کی بولی وہ للکار
"آج ملا تقدیر سے پورا مجھے اہار"
پون پتر کہنے لگے "روک رہی کیوں راہ؟
دھیرج دھر کر ہردے میں سُن لے میری صلاح

اب تو لنکا کو جاتا ہوں | جے پا کر جب لوٹوں گا میں
تب جنک نندنی کا سندیش | رگھوبر سے جائے کہوں گا میں
ان کاموں سے فرصت پا کر | پھر تیری خوشی کروں گا میں
ہٹ جا میرے آگے سے | اس سمے نہ ایک سنوں گا میں"
وہ سرسا باز نہیں آئی | ہر طرح انھوں نے سمجھایا
جب اس کی ایسی ہٹ دیکھی | بجرنگی کو غصہ آیا

بولے "گر یوں ہی راضی ہے تو ڈیرو دیر ٹھ تو کرتی ہے
جو جی چاہے جلدی کر لے کیوں سمے ہمارا ہرتی ہے"

سُنتے ہی ایسے بچن گرجی وہ اک بار
یوجن بھر کا منھ کیا اور ماری للکار

گانا

بڑے سنبھل ذرا ! بڑے سنبھل ذرا !
کس دھیان میں نادان ہے ۔ ڈالوں گی میں چبا
یوجن کے برابر جبھی سرسا نے منھ کیا
فوراً گرج کے ویر ۔ دو یوجن کا ہو گیا
اب پڑ گئی بحث اب پڑ گئی بحث
وہ جب کہ ہوئی سولہ[16] تو یہ ہو گئے بتیس[32]
جب انت میں سرسا نے سو یوجن کا منہ کیا
اس وقت جھٹ ہنومت بہت چھوٹا بن گیا
جھٹ موہنہ میں جائے کے جھٹ موہنہ میں جائے کے
کر جوڑ کے مانگی بدا ۔ باہر کو آئے کے
خوش ہو کے وہ بولی تو خردمند ہے بے شک
طاقت سے اور عقل سے دی تو نے مجھے زک
پورا ہے امتحان پورا ہے امتحان
جس واسطے سروں نے مجھے بھیجا تھا اس آن
جا شوق سے سیتا کی خبر لینے ہنومان
سب کام تو کرے گا ۔ ہے بل بدھ کا ندھان
دیتی ہوں میں دعا دیتی ہوں میں دعا
تو رام کے اس کام کو انجام کرے گا

اُدھر تو آشیرباد دے گئی وہ سرساتار
اِدھر پربھو کا دھیان دھر چلدیئے پون کمار

بل بدھی ان کی دیکھ دیکھ   دیوتا پشپ برساتے تھے
وہ چال چلے تھے متوالی   پکشی نبھ کے گھبراتے تھے
ہمت۔ جرأت۔ طاقت۔ قوت   صورت۔ سیرت میں اعلیٰ تھے
حکمت۔ منت۔ شوکت۔ صنعت   ہر علم و فن میں بالا تھے
سچے شنکر اوتاری تھے   سچے شری رام دلارے تھے
پھر بھلا انھیں کس کا ڈر تھا   یہ جگد مبا کے پیارے تھے
تھی نشاچری اک ساگر میں   وہ مایا خوب دکھاتی تھی
پرچھائیں دیکھ کے پانی میں   اُڑتے پکشی کو کھاتی تھی
بجرنگ سے بھی ایسا ہی کیا   تب کرودھ سے یہ بیزار ہوئے
اک لات میں اس کی جان لیکر   بیخوف سمندر پار ہوئے
پھر دیکھ تماشا لنکا کا   بگا وچار کرکے اپنا
رجنی میں نگر پرویش کیا   سوکشما کار کرکے اپنا

پہنچے لنکا میں جبھی مہاویر ہنومان
ملی لنکنی راکششی کالی نشا سمان

تھی بڑی ڈراونی بکٹا نن   کالی کالی صورت اُسکی
جسکو دیکھے بھئے لگتا تھا   ایسی کرال مورت اُسکی
سب بال ویال تھے کھلے ہوئے   زہریلا نیزہ ہاتھ میں تھا
دو دانت چمکتے تھے باہر   سندوری ٹیکا ماتھے میں تھا
بجرنگی کی آہٹ پاکر   کٹکٹا کے وہ بھی دوڑ پڑی
دانتوں میں ہونٹھ دباتی تھی   اور چلاتی تھی کھڑی کھڑی

"کون ہے تو شٹھ بانرے کیا ہے تیرا نام؟
آیا ہے کیوں رات میں کیا ہے تیرا کام؟

"تو کوئی ٹھگ ہے ڈاکو ہے
پھرتا ہے چوری کرنے کو
کچھ خوف نہیں میرا تجھ کو
کیوں آیا اس جا مرنے کو؟
میں اس لنکا کی رکشک ہوں
کچھ تو نہ دیکھتا بھالتا ہے
او پاپی اندھیری رات میں تو
آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے
بس وہیں کھڑا رہ خبردار
نیزہ میں ابھی چلاتی ہوں
ہڈی پسلی سب توڑ تاڑ
دانتوں سے تجھے چباتی ہوں"

بجرنگی نے جب سنی بیہودہ گفتار
تیور تنک تریہ کر بولے یوں للکار
"کھڑی تو رہ او دشٹنی - دیکھ بس خبردار
زبان کھینچ لوں گا ابھی ذرا جو کی تکرار

میں رام دوت کہلاتا ہوں
اور پون پوت ہے نام میرا
تجھ سی چڑیلیاں مارتا ہوں
مدت سے یہی ہے کام میرا"
بل ویر کی یہ بانی سنکر
لنکنی کا تن بھی تھرایا
کٹکٹائے اس نے کئی بار
زہریلا نیزہ چمکایا
جب اس کی یہ حرکت دیکھی
بجرنگی کو غصہ چھایا
سیا دھارن ایک مشٹک مارا
لگتے ہی اسے چکر آیا
تھرائے گر پڑی پرتھوی پر
اور خون کلیجے سے نکلا،
دھک دھکی بندھی بیہوش ہوئی
سب غرور بھینجے سے نکلا

اٹھی سنبھل کے لنکنی ذرا دیر کے بعد
ہاتھ جوڑ کہنے لگی کرکے پچھلی یاد

جس سمے کہ شری برہما جی نے
بر دان دیا تھا راون کو
بس اسی جگہ چلتی بریاں
سمجھایا تھا اس کارن کو
شری مہاویر کی مشٹک سے
جب پران ترے گھبرائینگے
تب جان لیجئے یہ دل میں
سب نشچر مارے جائینگے

سو اپنی آنکھوں دیکھ تمہیں　　　میں سچ مچ آج پرسنہ ہوئی
ہیں دھنیہ بھاگ اس سمے میرے　　　میں دھنیہ ہوئی میں دھنیہ ہوئی
اے شیر جنگ اے مرد زماں　　　پیغام اجل ہے ساتھ ترے
بیخوف و خطر جب لنکا میں　　　بس فتح فتح ہے ہاتھ ترے

گانا

"جا بجرنگی - جارن رنگی - افسر جنگی - نا ہر جنگی
لے نام شری رام جی کا　جا جا بجرنگ بلی
نربھے ہو لنکا میں تیری - جے ہو شیحر کے دل کی
چھپے ہو ہاں - توڑ بھاوے آگ لگاوے بیر بجاوے لنکا
ڈنکا لے نام شری رامجی کا"

رامچندر رگھوراج کا کر کے دونوں دھیان
ادھر ہٹی وہ لنکنی ادھر بڑھے ہنومان
جس سمے یہ پہنچے نگری میں　　　گھر گھر میں دیکھتے جاتے تھے
ہر جگہ ہر مکان میں جاکر　　　سیتا کا پتہ لگاتے تھے
راون کے محلوں میں دیکھا　　　لیکن کچھ پتہ نہیں پایا
ہر طرح سے جب مجبور ہوئے　　　اس وقت انھیں افسوس آیا
اتفاقیہ نظر سے گزرا ایک مکان
دروازہ پہ لکھا تھا رامچندر بھگوان
اندر کو جھانکا تو دیکھا　　　تلسی برواتھے لگے ہوئے
ہر طرف طاق دیواروں پر　　　سری رام رام تھے لکھے ہوئے
خوش ہو کر ہنومت نے سوچا　　　کوئی بھگت یہاں پر رہتا ہے
لیکن اس شیحر نگری میں　　　یہ بسر کس طرح کرتا ہے؟

گر یہ لائق اور سجن ہے تو — کبھی برائی ہو گی نہیں
دوسرے ایک بھیدی بغیر — مطلب برائی ہو گی نہیں

سماں تھا پچھلی رات کا ہونہار تھا کاج
رام رام کہتے ہوئے جگے بھبھیشن راج

مالکِ مکان وہ لائق تھا — بیشک ہر طرح وہ سجن تھا
راون کا چھوٹا بھائی تھا — اور اس کا نام بھبھیشن تھا
یہ گھٹنا بھی تب کی ہے — جبکہ راون تپ کرتا تھا
اس سمے بھبھیشن بھائی بھی — تب شنکر کا جپ کرتا تھا
میں کسی کے ہاتھ مروں نہیں — مانگا تھا بر یہ راون نے
رگھوناتھ کی بھکتی ہو — بر دان یہ لیا بھبھیشن نے
تب ہی سے بھبھیشن بھگت ہوئے — اور سچی بھکتی رکھتے تھے
جو کچھ کہ چاہیے بھگتوں میں — وہ ساری شکتی رکھتے تھے
پر بھی نیمی دھرمی کرمی — اُپکاری بھجنا نندی تھے
ستیہ ورت تھے سنت وکتا تھے — ست دھرمی تھے ست سنگی تھے
ہنومان نے جب برہمن بن کر — باہر سے جے سیا رام کہا
ہو چکت بھبھیشن اٹھ آئے — براہمن کو دیکھ پرنام کیا

بھبھیشن جی بولے

دھن بھاگیہ درشن ملے ہے پربھو کرپا ندھان
کیا آگیا ہے داس کو بتلاؤ شریمان

مہاراج! آپ کو دیکھ دیکھ۔ خود بخود میرا جی کھنچتا ہے
ہیں آپ کوئی ہری بھگت — دیرتہ مجھے دکھائی پڑتا ہے
بڑبھاگی کرنے آئے ہو — کیا مجھ سے موڑھ نشاچر کو؟
ہے مہاراج شری چرنوں سے — کر دیجئے پوتر میرے گھر کو

جو کچھ بھی رام پرسادی ہے پھل کند مول انگامی کے
سو کرپا ناتھ پاؤ چل کر تم بھگتے ہو انتر یامی کے
ہم تن من دھن پروار سہت ہیں خواہشمند غلامی کے
بس آج بھبیشن دھنیہ ہوا جو درشن پائے سوامی کے

شری ہنومان جی نے کہا

دھنیہ بھبیشن دھنیہ تم دھنیہ تمہارا پریم
دھنیہ تمہاری شیلتا ۔ دھنیہ تمہارا نیم

جو سجن ہیں ست سنگی ہیں وے کہیں چھپائے چھپتے ہیں
بس ایک راہ کی دو راہی دیکھئے اس طرح ملتے ہیں
تم آج سے میرے بھرات ہوئے اب تم سے مجھے کپٹ کیا ہے
سب سچا حال سناتا ہوں اب تک جو کپٹ ہی رکھا ہے
براہمن کے روپ کا دھوکا ہے میں ہنومان ایک بانر ہوں
سیتا سدھ لینے آیا ہوں شری رامچندر کا چاکر ہوں

بھگت بھبیشن کے تبھی بھر آئے لوچن نیر
ٹپ ٹپ ٹپکت پریم جل گدگد گرا گمبھیر

جس طرح بچاری زبان رہے بتیس نوکیلے دانتوں میں
بس اسی طرح ہم رہتے ہیں ہے ہنومان ان اسروں میں
اے بھائی تم تو دھنیہ ہوئے جو رامچندر کے داس تو ہو
ہر وقت ہر گھڑی ہر گھنٹہ سچدانند کے پاس تو ہو
کیا مجھ سے ادھم اناتھ کے بھی رگھوناتھ بنیں گے ناتھ کبھی؟
کیا مجھ سے موڑھ نشاچر کو سوامی رکھیں گے ساتھ کبھی؟
نر بھجن ہوں میں اپرنچ ہوں میں کیسے رگھوویر شرن دیں گے؟
میں کروں بھروسہ کون بھلا؟ کیا اپنا مجھے وہ کرلیں گے؟

دیکھ بھبیشن کی دشا بولے شری ہنومان
ہے بھگتا تم کس لیے ہوتے ہو حیران

رگھونندن بڑے دیالو ہیں — وے تمھیں اوشیہ نبھائیں گے
جب شرن تم ان کے جاؤ گے — وہ اپنا تمھیں بنائیں گے
ہیہ پریت سدا سے ہے ان کی — داسوں سے پریت وہ کرتے ہیں
جو شرن میں ان کے جاتا ہے — سب سنکٹ اسکے ہرتے ہیں"
یوں ہی دونوں کہتے سنتے — آنند میں گد گد ہوتے ہیں
دونوں بھگتوں کے کنٹھ بھرے — دونوں مل مل کر روتے ہیں

بھگت بھبیشن نے کہا ذرا دیر کے بعد
"سر آنکھوں لاؤں بجا جو کچھ ہو ارشاد

تم بیشک دل میں بیاکل ہو — سیتا جی کی سدھ پائے بنا
سیتا بھی ادھر تڑپتی ہیں — سوامی سندیش سنائے بنا
جس کام سے تم یہاں آئے ہو — اب جلد اسے انجام کرو
ہم پتہ بتائے دیتے ہیں — تم جا کر اپنا کام کرو
ہاں سنو جاؤ اس رستے سے — آگے چوراہا آوے گا
داہنے ہاتھ کو مڑ جانا — وہ رستہ سیدھا جاویگا
جس باغ میں ماتا رہتی ہیں — وہ باغ اشوک کہاتا ہے
دانو منشیہ کی کیا گنتی — پکشی جاتا گھبراتا ہے
ہم مددگار ہر وقت کے ہیں — اس لیے کبھی من میں نہ ڈرو
بس نام رام جی کا لیکر — تم کام کو اپنے سدھ کرو

گانا

شری جے ہو۔ جا بجرنگی نر سنگھے ہو جا
جنگ جیت جا لنک جیت جا کال جیت جا

کام جیت جا ! اتنے بڑھ کر دوارے اڑ کر
لڑ کر بھڑ کر جم کر جے کر جا جا جا
ہیں رکھوارے رام تمھارے متوالے اجیارے جا

بھگت بھبھیشن سے سُنا جب سارا احوال
رامچندر کا نام لے چلے انجنی لال

حوصلہ وہی ارمان وہی — اور خیال وہی سیتا کا تھا
آرزو وہی انداز وہی — اور روپ وہی چھوٹا سا تھا
آخر اشوک بن میں پہنچے — اتنے بیٹھ کر رستہ تھا
اک کٹی بنی تھی پتوں کی — آگے ایک بڑا چبوترہ تھا
ہر سو وہاں پیڑ اشوک کے تھے — اک سناٹے کا عالم تھا
ہر دم ہمدم ایک دم ہی تھا — باقی سب درہم برہم تھا
ات دیا ملیں بھیٹں بکانت — شری جگدمبا کا گھیرا تھا
بکرال کرال بشال بدن — نشچروں کا ایک پہرا تھا
گت ادا سیں تھیں ماتا کی — سب انگ کشٹ سے دبلے تھے
میلے میلے بڑے بڑے — سب بال جٹا سے بکھرے تھے
تھیں شانت سریرے لوگن کی طرح — پرتھوی ماتا کی شیا تھی
بس نگہبان تھا آسمان — اور ایک پون کی رکشا تھی

دیکھ جانکی کی دشا دکھی ہوئے ہنومنت
پتوں میں ایک برکش کے جا کر چھپے ترنت
اسی سمے کی ہے کتھا سنئے دھیان لگائے
کئی استریاں ساتھ لے راون پہنچا آئے

راون نے سیتا جی سے کہا

"سن سیتا سندر کمی چنچل چتر چیت چور
ایک بار آنکھ اٹھا کے دیکھ لے میری اور

منجدھار میں میری نوکا ہے — سو پار لگا دے اے سیتا!
جس راہ میں میری راحت ہے — وہ راہ بتا دے اے سیتا!
کر کرپا ورشٹ میرے اوپر — کنچت مسکا دے اے سیتا!
بس یہی آرزو ہے میری — دیدار دکھا دے اے سیتا!"
ہر طرح پیار جتنا کرتا تھا — ہر طرح پریت دکھلاتا تھا
پھر سام، دام اور دنڈ بھید — چاروں پر کار سمجھاتا تھا
دیکھا اسر کی ڈھٹھتا — لگی ہردے میں چوٹ
بولیں نیچی نظر سے کر تنکے کی اوٹ

"ہے مورکھ یاد رکھ یہ تیرے — پچھلے پاپوں کا سایہ ہے
جو سونے بن سے تو مجھ کو — اس جگہ چرا کر لایا ہے
گو ہزار جگنو روشن ہوں — لیکن نہ کملنی کھلتی ہے
سورج جب سے نکلتے ہیں — وہ انکھیں کو دیکھ کھلتی ہے
میری یہ آنکھ کملنی ہیں — سورج سمان سری رگھوور ہیں
تیری یہ مدماتی باتیں — ایک جگنو سے بھی کمتر ہیں
میری اور ان کی شان کو تو — نشچر! کچھ بھی پہچانتا ہے؟
ان تیکھے کرارے بانوں کی — کیا نہیں تو طاقت جانتا ہے؟
افسوس اگئیں جو سدھ ہوتی — تو ابھی تجھے بھسم کر دیتے
دم بھر میں شان و شوکت کو — مٹی میں تیرے ملا دیتے
گر آج نہیں تو کل ہی سہی — جلدی ہی وہ دن آتا ہے
ہے ابھمانی ہے ہٹ دھرمی — تو کرنی کا پھل پاتا ہے

کرودھ چڑھا دُش شیش کو سنکر یہ گفتار
آنکھیں اپنی لال کیں اور کھینچلی تلوار

"بس خبردار ہو اے سیتا! چلتی ہے زبان بہت تیری
کیا کان سے تو نے سنی نہیں طاقت میری جرأت میری؟
بس جلدی مان حکم میرا ورنہ تیرا سر کاٹوں گا
یہ گستاخی تیزی تیری دم بھر میں ابھی بھلادوں گا

شری متی سیتاجی کا بچن!

"چل رے پاپی بات کی کیوں کرتا ہے بکباد؟
دھنش یگیہ کی بات کو دل میں کرلے یاد

گر میری کرپا نہ تھا تو وہیں دھنش توڑا ہوتا
بل تھا تو بل بھومی ہی میں مجھ سے ناتا جوڑا ہوتا
تو یودھا نہیں چور ہے بس میں تجھ کو اب دھکارتی ہوں
تیرے سونے کی لنکا پر نفرت کی ٹھوکر مارتی ہوں
سچی ستونتی ناری کا ست آسمان پر رہتا ہے
ورت پتی برتا استری کا ہر وقت پران پہ رہتا ہے
تو مجھے اکیلی جان آج سینہ زوری دکھلاتا ہے
پنجرے میں پھنسی سنگھنی کو ننگی تلوار دکھاتا ہے
تلوار مجھے میرے ست کو ہرگز بھی کاٹ نہیں سکتی
میرا پوتر اور پاک لہو ناپاک یہ چاٹ نہیں سکتی
میں بڑی خوشی سے کہتی ہوں مجھ پہ تلوار چلا دے تو
احسان ترا ہوگا مجھ پہ جو دکھ سے مجھے چھٹا دے تو
یہ یاد رہے بیکس کا خون روئے گا تیرے دامن پر
یہی تلوار لال ہو کر آئے گی تیری گردن پر

حسرت کی نگاہ ہے تاروں میں — اور آسمان سب تکتا ہے
مجھ بے گناہ کا بیکس کا — یہ خون کہیں چھپ سکتا ہے؟
سنسنا رہی ہے ہوا جو یہ — سو میرے لیے شہادت ہے
دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے — وہ تیرے لیے قیامت ہے
تیرا ادھرم تیرا یہ ظلم — وہ سروبہائی گنتا ہے
ان پیڑوں میں ان پتوں میں — کوئی بیٹھا یہ سب سنتا ہے

گانا

کرپاندھو رام ہمارا دش بش دمک رہا ہے
پتتی پت راکھن ہارا۔ آنکھیں جھلک رہا ہے
دھرن بیج جل آنکرے برکش پھول پھل پات
ڈار ڈار میں پات پات میں۔ وہی رام درسات
سدا پرن پالن ہارا بن بن مہک رہا ہے
بیج میں جیسے برکش ہے۔ گگن میں جیسے نیر
میرے ہردے میں تیرے گھٹ گھٹ میں رماں ہے تیوں رگھوبیر
جو ہے جگ کا اجیارا۔ گھر گھر چمک رہا ہے
رگھنندن کے اگن بان سے پران ارے کیوں کھوئے؟
پت ورتا کی کرودھ انل میں بھسم ارے کیوں ہوئے؟
تیرے سر کال پکارا۔ نشدن لپک رہا ہے
دل آرام اس کو کہیں جس میں دل ہو رام
وہی رام آرام ہمارا۔ گاوے رادھے شیام
ہوا تو کیوں متوارا۔ ہٹ کر اٹک رہا ہے

یہ سنتے ہی بدن میں لگ گئی اسکے آگ
سائیں سائیں کرنے لگا جیسے کالا ناگ

پھر ہاتھ اٹھایا مارنے کو / خنجر ہاتھوں پر تول لیا
بس اُسی سمے مندودری نے / "اُچت اُچت" کہہ روک دیا
جب سمجھایا مندودری نے / تب اُس نے روکا غصّہ کو
نشچریوں کو یہ حکم دیا / ہر طرح ستاؤ سیتا کو
اک ماہ کی مہلت دیتا ہوں / گر پھر بھی نہیں اثر ہوگا
تو کرنی کا پھل پاوے گی / یہ خنجر اور یہ سر ہوگا"
بس اسی طرح کہتا کہتا / راون محلوں کو چلا گیا
نشچری ڈرانے لگیں اُنھیں / جس طرح دشانن سکھا گیا

ان سب میں ایک نشچری تھی لائق خوش کام
پریم سا ہے تھا اسے ترجٹا اس کا نام
تب راکششیوں کو بھی لیا بلائے شتاب
سب سے وہ کہنے لگی رات کا اپنا خواب

"بھنوری سنیو دھیان لگا / جو کچھ بھی ہے سپنا میرا
ماننا پڑے گا اب تم کو / آگیا میری کہنا میرا
میں نے سپنے میں دیکھا ہے / راون کے دُردن آئے ہیں
گردبھ پہ چڑھ کر دکشن میں / اس نے سب شیش کٹائے ہیں
نشچر سینا سنگھار ہوئی / بانر نے لنکا جلائی ہے
جا ملیں سیا رگھونندن سے / یہ بُری بھیشن پائی ہے
ہے پرات کال کا یہ سپنا / سندیہ نہیں سچا ہوگا
دو چار روز کے ہی اندر / ظاہر یہ سب قصّہ ہوگا
بس اسی لیے میں کہتی ہوں / لگ جاؤ سیا کی خدمت میں
ہم تم تو اچھی ہی رہیں / کچھ نہیں فائدہ فطرت میں"
اس ترجٹا کی باتیں سنکر / سب اپنے من میں ڈرنے لگیں
چرنوں میں گریں جگدمبا کے / اور سیوا اُن کی کرنے لگیں

تھوڑی دیر کے بعد جب گئیں نوا کر ہاتھ
ترجٹا سے بولیں سیا۔ جوڑ کے دونوں ہاتھ

"تو میری دھرم کی ماتا ہے   اچھا میری پوری کر دے
جھوٹے دنیا کے جھگڑوں سے   اب تو میری مکتی کر دے
لکڑیاں بن میں لاتی ہوں   تو بھی کچھ ذرا سہارا دے
میں چیتا بنائے لیتی ہوں   جا کہیں سے تو اگنی لا دے
تیری بھی پریت پوری ہوگی   اور ان کشٹوں سے چھوٹوں گی میں
اب نہیں سہا جاتا ہے برہ   بہتر ہے یہیں جلوں گی میں"

ترجٹا نے دیکھا جبھی سیتا کا سنتاپ
سمجھایا رگھوناتھ کا ان کو پرم پرتاپ

"متھلیش کشوری دھیرج دھرو   کیوں ایسی بے کل ہو کل ہے؟
اس سوریہ بنش کا رام سوریہ   اب ادے ہوا اُدیاچل سے
تھوڑے سے پرکشا کے دن ہیں   اس لیے ذرا دھیرج دھریئے
جو ورتا کے دھرم کہے   بس اس سب کا پالن کریے
رنجور ہوئیں اور ستم سہے   پتی جیون ستری پر سکھایا ہے
میں دھنیہ باد دیتی ہوں تمھیں   اب تک پتی دھرم نبھایا ہے
سیکھو اے استریو دنیا کی   ست دھرم پتی ورت سیتا سے
پتی دیوگ میں جیون رکھنا   رہنا اس طرح تپسیا سے
پتی کے ہت لاج تحمل سچ کر   جو ملیں آپتی سنکٹ سہنا
بے پتہ چھوٹا کر پھر پتی سے   یوں ناہر کے منہ میں رہنا
آخر اب چیتا بنائی ہے   انگلی کسی کو اٹھانے دی
شاباش مرحبا دھنیہ باد لکھا   اور شرم نہ جانے دی"
سیتا کا جیون رکھنے کو   ترجٹا تیار ہوئی جلدی
"اب رات میں اگنی ملے کہاں"   یہ کہہ کے وہاں سے وہ چل دی

جب چلی گئی وہ ترجٹا بھی — تب سیتا نے سنتاپ کیا
سوامی گئے پریم میں گدگد ہو — رو کر اس طرح بلاپ کیا

گانا

"جب تلک پران پیارا نہ ہوگا
بحرِ غم سے کنارہ نہ ہوگا
تقدیر میں اب یہی مصیبت کی گھڑی ہے
بدھنا کی بھی اس وقت نظر مجھ پہ کڑی ہے
وہ دیکھو میری جان مرے پیچھے پڑی ہے
اور موت مجھے لینے کو تیار کھڑی ہے
اب پران تیاگ دوں یہی بس جی میں اڑی ہے
برھا اب تو گوارہ نہ ہوگا
بس سربلند اے پہاڑ پیچھے کو ہٹ جا
پانی کے سمندر ابھی تو خاک سے پٹ جا
اے بانیٔ نیرنگ فلک جلد الٹ جا
پتھر تلی او زمین ذرا تو ہی تو پھٹ جا
او ستیتا او دھیرتا تو سامنے ڈٹ جا
ناتھ کا اب نظارہ نہ ہوگا
رگھ بنشیوں کے خون ذرا تو ہی اُبل جا
اے سرو چاند آج تو آتش سے بدل جا
اے رہنما ہوا تو ہی اوپر کو اُچھل جا
اے حسرتِ دل آج ذرا تو ہی سنبھل جا
او روح او جیو آتما بس جا تو نکل جا
روتے روتے گزارہ نہ ہوگا"

گانا

ہائے میرے پران جیون اب جیا جاتا نہیں
ناتھ کے درشن بنا دل سے رہا جاتا نہیں
ہائے او قسمت مری مجھ سے قضا بھی ہے خفا
آگ تو دل میں لگی لیکن جلا جاتا نہیں

ہائے میرے طائر دل او مری آزردہ روح
ناتھ کے چرنوں کے ڈھنگ جا اب رکا جاتا نہیں
آتشی اے اختر و ٹوٹو تمھیں آگی تو دو
چھپا بلبل کا اب مجھ سے سنا جاتا نہیں
اے مرے ہمرازِ ہر دم اے نگہباں اے اشوک
برگِ سرخ آتشیں تجھ سے دیا جاتا نہیں
کر اشوک ابھی مجھے گر تیرا نام اشوک ہے
جلد اک پتا گرا دے کچھ گھٹا جاتا نہیں

تھے اشوک کے برکش پہ چھپے انجنی لال
دیکھ جانکی کی دشا دی انگوٹھی ڈال

گرتے ہی انگوٹھی کے سوچا
ٹوٹا یہ کوئی ستارہ ہے
سیتا جی دوڑیں اٹھانے تو
سمجھیں اشوک انگارہ ہے
وہ مندری من کی موہن تھی
پر جولت رتن تھا لگا ہوا
کوشل کشور رگھو نندن کا
بس نام تھا اس میں کھدا ہوا
جب سے انگوٹھی پہچانی
پہلے تو خوش اکبار ہوئیں
پھر خیال بندھ گئے کچھ ایسے
انگنتی بجلی پار ہوئیں

"مندری تو بیشک انھیں کی ہے" یہ جان لگالی آنکھوں سے
چھاتی سے لگا کر پیار کیا پھر چوما اس کو ہونٹوں سے
پھر سوچا "یہ کیسے آئی" بیشک اس میں اندیشہ ہے
بن سکے نہ جادو سے ایسی یہ خیال سراسر جھوٹا ہے
معلوم یہی ہوتا ہے اب ان کے پرانوں کا خطرہ ہے
یہ وہ بڑے بہادر ہیں ایسا بھی نہیں ہو سکتا ہے"
بندھ گئے خیال جب ایسے ہی تب روح یکایک گھبرائی
اتنے میں اشوک کے اوپر سے یہ درد بھری آواز آئی

گانا

"جے ہو شری رام رام رام سیا بر رام رام رام
اودھ ناتھ ۔ جگت ناتھ ۔ سیتا ناتھ ۔ دینا ناتھ
رام رام رام اودھ پتی۔ رام رام رام
ماں! کیسی گھبراہٹ ہے من میں دھارو ذرا دھیر۔
اب دل بل ساجے آتے ہیں لنکا میں شری رگھوبیر
سگریو سے مل کے کشکندھا میں کی ایسی تدبیر
میں سدھ لینے کو آیا ہوں ماں سنو تمہارے تیر
سیا بر رام رام رام جے ہو شری رام رام رام"

دھیان لگا کر جب سُنی یہ پیاری آواز
بولیں "ایسا کون ہے جانتا ہے جو راز؟
جو برکش کے اوپر بیٹھا ہے جو چھپ کے باتیں کرتا ہے
جس کی شروتا مرت بانی سے یہ امرت چرت برستا ہے

جو جان رہا سب بھیدوں کو　　اور بیچ پریت کا بوتا ہے
وہ کون ہے اور کہاں کا ہے　　کیوں نہیں وہ پرکٹ ہوتا ہے؟"

آگیا پاکر مات کی۔ پرکٹے پون کمار۔
ڈریں دیکھ کر جانکی روپ بانر کار۔

بجرنگ بلی نے جب دیکھا　　ماتا تو مجھ سے ڈرتی ہیں
پیچھے کو ہٹتی جاتی ہیں　　کچھ بات چیت نہیں کرتی ہیں
تب کہا انھوں نے ہے ماتا　　اپنے دین وایماں کی قسم
کرنا ندھان کا دوت ہوں میں　　ہے مجھ کو اپنی جاں کی قسم
میں رام دوت ہوں ہے ماتا　　اور ہنومان ہے نام میرا
سدھ آپ کی لینے آیا ہوں　　کرئیے سویکار پرنام میرا"

ہنومان کے بچن سن ماتا سبھی سندیہہ
دوت جان رگھوراج کا ہوا ہردے میں نیہہ

شریمتی سیتا جی بولیں۔

"ہے ہنومان! جلدی سے کہو　　پرانوں کے ناتھ اچھے تو ہیں:
لچھمن جی کی کیا حالت ہے　　بھائی کے ساتھ نیکے تو ہیں؟
کس طرح انگوٹھی آئی یہاں　　یہ بھید مجھے سمجھاؤ تو
نر بانر کا کیوں ساتھ ہوا　　یہ بات مجھے بتلاؤ تو
پھر یہ بتلاؤ ہنومان!　　رہتے ہیں شاد بھی کبھی کبھی؟
مجھ دکھیا کو وہ دکھ بھنجن　　کرتے ہیں یاد بھی کبھی کبھی؟

یہ سنا بجرنگ نے چرنوں سیس نوائے
پہنچ ہی سے آج تک دی سب کتھا سنائے

"پیارے کی پیاری مندری   یہ لایا ہوں بطور نشانی کے
ہاں اچھے ہیں دونوں بھائی   جیون وہاں رہیں بن پانی کے
ماں اب نہ جانیے یہ دل میں   وہ دکھ ہی دکھ میں رہتے ہیں
تم جتنے دکھ یہاں سہتی ہو   وہ دونے دکھ وہاں سہتے ہیں
لنکا پہ ڈنکا باجے گا   اب سے وہ آنے والا ہے
بشواش پریم دل میں دھرئے   پھر رام بچانے والا ہے
سورج کے ہوتے تاب ہے کیا   جو ذرا اندھیرا رہ جاوے
جب ابلا آوے گنگا میں   تب بھلا برا سب بہہ جاوے
یہ نشیچر جو بھرے ہیں یہاں   متوالے دیوانوں کی طرح
تیروں کی شمع جب روشن ہو   سب جلیں گے پروانوں کی طرح
ماں حکم نہیں ہے سوامی کا   ورنہ میں ہی دکھلا جاتا
لنکا کو آج ہی چوپٹ کر   میں تم کو ابھی لیوا جاتا
یہ کروں میں کیا مجبوری ہے   لیکن تم کچھ مت فکر کرو
اب تھوڑے ہی دن باقی ہیں   ماں صبر کرو۔ ماں صبر کرو"

سنے بچن بجرنگ کے ہوا ہردے میں چین
تھوڑی دیر میں سوچ کر بولیں ایسے بین

"ہیں بڑے بڑے بھاری راکشش   بلوان بھینکر متوالے
تم مجھے دکھائی دیتے ہو   چھوٹے سے اور بھولے بھالے
تم ان سے کیسے جیتو گے؟   سندیہ مجھے یہ بھاری ہے
بھگوان ہی پار لگائے گا   یہ دھرم کی ناؤ تمھاری ہے"

دیکھا ہنومت نے جبھی گھبراتی ہیں ماے
یوگ بل اپنا یاد کر قد کو لیا بڑھائے

اک گرج ہوا میں گونج اٹھی، یوجن بھر کے بل بیر ہوئے
سنگرام بھینکر بکٹا نن بھو درا کار رند ھیر ہوئے
بھر آئے گئی بل کی تیا ک بھرائی بجا مارت ڈنکا
گھبرائے گئی راون کی سین تھرائے گئی ساری لنکا

دیکھ روپ بجرنگ کا بدھی ہر دے میں آس
اتی پرسن سیتا ہوئیں ہوا پورن بشواس
بجرنگی نے جب لکھا بدھی مات کو دھیر
"جے" کہہ کے رگھوراج کی لگھو کر لیا شریر

"ہے ماتا میں کس یوگیہ بھلا یہ پربھو کی سب پربھوتائی ہے
ہم بندروں میں بل بدھ نہیں لیکن وہ رام سہائی ہے
اس بات کو سوچو تو مانا! ماروں کو مودہ کھا جاتا ہے
ہے بانس برابر جو ہاتھی چیونٹی سے وہ گھبراتا ہے
اس میں میری کیا طاقت ہے اور کہاں کسی کی یکتی ہے
یہ سب پرتاپ سوامی کا ہے اور ایک آپ کی شکتی ہے

کیا مجھ میں کیا اس میں اس میں سنسار میں ماتا تمھیں تو ہو
طاقت کی بل کی بدھی کی ہر چیز کی داتا تمھیں تو ہو
نشیچر پر تم نے نظر نہ کی اسلیے کہاں شکتی اس میں!
وہ تو مردے سے بدتر ہے ہے کہاں بل اور بدھی اس میں

ہے شکتی روپی جگدمبا ہم تیرا آسرا تکتے ہیں
یدھ کو پا در شٹ ہے تیری ماں تو کال سے بھی لڑ سکتے ہیں"
یہ کہہ کر سنگھ کھڑے ہوئے مستک چرنوں میں جھکا دیا
اپنے بلوانی بالک کو ماں نے ہاتھوں میں اٹھا لیا

شری سیتا جی نے کہا

بل بدھ گن ندھ تو ہووے گا جا میں نے تجھ کو شکتی دی
بدھی بھی دی مکتی بھی دی یکتی بھی دی بھگتی بھی دی
آشیرباد میں دیتی ہوں ہو جاؤ اجر امر بیٹا
رگھوناتھ سہایک رہیں سدا تم سدا ہو انوچر بیٹا
جس جگہ رام اسمارک ہو وہاں رام دلارا بھی ہوگا
جس جگہ رام چرچا ہوگی وہاں ذکر تمہارا بھی ہوگا



نقلی کتابوں سے بچیے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں ۸ر میں بک سیلر کو دی جاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱۰ر یا ۱۲ر یا ۱۳ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وششٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجیے۔

نیا ناٹک :۔ رادھے شیام کتھا واچک

مالک :۔ شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

لنکا دہن

شری رام کتھیا سہ ا

(سندر کانڈ)



لیکھک
نیپال گورمنٹ سے کتھاواچسپتی کی پدوی پرایت
کیرتن۔ کلانِدھی۔ کاویہ۔ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھاوشارد کوی رتن

پرکاشک
شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اوم

شری رام کتھا سنکھصیا نمبر ا

(سُندر کانڈ)

رنگا دیس

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچس پتی کی پدوی پراپت ،۔

کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ سری کتھا وشارد کویرتن۔

پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

پرکاشک

سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

دسویں مرتبہ ... اجلد سنہ ۱۹۶۲ء قیمت ۳۲ نئے پیسے

بہ اہتمام پنڈت رام نرائن پاٹھک پرنٹر

شری رادھے شیام پریس بریلی میں چھپی

اوم

پرارتھنا

ناتھ ابتو نبھائے بنے گی؛ بگڑی میری بنائے بنے گی
چنتا کے سبب جو جلے مرجھائے کمل سے
وہ شوک سے گھبرائے کہ کل سے نہیں کل سے
یہ آگئی ہے گرہ وشاکس کرم کے پھل سے
گر دیو اُبار و مجھے اب دھرم کے بل سے
دُکھ میرا ہٹائے بنیگی

دھونتری بن اوشدی جلدی سے کھلاؤ
بنکر سکھیں شیگھر سنجیون ہی پلاؤ
یا جو بھی ٹھیک ہو اُسے تم کام میں لاؤ
اُٹھ کر تیرے گن گانے کا مُردے کو جلاؤ
اب نہ زیادہ رُلائے بنیگی

داسوں کو بڑا کشٹ یہ اندھیر نہیں ہے؟
کیا کاٹنے کو آپ پہ شمشیر نہیں ہے؟
خورشید فلک پر چھپا ابس بیر نہیں ہے؟
پرتھوی پہ پرلیہ ہوتی ہے اب دیر نہیں ہے!
اب تمہیں کو سنائے بنیگی

آفت اسی پہ زیادہ ہو جو صاف جگر ہو؟
انصاف کرو نیائے کے پابند اگر ہو
یہ سر ہو میرا سجدہ کو اور آپ کا در ہو!
بنتی یہ "راد ھے شیام" کی منظور نظر ہو!
اب نہ دیری لگائے بنیگی



سیتا جی نے جب دیا۔ سچا آشیرباد
پوردت سری بجرنگ نے۔ پایا پریم پرساد
شری مکھ کی شبھ اشیش سنکر۔ انجنی لال آنند ہوئے
پہلے جیسے تھے کرپا پاتر   اب اس سے چوچند ہوئے
پھر پریم میں ایسے ڈوب گئے   کچھ کہا نہیں خاموش ہوئے
پاکر شکتی جھومنے لگے   پاکر بھگتی مدہوش ہوئے
شیش نائے بولے وچن تھوڑی دیر کے بعد
"جنم سپھل میرا ہوا۔ پایا آشیرباد
ہے ماتا۔ اب یہ بنتی ہے۔   مجھ کو کچھ بھوک ستاتی ہے
یہ پیڑ پھلوں سے لدے دیکھ   طبیعت میری للچاتی ہے
جو رکھوالی مالی ہیں یاں   سو ان کا مجھ کو بھے نہیں
جب کرپا درشٹی ماتا کی ہے   پھر کوئی بھی سنشے ہے نہیں"
دیکھ بدھ اور ویرتا۔ بولیں سیتا "جاؤ
شری رگھوپت کا نام لے۔ میٹھے پھل کھاؤ"

گانا
کپ جاؤ پھل کھاؤ
نر بھے ہو لوٹ یہیں آؤ
تیرا سب کام سپھل ہو۔ میرا ور دان سپھل ہو
لے جو پھل وہ سپھل ہو۔ ہاں ہر سے من لگاؤ
ہے دعا میری تیرا بال بھی نہ بانکا ہو
یہ بھی اچھا ہے کہ مہان کی کچھ سیوا ہو
جاؤ پھل کھاؤ۔ تیری جے ہو سپھل نشا ہو
سنگ ہو موم تجھے۔ شش تجھے ذرد ہو
آگ پانی ہو تجھے۔ کال تیرا کورہ ہو
بے "رادھے شیام" پاؤ

آ گیا پارکرات کی۔ چرن نوا کر ماتھ
رامچندر کا نام لے۔ ترت چلے کپ ناتھ
جس ڈالی پر ڈالی نگاہ۔ وہ ڈالی پھر ڈالی نہ رہی
پھل پھول توڑ سب پھینک دیئے۔ سبزی، زردی، لالی نہ رہی
خوش ہو ہو کر کلکار مار۔ ورکشوں کو جڑ سے ہلانے لگے
جلدی جلدی سے چھانٹ چھانٹ۔ میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے
پھل کھا کر پیڑ اکھاڑتے تھے۔ پھر سندھ میں انہیں بہاتے تھے
جو رکھوالی مالی تھے وہاں۔ سو مار کے انہیں بھگاتے تھے
پہرے والے باغبان۔ جبکہ ہوئے لاچار
راون کے دربار میں۔ جا کر کری پکار
سوامی ایک بانر آیا ہے۔ وہ باغ اشوک اجاڑ رہا
پھل کھانے کی کچھ بات نہیں، پر وہ تو پیڑ اکھاڑ رہا
بانر ہے نہیں۔ بلا ہے وہ۔ یا پرلے کا وہ ہلکارا ہے
باغیچے کو بربا را ہے، اور ہم سب کو۔ بس مارا ہے"

رکھوالوں کی ٹیرسن۔ حکم دیا دشمکھ
جاؤ بھگا دو کیش کو" اگنت بھٹ کئے ساتھ
نشچر آتے ہیں بہت۔ دیکھا جب ہنومان
برکش ہلا کر زور سے گرجے میگھ سمان
سنتے ہی شبد نشچر لرزے۔ پردے کانوں کے پھٹنے لگے
بجرنگ نے رنگ وہ دکھلائے۔ بد رنگ ہوئے منہ پھرنے لگے
کچھ بھینچ دیئے کچھ کھوند دیئے کچھ پیڑ گرا کے بھگائے دیئے
کچھ پکڑ سمندر میں پھینک دیئے کچھ پونچھ میں باندھ ہٹائے دیئے
بجرنگی نے رن رنگی نے چھن میں سینا برباد کری
کچھ بچے کھچے ادھموں نے پھر راون پہ جا فریاد کری
راون کرودھت ہو اٹھن ٹیر دوسری بار
اسی سے سینا سہت بھیجا اکش کمار
ادھر بلی بجرنگ نے اڑتی دیکھی دھور
سمجھا من میں بس تبھی اب کی ہے اک شور
پھر اٹہاس کر کے گرجے۔ تھی طرز بنی انداز نیا
یک برکش اکھاڑا اور مارا۔ بیچارے کا منہ لیٹ گیا
جھٹ پیڑ سے چھن کود پڑے۔ اور گردن پکڑ دیا جھٹکا
ایک لات لگائی چھاتی پر۔ پھٹ گیا کلیجہ اکشے کا
بجرنگ شیر کی مورت دیکھ۔ بکری کی طرح ممیانے لگا
جیو آتما دیہہ سے اکشے کی۔ بس جلدی جلدی جانے لگا
تب جھکے سین پر پون تنئے۔ مانو شونت کے پیاسے ہیں
رپو لگے بلانے یوں گویا۔ پانی کی پوچھ بتاشے ہیں
چٹکی میں چٹ پٹ شترو ہوئے۔ چھن بھر کو پرلے دکھائی دی
کچھ جان چرا کے بھاگ چلے۔ جا کے پھر وہاں دہائی دی

گانا

تیری شاہی میں تباہی ہے دُہائی ہے دُہائی
باغ واڑی کھیتی کیاری۔ بانرے نے لُوٹ کھائی
توڑ کے۔ مروڑ کے۔ جھکوڑ کے۔ نچوڑ کے
برباد باغ کر دیا۔ فریاد ہے فریاد
اکشے کنور کا چھے ہوا۔ بیداد ہے بیداد
راج ڈنڈ ہو پرچنڈ۔ انیتھا نہیں بھلائی

راون نے فریاد جب۔ سُنی تیسری بار
اکش کنور کی مرتیو سُن۔ بولا ذرا وچار
"اندرجیت بیٹا اُٹھو۔ ابھی اسی چھن جاؤ
بکٹ بانرا ہے کوئی۔ پکڑ یہاں پر لاؤ
دیکھوں گا میں کون ہے۔ ایسا بانی دار
جس نے میرے اکش کو۔ رن میں دیا سنہار"
دیکھ اندرجت کو اُدھر بیٹے پون کے پُوت
تاڑ لیا اب کی دفعہ۔ آتا ہے یم دُوت
پھر گرج ترج زور اکھاڑ۔ یکبار وار بھرپور کیا
رتھوان سہت گھوڑے مارے۔ رتھ توڑ کے چکنا چور کیا
تھے ساتھ انگ رکشک جتنے۔ بجرنگ بلی نے سب مارے
پھر اندرجیت کے پاس جا کے۔ جے رگھو بندر کہہ کلکارے
مشتک پر مار کر چھاتی پہ۔ چڑھ گئے برکش پہ کپ رائی
اُس اندرجیت سے یودھا کو۔ مکا کھا کے مُورچھا آئی
جب جگا تو جگتے ہی اُس نے ہر طرح سے اپنی مایا کی
بجرنگ بلی سے بس نہ چلا۔ سب دھول میں مل گئی چالاکی

چڑھے ہوئے تھے برکش پہ ۔ پون پوت کپ راے
اندرجیت تھا بھیم یہ ۔ بولا یوں جھنجلائے
"ڈالی ڈالی دوڑ کر ۔ کیوں دکھلاتا چال؟
بندی کرتا ہوں ابھی ۔ اپنے لئے سنبھال

میں اندرجیت کہلاتا ہوں ۔ اور میگھناد ہے نام میرا
شترؤں پہ رن میں جے پانا ۔ یہ رہا سدا سے کام میرا
پر آج خیر ہے یہ تجھ کو ۔ یم لوک نہیں پہنچاؤں گا
سنمکھ شریکان پتاجی کے ۔ بندی کرکے لے جاؤں گا"

ہنومت بولے "کس لئے ۔ کرتا کوری بات
کہنے سے کیا لابھ ہے ۔ دکھا کچھ کرامات

پر تجھ سے کچھ ہو سکے نہیں ۔ تو باپ کو اپنے بلوا لے
کیوں کھڑا ہوا منھ تکتا ہے؟ کچھ اور بھی بھالے چمکا لے
تیرا میرا سنگرام ہی کیا؟ میں تجھ کو کھیل کھلاتا ہوں
تو میگھناد کہلاتا ہے ۔ میں رام داس کہلاتا ہوں
تو اندرجیت چھلوا لا ہے ۔ میں کام جیت بلوالا ہوں
تو دیپک لے کر چلتا ہے ۔ میں راماشرے اجیالا ہوں"

بگڑ اٹھا یہ بات سن ۔ وہ دش شیش کمار
برہم استر لے کر کہا " روک یہ میرا وار

مجھ کو تو تجھے باندھنا ہے ۔ سو ابھی باندھ لے جاؤں گا
دس بیس نہیں میں سو پچاس ۔ کرتب اپنے دکھلاؤں گا
تو یودھا ہے سندیہہ نہیں ۔ شورتا تیری میں مانتا ہوں
لے برہم پھانس اب پھینکتا ہوں ۔ اور اس میں تجھے باندھتا ہوں"

کہا انجنی لال نے "اب نہ رہا سنگرام
بندھن ہے یہ دھرم کا ۔ بل کا اب کیا کام؟

یہ برہم استر یہ برہم پھانس۔ یہ برہم بان ہے برہما کا
میں اسے کاٹ سکتا ہوں پر۔ اس میں اپمان ہے برہما کا
جن رامچندر پرشوتم کو گیانی۔ جن نش دن رٹتے ہیں
جن کا کہ 'نام' لینے ہی سے۔ سنسار کے بندھن کٹتے ہیں
پھر یہ بندھن کیا ہے؟ لیکن۔ کچھ ادب دھرم کا ہے اس میں
ات ایو سوامی کے کاریہ۔ ہیت۔ یہ سیوک بندھتا ہے اس میں"
یہ کہہ کر بندی ہوئے سویم۔ برکشوں کے ڈالے چھوڑ دیے
بندھتے بندھتے بھی نا پر تے۔ بیسوں کے کلیجے توڑ دیے

گانا

بجرنگی جنگی۔ دل میں دہاڑے ہے اکیلا
نئے سنگ سے نئے رنگ سے نئے ڈھنگ سے
نشچر ساروں کے دل دہلا دے ایسی جنگ سے
بلی بل میں بڑا متوالا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
گنی گن میں بڑا گن والا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
کرے کرے گرجن۔ مارت نندن
جنگی زمانے والا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
لیشی یش کو بڑھانے والا چلے جھوم جھوم جھوم
رگھو رج "رادھے شیام" سناشے نت نئے ڈھنگ سے

راون کے دربار میں۔ پہنچے جبھی کپیش
دیکھ انہیں کرودھت ہوا اور بولا دش شیش
"تو کون۔ کہاں کا ہے بندرے! کچھ اپنا پتا دے تو؟
کیوں باغ اجاڑا ہے میرا؟ کیا کارن تھا بتلا دے تو؟
تو نے لنکا کے راجہ کا۔ کیا نام کان سے سنا نہیں؟
اس قدر ڈھیٹ اور نڈر ہوا۔ میرے پرتاپ سے ڈرا نہیں؟

مارا ہے اکش کنور میرا۔ بتلا تیرا کیا حال کروں؟
تو ہی نیائی بنکر کہدے۔ کس طرح تجھے پامال کروں؟
برہم استر سے مکت ہو۔ بولے شری ہنومان
" راجن میری بات کو۔ سنو لگا کر کان!

ستچدانند سورود اشند۔ بل بدھ سندھو نردوندہیں جو
رگھونندان رگھوور راگھویندر شری رامچندر سکھ کندہیں جو
جو اُتپت استھت پرلے روپ۔ پالک پوشک سنہارک ہیں
بھرکٹی میں جن کے وہ ہری ہر سندار کار یہ پرچالک ہیں
جو دشرتھ۔ اجر۔ بہاری ہیں۔ کہلاتے ہیں رگھو کل بھوشن
پہچی تھیں جن پہ شورپ نکھا۔ اور وہ جنھوں نے کھردوشن
پھر اور یاد کرو جن کی۔ ناری کو ہر کے لائے ہو!
میں انہیں رام کا سیوک ہوں تم جن سے بیر بڑھائے ہو
میں اس لنکا میں آیا تھا۔ ماتا کا پتہ لگانے کو
اتنے میں بھوک لگی مجھ کو۔ جی للچایا پھل کھانے کو
مہمان کی تم نے خبر نہ لی۔ کیا خوب تمہاری خصلت ہے
پھل کھا کے پیڑ توڑتا ہے۔ بانر کی تو یہ عادت ہے
سوامی بھوجن پا لیتا ہے۔ تب داس پرسادی پاتے ہیں
اس کارن بھوجن سے پہلے۔ بھگوان کو بھوگ لگاتے ہیں
ہیں نے شری رامارپن کرکے۔ اُن ورکشوں کے پھل کھائے ہیں
ادھکار نہ تمہیں پرسادی کا۔ اس کارن توڑ بہائے ہیں
شہریان ذرا تو کریں دھیان۔ سبکو اپنا تن پیارا ہے
نشچروں نے جب مجھ کو مارا۔ تو میں نے ان کو مارا ہے
اب میری کچھ پرارتھنا۔ سُنئے دھیان لگائے
بنا کہے بنتی نہیں۔ سے وہ پہونچا آئے

شری سیتا ماں کو دُکھ دیکر۔ تم بھاری بھول کر رہے ہو
سنسار میں اپیش کو لیکے۔ بن آئی موت مر رہے ہو
سب پیچھے سے پچھتاتے ہیں۔ جو ہیں دشیش غصے والے
سنکٹ پڑے کا ہے پردیش جیتن ہوائے لنکا والے
ات اُچت ہے بیر چھوڑ۔ پہنچاؤ وہاں سیا ماں کو
شری رگھنندن کی چھایا میں۔ پھیلاؤ اپنی پربھتا کو"
راون بولا " مون رہو۔ ادھک نہ کر بکواد
چور ہے سینہ زور ہے اور بنا استاد
ہے دھاک دھرن سے گگن تلک۔ یہ اُدے است مجھی میں ہے
آگیا کاری ہیں سوریہ چندر۔ دیکھو سمست مجھ ہی میں ہے
ٹک میری تیوری چڑھنے سے۔ یہ کبھون چودھوں ڈرتے ہیں
گرہ، کال۔ سُریش۔ کوبیر۔ ورُن میرے گھر پانی بھرتے ہیں
سو بڑی ہنسی آتی مجھ کو۔ یہ اوٹ پٹانگ تیری سنکر
اُس ادھم تپسوی بچے کو۔ کس طرح بکھانے چن چن کر
او بانر تو کس دھیان میں ہے۔ مالک کو اپنے سمجھا لے؟
اس بانر والے تپسی سے۔ کیا ڈر جائیں لنکا والے!"
دیہ انجنی لال کے۔ رکت ہو گئے نین
بھاؤ دبا کے کرودھ کا۔ بولے ایسے بین
"تو رے جو اُن کو ادھم کہا۔ سو شان نہیں کچھ گھٹتی ہے
کتنی ہی پھینکے خاک کوئی۔ سورج پر نہیں پہنچتی ہے
آ گئے مرتیو کے دن سمیپ۔ تو اسی لئے سٹھیا گیا
کہنا میرا بیکار رہے سب۔ تو تو سچ مچ بورائے گیا
میرا جو بکتا ہے۔ سو کچھ بھی کام نہ آئے گا
تو مٹھی موند سے آیا ہے۔ اور ہاتھ پسارے جائے گا

شری رامچندر کو دھیائے گا۔ تو دیو بدھو تی نرکھیں رنگ
اور اہنکار میں بھرا رہا۔ تو لاش پہ مکھی بھنکیں گی
گانا

ارے وشکندھر۔ تج۔ ابھمان
بھائی بندھ اور کنبہ قبیلہ۔ متر۔ تریا سنتان
فوج خزانے مال اٹاری۔ گھوڑے گج رتھ یان
ایک وناسب ہی چھٹ جائیں تو ہے اور مسان
اور وستوؤں کی کیا گنتی۔ ڈورکا ہے سامان
ساتھ نہ جاوے یہ شریر بھی جس پر بڑا گمان
کہاں یان ندرا پایا ہیں۔ بھول رہا نادان
اب تو بخ کر تو یہ سمجھ لے۔ جو چاہے کلیان
چنیہ پاپ تیرے سنگ جاویں کر تو اتنا گیان
"رادھے شیام" نام رہ جاوے جبتک رہے جہان

راون سے مہاراج کو۔ کہاں اس قدر تاب
کرودھ یکت ہو کر وہیں۔ دیا جواب شتاب
"اے میرے پو۔ دھاؤ دیکھو۔ بانر پورا بگوادھ ہی ہے
دیکھنے میں سیدھا سادہ ہے۔ واستویں پورن فسادی ہے
سچ مچ گھمنڈ میں پھولا ہے۔ ان دونوں تپسی بچوں سے
سر اس کا تن سے الگ کرو۔ سامنے ہماری آنکھوں کے
کھنچ گئیں بیسیوں تلواریں۔ چاہا ہنومت پر وار کریں
بھالوں پر انہیں اُٹھا لیویں۔ اوپر تیروں کی مار کریں
تبھی اچانک آ گئے وہاں بھبھشن رائے
بولے "کٹھور ہو رہا۔ یہ کیسا انیائے؟
شری مہاراج کچھ سوچو تو۔ سب جگہ دوت کی معافی ہے
تم نیائے وان کہلاتے ہو۔ یہ کتنی بے انصافی ہے

یہ راج سبھا نے ہے بھائی۔ انیائے نہ یہاں کیجئے گا
ید دنڈ ہی دینا ہے اس کو۔ تو کوئی اور دے دیجئے گا"
تب تو سب کہنے لگے "ٹھیک بجا ہے رائے"
تب دشکندھر نے کہا" ہو پھر انیہ اُپائے"
ہے پوچھ پوچھ سے بانر نے۔ کیوں باغ اُجاڑا سارا ہے
اس لئے پوچھ کرو اسے۔ بس یہ فرمان ہمارا ہے
گھی تیل سے بھیگے ہوئے دستر۔ بندھوا دو پوچھ میں بانر کی
پھر آگ ذراسی تھوڑی سی۔ لگوا دو پونچھ میں بانر کی
جب جلی پونچھ سے جائے گا۔ تو سوامی کو اُکسائے گا
لڑنے کے لئے تیس یوجن وات شگھر تیار کرائے گا"
سُنکرائے آگیا۔ ہنسے بلی ہنومان
آگا پیچھا سوچتا نہیں ہے یہ نادان
ہے سرسوتی شاردا ماتا۔ تو آج سہائے ہوتی بیشک
اب ناچ نچا کے میں اس کو۔ سب اس کی کھو دوں کا اک یک
راج آگیا وش آگیا کاری۔ یہ ساری رچنا رچتے تھے
گھر گھر سے تیل دستر آکے۔ بانر کی پوچھ پہ بندھتے تھے
لنکا میں خاصہ کوتک تھا۔ بوڑھے بچے سب ہنستے تھے
اس اور پون سُت ہنومان۔ کچھ اپنی لیلا کرتے تھے
وے دستر لگانے جاتے تھے۔ یہ پوچھ بڑھاتے جاتے تھے
کل شہر کے کپڑے لگا دئے۔ پر چھور نہ اس کا پاتے تھے
لنکا میں ہاہاکار ہوا۔ کالا پیلا روغن نہ رہا
دستر دل کا ہوا دوالہ وہ۔ مُردوں کیلئے کفن نہ رہا
بچے بوڑھے اور ترن۔ ہوئے اکٹھے آئے
کھلواڑیں کرنے لگے۔ ڈھول بجائے بجائے

اندھوں کو بھی کیا خبر۔ سکھ میں دکھ کی لاگ
سارا نگر گھمائے کے پونچھ میں دی آگ

بوڑھے بزرگ جو کہتے ہیں۔ آئی وہ مثل یہاں پر ہے
"کھانسی سب روگوں کی جڑ ہے" اور "ہنسی لڑائی کا گھر ہے"
شری رامچندر کی پربھوتا کو۔ اندھے رجنیچر کیا جانیں؟
بجرنگ بلی کی لیلا کو۔ متوالے نشچر کیا جانیں؟
رجنی کے جاتے ہی ترنت۔ جیوں ارن ورن مارتنڈ اُٹھے
تیوں آگ پونچھ میں لگتے ہی۔ ہنومت ہو پرم پرچنڈ اٹھے
اُٹھا س کر دُرگ پہ۔ پہنچے پون کمار
پرتھوی اور آکاش میں چھایا شبد اپار

لنکا میں بجلی سی چمکی۔ پھر گھن ساگھن گھن گھور ہوا
آکار بڑھا جب آندھی سا۔ تو ہاہا چاروں اور ہوا
کٹ کٹھ کسک چھن م ارگ پھسک۔ دگپال کھسک کر نتی ہوئی
ہے گگن کپت گر دھرن جھنست۔ ات پربل پرلیہ جھم بھرتی ہوئی
چل پڑیں ہوائیں انچاس۔ تر ولوٹ لوٹ کر گرتے تھے
آکاس دھرا تل ایک ہوا۔ انجنی لال یوں بڑھتے تھے
اس بھیشن آکار میں رہے کچھ سمے ویر
ویر گھ کیا پھر پونچھ کو۔ لگھ کر لیا شریر

بڑھ کر آن کنک کنگوروں پہ۔ کلشوں کو ڈھانے لگے بلی
پھر ایک جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور پونچھ گھمانے لگے بلی
سب ہرے ورھی اسروں کو کرنی کا پھل دکھلاتے تھے
کوتک تھا چاروں اور گھوم۔ جلتوں کو اور جلاتے تھے
سائیں سائیں بڑھنے لگا۔ پاوک کا دستار
دھائیں دھائیں جلنے لگا۔ اسروں کا گھر دوار

بھولوں میں دھک دھک آگ لگی ۔ نرناری دیاکل پھرتے تھے
چیتی پر چنڈ چیڈی ایسی ۔ گرہ کھنڈ کھنڈ ہو گرتے تھے
جب اوپر کو لپٹیں اٹھیں ۔ چلتا رتھ رکا وِداکر کا
سارا تہ کوٹ گر بجھبک اٹھا ۔ جل لگا کھولنے ساگر کا
پہت کونا ری بیٹے کو ماں ۔ اگرج کو انج بلاتے تھے
سب لنکا والے رو رو کر یوں ہاہاکار مچاتے تھے

گانا

چنڈی جگی ۔ آگی لگی ۔ ہائے! ہائے! کیسی بھی
گھر جلا اٹاری جلی ۔ سب جلا پٹاری جلی
مار ہے پکار ہے ۔ انگار دھندھکار ہے
مارا ہمیں راون تیرا ہو جائے ستیاناش
باہر جلے! بھیتر جلے ۔ دھرتی جلے اکاش
جانکی نہ آئی ہائے ۔ جان کی تباہی آئی

دیکھ پرجا کی دُردشا ۔ گرج اٹھا دش ماتھ
ہونٹ کاٹ کر دانت سے مینچے دونوں ہاتھ

بلوانوں کو بل میں جان ۔ بجھ رہی کرال کر لی اپنی
پھر آنکھ اٹھائی اوپر کو ۔ پتلی وشال کرلی اپنی
گرو پلے نیتر وشانن کے ۔ جیوں ہی اوپر کو اٹھتے ہیں
اڑگن ۔ یم ۔ اندر ۔ کوبیر ۔ ورن ۔ روشش کے چھکے چھٹتے ہیں
وہ بجلی کھٹی ان آنکھوں میں ۔ آکاش پہ گھر آئے بادل
کڑکڑ کرکے ایک شبد ہوا ۔ جل اندھا دھند لائے بادل
سنکیت میں سارے کام ہوئے الو شاسن ہو تو ایسا ہو
گر طاقت ہو تو ایسی ہو ۔ یدشاسن ہو تو ایسا ہو!
دُردن میں ہوتا نہیں ۔ کوئی بسدھ اپائے
سیدھا سادہ مارگ بھی ۔ کنٹکمے ہو جائے

بھگوت کی مایا اَو بھُت ہے۔ اُس میں نہ کسی کا چارا ہے
جب راگھویندر ہی رُوٹھ رہے۔ تب کون ابار ن ہارا ہے
جس سے اگنی میں جل پہنچا۔ تب پھل پر تکول لگا پھلنے
گھی کی تاثیر کری جل نے۔ وہ آگ لگی دونی جلنے
مانو آکاشی جھرنے سے۔ پاوک کی دھار جھر رہی تھی
اس اور اشوک واٹکا میں۔ ایک طاقت کام کر رہی تھی
بالوں کو کھولے ہوئے سیا۔ کہتی تھی لجا جائے نہیں
جَرا لا امتیا بجرنگی پہ۔ دیکھنا آنچ پہنچائے نہیں
یہ دیکھ الوکک چمتکار۔ انجنی لال ہرشائے گئے
ہنومت کو جب ہنستے دیکھا۔ راون راجا کھسیائے گئے
بولے "کیا بس ایک دم۔ اُٹھا میرا اقبال؟
قید کیا تھا کال کو۔ لاؤ اسے نکال
او کال کہاں تو بیٹھا ہے۔ کچھ مدد نہیں کر سکتا ہے؟
لنکا میں آگ لگ رہی ہے۔ تو کھڑا کھڑا منہ تکتا ہے؟
ہے کال یہی ات کال نہ کر۔ آشیگھر جھپٹ کے باہر کو
میں آگیا تجھ کو دیتا ہوں۔ بھکشن کرلے اس بانر کو"
جس طرح مداری کے بجنے سے۔ کپ نانا کرتب کرتے ہیں
تیوں ہی پرتاپ سے راون کے یم اور کال بھی ڈرتے ہیں
ات کپت دیکھ دشکندھر کو۔ بھے سے موکمپت کال گیا
پھر پریہ کال کی طرح جھپٹ۔ ہنومت کی اور تتکال گیا
کنکر کے جے رگھوراج کی بولے انجنی لال
"تجھ کو ہی سنسار میں کہتے ہیں کیا کال؟
نر جیت ہے تو جگ جیت ہے تو۔ تو وشو جیت دکھلاتا ہے
پر یہ سشریر ہے رام داس۔ اور کال جیت کہلاتا ہے

تو کال ہے میں ہوں مہا کال۔ تو ہے کرال۔ وکرال ہوں میں
جن کے آدھین ہے شکتی تیری۔ اس مہا شکتی کا لال ہوں میں"
یہ کہہ کر جھپٹے اور پکڑا۔ اس کرور کال کو چھن بھر میں
جیوں بال کال کے سمے ڈہائے۔ کہہ لیا تھا سورج کو کر میں
ترbھون میں ہاہاکار ہوا۔ ہل گیا سورگ اور اندر آسن
کیلاش میں ڈانواڈول ہوا۔ شری مہادیو کا سنگھاسن

گانا

گھر ور۔ گھن۔ بن۔ جل۔ تھل میں
کھل بھل۔ مچی۔ نبھ منڈل میں
ورن کوبیر ۔ دھرن سمیہ
کمپت سکل جگ تھر ر ر ر ر ر
ہل چل مچی سب لوکن میں
اڈگن سُرگن۔ تربھون میں
ششی گھبرائے۔ روی اکلائے
ٹوٹت۔ گر۔ ترو۔ چر ر ر ر ر ر

شنکر اندر آدک ہوئے۔ چنتت اور اداس
سب مل کر آئے وکل۔ مہاویر کے پاس
"بجرنگ بلی ہو جئے شانت۔ سُرگن سب ونئے کر رہے ہیں
پر اگر تنک کھیل مٹ جائیگا۔ اس کارن دیو ڈر رہے ہیں
لنکا کو پھونکو خاک کرو۔ کنچن کے کوٹھے توڑو تم
پر دیر ہمارے آگرہ سے۔ اس سمے کال کو چھوڑو تم"
چھوڑا تب ہنومان نے۔ اپنے کر سے کال
دیکھ دشانن کی طرف گرجے آنکھ نکال
پھر درشٹ جو ڈالی لنکا پہ۔ دیکھا وہ خوب چمکتی ہے
جوالا جیوں بڑھتی جاتی ہے۔ تیوں کنچن جیوت دمکتی ہے

وہ دنگ دیکھ کر من ہی من - بولے یہ بات کھٹکتی ہے
تب بنا "شاہی تہہ خانہ میں" - دیکھا ایک لاش لٹکتی ہے
نیچے سر اوپر پاؤں بندھے - زنجیر میں جکڑی باہیں تھیں
پھر دیکھا جان لاش میں ہے - کچھ دھیمی دھیمی آہیں تھیں
ہنومت نے کر کے شکت اسے "تو کون ہے؟" یہ تتکال کہا
تب ساودھان ہو کر اس نے - اپنا تھوڑا سا حال کہا

"دھنیہ واد ہے آپ کو، مجھ کو لیا بچائے
نام شنیچر ہے میرا - سن نے دھیان لگائے

میں اپنا پھل بتلانے کو - راون کے سمکھ آیا تھا
آگئی ساڑھ ساتی تم پر - یہ میں نے اسے بتایا تھا
یہ سنتے ہی وہ بھبک اٹھا - آنکھوں کو مجھ پر لال کیا
بندی کر کے "تہ خانے" میں اس پرکار میرا حال کیا
پر آپ نے جو اپکار کیا - اس کا ہے پرتیپ کا نہیں
کچھ سیوا لو آبھاری سے - تو رہے گا اتنا بھار نہیں
یہ سن کے بولے مہاویر - یدی سچ مچ تمہیں شنیچر ہو
تو اتنا کام کرو میرا - اپکار تمہارا جگ پر ہو
باہر کو آؤ کرپا کر کے - لنکا پر درشٹ پھراؤ تم
سچ مچ ہے درشا تمہاری تو - سونے کو سیاہ بناؤ تم"

درشٹ شنیچر کی پڑی - لنکا ہوئی سیاہ
تب ہنومت نے ہرش سے ڈالی ایک نگاہ

یوں الٹ پلٹ لنکا ساری - مدچور کر دیا راون کا
سگری نگری کو پھونک دیا، گھر چھوڑا ایک بھبھیشن کا
سونے کو خاک بنا کر کے بجرنگ بلی السانے لگے
جھٹ کود پڑے تبھی سمندر میں - اور اپنی پونچھ بجھانے لگے

پوچھ بچھا شرم دور کر چھوٹا روپ بنائے
سیتا ماں کے سامنے۔ آ پہنچے ہرشائے

بولے اب چنت اپجتا ہے۔ اس لئے ودا کریئے گا ماں
پھر ہاتھ کر پا کا اس سر پر جلتی ہریاں دھریئے گا ماں
پربھو نے جیوں مندری دی تھی۔ تیوں تم بھی وہ چنھ کرپا کرکے
سندیش کہو جو کہنا ہو۔ کہہ دوں گا سب سمجھا کرکے"

یہ سن کر ماں کو ہوا۔ ات سکھ اور آلہاد
دیا پریم سے پتر کو۔ آشیرباد پرشاد

"لیجاؤ میری چوڑ امنی۔ ان کے چرنوں میں دھر دینا
کر جوڑ کے میری اور سے پھر۔ اس طرح نویدن کر دینا
کرلو یہ سمجھ کے وہ اپنا۔ ات شیگھر مجھے اُدّھار کریں
جو بان جینتا پہ چھوڑا۔ اس بان کو اپنے یاد کریں
یدِ ایک ماس کے بھیتر ہی۔ آ کے نہیں پربھو چھڑائیں گے
تو اسپشٹ کھول کے کہہ دینا۔ پھر مجھے نہ جیتا پائیں گے
بل ویر ادھر تم جاتے ہو۔ کیا خبر ادھر کیا ہونا ہے
سنتوش ملا تھا کچھ تم سے۔ پھر وہی رات دن رونا ہے
پر کیا کریئے لاچاری ہے۔ اس کارن دکھ بھر رہی ہوں
چھاتی پہ پتھر سا رکھ کے۔ میں تم کو ودا کر رہی ہوں"

دھیرج دیکر شانت کر بہو پرکار سمجھائے
چرن کمل سر نائے کر۔ ودا ہوئے کپ رائے

جلتی ہریاں ایسے گرجے۔ دل کمپت ہوئے ویریوں کے
وہ پرلے میگھ سا شبد ہوا۔ گر گئے گربھ نشچریوں کے
سن آٹھ ہاس کا پرلے شبد۔ پرتھوی پہاڑ بھی ڈول اٹھے
آواز گرج کی سنتے ہی۔ اس پار کے وانر بول اٹھے

گانا

بجرنگ کی آمد ہے گگن کانپ رہا ہے
رن کیسری گرجتا ہے۔ بن کانپ رہا ہے
آکاش میں پاتال میں یہ کیسا شور ہے
وہ زور ہے کہ سارا بھون کانپ رہا ہے؟
پہنچی جہاں پہ گونج یہ۔ جھکتے چھٹا وِدے
وگج سمیت ناگ کا پھن کانپ رہا ہے
موجوں پہ سمندر ہے غضب سنسنی پھیلی
کس جھوم جھپانے سے پون کانپ رہا ہے
بل دیر آرہے ہیں وجے پاکے "رادھے شام"
یہ وہ ہیں جن کے نام سے رن کانپ رہا ہے

ہل چل ایسی دیکھ کر۔ وانر سے تھے سیران
جے راگھو کہتے اُدھر۔ آتے تھے ہنومان
اِس پار جبھی پہنچے آکر۔ کپ دل میں ہرش اپار ہوا
جنگل پہاڑ سب گونج اُٹھے۔ اِس پرکار جے جے کار ہوا
سب گھیر کے ہنومت کو بیٹھے۔ لانگول کو اُن کی چومتے تھے
پھر سُن سُن کے باتیں اُن کی۔ آنند مگن ہو جھومتے تھے
کھا مدھوبن کے مدھر پھل دے کپ پت کو آس
کرتے جے جیکار سب۔ آئے پربھو کے پاس
شیش نائے رگھو رائے کو۔ بیٹھے سب ہرشائے
جام ونت نے دی تبھی۔ ساری کتھا سُنائے
بولے "ہے ناتھ وجے پائی۔ داسوں نے چرنوں کے بل سے
پھل آیا ہے اس پودے میں۔ سینچا تھا جسے کرپا جل سے

سارانش یہی ہے کہنے کا۔ بیری کے گھر بھی نام کیا
ہم سب کے جیون تور کھ کے۔ ہنومان نے پورا کام کیا"

جام ونت کی بات سن پلک اُٹھے رگھو رائی
دیر انجنی لال سے بھینٹے بھجا بڑھائے

"ہے بجرنگی ہے مہا وبل پر تیرے بلہار ہوں میں
اس اُپکار کے بدلے میں کیا دوں، کچھ دینا نہیں لاچار ہوں میں
میں تجھ سے اُرن نہ ہو سکتا۔ ایسا ہے رنگ اور ڈھنگ تیرا
جب تک پرتھوی آکاش رہے۔ یش ہو ادھار بجرنگ تیرا
اچھا اب بولو یہ بھی۔ کس طرح وہاں پر رہتی ہے؟
کیسے اپنی رکشا کر کے۔ اسیابن کے کھلوں کا سہتی ہے؟"

یہ سُنکر ہنومان نے ہاتھ جوڑ شرنا سے
آدی سے لیکر انت تک۔ دی سب کتھا سنائے

"دو سنگھنی کٹھڑے میں جیسے۔ یا رسنا جیسے دانتوں میں
تیوں رہی ستونتی رہتی ہے۔ اُن رجنیچر بد ذاتوں میں
یا رہے جس طرح پھن میں من۔ اتھوا جیوں کمل پات جل میں
ایسے بستی ہیں مات وہاں۔ جس طرح چندر کا بادل میں
یوں چلتے سمے کہا مجھ سے۔ سب میرا حال سُنا دینا
جو بان جیتا پہ چھوڑا اس کی کچھ یاد دلا دینا
اپرادھ ہوا ہے کیا مجھ سے جو مجھے بسارے بیٹھے ہیں؟
وے پرنت پال کہلا کر کے کیوں پرن کو ہارے بیٹھے ہیں؟
دن رات کال کے منکے میں ہوں، پھر بھی نہیں پران نکلتے ہیں
درشن کے پیاسے نینا یہ۔ پرانوں کو روک کے رکھتے ہیں
سُدھ نہیں مہینہ بھر میں لی۔ رگھو رائی نے آ یہاں میری
تو دیہہ سہیلے ہی رہتے یہاں۔ آتما پہنچے گی وہاں میری

چوڑا من چلتے سمے دیا۔ سوامی یہ چنہہ لیجئے گا
دُکھ بھری کہانی سیتا کی ہے ناتھ کہاں تک سنئے گا"

ویدیہی کی کتھا سن۔ وکل ہوئے رگھو ویر
کھید ہوا کچھ چت کو۔ بھرے ولوچن نیر

بولے" ہا ایسی پتی ورتا۔ ایسے سنکٹ کے سمکھ میں ہو
جس کا مجھ سا پت جیوت ہے۔ وہ ناری ایسے دکھ میں ہو
ہو کُش کا کتھری سیج اُسکی۔ محلوں کا جیون جس کا ہے
کرنی کا لکھ نہیں مٹتا۔ ہونی میں چارا کس کا ہے؟"

ہنومت بولے" ناتھ کے۔ ہیں ات اُچ وچار
پر سیوک کی بھی ونئے۔ ذرا سنیں سرکار

دُکھ اُس کو ہوتا ہے سوامی۔ جو اِن چرنوں کی شرن نہ ہو
ہے اُسی جگہ سنکٹ اور دُکھ جس جگہ آپ کا بھجن نہ ہو
ماتا کو دُکھ سنکٹ کیا۔ نشدن وہ نام سمرتی ہیں
من مندر میں رگھورائی ہیں۔ ساکشات انھیں کا رتی ہیں
ہے وِرہانل جس جگہ وہاں۔ انتر چھب کی نرمی بھی ہے
سنسار کا ہے ولوہار یہی۔ سردی بھی ہے گرمی بھی ہے
دوسرے بات گنتی سی ہے۔ بس رن بھیری بجنے دیجے
لنکا پر دہاوا کرنے کو۔ باتر سینا سجنے دیجے"

اُٹھ کے راگھو نے کہا۔ دھنیہ تمہیں ہومان
تیری گت مت بولتیا۔ ہو کس طرح بکھان

تجھ سا اُپکاری اور نہیں۔ سُرنر مُنی سکل چر اچر میں
بل ویر ہوا تو امرت جل میرے جیون کے ترور میں
اب اور وشیش کہیں ہم کیا۔ تو اب سے پران ہمارا ہے
شری بھرت ستروہن لکشمن سے سیتا سے بڑھ کر پیارا ہے"

یوں پریم واکیہ کہہ راگھویندر۔ نینوں کا نیر روکتے تھے
ٹکٹکی باندھ کر بار بار۔ بجرنگی کا مُنہ دیکھتے تھے
کرپا پورن مکھ دیکھ کے۔ پُن بکے سرس بکھان
ٹوک مار رگھوناتھ کے۔ چرن گرے ہنومان
ہے پریم کا دونوں اور زور۔ کپ دل بھی سب پلکائے رہا
سوامی سیوک کا ملن دیکھ۔ ترہ بھون منڈل ہرشائے رہا
بجرنگ کو رام اُٹھاتے لگے۔ وے پریم وش اُٹھتے ہی نہیں
چرنوں سے جب لگ گئے نیتر۔ ہلتے ہی نہیں ہٹتے ہی نہیں
برپائی تب کیش کو۔ سپنھ دلاسے اٹھائے
نج سمیپ بٹھلائے کے۔ بولی شری رگھرائے

گانا

"بجرنگ پیارے۔ گن یہ تہارے بلہاریں
سن کپ تو ہے۔ اُرن ہیں ناہیں
نام کیا اُپکار میں۔ کیا دونگا اُپہاریں
مانگ مانگ کپ ورا تو کولا
تن من سرِوس واریں۔ سب کرہوں سو کاریں"

اس پرکار بولے وچن۔ جب پربھو راجیو نین
انہیں سَروں میں کہے تب۔ ہنومنت نے بچن

"مہاراج ہمارے چرن تہارے کو ہوں واس میں
یہ سب پربھو پرتاپ رگھورائی
مان چرن کی آس میں۔ کینو ہے وشواس میں
ناتھ بھکت تب شو من بھاون
مانگتا ہوں سو پرکاش میں۔ اُنو چرہو ہوں پاس میں"

ایوں مستو پر بھو نے کہا۔ سمے ہوا انکول
بجیں گگن میں دُندبھی۔ لگے برسنے پھول
اَب آگے کی بات کو سنئے کان لگائے
پرات کال سگریو سے بولے رگھوکل رائے

"اِس بات میں اب سندیہ نہیں۔ لنکا پت سے لڑنا ہوگا
بڑھ جانے پڑاؤ سمندر پہ۔ اب آگے کو بڑھنا ہوگا
اے میرے ویرو رندھیرو۔ پرتھوی کو لال کرنا ہوگا
انصاف۔ دھرم اور عزت پر۔ کتنا ہوگا مرنا ہوگا"

یہ سن کر سگریو نے بلوائے سردار
ہوئے اکھٹے بھال کپ۔ اَتل اگنکھیہ اپار

یاں لکش کوٹ کی بات نہیں۔ گنتی اربوں کھربوں کی ہے
ایک اگنت ٹڈی دل جیسی۔ سینا بھالو بندروں کی ہے
تھے اَت پرچنڈ دُرونڈ۔ وکٹ۔ رن متوالے جیدار سبھی
گمبھیر سبھی۔ رن ویر سبھی۔ بل ویر بھو دھر آکار سبھی
کلکار مار کر کیش کٹک۔ ساگر کے تٹ پر جاتا تھا
آکاش دُھور دھوسرت ہوا۔ سورج نہ درشٹی میں آتا تھا
دل لگے دہلنے دُشٹوں کے۔ کھل دل میں کھلبل ہلچل ہے
جے کار دِشو میں گونج رہا کمپائے مان سب جل تھل ہے
ایک بانر گھر میں آجائے۔ تو گھر والے گھبراتے ہیں
لنکا میں بیتے گی کیسی۔ جہاں اتنے چڑھ کر جاتے ہیں

پید اکرتے ہوتے یوں۔ جل تھل میں بھونچال
ساگر کے تٹ پر پہونچ۔ ٹھہرا کٹک وسال

گانا

لشکر ٹھہرا جا ساگر پہ۔ گونج رہی ہے جے جیکار
وِگھ چنگھاڑے وشال کے ڈولی دھرتی گرجہاں کے
کھلبل کھلبل جل ندھان کے سن سن ہوں ہنکار
ترادپر بانرے چڑھے۔ دیکھیں بیٹھے رگھو بیر ترے
صاحب نہ رام سے کہوں لکھے کہے رادھے شیام پکار



بھیشم کی شرناگتی

رام کتھا نمبر ۱۵



لیکھک :- نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچس پتی کی پدوی پراپت
کیرتن کلاندھی ۔ کاویہ کلابھوشن شری ہری کتھا وشارد ۔ کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

مالک :- شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

اوم

شری

رام کتھا

سندر کانڈ

بھبھیشن کی شرناگتی

رچیتا

کیرتن کلا ندھی کوی رتن۔

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک بریلی

پرکاشک:- سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اردو میں دسویں مرتبہ ۱۰۰۰ ۔ ۱۹۶۱ء ۔ قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرنٹر

پنڈت رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

ایسی مہر ہو شنکر جب پران تن سے نکلے
ہو پران پیارا لب پر جب پران تن سے نکلے
سری گنگا جی کا تٹ ہو اور بیل کا بٹپ ہو
رجنی رہے یہ پھر بھر جب پران تن سے نکلے
انجلی میں گنگا جل ہو اور مکھ میں تلسی دل ہو
ہر سوانس میں ہو ہر ہر جب پران تن سے نکلے
برت کی تریودشی ہو اور جیندو وار بھی ہو
اور آپ ہوں برابر جب پران تن سے نکلے
دامن کو جب پکڑ لوں تب تین ہچکیاں لوں
گودی میں گر پڑے سر جب پران تن سے نکلے
پر نام یدیہی ہو تو مجھکو شانتی ہو
نیش آپ کا ہو سندر جب پران تن سے نکلے
جب تن تجا پتت نے پاون کیا تھا شو نے
چرچا یہی ہو گھر گھر جب پران تن سے نکلے
ہے رادھے شیام آنو چرن بہتر ہے یا ہے بدتر
مارا پھرے نہ در در جب پران تن سے نکلے

بھیشن کی شرناگتی

اوم

سندھ ترکیب دل سہت ٹھہرے کر باندھان
اب جو کچھ گزرا اُدھر سُنئے وہی بیان
جس دن سے لنکا اُدھر جلا گئے بجرنگ
اُس دن سے دشمنوں کے ہوئے رنگ بدرنگ
مہارانی مندودری گئی بہت گھبرائے
راون سے کہنے لگی ہاتھ جوڑ سر نائے

ہے پران ناتھ ہے پرجا ناتھ
ہے بھومنڈل کے بھوپ پربھو
میری نظروں میں گھومتا ہی اب
گھور پرلیہ کا روپ پربھو
بجرنگ سے جن کے پایک ہیں
وہ کیسے مارے جاویں گے
تم لڑکے جنھیں سمجھتے تو
وہ لڑکے تمھیں ہراویں گے
کلیمئے میں سندھی کر لینا
یہ نیم پربیں نربلوں کا ہے
اور دوں کو لے اپنا ڈوبیں
یہ خیال تجھے موڑکھوں کا ہے
وہ کام ہی کیوں نہ کیا جاوے
جو کہ بہتر تدبیریں ہو
آگے تو وہ ہی ہووے گا
لکھا جو کچھ تقدیریں ہو
دنیا میں آبرو بنی رہے
باز آؤ اپنے جھگڑوں سے
بس یہی جیت اور یہی فتح
کر لیو صلح اُن لڑکوں سے

بگڑ اٹھا راون تبھی سُن کے یہ گفتار
بس بس اب خاموش ہو اور ڈرپوک کی نار

وہ شور نہیں ہیں کا یہ ہیں ‏— جو رن میں آئے نکل جاویں
وہ مرد نہیں نامرد ہے ہیں ‏— جو کہہ کر بات بدل جاویں
خواہ گنگا الٹی طرف بہیں ‏— یا پچھم میں سورج نکلیں
ایسا بھی کہیں ہو سکتا ہے ‏— جو خیال راون کے بدلیں
جس کے ماتحت ناقابل ہیں ‏— وہ بیڑا منجدھار ہوا
جس نے صلاح لی استری سے ‏— اس کا گھر بارہ باٹ ہوا
اس بانروالے تپسی سے کیا ‏— میری شہنشاہی کم ہے
ہرگز نہ جانکی کو دوں گا ‏— جب تک میرے دم میں دم ہے

گانا

"میں ہوں آن والا میں ہوں بان والا بڑا گیان والا
بڑی شان والا۔ چپ اناری ناری مست باری گنواری بالا
یہ اتری یا چپا تری نہ کاتری جتا
گنا گری او جاگری۔ ولادری سنا
جا، جا، جا، جا۔ آنکھ سے اوٹ ہو جا
ات بیر ہوں میں رندھیر ہوں میں گمبھیر ہوں میں علی"

یہ کہہ کر راون اٹھا۔ آیا سر دربار
راج منتریوں سے تبھی کی ایسی گفتار

اے میرے وزیر و سردار و بولو ‏— کیا رائے تمہاری ہے؟
بیری ساگر کے پار کھڑا ‏— کرتا اپنی تیاری ہے
اے کرم چاریو ویر شاسکو ‏— چتر منتریو بتلاؤ
جلدی ستر و ناشک اوپائے ‏— اے میرے بانرو کہہ جاؤ

وہ سب بولے

"جے ہو سری مہاراج کی کون بڑی ہے بات
ویر سنگھ کے سامنے سپارہ کی کیا اوقات

دو چھوکرے ہیں چھوٹے چھوٹے   کچھ بھلوے ہیں کچھ نبرے ہیں
ہم لوگوں کے بل کے آگے   سب بھنگے ہیں سب مچھرے ہیں
یہ تو نشچروں کا بھوجن ہے   سو اس میں اور اُو پائے ہی کیا
مہاراج بڑے آنند کریں   اس تچھ بات میں رائے ہی کیا"

اُٹھ کے بھبیشن نے کہا "ہائی انرتھ اکاج
مُنھ دیکھی یہ یہ بات نے ناش کر دیا راج

بیشک یہ بش کی بوندیں ہیں   جو میٹھی میٹھی باتیں ہیں
یہ جی ہاں جی ہاں کی رائیں   بس بجھی ہوئی تلواریں ہیں
منھ دیکھی جھوٹی کہتے ہیں   غیروں کے خوش کرنے کے لیے
بھگوان انھیں غارت کر دے   وہ جیتے ہیں مرنے کے لیے
جو رامچندر ہیں پرشوتم   چھوکرا انھیں ٹھہرایا ہے
ہے لعل بیش قیمت جو ایک   اس کو گھنگچی بتلایا ہے
اس عقل پہ پتھر پڑ جائیں   اس سبھا پہ بجلی ٹوٹ پڑے
وہ گھر کیا رہ سکتا ہے جہاں   بھائی بھائی میں پھوٹ پڑے

بھائی کان لگائے کے سنئے میری بات
ایسے چکنے مت بنو جیوں کدلی کی پات

تم پنڈت ہو تم شاسک ہو   تم راجہ ہو مہاراجہ ہو
وہ بات ہی تم کو زیبا ہے   جو نیت دھرم مریادا ہو
کیوں اپنے ہاتھ سے پیروں میں   تم آپ کلہاڑی مارتے ہو

کس بل پر کس بوتے پہ — بھرت تم اپنا پاؤں پسارتے ہو
سیتا کو ہر کے بر یائی — ناحق جھگڑا ٹھہرایا ہے
صد حیف ستم افسوس الم — سوتا ہوا شیر جگایا ہے
افسوس زبردستی کر کے — تم کال سے جا کر جو جھتے ہو
پہلے تو آگ میں کود پڑے — اب رائے سبھا میں پوچھتے ہو
اچھا جو کچھ بھی ہوئی سو ہوئی — اب رفت گذشت کا ذکر کرو
جو چلی گئی سو چلی گئی — جو رہی ہے اس کی فکر کرو
رگھنندن سے کر لیو صلح — یہ میری رائے ہے دشکندھر
جڑ سے ہی مٹا دو کیوں نہ رار — سیتا کو رام کے ارپن کر

شکتی روپ میں جانکی جگدمبا جگ مات
ان کو بندی کشٹ دے کشل نہ موہ دکھات

گانا

عمریا سرانی . تجت نہ گمانی
دھن ہر کنیو تجکے جا تریا کہ جگ میں اپیش لینو
ہت کے ادچت کٹو لگت ہیں بینا مدھر مدھر سن پڑت ہیں چینا
رادھے شیام سجانی . تجت نہ گمانی (عمریا)"

سنت بھبھیشن کے بچن . بگڑ اٹھا دس شیس
ارن برن نینا ہوئے پھڑک اٹھیں بھج بیس

"بس بس خاموش بھبھیشن ہو — بیجا ہے سزا برادر کو
گر دوسرا کوئی یوں کہتا — میں ابھی کاٹ دیتا سر کو
دشمن کو جھکائے سر جا کر — راون کا یہ دستور نہیں
مر جاؤں مگر لے کے کلنک دوں — سیا کو یہ منظور نہیں
تو میرے نام کی عزت کو — کیا داغ لگانا چاہتا ہے

اس تاج و تخت کی عظمت کو مٹی میں ملانا چاہتا ہے
ہے کل ڈروہی۔ کا در بدھی ہٹ جا سامنے میری آنکھوں سے
ان کو ہی سُنائے یہ نیت شاستر جاہل جا ایسی بچتوں سے
کچھ کام نہیں تیرا یاں پہ چل چوم چرن رگھونندن کے"
یہ کہہ کر اُٹھا سنگھاسن سے ماری اک لات بھبیشن کے

اُٹھ کے بھبیشن نے کہا "ہے مجھکو منظور
لکھا ہے جو تقدیر میں ہوگا وہی ضرور

بھائی! جب بھائی نہ بھائی بہت اب بھائی نہ بھائی غم کیا ہے
اوروں کو لے اپنا ڈوبے اُس سے ہٹنے میں شرم کیا ہے
امرت اور وِش دونوں چیزیں گو ایک جگہ سے نکلی ہیں،
اس میں صفتیں کچھ اور ہی ہیں اُس میں تاثیریں اور ہی ہیں
جب ہونی سر پہ آتی ہے پڑتا ہے عقلوں پر پردہ
تم سنکر پھر یہ ہی مرو مرے تو موتی ہاتھ لگا
جو کہا سُنا ہو معاف کرو منظور ہے حکم مجھے راجن
لو تمھیں مبارک ہو لنکا اور مجھے مبارک رامچرن

گانا

ہائے بھائی میرے۔ میری تو نے تنک نہ مانی
جو وطن سے نکلے ہیں ہو کدا تو وہاں بھی قسمت ساتھ ہے
جو چھٹا ہے گھر پہ وار سب تو تباہ رام کے ہاتھ ہے
میں نے کی تھی بھلائی بُرائی ملی نا گھانی
جو قفس سے بلبل اُڑ چلی تو یہ بولی بادِ بہار سے
نہ غرور میں اترا کے چل ذرا ڈر خزاں کے بخار سے

رہی کس کی ہمیشہ دنیا ہے یہ آنی جانی
جو کلی تھیں کل وہ ہیں آج گل کھلا دیکھو کیا گلزار ہے
یوں ہی کھل کھلا کے ہوں کل کو گل نہ تو باغ ہے نہ بہار ہے
بنے ناحق گمانی ۔ قائم نہیں زندگانی
جو بچن ہیں رادھے شیام یہ نہیں اس میں کچھ بھی طول ہے
شبھ کرم میں دیری لگانا یار بھاری بھول ہے
کروں درشن پربھو کے ۔ میں نے یہ من میں ٹھانی

تج لنکا کا مال دھن چھوڑ کٹم پروار
چلا بھبھیشن رام ڈھنگ کرت انیک وچار

بھبھیشن کا وچار

"من مَن مدھو کر کنج جو موہن للت للام
ان نینن اب دیکھ ہوں سو سروپ چھب دھام

جن چرنوں کا شب سنکادک ۔ سر زمن دھیان لگاتے ہیں
جن چرنوں کی لیلا مہما ۔ نارد بھشنڈ نت گاتے ہیں
جن چرنوں سے کل مل ناشک نکلی ۔ گنگا کی دھارا ہے
گوتم کی نار اہلیا کو ۔ جن چرنوں نے نستارا ہے
جن چرنوں کو انجنی لال ۔ آنند سے دیکھا کرتے ہیں
جن چرنوں کی پادکا بھرت ۔ شردھا سے پوجا کرتے ہیں
اب سمے وہ آنے والا ہے ۔ ان چرنوں کو دیکھوں گا میں
اقبال بلند زہے قسمت ۔ ان قدموں کو چوموں گا میں

اے دل گھبراہٹ نہ کر حسرت ہو شیار
بے ادبی کچھ ہو نہیں شوق بس خبردار

اتنے میں ایسا خیال ہوا — ممکن ہے رام نہ لائیں یقیں
دشمن کا بھائی سمجھ مجھے — وہ نظر پھیرا لیویں نہ کہیں
پھر سوچا یہ کچھ بات نہیں — کیا ذکر یہاں ان باتوں کا
رگھوناتھ سے مجھ کو غرض ہے کیا — میں تو ہوں داس ان چرنوں کا
اُن چرنوں کی آشا ہے مجھے — ان چرنوں کو میں پکڑوں گا
پیچھے رگھوناتھ پہ نظر اٹھے — پہلے چرنوں کو دیکھوں گا
یہ چرن نہ مجھے ٹھکرائیں گے — تب رگھونندن سے کہوں گا میں
یہ رام نے مجھکو تیاگا تو — چرنوں کی سفارش لوں گا میں
یہ دونوں ہی پھر جائیں گے — پھر بھی کیا میں پھر جاؤں گا
چرنوں کی ہے سوگند مجھے — چرنوں پر بھسم رماؤں گا
جوگی بن کر مالا لے کر — بن بن میں الکھ جگاؤں گا
چرنوں سے دھیان لگا کر کے — رگھونندن کے گن گاؤں گا

گانا

جاؤں جاؤں رام چرن شرن میں جاؤں
ہری کو دھیاؤں۔ پربھو تائی پاؤں
دھاؤں دھاؤں۔ ہنسی سے خوشی سے
دلی سے جلدی سے دھاؤں
جوڑوں کر کو۔ ناؤں سر کو
تیاگوں ڈر کو۔ مانگوں بر کو
گت جانت دیالو۔ تن۔ من۔ دھن کی
موہے چنتا نہ لجا ہے۔ راجہ پن کی
جیت چڑھ رہی چھب رگھونندن کی
بڑی پریتی پرتیتی۔ انھیں ہے جن کی

گھڑی گھڑی اب ہے بھاری درشن چاہ اپاری
"رادھے شیام" کھاری پجویں آس ہماری
گاؤں گاؤں پربھو کے گنوں کے
گنوں کے گانوں کو گاؤں

است انیک پرکار سے کرتے ہوئے وچار
بھگت ببھیشن شیگرھ ہی آئے ساگر پار
درشٹ ببھیشن پر پڑی کپیوں کی ناگاہ
سب نے جا سگریو کو کیا تبھی آگاہ

سگریو رام جی سے بولے — "کچھ نیا سوانگ ہے گڑھا ہوا
بیری کا بھرا تا آتا ہے — کچھ بھید ہے اس میں چھپا ہوا
یہ نشیچر مایا دھاری ہیں — بشواش نہیں ان کا ہم کو
پورب کی راہ بتاتے ہیں — اور جاتے ہیں یہ پچھم کو
میرا وچار تو ایسا ہے — سب مزا چکھادوں اسکو میں
زنجیروں میں بندھوا کر کے — بس قید کرادوں اس کو میں
بھائی کو یہاں یہ قید جان — گھبرا کے راون آئے گا
سیتا کو ہمیں دے جائے گا — بدلے میں اسے لے جائے گا

جاونت نے کہا

اے عاقل اے بشیر دل اے راجہ سگریو
ہم تم کو زیبا نہیں یہ بیجا ترکیب

جو جوانمرد اور جنگی ہیں — میدان میں وہ للکارتے ہیں
دشمن سے کہہ کر جتلا کر — ہوشیار کر کے مارتے ہیں
گر بھید یہ لینے آیا ہے — تب بھی کچھ اس کی فکر نہیں
کچھ یہاں بھید کی بات نہیں — کچھ یہاں کپٹ کا ذکر نہیں

گرہ دھوکے سے لڑنے آیا — تب بھی کچھ اپنا ضرر نہیں
لکشمن ایک بان میں ماریں گے — اس بات میں ہم کو خطر نہیں
ہم اپنی طرف سے کیوں چھیڑیں — شاید آتا ہو ملنے کو
ممکن ہے یہاں وہ آتا ہو — پیغام صلح خود کہنے کو
یا راون کا معافی نامہ وہ — پاس ہمارے لاتا ہو
یا راون سے کچھ بگڑ گئی — اور شرن رام کی آتا ہو"

شرناگت کی بات سن بول اٹھے رگھوناتھ
خاطر سے باقاعدہ لاؤ لوا کر ساتھ

جو نرمل ہے اور نشچھل ہے — بس وہ ہی مجھ کو پاتا ہے
مکار ۔ فریبی ۔ دغا باز — کب میرے آگے آتا ہے
جو سبھیت شرناگت ہووے — دامن میں اسے ڈھکونگا میں
گو لاکھ برہم ہتیارہ ہو — ہرگز اس کو نہ تجونگا میں
میں اس کا سچا ساتھی ہوں — جو تن من دھن سے آرت ہے
میں اس کا سچا سنگی ہوں — جو جن میری شرناگت ہے
گر شرن میری وہ آیا ہے — تو پران کی نائیں رکھوں گا
کچھ اس میں شک اور شبہ نہیں — لکشمن سے زیادہ سمجھوں گا

گائن

سنو بھائی شرناگت آرت کو جو دکھائے
اس جگ میں جیون میں ۔ کل وہ بھی نہ پائے
شرناگت کو تیاگ کے ۔ نراتی پاوے ہاں
یا کارن تیاگو نہیں چاہے جاویں پران
ان دھن بھوشن تن ۔ من جیون جائے تو جائے
پر بھائی شرناگت کے چت کو نہ دکھائے"

شرناگت پر پریت لکھ ہنسے انجنی لال
رام سبھا وِ ولوک کے بولے بچن رسال

جے جے شرناگت تبسل رمیش
جے آرتا ہرن نام ہرے

جے بھانو بنش اوتنش
ہنس جے اشرن شرن نام ہرے

ہے ناتھ آج تک یاد مجھے
واقف میں خوب بھبھیشن سے

یہ درشن کا ابھلاشی ہے
اور داس خاص تن من دھن ہے

سیوا یہ کرنا چاہتا ہے
اچھّا لنکا کے راج کی ہے

بھجنیک ہے بھکت ہے پریمی ہے
اور شرناگت مہاراج کی ہے

ہم سب جا کر لاتے ہیں اسے
وہ ساتھ ہمارے آوے گا

اپنا تو اس میں نفع ہی ہے
گھر کا بھیدی مِل جاوے گا"

یوں تنے کی یکت سُن بھنسے کر یا ندھان
جے کرپال کہہ کر چلے - انگد آدہنومان

گھر میں بن میں بیریوں میں بھی
ڈر نہیں کہیں بھی سجّن کو

سواگت سنمان پور بک
سب خاطر سے لائے بھبھیشن کو

پہلے تو دور ہی سے دیکھا
دربار کو اور سنگھاسن کو

ترچھی چتون میں تاڑ لیا
ویراسن بیٹھے لکشمن کو

پھر نیچی نظروں میں دیکھا
کوشل کشور کے چرنوں کو

تلوؤں کو نکھوں کو پنجوں کو
انگلیوں کو اور کھڑاؤں کو

پھر نظر اٹھا کر کچھ اوپر
دیکھا اس کدلی جنگھا کو

پھر وکشستھل آجانو باہو
پھر جٹا جوٹ اور گریبا کو

پھر ایک بار یک نظر ڈالی
اور خوب جما یا آنکھوں کو

پرت انگ انگ پرت روم روم
دیکھا اگنت برہمانڈوں کو

پھر کچھ آگے بڑھ کر دیکھا
راجیونین کی چتون کو

ٹکٹکی باندھ کر پھر دیکھا
شری رامچندر چندرانن کو

پھر سمیپ جا کر ہوک مار گد گد پکار۔ مان تن سے
کر جوڑ سامنے کھڑا ہوا اور بولا دشرتھ نندن سے

بھجنگ پریات چھند

نمو سچدا نند۔ انند کندم
کھلم گنجنم رنجنم دیو بر ندم
اکو ہم اکامم مہا کال کالم
انا تھیہ ناتھم سدا رکش پالم
سدا نروکارم انرہیم کھرارم
نرا کار روپم نرآ کار دھارم
گناگار اشرن شرن رگھو نیندرم
شو ادھار آرت ہرن رام چندرم
جگنناتھ جن کا تجا پران ناتھم
لست بھانو کوٹی پربھا شیام گاتم
اہم نشچرو موڑہ متا بھمانی
نہ جا نام تو، روپ شارنگ پانی
اہم پادپدمیہ شرنم رمیشم
پربھو رکش مام رکش مام کو شلیشم
سامی چد انند روپم ابھامی
نما میتمہاں دھیم۔ نمامی

استت کرات پریم سے چرن گئے اکولائے
شرناگت کی لاج اب رگھو شری رکھورائے

حیرت میں ساری فوج ہوئی — جب دیکھی دشا بھیشن کی
رو پڑے لنکا یک رامچندر — ہلکی بھر آئی لکشمن کی
گدگد تھے ہنومت جاموَنت — سگریو کو ات لجا آئی
کج ہاتھ اُٹھائے بھیشن کو — ات ہرش ملے دونوں بھائی

بیٹھا لیو گیہ بھینٹے سکل . بھال کپیش سمائی
پھر پنج ڈھنگ بٹھلائے کے بولے شری رگھورائی

دُکھیے لنکیش پرسنہ تو ہو — باقی سب خیروعافیت ہے
بتلاؤ مجھے میں حاضر ہوں — میرے لائق کیا خدمت ہے
تم گیانی اور سجن ہو کر — لنکا میں کیوں کر رہتے ہو
کس طرح دھرم کی رکھشا کر — کھل کے ظلموں کو سہتے ہو
تم آج سے میرے سکھا ہوئے — سب حال کہو اپنے من کا
یہ میرا سبھاؤ سدا سے ہے — سچا ساتھی ہوں سجن کا
جو نشچھل ہے سمدرشی ہے — وہ مجھے پران سے پیارا ہے
وہ ہی مجھ سے مل سکتا ہے — ابھمان کو جس نے مارا ہے

مدھر بچن سُن رام کے من نہیں مود سمائے
بھگت بھیشن نے کہا سنیئے کوشل رائے

وہ جن بشیش بڑبھاگی ہے — جو رام چرن انوگامی ہو
وہ داس اکنٹک نربھے ہے — جس کے سر رام سا سوامی ہو
یہ کام کرودھ مد لوبھ موہ — اس سمے ہردے سے ہٹتے ہیں
جس سمے آپ لے دھنش بان — بھگتوں کے چت میں بستے ہیں
مایا میں پھنسا یہ دشٹ جیو — تب تک پاتا آرام نہیں
جب تک نشکام شدہ من سے — دُکھ سے گاتا شری رام نہیں
جو بات جنم سے سنتا تھا — وہ آج ہو بہو دیکھی ہے
اقبال کی کیوں نہ ترقی ہو — مزیاد جہاں پر دھرم کی ہے

نسیچر کل میں پیدا ہوکر میں آج ملاک بھر مایا ہوں
رگھنندن میری باہنہ گہو میں شرن تمھاری آیا ہوں
ہے بشو بسھر نرمئے سچّے شاہنشاہ
آج بھبیشن دین کا تیرے ہاتھ نباہ
دھن دھام چھٹا پروار چھٹا کچھ اس کی مجھے نہ چنتا ہے
کچھ خیال بیچ میں اور بھی تھا اس کی بھی نہیں اب اچھا ہے
یہ خاکِ پا اب سر پہ ہو میں خاکسار ہو پاس رہوں
بھگتی کا مجھے بردان ملے اور چرن کمل کا داس رہوں

لاؤنی

جب سنی بھبیشن کی آرت بیت بانی
کہہ ایومست اُٹھ بیٹھے شارنگ پانی
لکھ ساتکی پریت پرتیت پریم دھر تائیں
بوسے رگھنندن نرکھ ببھیشن گھائیں
ہے سکھا توہ یدپ اچھّا کچھ ناہیں
پرمو درشن پھل ہے اموگھ جگ ماہیں
اس کہہ مانگا رگھوراج سندھ کر پانی

کہہ ایومستو (۱)

جو وستو اموگیہ پرتھم راون نے چینی
نج شر نہہ کاٹ جیبھ کارن پوچھا کینی
دس ماتھ دیے سمپدا جو تہوسن لینی
سوہی ببھیشنہ سکچ رام نے دینی
کر دیو تلک ہوئی مدت سین ہرشانی

کہہ ایوستو (۲)

پھر انگنت باز بھاؤ بائیں دہنے
آمین مبارکباد لگے سب کہنے
دُندبھی بجیں پُشپا نجل لاگے بہنے
کر کرات بجے بجے کا مہرام گُمن گھنے
ات دین بھبھیشن دھنیہ رام سے دانی

کہہ ایوستو (۳)

جو پریم بھاؤ سے جس کو اپنائے گا
وہ نشچے نندیہ اُسے پائے گا
ہے وہی دھنیہ جو ہری کے گُن گائے گا
ویسے تو یہاں جو آیا ہے جائے گا
یہ لیلا رادھے شیام جانتے گیانی

کہہ ایوستو (۴)

اب آگے جو کچھ ہوا سُنئیے دھیان لگائے
لکھ کپیش لنکیش کو بولے شری رگھورائے
"اے میرے بھائی یہ تو کہو اب ہم کو کیا کرنا ہوگا
اُس لنکا دھیش دشانن سے کس کس ڈھب سے لڑنا ہوگا
درمیان میں اپنے اور اسکے بہہ رہا سمندر کوسوں تک
دریا عبور کرنے کے لیے پُل باندھنا ہی ہوگا بیشک

اُٹھ کے بھبھیشن نے کہا "سُنئیے سنو سرکار
سدا دھرم کی جے رہے ہوگا بیڑا پار

بیشمار اپنا لشکر ہے ۔۔۔ کیا مشکل پل کا باندھنا ہے
کر عبور دریائے اعظم ۔۔۔ جلدی لنکا پر چڑھنا ہے
پر خیال ذرا سا ہوتا ہے ۔۔۔ پل بندھوانے میں سمندر کے
یہ پربھو پیتر جیسے ہے رگھوکل کا ۔۔۔ سو انکو راہ بنے کر کے"
لکشمن لال کرودھت ہوئے سنکر ایسی رائے
شیش ناگ رگھو رائی کو بولے ادسر پائے
" جو کام کہ جلدی کرنا ہے ۔۔۔ وہ کب ہو سیدھی باتوں سے
مشہور ہے گھی نہ نکلتا ہے ۔۔۔ ہے بھائی سیدھی انگلیوں سے
جب چڑھے کمان پر تیر قتل ۔۔۔ دھکدھکی جگر پہ بندھ جائے
ایک ساگر کیا دس ساگر ہوں ۔۔۔ آرت ہو چرن سشرن آئے"
شانت شانت ہو لکشمن بولے شری رگھبیر
ایسا ہی ہوگا ذرا سن میں باندھو دھیر
اس لکھ جا لی سمدر تٹ بیٹھے دربھ ڈسائے
اب کچھ دریائی کتھا سنئے دھیان لگائے
لنکا سے چل راما دل میں ۔۔۔ جس سمے بھبھیشن آئے تھے
پیچھے ان کے لینے کو بھید ۔۔۔ راون نے دوت پٹھائے تھے
سو وہ شکل بانر بن کر ۔۔۔ لشکر میں گھومتے پھرتے تھے
سری رام بھبھیشن مِلن دیکھ ۔۔۔ خوش ہو کے جھومتے پھرتے تھے
شری رام کتھا کہتے سنتے ۔۔۔ آخر اتنے بے ہوش ہوئے
گھر کی تن کی سدھ بھول گئے ۔۔۔ مدہوش ہوئے خاموش ہوئے
ہو گئے پرگٹ کھل گیا کپٹ ۔۔۔ بانروں نے جٹ پہچان لیا
مارا باندھا خلجان کیا ۔۔۔ حیران کیا بے دھیان کیا
ناک کان جب کاٹنے اٹھی کپن کی سین
رام لکشمن کی وہ تبھی لگنے دوہائی دین

شری لکھن لال کے کان پڑے ہیں — غمناک صدائیں دونوں کی
بلوا کر اپنے پاس وہیں — مشکیں کھلوا دیں دونوں کی
پہلے تو حال چال پوچھا — پھر دونوں کو آزادی دی
پھر تھوڑی دیر میں سوچ سمجھ — لکھ کر اُن کو اک پاتی دی
لے جاؤ ہمارا یہ نامہ — اس راون کو دکھلا دینا
پھر کچھ پیغام زبانی بھی — ناداں کو یوں سمجھا دینا

کرو وہ کام ناستک بنا چوری اور پر نار
کہنا اتنی چیز ہیں بنش بناشن ہار

کچھ سوجھتا ہے یا اندھا ہے — جو بیج زہر کا بوتا ہے
شان و شوکت گیدڑ ہی ہے — شیروں کے مقابل ہوتا ہے
اس خواہ مخواہ کے جھگڑے میں — لنکا کی ستیاناسی ہے
یہ خوب زور سے کہہ دینا — جانکی جاں کی پیاسی ہے

لکھن لال کا پتر لے چلے دوت سر نائے
راون کے دربار میں دونوں پہنچے جائے

دوتوں سے راون نے پوچھا

شک سارن کیا آ گئے کہو وہاں کا حال
کس پر بندھے ہیں وہاں وہ دشرتھ کے لال

پہلے تو حال بتاؤ مجھے — اس کپٹی موڑھ ببھیشن کا
جو تاج کا جانی دشمن ہے — اور مار آستین راون کا
پھر ان لڑکوں کی بات کہو — جو جان پہ اپنی کھیلے ہیں
پھر جس نے لنکا دہن کیا — ویسے واں کتنے نبرے ہیں

ہاتھ جوڑ دربار میں کہنے لگے سفیر
مہاراج یہ لیجئے لکشمن کی تحریر

رگھنندن نے جاتے ہی دیا لنکا کا راج بھبھیشن کو
کیسوں نے ہمیں پہچان لیا اور اٹھے کرودھ کر تراسن کو
شری لکھمن لال کو آئی دیا جب ہم لوگوں نے دوہائی دی
دو چار زبانی بات کہیں پھر خط لکھ دیا۔ ہائی دی
ہے ناتھ رام جو ادبھت ہیں شوبھا سروپ کی کون کہے
درشٹی جس انگ پہ جائے پڑے من وہیں لبھائے لبھائے رہے
چرنوں کی چھب کچھ ہی بنے کچھ بنی نہیں کہتے بنتی ہے
درشن کرنے والے کی درشٹ جہاں گھوم گھوم کر گرتی ہے
آسین شوبھت روپ سندھو پُن پُن لنکا دِش ہیرتے تھے
شوبھایمان بھتا دھنش بان ہاتھوں میں اسکو پھیرتے تھے۔

سکل کلا یت شانت سچ راگھو رام کرپال
جنکے تن شوبھت بھلی دھور جال ترو چھال

سری مہاراج کیا عرض کریں جو کچھ کیفیت وہاں کی ہے
اب اُ دل کا ذکر کرے طاقت یہ کہاں زباں کی ہے
جس طرف دیکھئے نظر اٹھا بے شمار جھلک بانر ہیں
دل بڈھ ہیں سب اُن مست ہیں سب اور ایک سے ایک بھینکر ہیں
سگریو۔ نیل۔ نل جاموَنت انگد، ہنومان۔ ملیند دوبد
دھومر اکش۔ کیسری گے۔ گواکش دوہ گال۔ شربھ۔ شربھنگ کوبد
اگنت۔ کپت۔ کٹک۔ بھٹ۔ گنجر کٹ کٹ کر گرج ترج جھپٹیں
جن ابھی کریں گے۔ کھنڈ کھنڈ ام کال ورشٹ لنکے ہیریں

ناتھ کہاں تک ہم کہیں ان کی کتھا اپار
دیکھ کے لنکا کی طرف کہتے تھے کلکار

وِشں منڈ کو کر کے کھنڈ کھنڈ — لیں چھین چھتر سنگھاسن کو
سب راج پاٹ اور تخت و تاج — ارپن کر دیں بھبھیشن کو
شری رام نہ اگیا دیتے ہیں — ورنہ آج ہی دکھا دیں ہم
سینا سمیت دشکندھر کو — مل ڈالیں گرد ملادیں ہم
پرنو اس محل کو توڑ پھوڑ — دربار میں آگ لگادیں ہم
سگری نگری کو چوپٹ کر — ساگر میں ڈھائے بہادیں ہم
جگدمبا جگجننی — سیتا ماں کو لے آویں ہم
ایک آسن راجیں رام سیا — پوجا کر پشپ چڑھاویں ہم
اس طرح ہرن کر بھوم بھار — شر نرمن کو کردیں نربھے
تب گونج اٹھے تربھون میں دھن — سری راجہ رامچندر کی جے
سنکر دوتوں کی کتھا — لکھن پیتر کا بانچ
ہنسکر راون نے کہا — ارے لینو جانچ
بندروں بھلوؤں کی نگری کیا — وہ تو نشیچروں کا بھوجن ہے
راون سے لڑنے آتے ہیں — لڑکوں کا یہی لڑکپن ہے
دیکھو تو چھوٹے تپسی کو — کیسی بکواد یں ہانکتا ہے
دھرتی پہ رینگے چیونٹی کی طرح — اور چاند کو چھونا چاہتا ہے

گانا

ان بچے بالوں میں چھوٹے سے لالوں میں بانروالوں میں ایسی شان باتیں بناتے ہیں بالامتوالا میں نے ابتک ٹالا پھر بھی شیخی دھمکی والا۔ پھندا اڈالا۔ دندچپایا ہے کال لے آیا ہے مرماتے ہیں اتراتے ہیں بل کھاتے ہیں اعلیٰ میں رنگ والا۔ رن بدوالا پی کرپیالہ۔ لیکر بھالا۔ کردوں تہ و بالا"

ہاتھ باندھ شُک نے کہا سُنئے سری مہاراج
روٹھ رہا ہے آپ سے تخت اور یہ تاج

کچھ ہونہار ہے لنکا میں یہ — ہمیں دکھائی پڑتی ہے
جو بھلی بات بھی ناتھ تمھیں — کڑوی زہریلی لگتی ہے
بیشک وہ بڑے بہادر ہیں — ہم آنکھوں دیکھ کے آئے ہیں
ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں — وہ تم سے بڑے سوائے ہیں
سیتا کو دے کریئے گا صلح — دنیا میں اور گر رہنا ہے
ڈنکے کی چوٹ ہم کہتے ہیں — ان سے لڑنا خود مرنا ہے
تم لڑکے جن کو کہتے ہو — وہ لڑکے موتھ کو موڑیں گے
وہ لڑکے آپ کھلونے ہیں — بس کھیل کھیل کر توڑیں گے"

رکت برن راون ہوا نین ہوگئے لال
لات مار دربار سے دونوں دئیے نکال

یہ آئے ڈھنگ رگھنندن کے — اور اپنی حقیقت بتلائی
سری راگھو دینددر نے کرپا کری — دونوں نے اپنی گت پائی
یہ دونوں واقعی رشی مُن تھے — نشچر ہوگئے تھے شاپ کے بش
اب شاپ کاٹ سچے من ہو — نج نج آشرم گئے گاتے سو یش

سینئے نرساگر نے سُنی بیت گئے دن تین
تب کچھ کچھ رسیائے کر بولے رام پربین

ہے لکشمن بیت نہ ہو بھے بن — لاؤ تو اگنی بان میرا
سوکھے گا تیر سمندر کو — تب مانے گا یہ مان میرا
یہ کہہ کر دھنش کو ٹنکورا پھر — اگن بان کو سندھانا
ساگر میں ہاہاکار ہوا — جل چر دل سارا اکولانا

اُس بان کے چڑھتے ہی دیکھا دریا کے سوتے جاگ اُٹھے
جس طرف دیکھئے ساگر کو اندر ہی اندر آگ اُٹھے
اوپر سے رام کی کرودھانل نیچے سے بھبکی بڑوانل
جب دو اگنی بیچ آیا کھل تب پھیلی ساگر میں کھل بل

تب تو کنچن تھال میں من گن بھرے انوپ
آیا شرن کرپال کے دھر براہمن کا روپ

پہلے تو نظر بھر کر دیکھا بچھوڑہ ہوتی من نظر کیئے
پھر آگے بڑھ کر ہاتھوں سے بس چرن کمل ہی پکڑ لیئے
پھر کہا ناتھ رکھشا کریئے تم کرپا سندھو ہو دانی ہو
جل نے جلنے کی ٹھہرا دی آبرو نہ پانی پانی ہو"

سادھ بچن سن مند ہنس بولے رام اودار
"بتلائیے بانر کٹک اترے کون پرکار"
ہاتھ جوڑ ساگر کہا" سنئے عرض حضور
جو مرضی ہو آپ کی وہ مجھ کو منظور

پربھو کے پرتاپ سے بیشک میں جاؤں گا سوکھا بریائی
پر سوچ تو لو اس میں میری مٹ جائے بڑائی رکھوائی
وہ کام ہی کیوں نہ کیا جائے جس کی جگ جگ تک یاد رہے
ہے رام آپ کا کام بنے اور میری بھی مریاد رہے
نل نیل ناتھ بردانی ہیں یہ جلدی سیت بنائیں گے
کارن ان کے ہاتھوں کے چھوئے پتھر جل میں تیرائیں گے
پھر کروں گا آسانی سہارے اپنے بل کے لائق میں بھی
پل بندھے پار اترے لشکر لنکا ہو فتح شائق میں بھی
اس اگن بان سے کھل مارو رہتے ہیں میرے اتروش میں
ہے ناتھ کا رہیہ آبجھ کرو جاری ہی رہے دمنیں نش میں"

منت ترت رگھوپت ہری ساگر کی سب پیر
مگن سندھ گمنو بھیوں ہرشائے رگھوبیر

سگریونے آگے بڑھ کے کہا ۔۔۔ اب دیر کی کون ضرورت ہے
نل نیل کام پرارمبھ کرو ۔۔۔ بس آج ہی نیک مہورت ہے
اتنا سنتے ہی سینا میں ۔۔۔ اک جوشیلا جے کار ہوا
پاشانوں کے لانے کے لیے ۔۔۔ بانر منڈل تیار ہوا
چکنے چوڑے اُجلے موٹے ۔۔۔ سانچے میں پربت کے ڈھلے ہوئے
چن چن کر پتھر لانے لگے ۔۔۔ سارے بانر من چلے ہوئے
لے لے کر نام رام جی کا ۔۔۔ نل نیل اٹھاتے تھے پتھر
وہ برکت تھی ان ہاتھوں میں ۔۔۔ جل پر تر جاتے تھے پتھر
مستریوں میں اور مزدوروں میں ۔۔۔ اُلّاس سبھوں میں دونا تھا
بھارت کی کاریگری کا وہ ۔۔۔ زندہ اور خاص نمونہ تھا

اس پرکار جب ہو گیا سُندر سیت تیار
ہو پرسن کہنے لگے تب رگھوراج ادار

جو کام نہیں ہو سکتا ہے ۔۔۔ راجاؤں سے بھی برسوں میں
شاباش کرم ویرو تم نے ۔۔۔ وہ کر دکھلایا دوسوں میں
اچھا اب میری اچھا ہے ۔۔۔ استھاپنا ہووے شنکر کی
لنکا پر چڑھنے سے پہلے ۔۔۔ آرادھنا ہووے شنکر کی
رن کے دیوتا ترلوچن ہیں ۔۔۔ پہلے ہم انھیں منا دیں گے
مرتیو نجے کا ارادھن کر ۔۔۔ ہم دشمن پر جے پا دیں گے
میں ان کا ہوں وہ میرے ہیں ۔۔۔ میں شیر ہوں تو وہ شنکر ہیں
ارادھیہ دیو اور اشٹ دیو ۔۔۔ جو کچھ ہیں میرے شنکر ہیں

اِتنا سنتے ہی ہوا پھر ایک جے جے کار
اپنے ہاتھوں رام نے کی شب مورت تیار

استھاپن، آواہن، ارچن
اراڈھن ہر کا ہونے لگا
سری رام کے ہاتھوں سے پوجن
سری رامیشور کا ہونے لگا
پربھو بولے "شو میں اور مجھ میں
ہے لیش ماتر بھی بھید نہیں
جو جن ادویت اپاسک ہیں
ہوتا ہے ان کو بھید نہیں
جیسے سب ندیوں کا پانی
ساگر ہی میں ٹھہراتا ہے
تیسے سب دیووں کا پوجن
پرماتما ہی میں جاتا ہے"
یہ سن کر کہا یوں ست نے
لو دوئی کا دور تمام ہوا
اس لیے آج سے آگے کو
شو رام ایک ہی نام ہوا
یہ سنکر پھر جے کار ہوا
دُھن گونجنے لگی ہری ہر کی
تم بھی اب رادھے شیام
کہو جے رام اور رامیشور کی



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر بسر کاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں شہر میں بک سیلر کو دیجاتی ہیں۔ جنھیں بک سیلر ۱۰ یا ۲۰ یا ۳۰ میں بیچ کر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو ٹھگا جاتا ہے
گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیام، دشنشٹھ یا طرز رادھے شیام چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

राधेश्याम कथावाचक

نیاز کیش: رادھے شیام کتھا واچک

مالک: رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

انگد راون کا سمباد

رام کتھا ۱۶



لیکھک: نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت
کیرتن کلاندھی، ودیا کلا بھوشن، شری ہری کتھا وشارد، کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

شری
رام کتھا
(لنکا کانڈ)

انگد راون کا سمباد

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت

کیرتن کلانِدھی - کاویہ کلا بھوشن . شری ہری کتھا وشارد . کومُدی رتن .

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ . بریلی

سترویں مرتبہ ۱۰۰۰ جلد   ۱۹۶۱ء   قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک .

شری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

(۱)

ہے کرونا ندھ بھگوان
کرئے ہمیں شکتی پردان
گن گائیں آپ کا بھگون
آنند سہت ہو کیرتن
مہ اُچ کوٹ کا جیون
اور ہر شٹ پشٹ ہو تن من
کہ ہم بھی ہوں بلوان
کرئے ہمیں شکتی پردان

(۲)

ہے پربھو دکھی ہم اتنے
تم کہلاتے ہو دیا مئے
بھگوان بھکت کی ہو جئے
یہ رادھے شیام ہو ربھے
کر دیجئے یہ بردان
کرئیے ہمیں شکتی پردان

کتھا پرارمبھ

رامیشور کی استھاپنا کرکے رام اُدار
باز سینا کے سہت۔ اُترے ساگر پار
پرات کال رگھوراج نے کیا ایک دربار
اپنے منتری گنوں میں۔ کرنے لگے وچار

"ہے بھائی اب یہ بتلاؤ — تم سب نے کیا ٹھہرایا ہے
دیکھو اس راون راجہ نے — کیا ادبھت چکر چلایا ہے
یہاں بیت چکے ہیں کئی دوس — وہ نہیں یدھ میں آیا ہے
لنکا کے دوار بند ہیں کیوں — کچھ بھید بھی اس کا پایا ہے؟"

پرتھم وبھیشن نے کہا "سُنئے کرپا ندھان
راون سا دھارن نہیں۔ ہے مہان ودّوان

دروازے بند کئے ہیں سو — یہ مت سمجھو ڈرتا ہوگا
منتریوں سے سینا پتیوں سے — منترنا وہ کچھ کرتا ہوگا
کچھ دنوں اور دیکھئے راہ — یہ راج نیت بتلاتی ہے
رپو کو پربندھ کرنے کیلئے — کچھ مہلت بھی دیجاتی ہے"

مہلت کا پرستاؤ سن ہنس بولے بجرنگ
"راج نیت کا اِس سمے چھیڑو نہیں پرسنگ

دو چار روز کی یہ 'مہلت' — مجھ کو تو بہت کھٹکتی ہے
وہاں سیتا ماں کی گھڑی گھڑی — برسوں کی نائیں کٹتی ہے
ہم ورکشوں اور پتھروں سے — راون کا دُرگ ڈھا دیں گے
پل بھر میں دوار کپاٹ توڑ — لنکا میں پرلے مچا دیں گے
جب راج محل کو توڑیں گے — تب تو راون گھبرائے گا
سیتا جی کو دے جائے گا — یا رن میں لڑنے آئے گا

گانا

کریہار توڑ دوا کردیں ہا ہا کار سیتا ماں کا ہو اُدھار
چلیں ہم قدم قدم ۔ نہ کم ۔ نہ غم ۔ دلیر ہم
کریں اسُر کو دم کے دم ۔ ختم ہو بیڑا پار
دیں محل کو ڈھائے ۔ سندھ میں بہائے
تیر سے اُڑائے ۔ اگن سے جلائے
تنگ کرکے ۔ جنگ کرکے ۔ دنگ کرکے ۔ ڈھنگ کرکے
سنگ سنگ جائیں ۔ کو لائیں گے چھڑائے
تب ہو اپنا نام شیگھر ہو سب کام
جشن ہو تمام ۔ جے ہو ۔ رادھے شیام
دیر میں ابیر ہوگی حکم دو سرکار سیتا ماں کا ہو اُدھار

بجرنگی کی بات سُن ۔ اُٹھ بولے سگریب
"شیگھر وجے ہو جائے گی ۔ ٹھیک یہی ترکیب

پھر بھی یہ رائے میں دیتا ہوں	قاصد کا کام بیشتر ہے
اس ڈھنگ سے یہ معلوم کریں	کیا اس کے جی کے اندر ہے
یدکسی پرکار سندھی ہو جائے	تب تو وچار یہ سندر ہے
اس مرنے کٹنے سے پہلے	سمجھانا اس کو بہتر ہے
تم بدگمان ہو ہنومان	کہتے ہو بات تھکانے کی
پھر ایک بار بس تمھیں وہاں	تکلیف اٹھاؤ جانے کی"

جاموَنت کہنے لگے "ٹھیک تو ہے یہ رائے
کنت ذرا سا بھید ہے ۔ کہتا ہوں سمجھائے
بجرنگ بلی کے جانے سے ہم کو ہر طرح سبھیتا ہے
دوسری بار یہ جاتے ہیں اسلیے ذرا سا کھٹکا ہے

راون اوشیہ یہ سمجھے گا   سب وانر دل اسی پر ہے
ہر بار اسی کو بھیجتے ہیں   بس یہ ہی ایک زبردست ہے
جو کچھ کہ عرض میں کرتا ہوں   سب ظاہر خاطر وعلامت
اس بار بھیجئے انگد کو   یہ بھی تو یوگیہ اس کام کے ہے"
انگد اپنا نام سن   اٹھ بیٹھے ہرشا کے
اس سے کہنے لگے ۔ راجندر رگھورائے

"ہے انگد تم کو ہر طرف سے ہم   تم کو بہتر سب سے سمجھتے ہیں
بھلے ۔ یہ کچھ تمھیں نہ بھیجتے ہیں   اس لیے بھیجتے دوت بنا
پھر اچت نہیں ہے دو جنازہ   ایک راکشس شہر ادھر سے ہو
اس کارن ہم یہ کہتے ہیں   اب تم بھی کہو ادھر دو سے تو"
ہاتھ جوڑ انگد کہا ۔ سنئے کوشل ناتھ
رکھئے آشیرباد کا ۔ میرے سر پر ہاتھ
جس جن پر کرپا آپ کی ہے   وہ جا کر ترتے رساتل تک
نر بچے اسکو خوف نہیں   اودیاچل سے استاچل تک
پھر لنکا والے تو کیا ہیں   وہ کون جو اس کو ڈھونڈ پائے!
اقبال آپ کا ایسا ہے   پانی پر پتھر تیرے
جن سے ہو کاریہ جنارون کا   تو اس سے بڑھ کر مان نہیں
یوراج آپ کا دوت بنے   تو کچھ گنتی سے شان نہیں
یہ سب نے سمجھے ظاہر ہوگا   میں نالائق یا لائق ہوں
ہے دینا ناتھ آ گیا ہو   جلدی جانے کا شائق ہوں"
انگد کی سن نکتیاں ۔ ہرش اٹھے رگھوناتھ
سب کچھ بدھی بل دیا ۔ رکھا سر پر ہاتھ
"یوراج ہماری بات سنو   اس کو سیدھے سے سمجھا
کیا اور تمھیں سمجھائیں ہم   تم خود ہی ہو عاقل دانا

کچھ راج نیت کچھ گیان سیکھ   کچھ بل بھی اپنا دکھلانا
یوراج جہاں تک سمجھو ہو   سب رفع دفع کر کے آنا"

انگد جب جانے لگے۔ پُلک رہے آت گات
تبھی وبھیشن نے کہا سُنو میری دو بات

دو ایک سندیش ہمارے بھی   کہہ دینا اس راون سے
جس نے ایک لات لگائی تھی   میرے اُٹھ کے سنگھاسن سے
میں مورکھ اور دیوانہ ہوں   وہ تو سب بات سمجھتا ہے
اب دیکھیں لنکا نگری کی   کس ڈھنگ سے رکھشا کرتا ہے
پر اچھی طرح جتا دینا   اس ابھمانی راون کے لیے
بس رہے گا ایک وبھیشن ہی   سارے کل کے ترپن کے لیے"

مند مند ہنسنے لگے۔ رامچندر رگھورائے
انگد کو کرنے ودا اُٹھا کپیش سمدائے

گانا

جاؤ ببیر۔ جاؤ رن دھیر
رکھشک تیرے رگھوویر۔ دھیر بنا اشنکا پچھاڑ کے
نشنکا ہو انگد دہاڑ کے ۔ تب آ کر جسم کر
سب کر سب کر کام ۔ پائے مراد آشیرباد
تیری وہاں جے ہو جے ۔ کر سمباد چتر گمبھیر
گرج پون گت چند ہیے ۔ بال سون بلبیر
ٹک ٹک نرکھیں پریم سے لکشمن اور رگھوویر
جگ بید ہارے توڑ کے ۔ لنکا دوار کپاٹ
دھنیو نگر بالی تنئے دوار پالیس ڈات

بانکا بل والا متوالا   مستانی چال سے جاتا تھا
البیلا جنگی جھوم جھوم کر   ناہر سا غراتا تھا

ناگاہ پتر ہے راون کے — رستے ہی میں مڈھ بھیڑ ہوئی
تعظیم نہ کی کچھ انگد نے — بس اسی بات پہ چھیڑ ہوئی
پہلے بھکرٹی ٹیڑھی کر کے — اُس نے اس طرح کلام کیے
رستے سے ہمارے ہٹا نہیں — جاتا ہے بنا پرنام کیے
اس سبھتا کا مزہ تجھے — گستاخ ابھی دکھلاؤں گا
میں راج کمار یہاں کا ہوں — بوٹی بوٹی نچواؤں گا
تو کس گھمنڈ میں پھولا ہے — کرتا ہوں تجھے ابھی بے جان
نالائق مرنے سے پہلے — بتلا دے اپنا نام و نشان"

انگد انگارا ہوئے کہا "بس خبردار
دودھ نہ سوکھا ہونٹ کا بنا سپہ سالار

میں جس کا بھیجا آیا ہوں — وہ راجاؤں کا راجہ ہے
رستے سے ہٹیں پرنام کریں — کیا تیرے باپ کا قرضہ ہے
میں اس بالی کا لڑکا ہوں — جو اپنے بل میں یکتا تھا
تو کیا ہے تیرے راون کو — چھ ماس کانکھ میں رکھا تھا
کرتا ہے بیہودہ گوئی، — سری رامچندر کے قاصد سے
نادان ہردے کو تھام دیکھ — اب پڑا ہے پالا انگد سے"

"بلہاری اس شکل کے۔ چپ بے ڈھیٹ غلام
آج مقابل ہو گیا۔ سنا تھا تیرا نام

ہم شہنشاہ کے لڑکے ہیں — تو غلام سے بھی کمتر ہے
ہم شیروں سے بھی بڑھ کر ہیں — تو گیدڑ سے بھی بدتر ہے
کیا دوت تو اُن لڑکوں کا ہے — جو بن واسی ناکارہ ہیں؟
ماں باپ کا جن کے پتہ نہیں — جو باغی اور آوارہ ہیں
جن کی وہ سندر سی ناری — دن رات ہماری قید میں ہے
اُن کا سیوک ہو ارے مورکھ — یہاں آیا کس امید میں ہے؟"

ڈھیں کاٹ کر بات کو۔ بولے بال کمار
"واہ واہ کیا بات ہے! چور کے برخوردار

لے آئے پرائی ناری کو بہروپ بنا کر چوری سے
تعریف تمھاری تو تب تھی لاتے لڑ کر شہ زوری سے
اب سمے ہمارا آتا ہے پھر ہم تم کو دکھلائیں گے
لنکا میں کر کے قتل عام جگدمبا کو لے جائیں گے
ہم اسکے قاصد ہیں جس نے پتھر تیرائے پانی میں
آتے ہی پہلے بتا دی ہے ساری لنکا رجدھانی میں
جس کا ایک چھوٹا سا وانر اکشے کمار کو مار گیا
لنکا میں آگ لگادی اور راون کی شان بگاڑ گیا
اور ہوا تمھاری سوپ نکھا جو بڑی ستی ہیں لنکا میں
بھاگ ہوئیں بات پوچھ گئیں جن کی ستری لکشمی شوبھا ہیں
بولیں سوامی! مجھ داسی کو لے چلو اودھ شانتا کر کے
تب لکشمن لال نے کرودھت ہو بھیجا نکٹی بوچی کر کے"

یوں ہی بات ہی بات میں بہت بڑھ گئی رار
دونوں تھے رن کیسری۔ دونوں راجکمار

انگد نے منہ زوری کر کے اس لڑکے نے منہ کی کھائی
تلوار کھینچ کر تڑپا تھا اور بولا "کیوں شامت آئی؟"
یہ کہہ کر وار پہ وار کئے بیجا کلام دو چار کئے
انگد نے اپنی طاقت سے ہر بار وار بیکار کئے
پھر تھوڑی دیر تک بات ہوئی شہزادوں کی تلواروں سے
بڑھتے بڑھتے جب بات بڑھی تو ہو لی لڑائی گھونسوں سے
پھر تو سب استر شستر چھوٹے اور دونوں میں کشتی ٹھہری
دل کھول پیچ پر پیچ چلے ایسے کھیلے قہری زہری

آخر بلی شالی انگد نے دی کمر توڑ ناکام کیا
چکر دے پتھر پر ڈالا پل بھر میں کام تمام کیا

اب تو لنکا میں ہوا۔ گھر گھر ہا ہا کار
نر ناری ڈرنے لگے۔ بند ہوا بازار

محلوں میں گھروں میں کھیتوں میں ہر ایک جگہ یہ بات چلی
"پھر ایک مرتبہ لنکا میں آیا ہے وہ بجرنگ بلی
اپنے اپنے گھر کو دیکھو ران تو یہ مرگھٹ سمان ہوا
لنکا نگری کے جلنے کا یارو پھر سے سادن ہوا"
یوں ہی سب نشاچر گن انگد کی باتیں کرتے تھے
انگد کی اتنی دھاک بندھی انگد کے نام سے ڈرتے تھے
انگد جس کو بھی دیکھتے تھے وہ سب کے سب سوکھا جاتا تھا
مگر جس سے پوچھا جاتے تھے وہ بن پوچھے بتلاتا تھا
اُس طرف خبرگیروں نے جا راون پر کی یہ خبر عیاں
اِس طرف بہادر یاں سے بس ہوئے سوئے دربار رواں

گانا

چلانا ہر گز کرم تسکاری کو ہار۔ دھائیں دھائیں سائیں سائیں
البیلا اکیلا سورتے کا رنا شیر ببر ہے خونی نظر ہے بلی اور نڈر ہے
قہر ہے۔ زہر ہے۔ تبر ہے۔ شرر ہے۔ ضرر ہے۔ بانکا بکرم بلی ہے
گنی ہے۔ بیٹی ہے۔ دلاور۔ بہادر۔ سخن ور سالار

راون بیٹھا تخت پہ۔ جمع تھا سب دربار
دوار پال آیا تبھی۔ کیا حال اظہار

"اے عالیجاہ اے جہاں پناہ دشمن زیر و ناچار رہیں!
مہاراج کے بول رہیں بالے جم جم جگ جگ جے کار رہیں

اُن دانا تپسی سینا سے — انگد ایک دوانہ آیا ہے
اپنے کو دوت بتاتا ہے — کچھ راج سندیشہ لایا ہے
ہے بدھمان بلوان بھی ہے — کہتا یوں تابعدار سے ہے
جلدی سے جاکر خبر کرو — کچھ سروکار سرکار سے ہے
ہے بکھرا مست ہاتھی کی طرح — مہاراج راج کی ڈیوڑھی میں
بدا آگیا سو تو آنے دو — اس کو دربار شاہی میں"

اتنا کہہ کر مون ہو ، کھڑا رہا دربان
اُسی سمے کہنے لگا ۔ ہاتھ چھوڑ دیوان

"مہاراج وہی دوانہ ہوگا — جو بھی حال میں آیا ہے
دوتوں نے جس کا ذکر کیا — گھر گھر جس کا بھے چھایا ہے
نِیدر زبردست وہ منھ زور ہے وہ — اور ہے مستقل ارادے کا
آیا ہے وہ لنک کپاٹ توڑ — اور قاتل ہے شہزادے کا
اس لیے ہماری رائے ہے یہ — بندھوا کر قید کرا دیجے
کل پرات کال چوراہے پر — سولی اس کو دلوا دیجے"

منتری کا پرستاؤ سن ۔ ہوا دشانن لال
تڑپا شاہی تخت پر ۔ بولا آنکھ نکال

"دیوان! ہوا ہے دیوانا — پرستاؤ یہ بھرشٹ وچار کا ہے
وہ دوانہ نہیں ہے ناہر ہے — جو قاتل راجکمار کا ہے
ہے اُچت کریں سواگت اس کا — آدر سے اسے بلا لیویں
اس یودھا کو چترائی سے — ہم اپنی اور ملا لیویں
اب رہی بات شہزادے کی — اس کی مجھ کو کچھ فکر نہیں
وہ بدنامی کا ٹیکہ تھا — تھا سچا میرا پتر نہیں
وانر سے لڑ کر کھیل گیا — کایر تھا اور نالائق تھا
اچھا ہی ہوا جو مارا گیا — ایسے گیدڑ کا سوگ ہی کیا

بدھ راج دوت کا نوچیت ہے — اس لیے [illegible]
دربار میں مت آنے دو — ہر طرح بات یہی ٹھیک ہے یہ"

آگیا دن مہاراج جسنے ، ہو حاضر دربار
دوار پال نے جا کہا ۔ آئے بالی کمار
راون بولا "کون تو ؟ کیا ہے تیرا نام ؟
آیا ہے کس جگہ سے ؟ کیا ہے مجھ سے کام ؟"

انگد بولے" ہے مہاراج میں — دوت رام رگھو راج کا ہوں
یوراج ہوں وانر دیشوں کا — اور بالک بال راج کا ہوں
مہاراج ، بال میں اور تم میں — تھا سچا پیار دوستانہ
کچھ تم کو اچیت منتر نا دوں — اسلئے ہوا میرا آنا"

راون بولا " میں تیرے سمجھا نہیں کلام
یاد مجھے آتا نہیں ۔ کون بال اور رام"

انگد بولے" ہاں یاد نہ ہو — اس سمے آپ کو موہ چھا تھی
جس سمے بال کی کانکھ میں تھے — اتینت اچیت اوستھا تھی
اس لیے چھپا کرتا ہوں میں — وہ سب گھٹنا تھی غفلت کی
اس میں مجھ کو آشچریہ نہیں — یہ ایک بات ہے حیرت کی
بھگنی شری شوپ نکھا جی کو — گھر میں تم نت یہ دیکھتے ہو !
اسلیے اچھا تو یہ ہے — شری رام کو کیسے بھولتے ہو !
اب جان گئے شری رام کو تم — یدنہیں تو کچھ پہیلی کہہ دوں
لیجاؤں خیال جنک پور میں — اور کتھا سویمبر کی کہہ دوں
شری رام راج راجیشور ہیں — یہ شو تم ہیں سکھ دایک ہیں
وانر تو کوئی چیز نہیں — سُر نر مُن جن کے پالک ہیں
اب تم کو مکھیہ یہ لو جن میں — سب صاف صاف بتلاتا ہوں
انگد وانر ہے نام میرا — شری رام کا بھیجا آتا ہوں

گیانا

"سنیئے مہاراج ۔ یہ ہے عرض ہماری
تم جیسے کے گیانی ہو، تم کو سب سجھائی ہو
سوچئے لنکا کا تاج ۔ یہ ہے عرض ہماری
جب تپ تم خوب کیے ہیں، وردان انیک لیے ہیں
رکھیے یہ ہوتانی جیجان ۔ یہ ہے عرض ہماری
کیوں اہنکار میں آئے سیتا جی کو ہر لائے
نہیں یہ اچھے کاج یہ ہے عرض ہماری
اسلئے سندھی کرئیے اب سیتا کو دے ملئے اب
چھما کردیں رگھوراج یہ ہے عرض ہماری
کہتے رادھے شیام ہے اور سمجھو من کا بیان
راج ہوتا اج یہ ہے عرض ہماری"

برا لگا مہاراج کو ۔ انگد کا وہ اخیان
آنکھ بدل کر کہا " لیں ہوں سوائے گیان

انگد کیا تو ہی انگد ہے؟ کیا تو ہی بالی کا بالک ہے؟
کیا تو ہی بانس کی پالک ہے؟ کیا تو ہی پتا کا گھالک ہے؟
یہ تیرا اگر بھوشن ہوتا تو ہوتا آج اکاج نہیں
تیسی کا دودت کہانے میں آتی ہے تجھ کو لاج نہیں؟
جو گھاتی تیرے باپ کا ہے افسوس تو اس کا داس ہوا
اور شتر جو تیرے باپ کا ہے اس کا تجھے نہ پاس ہوا
اس سے تو تو میرا ہوتا یا میری اور ملا ہوتا
تو دیکھ پرتاپ جہان میرا تیرا اپنا کمل کھلا ہوتا
اب بھی تو مجھ سے مل جائے تو تیری شبھ گت ہو جائے
اس بڑے راج کا لنکا کا کل سے سیناپت ہو جائے"

انگد نے جب یہ سنا بھید بھرا کو وچار
بولے کیا مہاراج کو سیناپت درکار؟

میں یہ سیوا کرتا پر تو — مجھ میں اتنی یوگیتا کہاں؟
میں ہوں تمہارا سیناپتی — یہ بدھی اور وگیتا کہاں؟
سیناپتی کی جو ضرورت ہو — تو راما دل میں فاضل ہیں
دو چار نہیں سینکڑوں وہاں — سیناپتی بننے قابل ہیں
پر شاید ہی سوئیکار کرے — کوئی اس میلے گہنے کو
ناریاں چرائی جائیں جہاں — ایسے مقام پر رہنے کو
البتہ ایک وبھیشن تو — اس سیوا کو آ سکتا ہے
سیتا ہی کیا تم چاہو تو — وہ راج بھی چلا سکتا ہے
ورنہ اس کا سندیش ہے یہ — اس لنکا پتی راون کے لیے
ساری لنکا میں ایک وہی — رہ جائے گا ترپن کے لیے
اس لیے تیاگ کر بیر بھاؤ — اچھل اپنا درپن کر دیے
رگھوراج سے کر سندھی با ادر — سیتا ان کے ارپن کر دیے"

سن کاٹ کرتی ہوئی انگد کی تقریر
تب راون کہنے لگا ہو کر کچھ گمبھیر

"اچھا یہ سندھی چاہتے ہیں — سوئیکار مجھے ان شرطوں پر
پہلے دیں بھیج وبھیشن کو — سر دھرے وہ میرے چرنوں پر
پھر توڑیں سیت سمندر کا — دیں مجھ کو نذر سلامی میں
پھر بندر ان کے ہاتھ باندھ کر — دلوائیں میری غلامی میں
پھر دانتوں میں تنکا دبائے — شرناگت ہوں ان بانوں کی
کر جوڑیں میرے رام لچھمن — اور بھکشا مانگیں پرانوں کی"

سنتے ہی اس بات کے انگد گئے رسائے
رہے مون کچھ دیر پھر بولے کرودھ بڑھائے

بس یہ ہی یا کچھ اور بھی ہیں؟ — یہ تو شرطیں معمولی ہیں!
میں جا کر ان سے کہہ دوں گا — ساری باتیں معمولی ہیں!
جن ہاتھوں نے پل باندھا ہے — وہ اُسے توڑ بھی ڈالیں گے
اور مال بھبیشن جی آپ کا ہے — ہم اس کو یہاں بٹھا دیں گے
جتنی ہانیاں ہوئیں ابتک — ان سب کو تو ہم بھر دیں گے
یہ ایک ہوئی ہے مہا ہان — وہ کیسے پوری کر دیں گے!
جب جب تم گھر میں جاؤ گے — تب تب نظروں میں آئیگی
شری سوپ نکھا کی کٹی ناک — کس پرکار جوڑی جائے گی؟"

راون اب گرجا کہا " ارے ڈھیٹ ہنومان
لنکا پتی سے رن کرے ، ایسا جگ میں کون؟

سوامی تیرا نا قابل ہے — پھر ناری کا دکھ سہتا ہے
اُس کے دُکھ سے بھائی اُس کا — سب سمے دکھی ہی رہتا ہے
وانر سب سولی کا جیسر ہیں — تم اور سگریو ندی کے پیڑ
جس یودھا پہ ہے اگر و تجھیں — وہ جاموونت بھی ہوا ادھیڑ
نل نیل شلبھ کا کاریہ کریں — سیکھے نہ یدھ میں آنا وہ
اور بھائی ہمارا گیدڑ ہے — کیا جانے کھڑگ اٹھانا وہ
کچھ ہے تو ایک وہی بچہ ہے — جو آکر لنکا جلا گیا
افسوس! توڑ کر ٹیلی کو — دھوکے سے پکشی چلا گیا"
انگد بولے "میں اچھا کہنا — کیا تم نے مجھ کو سنا دیا
کیا اُس چھوٹے سے وانر نے — سچ مچ لنکا کو جلا دیا
اس میں تو بل کا نام نہیں — وہ تو جاسوسی کرتا ہے
بس بھاگ دوڑ میں اوّل ہے — اور خوب راستہ چلتا ہے
سگریو نے چلتے سمے اسے — یہ چار کام بتلائے تھے
آگئی یاد اُس سمے مجھے — جو اُس کو حکم لگائے تھے

پہلے جاتے ہی لنکا میں شری سیتا جی کی سُدھ لینا
دوسرے توڑ کر لنکا کو ساگر میں ڈبائے بہا دینا
تیسرے جانکی ماتا کو سری رگھو نیدن کے ڈھنگ لانا
پھر چوتھے باندھ کے راون کو ساتھ ہی ساتھ لیتے آنا
اصلیت آج معلوم ہوئی کچھ کام نہ وہ کر پایا ہے
اس نے وہاں پہنچا ہی نہیں شاید منھ بھی نہ دکھایا ہے
کچھ پتہ نہیں ہے کہاں گیا رہ گیا کہاں کس استھل میں
جو تمھیں کھٹکتا ہے راجن وہ ہے ہی نہیں راما دل میں"
انگد کی یہ بات سُن کانپی سبھا تمام
کہے کہیں پورے کرے۔ یہ ہی نہ چاروں کام
گھی پڑتے ہی جس طرح۔ پاوک ہوئے وشال
راون اُسی پرکار سے۔ بھبک اُٹھا تت کال
بولا "تجھ کو یہ خبر نہیں میں آفت کا پرکالہ ہوں
جس سے وگپال دہلتے ہیں وہ مست اور متوالا ہوں
میری ان بڑی بھجاؤں نے کیلاش پہاڑ اٹھایا ہے
دانو یم۔ اندر۔ کوبیر۔ ورن ان بانوں سے تھرایا ہے
سورج بھی میری بھرکٹی پہ پورب پچھم جاتا ہے
اور پون دیو بھی مرضی پہ سرداتا اور گرماتا ہے
مجھ سا پنڈت مجھ سا یودھا سنسار میں اور نہ دوجا ہے
اپنے شیشوں کو کاٹ کاٹ شنکر کو میں نے پوجا ہے"
انگد بولے دھنیہ ہے جادو گر مہاراج
سویم بڑائی مارتے تمھیں نہ آئی لاج
جو کرنی کرنے والے ہیں وہ کرتے ہیں کہتے ہیں نہیں
یہ مثل آپ بھی جانتے ہیں۔ جو گرجے ہیں برسے ہیں نہیں

شری مان کبھی پاتال گئے — شری بل راجا کو جیتنے کو
کچھ چھوٹے چھوٹے بچوں نے — میٹا تھا سب یودھا پن کو
جب گھڑ شالہ میں باندھا تھا — اور اچھی طرح ستایا تھا
تب دیا آ گئی تھی بل کو — اور جب آ کر تمھیں چھڑایا تھا
اس روز سمبھر یا ہو جی نے — سب شان کرکری کر دی تھی
کچھ یاد ہے سیتا سویمبر میں — جب دشمن نے عزت لے لی تھی
تم کیسے ہو شیش کاٹ — شو جی کی بھینٹ چڑھائے ہیں
جادوگر سب سر کاٹیں — پر یودھا نہیں کہلائے ہیں
تم بار بار یہ کہتے ہو — میں بڑا ہی اور کرودھی ہوں
میں بلہاری، یہ بھی تو کہو — شری بال کی کانکھ کا قیدی ہوں

گانا

ایسی بات بنانے والے۔ ہم نے لاکھوں دیکھے بھالے
رشیوں کو ستانیوالے۔ اور نیائی کہلانے والے
پرناری چرانے والے اور گورو دکھانے والے
جس کو سادھارن سمجھا ہے۔ جیسی بالک مانا ہے
وہ ہی بالک کال ہے تیرا کیا جانا کیا جانا ہے
اب بھی بچنے کا موقع ہے ورنہ پورا اندیشہ ہے
گزرا وقت کہاں ملتا ہے۔ مرنے کا دن آپہنچا ہے
ہاتھی مینڈک کو مارے تو۔ اسکی کچھ توصیف نہیں ہے
گھوڑا چیونٹی کو مارے تو اس کی کچھ تعریف نہیں ہے
اسی لیے ان کو کچھ غم ہے تجھے مارتے چھوٹا پن ہے
لیکن تیرے ڈر کا دن ہے۔ رگھوبنشی کا کرودھ کٹھن ہے
سونے والے جاگ! آلس پن کو جلدی تیاگ
تج یہ مغروری کا راگ طبیعت میں لے آ انراگ
تجھ کو آوازیں دیتے ہیں تیرے ہتو جگانے والے ایسے...؟

راون بولا "اب نہ کر۔ زیادہ کچھ بکواد
تپسی کا تو دوت ہے ۔ یا میرا استاد؟

تو اپنی پدوی پہ ہی رہ۔ ادھکار نہ برابر بڑھانے کا
بکوادی تیرا کام نہیں منھ زوری کر سمجھانے کا
وہ دونوں آپ نپٹ لیں گے جن میں ٹھن رہی لڑائی ہے
تو ویرتھ منھ لگے جاتا ہے اور ناحق بات بڑھاتا ہے"

انگد بولے "ٹھیک ہے۔ کنتو سنو سرکار
یہ آوشیک بات ہے نہیں ویرتھ کی رار

یہ دونوں اور سندھی ہو گی سینک بلدان نہیں ہوں گے
سب اور شانتی کا راج رہے جھگڑے نقصان نہیں ہوں گے
پر رن چنڈی یہ جیت اٹھی تو پرتھوی تھرتھر سے ہوگی
جے یا کہ پراجے جس کی ہوگی پھیلے تو مہا پرلے ہوگا
جس سے ارا جکتا ہوگی تب آپس میں ٹھن جائے گی
یہ ہری بھری لنکا نگری شمشان بھوم ہو جائے گی
بچے بچی لاوارث ہوں گے عورتیں رانڈ ہو جائیں گی
لاکھوں پتروں کی مائیں ماتم کہرام مچائیں گی

ایک بات ہے اور بھی ہے وہ بھی وچار
ذرا اسے بھی دھیان دھر سن لیجئے سرکار

جب تلک درشن راجہ کی یہ سندر مورت جی رہی ہے
تب تلک بال راجہ کی بھی سرو تر کیرتی زندہ رہی ہے
اوقات آپ کے درشن کر سمرن یہ ہو آتا ہے
جو رہا بالی کی کاکھ میں یہ وہ ہی راون راجا ہے
یہ پراکرمی راون نریش جس روز یہاں سے جائے گا۔
یش میرے پتا بالی کا بھی اس روز یہاں سے جائے گا۔

اس نے جیو اور خوب جیو — تم بالی راج کے مارک ہو
اور جینے کا ہے تین یہی — شری رام گھوبندر کے سیوک ہو"

اب تو راون گرج کر۔ بولا "تج یہ گھات
چھوٹے منہ سے کہہ رہا بہت بڑی بات

جو کایر اور ڈرپوک ہیں — وہ جیبھ کے پاپڑ بیلتے ہیں
سچے دلیر مرد میداں — سر دے کے مرنے کھیلتے ہیں
میں وہ زہری ناگن والا ہوں — جس کے کاٹے کی دوا نہیں
تو دوت ہے اس سے سمجھا ہیں — میں دے سکتا تجھ کو سزا نہیں
پر اب میں نے پہچان لیا — ان باتوں کا بدلہ لوں گا
جب سمجھا کے تو باہر ہو گا — تب تجھ کو مروا ڈالوں گا"

انگد بولے "ہو چکا۔ شری رام کا آدیش
تو جی کا جی کھول کر۔ کہہ دوں سب سندیش

او بیوقوف، او دیوانے — کس گھمنڈ میں تو بھولا ہے
دنیا میں نہ ہے اس پرکار — جل پر جس طرح ببولا ہے
تو اپنی اس شیخی میں ہے — دنیا کو میں نے جیتا ہے
اس مسئلہ کو جانتا نہیں — غنی تھوڑے دن جیتا ہے
جب دن مرنے کے آتے ہیں — اور آیو ختم رہ جاتی ہے
تب بدھ نشٹ الٹی ہو گئے — مد کے جل میں بہہ جاتی ہے
پاپوں نے اندھا کیا تجھے — انتم دن آنے والا ہے
دو چار روز میں راون تو — دنیا سے جانے والا ہے
مہاراج بالی سے مل کر کے — سب میری اسل سنا دینا
سگر لوک کے دھرماچاریوں کی — سب ان کو بات بتا دینا
لنکا کا راج بھبھیشن کو — چلتے ہاتھوں دیتے جاؤ
شری کمبھ کرن شری میگھناد کو — ساتھ ساتھ لیتے جاؤ

نرتنے کر نرتکیوں سے ۔ لنکا کے ناتھ
کون کون نہ ہوئیں گی ستی تمہارے ساتھ"
سنتے ہی ہو گئے ۔ راون زبر آگ
بولے بکواد نہ کر ۔ یہ بکوادیں تیاگ
جس کے بل پر تو نے مجھکو   یہ تیکھی تیکھی بات کہیں
اس تپسی میں سب بچے میں   بل بدھ مان اور گیان نہیں
گن ہین باپ نے جب جانا   تب دیش نکالا دیا اُسے
روتا ہے نارد رہ میں وہ   اس دکھ نے مردہ کیا اُسے
میرے رپو ہیں مہا بلی   اور بلشٹا تم کہلاتے ہیں
ایسے ایسے بچوں کا تو   ایک ہی گراس کر جاتے ہیں"
جب رگھوور کی شان میں ۔ بولا یوں وشہال
انگد تت چھن ہو گئے ۔ کرودھ پورن وکرال
جو سیوک اپنے کانوں سے   سوامی کی نندا سنتا ہے
اس کو گئو ہتیا کا بھاری   اپرادھ وہیں پر لگتا ہے
یہ سوچ کے انگد تڑک اُٹھے   گرجے ترجے اور للکارے
لٹکا کے دونوں ہاتھ وہیں   پرتھوی پر دھم سے دے مارے
پرتھوی تتکشن ڈگمگا اٹھی   ہل گیا کلیجہ نشیچر کا
دربار میں دھرتی کمپ ہوا   اڑ گیا رنگ دشکندھر کا
وہ چکر راون کو آیا   گدی سے آیا پرتھوی پر
ہاتھوں سے انھیں اٹھاتا تھا   جو مکٹ گرے تھے دھرتی پر
چھ تو راون نے اٹھا لیے   اور جھٹ پٹ سر پر ٹیک لیے
پر چار اٹھا کر انگد نے   شری راما دل کو پھینک دیے
مکٹوں پر وانروں کی جس دم پڑی نگاہ
بولے "تارے اُڑتے دن میں دیکھے واہ

یہ تارے ہیں یا گھوائے — یا بجلی ہیں یا وجیر ہیں یہ؟
یا ہیں کوئی بیماری ہے — یا دشکند صر کے شستر ہیں یہ؟"
تب ہنس کر بولے انگند — "ہیں مغستر نہ وجر نہ شر ہیں یہ
ہوتا ہے جس دوت الپ — راون کے مکٹ سگھر ہیں یہ"
یہ سنکر دھائے ہنومان — چاروں کو گہہ کر لے آئے
وہ تین جٹت راجسی مکٹ — شری رامچندر کو دکھلائے
بولے" انگد کے جاتے ہی — راون کے پاس نہ رہ پائے
یہ سام دام اور دنڈ بھید — مہاراج کی آج شرن آئے"

وہاں بگڑ راون اٹھا بولا یوں للکار
"یودھاؤ جلدی اٹھو ہو جاؤ تیار

پکڑو اس ڈھیٹ وانر کو — زنجیریں باندھنے کو لاؤ
لوہے کی بیڑیں گرم کر کے — اس کے شریر پر لگواؤ
کھیا بلوان ادھر آؤ — سب میرا حکم بجالاؤ
جاؤ رام دل میں جاؤ — بندروں بھلوؤں کو کھا جاؤ
ان بن باسی دو لڑکوں کو — بس میرے پاس باندھ لاؤ
یہ کام ذرا جو مشکل ہو — تو بیٹا! مگھناد تم جاؤ"

جب راون کی یوں سنی جلی بھنی تقریر
بولے میگھ سے گرج کر بولے انگد بیر

او چھوٹے پاری چور مورکھ — کیا تجھے سرسام ہوا؟
کوئی اور حکیم بلالاؤں — جو اب تک نہیں آرام ہوا؟
اپنی آنکھوں بل دیکھ لیا — شری رامچندر کے قاصد کا؟
جن کے سیوک میں یہ ہمت ہے وہ سوامی ہے کتنی ضد کا؟
لنکا ایک ورکش ہے گولڑکا — پھل پھول ہیں نیچر بستے ہیں
بانر تو یہی کرتے ہیں — پھل کھا کر پیڑ توڑتے ہیں

جس گھر میں سر کا نام نہیں وہ اُجاڑ ہو وے لوٹ پڑے
جس رسنا نے اس کو نہ بھجا وہ رسنا کھے ٹوٹ پڑے"

راون بولا" ہو چکا بس سارا سمباد
اب جو تو نے کچھ کہا تو ہو جائے وشاد

ساگر کو ایسی غرض ہے کیا تالاب سے جا کر میل کرے
سورج کی شان کہاں ہے یہ جو ایک دیئے سے کھیل کرے
تپسی دونوں داودسے ہیں میرا ہر نشچر ہاتھی ہے
کیوں اجان کی سی بات کرے جانکی جان کی ساتھی ہے"

انگد نے جب پھر سنا ایسا وارتالاپ
گرج ترج کہنے لگے راون چھوڑ پرلاپ

انجان، اجان کی جان کہیہ اب جان کی جان کی بھائی ہے
دے جانکی، جان کی خیر ہی تب نہیں جانکی جان کی پیاسی ہے
تو ابلا کو کلپائے گا تو کبھی نہیں کل پائے گا
ظلمی ان ظلموں کا بدلا یہ آج نہیں کل پائے گا
نشچروں کے گن تو گاتا ہے یہ تیری شیخی ہے چھل ہے
اچھا لیتا ہوں پرکشا میں دیکھوں ان میں کتنا بل ہے"
یہ کہکر دھیان شکتی کا دھر انگد جی پاؤں جماتے ہیں
یوراج شکتی کا ادا ہرن دشکندھر کو دکھلاتے ہیں
چھن بھر میں پاؤں پہاڑ ہوا جم گیا زمیں کی صورت ہو
تب گرج کے انگد بول اٹھے "وہ آئے جس میں طاقت ہو
یہ پاؤں میرا پرتھوی سے یدہ تل بھر بھی کوئی ٹار گیا
تو رامچندر پھر جائیں گے میں سیتا جی کو ہار گیا"

اب تو ہلچل ہو گئی۔ اٹھے سبھی سردار
جھٹ سے پکڑا پیر کو۔ زور کیا بہو بار

کھٹ کے تڑ کے لپکے لچکے — ہل مل کے پگ کو موڑتے تھے
ہنس کے ڈھنس کے کھنچے سمٹے — رس کے دش ہو نس ٹوٹتے تھے
آخر سب تھک لاچار ہوئے — اور اندر جیت بھی گھٹا وہاں
پرتھوی کو ہلا چلا یا آیا — پر پاؤں نہ تل بھر ہٹا وہاں
اُس سمے دشانن سوئم اٹھا — اور اپنا ہاتھ بڑھایا جب
جب راون کو بڑھتے دیکھا — انگد نے پاؤں ہٹایا تب
بولے ہٹ دوت کے پاؤں نہ پڑ — کیوں اپنی شان گھٹاتا ہے؟
کیوں نہیں پکڑتا رام چرن — اُس میں لجا کیوں کھاتا ہے؟
کیوں میرے پیروں پڑتا ہے — میں نہیں چھما کر سکتا ہوں
میں تو سیوک ہوں قاصد ہوں — کیسے رکشا کر سکتا ہوں؟"

انگد کی یہ بکت سُن راون ہوا اداس
جیتے جی ہی مر گیا۔ گرا تخت کے پاس

بیتاب، بکل، بیاکل، بکل بچین — بلی بے ہوش ہوا
لجا کے جل میں ڈوب گیا — پانی پانی سب جوش ہوا
انگد بولے ہیں ہوا ہے کیا؟ — طبیعت روکو دل صاف کرو
میں پتر تمہارے متر کا ہوں — مہاراجہ مجھے معاف کرو
رے جاؤ کوئی شیگھر جاؤ — کچھ عطر وغیرہ لے آؤ
راجہ پر پریت سوار ہوا — جلدی کوئی سیانا بلوا دو"

انگد کا یہ ہاسیہ سن جلا جل گیا اور
آنکھ بدل کر پھر کہا " انگد سن باغور

جا چلا جا اور بھاگ جا تو — انیتھا بُرا پھل پائے گا
میں اب تلوار چلاؤں گا — یہ اور تو زباں چلائے گا
جا تپسی بچوں سے کہہ دے — تیار ہوں میں لڑنے کے لیے
وہ اُلٹے پیروں گھر جائیں — کیوں آئے ہیں مرنے کیلئے؟

انگد بولے: "دھنیہ ہے۔ ہے جواب معقول
مہاراج کی زبان سے برس رہے ہیں پھول

شری مہاراج ناراض نہ ہوں — میں رنما دل کو جاتا ہوں
انتم پرارتھنا اور بھی ہے — چلتے چلتے سمجھاتا ہوں
یہ رگھورائی سے میں ہوا — تو جیتے جی ہی تروگے تم
مہاراج نہیں، تو دنیا میں — بے آئی موت مروگے تم
جس شریر پہ ہے گرو تمہیں — وہ ایک روز چھٹ جائے گا
بس انت بسنت کا آتے ہی — اڑیان تیرا لٹ جائے گا
جو مٹی ہے مٹی ہی ہو — بتلاؤ وہ مورت کیسی؟
جو ایک رنگ میں رہے نہیں — اس کی رنگت رنگت کیسی؟
جو جیون سراسر جھوٹی ہے — اس میں انوراگ بڑھانا کیا؟
جل جائے گر پشم میں جو برا — اس کو جل سے سینچوانا کیا؟
ہے استھائی ساتھ نہیں جس کا — اس کو کچھ کال سندیہ ہی کیا!
جن پشپوں کو مرجھانا ہے — ان کی وہ مست سگندھ ہی کیا!
ہے خاک کا پتلا خاکسار — اور خاک ہی میں ملجاتا ہے
پھر خاک میں پتہ لگاؤ تو — ملتا کیا خاک ٹھکانا ہے
اسلیے اٹھو نیکی کے لیے — لعنت دو حسن پرستی کو
ہے مارگ مکت کا یہی صاف — پہچانو اپنی ہستی کو
جس قدر بڑھاؤ ترشنا کو — یہ ڈائن بڑھتی اتنا ہے
ناگن کو جتنا دودھ ملے — وہ زہر اگلتی اتنا ہے
اس لیے چھوڑ کر راج لوبھ — آنند دھام میں آراون
سچا آرام چاہتا ہو تو — رام نام میں آراون
جو ان داتا کو بھول گیا — دنیا میں نمک حرام وہی
انجام جانتا ہے سب کچھ — پھر بھی ہاتھوں میں جام وہی

یہ مال و ملک و دولت دنیا　　جائیں گے تیرے ساتھ نہیں
ہے یہی وقت گر نکل گیا تو　　پھر آئے گا ہاتھ نہیں
دنیا میں جو سوتے ہیں انھیں　　ہم "رادھے شیام" جگائیں گے
تو مان چاہے مت مان مورکھ　　ہم تو تجھ کو سمجھائیں گے

گانا

کیسو بیٹھو ہے آلس میں تو پیے رام کو نام جائے
بھور بھیو مل منھ دھویو دن چڑھتے ہی اندر ہوئیو
باتن باتن سب دن کھوئیو۔ سانجھ بھئی پلکا پر سوئیو
سووت سووت عمر گذر گئی۔ کال شیش منڈرائے کیسو......
لکھ چوراسی میں بھرمائی۔ بڑے بھاگ نر دیہہ یہ پائی
اب کی چوک نہ جانا بھائی۔ لٹنے پاوے نہیں کمائی
رادھے شیام سے پھیر ایسا۔ بار بار نہیں آئے کیسو
اسی طرح اپدیش یہ دے کر بار مبارہ
سدھیا جب ہونے لگی لوٹے بال کمارہ
راون بھی مخلوں گیا۔ ہوا ہنومنت اداس
انگد ہرشاتے ہوئے۔ آئے پربھو کے پاس

یوراج کے وہاں پہنچتے ہی　　رگھوراج اٹھے سنمان کیا
تب انھوں نے آدی سے انت تلک　　سارا سمباد بکھان کیا
پھر ان لکشوں کی کتھا چلی　　گھنٹوں تک وہ ہی چھنی رہی
پھر ادھر راتر تک انگد کو　　گھیرے بانر منڈلی رہی
تب جامونت بولے انگد!　　اب ذرا دیر جا کر سو لو
تم بھی اب "رادھے شیام" اٹھو　　شری رامچندر کی جے بولو

سماپت

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں نے میں بک سیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱۰ یا ۲۰ یا ۳۰ میں بیچ کر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر گاہک کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔

گراہک کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام دستخط" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہے۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں۔ انھیں پہچان لیجئے

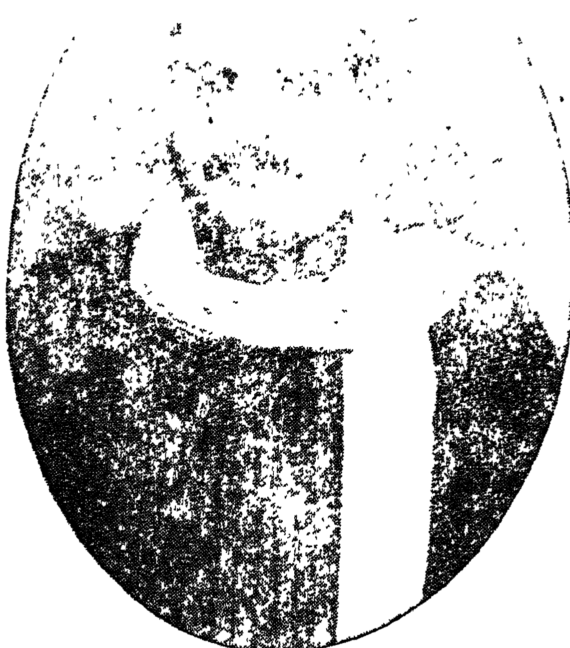
राधेश्याम कथावाचक

نیاز کیش :- مینیجر

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

میگھناد کا شکتی پریوگ

رام کتھا نمبر ۱۷



لیکھک

نیپال سرکار سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت
کیرتن ۔ کلانِدھی ۔ کاویہ کلا بھوشن ۔ کوی رتن وغیرہ

پرکاشک : شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا
لنکا کانڈ

سروادھکار پرکاشک کے آدھین ہیں

میگھناد کا شکتی پریوگ

لیکھک
نیپال سرکار سے کتھا واچسپتی کی پدوی پراپت
کیرتن کلانِدھی - کوی رتن - کاویہ کلا بھوشن -
پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

اردو میں چوتھی مرتبہ ... ۱۰۰۰ جلد ۱۹۶۲ء قیمت ۳۷ نئے پیسے
پرکاشک
شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

۲

شری

پرارتھنا

پکارا جس نے سُنی اُس کی ہی بجرنگ بلی
ہو اپنی بات کے ایسے دھنی بجرنگ بلی
کپیش کیش۔ سبھوں نے یہ کئی بار کہا
"تمھیں نے دی ہے ہمیں زندگی بجرنگ بلی"
پڑے تھے پران لکھن لال کے جب سنکٹ میں
تمھیں تو لائے تھے سنجیونی بجرنگ بلی
سیا کو اور بھرت کو تمھیں نے رکھا تھا
جب اُن کے پران پہ آ کے پڑی بجرنگ بلی
کہا تھا ایک سمے جانکی جیون نے بھی
"تمھارے آج سے ہم ہیں رنی بجرنگ بلی"
تمھارے آسرے نربھے تمہارا داسے شیام"
تمہارے ہاتھ میں جے ہے جئی بجرنگ بلی"



انگد دوارا جب سنا ۔ لنکا کا سب حال
بول اٹھے سگریو سے ۔ سیتا پتی۔ تتکال

مجبور ہے اب یہ رگھو بنشی ۔ رگھو کل کا بانا رکھنا ہے
بدمت ہوا جو لنکا پتی ۔ اس کا پھل اسکو چکھنا ہے
پڑتا ہے فرق ستوگن میں ۔ خونوں کی ندیاں بہنے سے
پر آتی ہے کایرتا بھی ۔ خاموش سراسر رہنے سے
اسروں کا رکت اچھلتا ہے ۔ نیچے کی جانب آنے کو
کشتری کی بھجا پھڑکتی ہے ۔ پرتھوی کا بھار ہٹانے کو
پاپیوں کی بھومی رودھر دوارا ۔ جب خوب سینچ دی جاتی ہے
تب شانتی سرشٹی لیکر دنیا ۔ اپنا سوندریہ دکھاتی ہے
پرورتن شیل جگت ہے جب ۔ تو پرورتن ہونا ہی ہے
رگھو اب روک نہیں سکتا ۔ لنکا میں رن ہونا ہی ہے
اس آریہ دیش کی سیتا ہر ۔ لنکا پتی چین نہ پائے گا
کشکندھا کا یہ کپ دل ہی ۔ لنکا کی اینٹ ہلائے گا
اس لیے نیائے کے ناتے سے ۔ اس آریہ دیش کے ناتے سے
اپنے اودیش کے ناتے سے ۔ میرے آدیش کے ناتے سے
کہکر کے ہر ہر مہا دیو ۔ آگے کو بڑھ جاؤ ویرو
شنکا ہٹائے۔ ڈنکا بجائے ۔ لنکا پہ چڑھ جاؤ ویرو

گانا

جو دھرم پہ درڑھ ہے — جس کا سچا ہردے ہے
کہتے ہیں وید اور شاستر — اسی کی سدا جے ہے
جس نے اپنے کرتویہ پہ — رن ٹھانا ہے
جس نے پرکا بندھن کا — پہنا بانا ہے
جس نے سوجات کا — مول تو جانا ہے
جس نے سودیش کا — گورو پہچانا ہے
جو سودیش پریم کے کارن — دیوانا ہے
جو آن پہ مرمٹنے کو — مردانا ہے
وہ ہی سچا رن بانکرا — اور نر سے بھلا ہے
کہتے ہیں وید اور شاستر — اسی کی جے ہے

آ گیا سن کپ راج نے — یوتھپ سے لئے پکار
چاروں بھاگوں میں کیا — وانر کٹک تیار
دھائے لنکا کی طرف — کپ سب کہہ "جے رام"
چاروں دواروں پہ چھڑا — پربل پہ لے سنگرام
پشچم پھاٹک پہ ڈٹے — انگد اور ہنومنت
بھبھیشن پادیہ ہار کر — توڑا دوار ترنت
اب تو شیش سب — آئی کر کے زور
ورشا میں جیسے گھریں — گھمنڈ گھمنڈ گھن گھور
آندھی کی نائیں بڑھے — وانر بھی تتکال
ایک ایک سے بھڑ گئے — کر کلکار کرال
دف۔ ڈھول اور سنکھوں کے سُر — دھرتی دہلائے دیتے تھے
بلوانوں کے گرجن ترجن — آکاش ہلائے دیتے تھے
جھن جھن، دھونیوں سے ایک اور — کھڑگادک شستر اچھلتے تھے
دوسری اور "کھٹ کھٹ" شر سے — گرگھنڈ مسٹکے چلتے تھے

جب اور دوارِ بھی ٹوٹے تو
ریپو سینا روش سمیت اُٹھی
ہو گئی شکتی سے رن چنڈی
سنگرام کھیت میں جیت اُٹھی
رن رنگ استھل میں متوالے
رجنیچر کیشش ناچ اُٹھے
لاشوں پہ لاشیں لوٹ اُٹھیں
ششیشوں پر شیش ناچ اُٹھے
آشا سے ادھک لڑے وانر
اُن رجنیچر بلونتوں سے
ششتروں کی دھاریں ہار گئیں
مشٹکوں، ناکھوں اور دنتوں سے
کٹ کٹ کر جب نسچر سینا
اُس کال سمر میں مرتی تھی
انیائے نیائے کا تب بُرنے
پرتھوی کی لالی کرتی تھی
چھوٹے چھوٹے ونروں دوارا
ہو گئی پراجئے کھل دل کی
جگ نے ادھرم کی چھاتی پر
اولوکی جیت دھرم بل کی

کئی روز وجئی رہا کپ دل پورن پرکار
تب اسروں سے لنک پتی۔ بولا یوں للکار

"دھکار" تمہارے ششتروں پر
لمبے چوڑے آکاروں پر
جو دس دس بیس بیس وانر
کر جائیں کام ہزاروں پر
آرام پسند و آلسو۔ کیوں
دودھ لجاتے ہو اپنا
لنکا ودیشیوں کو دے کر
استتو مٹاتے ہو اپنا
جی جان لڑا کر رکھنا ہے
اس جنم بھوم کی عزت کو
مجھ سے بھی بڑھ چڑھ سمجھو
لنکا نگری کی عظمت کو
تم وہ ہو جن سے دنیا کو
اس وشکندھر نے جیتا ہے
تم وہ ہو یہ لنکا دھیشور
جن کی طاقت سے جیتا ہے
جس کا راجہ ہو سورگ جیت
کیلاش اٹھانے والا ہو
جس کے نرپ نے بندی گرہ میں
یم سی طاقت کو ڈالا ہو
اس کی رعیت اس کے بچے
ونروں سے گھٹیں زمانے میں
تو سچ مچ لاکھ لعنت
مردانی قوم کہانے میں"

راون کی للکار سنے ۔ کر دکھلایا کام
کھل دل نے اگلے دوس کیا گھور سنگرام
کنتو وہاں تو یدھ تھا ۔ پاپ پنیہ کے بیچ
لڑ سکتے کب تلک ۔ پوتر تا سے نیچ
اون ۔ اکمپن آدھبٹ ۔ جوجھ گئے جب جائے
سوئے جب رن بھوم میں ۔ بجر دنت انکائے
تب لنکا کے ناتھ سے ۔ لے آگیا بردان
چلا سمر کے واسطے ۔ میگھناد بلوان

لنکا میں سچ مچ بڑھی ہوئی   طاقت اس میگھناد کی تھی
یہ سینا کا سنچالک تھا   یُودراج کی اسکو پدوی تھی
جیتا تھا اس نے اندر لوک   یہ اندر جیت کہلاتا تھا
یہ ہی سب سے پیارا بیٹا   دشمکھ کا سمجھا جاتا تھا
پتنی تھی اس کی سلوچنا   جو پیورتا لاثانی تھی
یہ بھی پتنی ورت رکھتا تھا   محلوں میں اور نہ رانی تھی
جس سمے نار نے وداع کیا   پتی کو "جے مالا" پہرا کے
کہہ اٹھی ستی ست کے بل سے   "آؤ گے آج وجے پا کے"
مچ گیا تہلکہ اُسی سمے   اُن شبدوں سے سُرمنڈل میں
سب گپت شکتیاں ویاکل تھیں   کیا ہوگا آج رن استھل میں
"ہے ودھنا ۔ دیا درشٹ رکھنا   سنمکھ آپات دکھاتا ہے
آشیرباد کے ساتھ ساتھ   گھنا دُیدھ میں جاتا ہے
جتنے بھی ورت ہیں ان سب میں   اونچا ہے برت پات ورت کا
سنسار مانتا ہے لوہا   ستونتی کے سچے ست کا
ست کے بل سے جب جل جنگل   پرتھوی اور نبھ کپکپا اٹھے
تب دیکھ یہ کرت کے گپت بھید   بھگوان ذرا مسکرا اٹھے

اُسی سمے سنگرام میں۔ آ پہنچا گھنناد
وانر سینا میں تبھی، دیا یا وِشم وِشاد

چھل سے بل سے اور کوشل سے لڑتا تھا وہ یودھا رن میں
چھپ جاتا۔ کبھی پرکٹ ہوتا دن کرتا کبھی نشا رن میں
آکاش مارگ پہ جا جا کر ہڈیاں رُدھر برساتا تھا
تک تک کر وِیر وانروں پہ نانا وِدھ بان چلاتا تھا
لڑتے لڑتے جب چور ہوئی تب ڈول اٹھی وانر سینا
"رگھوکل کے ناتھ دوہائی ہے" یہ بول اٹھی وانر سینا

دیکھا جب رن بھوم میں۔ وانر ہیں لاچار
آگیا لے رگھوناتھ کی۔ ہوئے لکھن تیار
جٹا جوٹ کو باندھ کے۔ دھنش بان لے ہاتھ
یدھ استھل میں آگئے۔ تبھی اُرملا ناتھ
آتے ہی بلویر نے۔ رن میں کیا پرکاش
ایک بان میں اسر کی مایا کر دی ناش
میگھناد کہنے لگا۔ سنمکھ انھیں نہار
"اوہو! بچے" بھی ہوئے۔ اب رن کو تیار

یہ یُدھ استھل وِیروں کا ہے بچوں کا ہے کھلوار نہیں
دھاریں ہیں یہاں کرپانوں کی مٹھائیوں کا بازار نہیں
یہ شورپ نکھا کی ناک نہیں بیچارہ بال وانر کا ہے
یہ نہیں شکار شِروِن کا ہے لوہو یہ لنکیشور کا ہے
جن دانتوں کا سوکھا نہ دودھ دُکھ ہوتا انھیں توڑنے میں
اس لیے لوٹ جاؤ گھر کو خوش ہے گھننا د چھوڑنے میں
ورنہ تاڑکا ہنن والا ابھمان چور ن ہو جائے گا
کھر دوشن ترشرا کے وِدھ کا پرت گھات پورن ہو جائے گا"

لکھن لال کہنے لگے۔ کرکے کڑی نگاہ
"بُرا چور کی بات کا۔ نہیں مانتے شاہ

لنکا پر رگھوکل کی کمان — اس کارن آکر کڑکی ہے
رشیوں کے یگیوں کی جوالا — بدلہ لینے کو بھڑکی ہے
ہاں ہاں پرت گھات آج ہوگا — اندراسن والے پاپوں کا
سُر منڈل نے مُن منڈل کے — گو منڈل کے سنتاپوں کا
اپنی پرت ہنسا کی پیڑا — اب شیگھر مٹائے گی پرتھوی
اسُروں کے تتّے رکتوں سے — دل کھول نہائے گی پرتھوی
اسلئے سنبھل جا اندرجیتا — یہ اندرجیت بڑھ رہا ہے
کرتتری کے کال جیت دشٹ — شاپ جگ۔ جیت چڑھ رہا ہے
وہ نہیں کہیں دب سکتا ہے — جو بل رکھتا ہے مُشٹوں کا
رگھو ونش آن کا پورا ہے — چُورا کردے گا دُشٹوں کا"

لکھن لال کے بین سُن۔ ہوا اندرجیت لال
آپس میں اب بھڑ گئے دونوں ویرو شال

کھانڈوں پر کھانڈے کھڑک اُٹھے — بانوں پر بان بول اُٹھے
ویروں کا بانکا یُدھ دیکھ — پرتھوی آکاش ڈول اُٹھے
چھوڑا جب ریپو نے میگھ بان — تب ادھر سمیر بان چھوڑا
وہ لگا چھوڑنے اگنی بان — لکشمن نے نیر بان چھوڑا
نانا پرکار کسی چترائی — وشکندھر تنے دکھاتا تھا
کوشل کشور کے کوشل سے — بیکار وار ہو جاتا تھا
ہر طرح یُدھ میں اندرجیت — جب ہار گیا حیران ہوا
اُرملا ناتھ کے بانوں سے — غش کھا کھا کے بیجان ہوا
تب لگا سوچنے "کیا کرئے — یہ تو سامنا پرلے کا ہے
لکشمن سادھارن منش نہیں — سچ مچ اوتار وچے کا ہے

باقی بس رہ گیا تھا۔ برہم شکست کا وار
وہی لیکر ہاتھ میں۔ بولا یوں للکار

"اب تک میں کھیل کھلاتا تھا — اب کھا جانے کی باری ہے
اس شکتی بان کی صورت میں — آ پہنچی موت تمھاری ہے
یہ برہم شکست ہے برہما کی — جو دیو لوک سے پائی ہے
جس سمے اندر کو جیتا ہے — اس سمے ہاتھ میں آئی ہے
اس کا مارا بچتا ہی نہیں — دن آگئے پران گنواتا ہے
جیون ہی یہ تن پر پڑتی ہے — تن مرتک تلیہ ہو جاتا ہے
اس لیے سنبھل او رگھو ونشی — تو آج نہ بچنے پائے گا
یہ اندر جیت اس دنیا میں — اب لکھن جیت کہلائے گا"

ہنس کر لکشمن نے کہا "اس مد پر دھکار
بان گئے مگد یہ گئے۔ گئی کھڑگ تلوار

جو بھی ہتھیار تمھارے تھے — اُن سب نے ہاری مانی ہے
جب شستر یدھ میں ہار گئے — تو برہم یدھ کی ٹھانی ہے
کتنے ہی آج پتت ہو تم — یہ براہمن ونش تمھارا ہے
ہے برہم شکت کا ادب ہمیں — اس سے سر جھکا ہمارا ہے
انیتھا تمھاری طاقت کو — ہم چکنا چور اور کرتے
براہمن کشتری کا ہے سوال — ورنہ مجبور اور کرتے
کیا ڈر ہے برہما کے کارن — یہ کشتری ہارا جاتا ہے
پھر چمکے گا کچھ گھڑیوں کو — اب چاند گرہن میں آتا ہے"
یہ کہہ چھاتی کو آگے کر — سُکھ سے وہ مہا پرہار سہا
اپنے کشٹوں پر دھیان نہ دے — اُس برہم شکت کا وار سہا
بول اُٹھیں سنسار کی — گیت شکتیاں وصفیہ
رن میں یہ برہمنتیا، نمو دیو برہمنیہ"

سمر بھوم میں جب گرے۔ گھائل ہو بل بیر
ہرشن ناد کر آ گیا۔ میگھناد تب تیر

سوچا" ایسے ہی انھیں اٹھا　　لے جاؤں سنمکھ راون کے
اپنے پھلے رن کا یہ پھل　　پہنچاؤں سنمکھ راون کے"
پر برہم شکت تھی اور بات　　آسان نہ انھیں اٹھانا تھا
شیشا وتار کی مہما کو　　اب تک نہ اسے پہچانا تھا
ایڑی سے لیکر چوٹی تک　　ساری طاقت کو تول اٹھا
سہسانن جب اٹھ سکے نہیں　　تو مکھ اترا ایک ڈول اٹھا
اتنے ہی میں اس سمے　　آندھی ویگ سمان
راما دل کی اور سے　　آیا ایک بلوان
سو رچھت پڑے شریر کو　　سادر شیش نوائے
دونوں ہاتھ بڑھائے کے　　چھن میں لیا اٹھائے
چلا رام جی کی طرف　　جب وہ یودھا ویر
پیچھے پیچھے سو لیا　　سب کپ کٹک ادھیر
تب نشیچر کی آنکھ نے　　بھید لیا یہ جان
لچھمن جی کو لے گئے　　ہاتھوں پر ہنومان
گرے لکھن کی دیہہ پر　　مورچھا کھا کر رام
وانر منڈل میں مچا　　ماتم اور کہرام

کہتے تھے بڑے بڑے وانر　　"ہا ودھنا کیا اتپات ہوا
رگھوکل پر الکا پات ہوا　　کپ دل پر وجر اگھات ہوا
جب لکھمن نہیں تو رام کہاں　　جب رام نہیں تو وجے کہاں
جب وجے نہیں تو سیا کہاں　　جب سیا نہیں شبھ سمے کہاں
ان کا تو رن سیتا پر تھا　　لنکا پر تھا۔ آدیش پہ تھا
انپار ن پر ما رتھ پر تھا　　ساہس پر تھا۔ آدیش پہ تھا

تھا اُن سے زیادہ پکش ہمیں — لنکا پر جے پا جانے کا
جب سہا اُتنا کوسٹ ہوئے — تو پورا کار یہ کرانے کا
سنسار کہے گا ونروں نے — بن میں بھگائے رگھوونشی
ونرے تو بن کو بھاگ گئے — سب کچھ کھو آئے رگھوونشی
لعنت ہے ایسے جیون پر — جو نام دھرائیں اپنا ہم
بہتر ہے ڈوبیں ساگر میں — اُستتو مٹائیں اپنا ہم"

کہا بھبھیشن نے تبھی " دھرو ہردے میں دھیر
سبھے پڑے پر بھی جیتے۔ کرتے ہیں تدبیر

لنکا میں یاد مجھے آتا — ایک وید سکھین نام کا ہے
وہ اس کی اوشدھ جانتا ہے — سجن ہے اپنے کام کا ہے
خطرہ ہے میرے جانے میں — واپس آنا مشکل ہوگا
وہ ہی اسکو لا سکتا ہے — جس کا مردانہ دل ہوگا"

"میں جاتا ہوں" اس طرح بول اٹھے ہنومان
تبھی بھبھیشن نے دیا سارا پتہ نشان
رگھورائی کا دھیان دھر چلے بلی ہرشائے
شتیا سہت سکھین کو لائے وہیں اٹھائے

جاگا سکھین راما دل میں — دیکھا سمجھ رگھورائی ہیں
چھوٹے بھائی کو گود لیے — دیا کل وہ بیٹھے بھائی ہیں
وہ سندر شیام سلونا منھ — اس سے آنسوؤں سے تر ہے
مانو پانی سے بھرا میگھ — جھر لگا رہا پرتھوی پر ہے

سنمکھ دیکھ سکھین کو بولے کوشل رائے
ویدیہ راج ات شیگھر ہی۔ کریئے کوئی اپائے
یہ سنکر اس نے کہے مرم بھرے کچھ بین
"ایک بات کا دیجیئے اُتر رما جو راج نین

میں وید ہوں راون کے گھر کا کس طرح آپ کا کام کروں
ایجنٹ ہوگا۔ یہ بیری کو وشکندھ کے آرام کروں
جس میں پرتیگیشن برائی ہے کیسے وہ کام کیا جائے
ہے رام۔ اگیا۔ دیتے ہو؟ اس سے ادھرم کیا جائے؟"
یہ سنتے ہی چونک کر۔ بول اٹھے سکھدائے
"دھرم چھوڑنے کی کبھی رام نہ دیگا رائے
جس دھرم پہ اپنا راج گیا شری پتر دیو کا مرن ہوا
جس دھرم پہ بھائی بھرت چھٹا سیتا پیاری کا ہرن ہوا
بس اسی دھرم پہ بھائی بھی یدی مرجائے تو مر جائے
آوازبھی ہوگی اپنی ہاں! دھرم نہیں جانے پائے

گانا

ہر چیز اس جگت کی۔ قربان دھرم پر ہے
تن اور سمپدا کیا۔ جی جان دھرم پہ ہے
بھنگی کے گھر بکے تھے۔ پرکھا ہمارے جا کر
رگھوکل کی سروداسے سنتان دھرم پہ ہے
برہماستر دوارا بھائی۔ مورچھت ہوا تو کیا ہے
اس کی کمان اب بھی۔ بلوان دھرم پہ ہے
موقع اگر ملا تو۔ دکھلائے گا یہ راگھو
بھائی کے ساتھ خود بھی۔ بلدان دھرم پہ ہے"
ایسے پاون شبد سن۔ وید یہ اٹھا پلکائے
چرنوں میں گر رام کے۔ بولا "جے رگھورائے
پربھو سچ مچ ہیں دھرماوتار میں درشن پا کر دھنیہ ہوا
میرا جڑ جیون۔ جڑ شریر ان شبدوں سے چیتنیہ ہوا

ہے ناتھ دھرم جس چاپا کی تھی سیوک نے صرف پریکشا کو
انیتھا داس تو آیا ہے کرنے سوامی کی سیوا کو
لنکا میں رہ کر بھی سکھین ہے نہیں دشانن کے دل کا
سب بھانت سب سمے انوراگی وہ رہا، بھیشن منڈل کا"
یہ کہہ ناڑی دیکھنے لگا وید یہ ہرشائے
بولا " گہری چوٹ ہے۔ ہے ات دور اپائے
سورج اگنے کے پہلے ہی ملجائے دوا تو جیون ہے
انیتھا اسمبھو ہے اٹھنا وِش نے نرجیو کیا تن ہے
آئینت دور ہے اوشدھ بھی آسکتی نہیں بات ہی میں
ایسا ہے کون یہاں یودھا جو لائے اُسے رات ہی میں"
" لاسکتا ہے داس یہ۔ پربھو یدی کی ہے آن"
آکودے بس اس جگہ یہ کہتے ہنومان
آکاش میں ہو۔ پاتال میں ہو پربت میں ہو ساگر میں ہو
لائے گا داس اُسے چاہے وہ برہما کے بھی گھر میں ہو
بتلاؤ اُس کا روپ رنگ کس جگہ ہاتھ وہ آئے گی
رگھو رائے سہائی یہ ہے تو وہ دن کے پہلے آجائے گی"
اس ساہس پر وید یہ بھی۔ بولے کہ اُلّاس
" جیت نہ ہو کیونکر وہاں۔ جہاں ہیں ایسے داس
اچھا بلبیر بڑھو آگے تم لے آؤ گے اوشدھ وہ
اتر میں جو درونا گر ہے اُس پر پاؤ گے اوشدھ وہ
سنجیون اس کو کہتے ہیں جو الاسی اس میں جلتی ہے
یدی نہیں صبح تک آئی وہ تو سمجھو جان نکلتی ہے"
وید یہ راج کے ساتھ ہی بول اُٹھے رگھوراج
" وید یہ تمہارے ہاتھ ہے۔ اب رگھوکل کی لاج

سنگرام بیچ تم نے رکشا کی ویروں کو تم نے تارا تھا
بن میں اشوک بیچ تم نے ہی سیتا کا پران اُبارا تھا
اب جان دان کر لکشمن میں راگھو کو پورن سکھی کرنا
جو سدا تمھارا رنی رہا اُس کو پھر آج رنی کرنا

گانا

بلبیر ابیگی - بوٹی یہ لیتو جائے
سبے سہے پر رام کی ۔ دھری ہے تم نے دھیر
آج اچانک آن کر ۔ پڑی ہے بھاری بھیر
سنکٹ کے ساتھی ۔ دو یہ پیر مٹائے
لکھن لال کی دیہہ میں ۔ دیا پاوش بھرپور
بھرت بھرات ہے اودھ میں ۔ اودھ پوری ات دور
اکیلے ہیں بھیا ۔ تم ہی کرو گے سہائے
گورو سمترا مات کی ۔ بھری رہے کپ ناتھ
ہے سہاگ اُرملا کا ۔ آج تمھارے ہاتھ
ہے جیون داتا ۔ سنجیون دو لائے"

اس پرکار جب رام نے ۔ وچن کہے اکولائے
شیش نائے ہنومت چلے ۔ کہہ جے کوشل رائے"

کلپنا دیر کر جاتی ہے پر نہیں دیر کی جنگی نے
رفتار ہوا سے بھی زیادہ کر لی اپنی بجرنگی نے
جو بل سورج پر جھپٹا تھا لنکا کو جو جھلاتا تھا
وہ ہی آندھی کی طرح آج بوٹی لینے کو جاتا تھا
غافل بیٹھا تھا نہیں ۔ لنکا میں دشبھال
ذرا ذرا سی دیر کا ۔ منگواتا تھا حال

سُنا جبھی ہنومان کا اس پربل پریان
اٹکانے کا مارگ میں۔ کر ڈالا سامان
کالنیم کو بھیج کر۔ مایا دی رچوائے
منشا یہ تھی راہ میں۔ دیر انھیں لگ جائے
سمے بیت جائے اگر۔ تو بگڑے سب کام
پھر تو بوٹی بھی نہیں۔ کر سکتی آرام"
پُتر انجنی لال جب۔ گئے چال یہ تاڑ
تب لپیٹ لانگول سے۔ رپ کو دیا پچھاڑ
اس پرکار اُس مارگ میں کالنیم کو مار
چلے پون ست اس طرح۔ کرتے ہوئے بچار

"اے سورج اتنا دھیان رہے — سنکٹ ایک سوریہ ونش پہ ہے
لنکا کے بیچ راہو دوارا — آگھات تمہارے انش پہ ہے
اس لیے چھپے رہنا تب تک — جب تک نہ دوا پہنچا دوں میں
اس سمے پرگٹ ہونا بھگون — جب دکھ کی نشا مٹا دوں میں
میری سیوا کے پھلے یدی — کرنوں کا چمتکار ہوگا
تو سورج ونش میں سوریہ دیو — ماتم اور اندھکار ہوگا
آشا ہے سوال پر اٹھنا یہ — سچے دل سے سوئیکاریں گے
آتُر کی ارت اوستھا کو — کرونا کے ساتھ نہاریں گے
اپیکشا چھما کرنا دنکر — انجنی تنے سے پالا ہے
بچپن سے جان رہے ہو تم — ہنومت کتنا متوالا ہے
مکھ میں تم کو دھر رکھنے کا — پھر آج کرو رسا دھن ہوگا
شری لکشمن کا دکھ موچن کر — سکھ سے بندی موچن ہوگا
یہی سوچتے ہوئے کپ۔ گرو دھنگ پہنچے دھائے
دیکھا سارے شیل پہ۔ آگ رہی بھہرائے

راون نے اس جگہ بھی ۔ کھیلی اپنی چال
بھیج ورمانوں پہ بچو ۔ کروایا گرلا ل

ہو رہا تھا جوالا مکھی شیل سب اور دھکا دھک جلتا تھا
حیران ہوئے ہنومان وہاں بوٹی کا پتہ نہ چلتا تھا
جتنے زیادہ بل والے ہیں وہ بہت بچارہ کرتے ہیں
جب آجاتا ہے جوش انھیں تو من چاہا کر اٹھتے ہیں
ہنومت میں بھی اٹھی ترنگ سوچا " چھوڑ دو اس حجت کو
دیکھا بھالی کا سمے نہیں لے چلو اٹھا کر پربت کو "
یہ سوچ کر توڑا شیل کھنڈ جتنے سے مطلب تھا اپنا
بائیں کر اس کو دھارن کر جھٹ پٹ پکڑا رستہ اپنا

گانا

وانر ور گر ور کر لئے جائے ہے
سُر من سب ہرشیں ۔ بھون سب نرکھیں
سوامی کا کاج سیوک کئے جائے ہے
جو بھے نہیں کھاتے وہی جے پاتے
جگت کو یہ شکشا دیے جائے ہے

گگن مارگ سے راتری میں شیل بہت کپ لائے
چلے اترا کھنڈ سے ۔ دکشن وش کو دھائے
تلے پڑا ابلدھام کے ۔ جبھی اجودھیا دھام
پرد شش ہو کرنا پڑا ۔ انھیں وہاں وشرام
گھٹنا یہ تھی ۔ دان شکتی لگی جب لکھن لال جی کے ار میں
دیکھا تب مات سمترا نے دُستوپن یہاں کوشل پور میں

تت چھن ہی نندی گرام چھوڑ آ گئے بھرت سن دکھ ان کا
پرارمبھ کر دیا شانت یگیہ پرنام سوچ کرا شگن کا
اتنے میں مارت کے سمان مارت، ست آیا اوپر کو
اتپات سمجھ کر بھرت اٹھے کش بان چلایا اوپر کو
ایک بات ہے اس جگہ۔ کہہ دینے کی خاص
شیل لیے جا رہے تھے۔ جب رگھوور کے داس
تب سوچا۔ "اب لکشمن ضرور زندہ ہو جائیں گے پل میں
میں ٹھیک سمے پر اوشدھ کو پہنچا دوں گا راما دل میں
"میں" کا اتنا ہی سا انکور جس سمے اگا ان کے من میں
تیوں ہی آ لگا گردھاری وہ تیر بھرت جی کا تن میں
گر گئے بھومی پہ۔ ہاتھ ٹیک آہت مورچھت ہو کر دکھ سے
وہ نام ماتر کا مہا منترا "ہے رام!" شبد نکلا مکھ سے
پڑا بھرت کے کان میں۔ جیوں ہی یہ پریہ نام
دوڑے بولے "کون ہے۔ جو پکارتا" رام"
"اس مہا منتر کی مہا مدھر آواز لگائی ہے کس نے؟
میری رگ رگ میں نس نس میں بجلی دوڑائی ہے کس نے؟
جس نے یہ نام پکارا وہ سچ مچ ہے ان کے پیاروں میں
اس ایک پکار میں رس وہ تھا جو نہیں ہزار پکاروں میں
بول بول ہے بولنے والے۔ پھر وہ بول
پھر بھر دے اس بول سے میرے من کا ڈول
پرتھوی، آکاش، پون اور جل سب میں گونجا رہی تو نے
اس شانت پرکرت کے کن کن میں میٹھی جھنکار بھری تو نے
جڑ بھی چیتنیہ ہوئے جس سے وہ سدھا سلل برسایا ہے
اس تار تار میں ترِبھون کے تیرا سنگیت سمایا ہے

تو وہ ہے جس نے پایا ہے امرت کے مان سرووَر کو
میں وہ ہوں جو پیو پیو کر کے دیکھا کرتا ہوں اوپر کو
اس لیے تو ہی دے کچھ اپنے حصّے میں سے دلوانے کو
تب تو بھی گا میں بھی گاؤں اُس میٹھے میٹھے گانے کو

انھیں بچاروں میں بھرت ۔ پہنچے کپ کے تیر
دیکھا مورچھا میں پڑا ۔ وہ بانکا بل ویر

بہتیر ابھرت جگاتے تھے پر نہیں جاگتا تھا ویرا
کیا جانے کیسی مورچھا تھی جو نہیں تیاگتا تھا ویرا
ناڑی دیکھی تو پرکٹ ہوا ہیں تو پر پران تر اس میں ہیں
سری رام رام کی اچھوا سین آتیں ہر ایک شواس میں ہیں
یہ بھی دیکھا ۔ تن زخمی ہے شایک بیندھ رہا کتا کا ہے
پر پایا ہاتھ نہیں لچکا اُس پہ گراب تک دیکھا ہے
یہ دشا دیکھ کر کپ ورشی خود بھرت لال بھی ڈول اٹھے
تن سے نکال منتروں کا شر اس طرح پرکٹ میں بول اٹھے

"ہائے مجھی سے یہ ہوا ۔ سجّن کا اپکار
مجھ پہ میرے بان پہ ۔ بار بار دھکار"
پھر بولے "یدی رام کا ہوں میں سچا داس
ہے یدی میرے ہردے میں ۔ پورن اٹل وشواس
تو تم جاگو ویروَر تمھیں ہے اُن کی آن
جن کا پاؤں نام لے ہوئے ہو بلوان"
تھا ان شبدوں میں بھرا ۔ لاکھ دوا کا سار
اُٹھ بیٹھے جے رام کہہ ۔ شری آنجنی کمار
دھوکا کھایا بھگت نے دیکھ سانورا روپ
وہی سلونا سوہنا ۔ کومل انگ انوپ

سوندریہ تری منوہار وہ ہی جس پہ ترِبھون بن جاتے ہیں
ہیں نین وہی چِتون ہی جس سے رت ناتھ لجاتے ہیں
وہ ہی متاالے جٹا جوٹ متوالے گھونگھر والے ہیں
جو کھل جائیں تو سنبل ہیں بل کھا جائیں تو کالے ہیں

پریم مگن ہو داس نے۔ جھکا دیا نج ماتھ
بولا "میں آیا کہاں۔ آپ کہاں ہیں ناتھ"
مسکا کر کہنے لگے۔ تب رگھو ور کے بھرات
"ہو تم کوشل دیش میں۔ نکٹ بھرت ہے تات"
"اوہ۔ بھرت مہاراج ہیں۔ میرے سنمکھ آج"
یہ کہہ کے پھر پریم سے۔ چرن پڑے کپ راج

سنتا تھا پرم پوتر نام جن کا ان شرونوں کے دوارا
پیاسا تھا جن کے درشن کا ان کو بھی نینوں کے دوارا
میرے آرادھیہ دیو کے جو آرادھیہ دیو ہیں اس جگ میں
میں بڑبھاگی ہوں آن پڑا ان کے ہی پیر پاون پگ میں"

ان شبدوں کے ساتھ ہی پرکٹ کیا نج نام
کہہ ڈالی سنکشیپ میں رن کی کتھا تمام
سُنی جس سمے بھرت نے۔ لکھن لال کی پیر
دھیر ہردے بھی ہو گیا۔ چھن کے لیے ادھیر

روئے، ہاں روئے خوب بھرت پر نہیں لکھن کے دکھوں سے
تھی چوٹ اور ہی چھاتی میں جو ابھر اٹھی ان صدموں سے
بولے "بڑبھاگی ہے لکشمن جو لیٹا ان چرنوں میں ہے
چرن ہی میں اب تلک جیا اب مرتا ان چرنوں میں ہے
ہے بھرت ابھاگا جو اب تک پربھو کے کچھ کام نہ آیا ہے
کھانے سونے ہی میں اس نے اپنا سب جنم گنوایا ہے

ہے وِدھنا یہ ہی کرنا تھا تو کیوں اُپجایا تھا تو نے
کیا اسی مرتیک سے جیون کو جگ میں جنمایا تھا تو نے
پیدا ہی یدکرنا تھا تو لکشمن کا بھاگ دیا ہوتا
انیتھا ابھاگے کے بدلے یہ تھوڑا اپنا کیا ہوتا

دِھکّار ہے ایسے جینے پہ۔ جس جینے میں کچھ سار نہیں
ٹھاکر کی مورت ہوتے بھی۔ پوجا کا ہے ادھکار نہیں

گانا

اُسی کا جیون ہے دھنیہ جگ میں۔ جو سیوا برت میں لگا ہوا ہے
سکھایا دنیا کو دھرم اس نے۔ جو دھرم پہ خود مٹا ہوا ہے
اُسی کا ہے تیج جگ کے اوپر۔ اُسی کا تپ بھوم کے ہے بھیتر
سدا جو پرمارتھ کی انل میں۔ سورن جیسا تپا ہوا ہے
جیا ہے جو دوسروں کی خاطر۔ مرا ہے جو دوسروں کی خاطر
امر سدا ہے وہ اس جگت میں۔ جگت اُسی پر کھڑا ہوا ہے
جہاں کے تختے پہ نام اس کا۔ سدا سورنا کشروں میں چمکا
اُنت پہ جس نے قدم نہ رکھا۔ سدا جو ست پر ڈٹا ہوا ہے
اُسی نے پایا ہے اُس سدھا کو۔ وہی رِجھاتا ہے دیوتا کو
مٹائی ہے جس نے اپنی رنگت۔ امٹ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے
سمان ہیں۔ ہرش شوک اس کو۔ ہیں ایک سے دونوں لوک اس کو
لگا کے لو "رادھے شیام" پد پدمیں۔ سدا کو جو ٹھلوا ہوا ہے

سنو ناتھ کے پاس میں۔ رہنے والے ویر
تمھیں بھرت کے ہردے کی۔ ہرے جاؤ کچھ پیر
میری بھی کچھ جیا کرو۔ دو پربھو تک پہنچائیے
جس سے جیا کر ورند میں۔ گِنتا تو ہو جائیے

راتوں رات میں ڈیرہ تمھیں | بوٹی کے ساتھ پہنچنا ہے
منزل ہے دور دیہہ زخمی | آسان نہ راہ پکڑنا ہے
چڑھ جاؤ میرے بان پہ میں | درگم کو سگم بناؤں گا
نِشس ہی میں رام کرپا سے وہاں | گر سہت تمھیں پہنچاؤں گا

یہ کہکر کرشن بان کی۔ چھما مانگ تتکال
کھڑے ہوئے اس کاریہ کو۔ وہ رگھوکل کے لال
کپ نے سوچا بان پہ بیٹھ رہے سرکار
اپنی طاقت سے نہیں۔ رام کرپا آدھار

اس بھرت بان میں رام کرپا | یہ مہا شکتی بھر سکتی ہے
تو کیا میرے زخمی تن میں | کچھ کام نہیں کر سکتی ہے
جس سے انُنیہ اُپاسک کے | یہ لہر اٹھی من مانس میں
بھر گئے زخم طاقت آئی | بجلی سی دوڑی نس نس میں
بولے "آشیرباد دو پربھو | جائے گا بان سمان پربھو
شری رام کرپا سے نِشِ ہی میں | پہنچے گا یہ ہنومان پربھو
ہے نہیں دیر زیادہ اچھی | رخصت اب مجھے کیجئے گا
بس وداع۔ بھرت مہاراج وداع | ڈنڈوت پرنام لیجئے گا

یہ کہکر مستک نوا دھاء چلے ہنومان
من ہی من کرتے ہوئے۔ بھرت لال کا گان

گانا۔

دھنیہ دھنیہ اس سوارتھی جگ میں۔ بھرت لال جیسا بھائی
ایسے ہی بھائی سے پائی۔ دیش نے ہے گوروتائی
بھراترِبھاؤ ہو جہاں پہ ایسا۔ دھان پورن سمپت ہے
وہیں سُمت ہے وہیں سوگت ہے۔ وہیں سروانت ہے
ہے شانتی داتا نمونہ۔ ادرش بھرا اتنا نمونہ

اودھ کے تاتا ہنومنہ۔ ادرشش ٹھہراتا شُوبھنہ
روم روم میں اُس درشن سے۔ میرے موہ لہرائی
جنم کرتا رہتا ہوا ہے میرا۔ نرکھے چھوٹے دھوپائی
انھیں بچاروں میں مگن۔ آتے تھے کپ راے
آدھی سے زیادہ ادھر۔ رہتی گئی بتاے
نرلیلا کو اُس سمے۔ نارائن خود آپ
گرے لکشمن کی دیہہ پر کرنے لگے بلاپ
"دیر ہوئی۔ اب تک نہیں آیا۔ ہنومنت وِیر
ہائے۔ بدھاتا کسطرح۔ ہردے دھرے یہ دھیر

کیا جانے اُس دُرو ناگر تک | جا ہی نہ سکا کپی رائی ہو
ڈوبا ہو کہیں راہ ہی میں | اس بادھا پر کیا آئی ہو
یدی لکشمن لال کے ساتھ ساتھ | اس نے بھی دنیا چھوڑی ہے
تب تو بدھنا تو نے میری | دو سری بھجا بھی توڑی ہے

بیٹا۔ بیٹی۔ بھامنی۔ سب سوارتھ کے میت
بھائی سے بھائی سدا۔ کرتا سچی پریت

کارن وِش۔ بھائی بھائی میں | چاہے کتنی ہی ان بن ہو
پر بپت پڑے پر بھائی ہی | دیتا ہے ساتھ ایک من ہو
ہے ایک خون جب دونوں کا | تو آئے کیونکر جوش نہیں
بھائی ہی بھائی کے دکھ میں | رہ سکتا ہے خاموش نہیں

مل جاتے ہیں دشو میں۔ سُت اور متر ہزار
لیکن ملتا ہے نہیں۔ بھائی بار مبار

اس بھائی چارے کو دیکھو | جب بھائی پہ دُکھ آیا ہے
تو بھائی نے یدھ استھل میں | پہلے نج پران گنوایا ہے
بھائی کو مار جیا یدھ میں | تو لاکھ لاکھ دھکّار مجھے

وہ تو پار اتر چکا ہے   اب ہوتا ہے بھار مجھے
سنسار نے دیکھ لیا ادا کیا   حق اپنا کیونکر بھائی نے
آیا تھا کال مجھے لینے   لے لیا شیش پہ بھائی نے
بھار ہو سہتے مرنے پہ   بھار رہی پران پیارے کو
مرنے میں بھی دکھ پایا ہے   بھائی نے بھائی چارے کو

پہلے تو ملا لکشمن۔ پران پیارا بھرات
پھر وہ بھی سومترا سا۔ جگت اجیارا بھرات

بن باس ملا تھا جب مجھ کو   تب اُبل اٹھا تھا بھائی یہ
بھائی کی سیوا کو پہلے   تیار ہوا تھا بھائی یہ
میں نے تو ماں کی آگیا سے   شاہی پوشاک اتاری تھی
پر اس نے بھرا تر بھاؤ ہی یہ   محلوں کو ٹھوکر ماری تھی
جنگل کے کانٹے میرے ہی خاطر   اس نے سویکارے تھے
میرے ہی سکھ کے بن پھول   اس نے مستک پر دھارے تھے
سیوک بھی تھا رکشک بھی تھا   پالک بھی یہ ہی بھراتا تھا
کھانے کو پھل۔ پینے کو جل   ہر روز بنوں میں لاتا تھا
آدرش نیا جو اوروں کو   ملتا ہے نہیں بھرات ایسا
اے دنیا۔ تو ہی بتلا دے   دیکھا ہو کہیں بھرات ایسا
لکشمن سے بھائی کو کھو کر   دھکار ہے ایسے جینے پہ
بہتر تھا شکتی تیرے چھوٹے   اور آ جا میرے سینے پہ
یہ چھوٹا اور بڑا ہوں میں   اندرجیت اس کا مرنا پہلے
ہے کہاں اسے پیچھے جگن   مجھ کو سماپت کرنا پہلے
یا یہ اچھا ہے ایک ساتھ   دونوں کا پران نکل جائے
بھائی بھائی کا آکے خون   ایک ہی چتا پر جل جائے

یہ کہکر اس دیہ پر۔ گرے پچھاڑیں کھائے
پھر چونکے پھر گر گئے۔ پھر بولے گھبرائے

"تارے چھپنے پڑ چلے۔ بیت چلی ہے رات
مجھے اکیلا چھوڑ تم کہاں جا رہے بھرات؟

تم تو کہتے تھے سیوا کو ہر دم تیار۔ یہ بھائی ہے
اب جب سیوا کا سمے ہوا تب تم کو ندرا آئی ہے
سیوا یہ ہے یدھ استھل میں راون کا گرو گھٹانا ہے
میں نے جو پرن کر ڈالا ہے وہ پورا تمھیں کرانا ہے
رگھوکل کی مہلا سیتا کو اسروں سے شیگھر چھڑانا ہے
بے سہت اودھ پور میں جاکر ماتا کو منھ دکھلانا ہے

تم یدی سوتے ہی رہے تو نہ بنے گا کام
بنا تمہارے کس طرح جے پائے گا رام

لنکا پہ میں چڑھ آیا ہوں ہے تان تمہارے ہی بل پر
میرے بل کا دارومدار ہے بھرات تمہارے ہی بل پر
کرتا ہے کام اور کوئی یہ نام اور کا چلتا ہے
جلتا تو ہے کپڑا۔ روغن کہتے ہیں دیپک جلتا ہے

ہاں۔ بھائی یہ تو سنو۔ ایک نکھیہ ہے کاج
بھگت ببھیشن کو دیا۔ ہے لنکا کا راج

ہے سوچ نہیں اب سیتا کا دکھ نہیں تمہارے جانے کا
سنکوچ نہیں اس وپدا میں اپنے بھی پران گنوانے کا
کچھ چلتا ہے تو بس یہ ہے پکڑی ہے بانہہ ببھیشن کی
ہے بھائی اٹھ کر پار کرو یہ نوکا رگھوکل کے پرن کی

ایک بات ہے اور بھی۔ اس دکھ کے ہی ساتھ
ماتا نے چلتے سمے۔ پکڑایا ہے ہاتھ

میں بنا تمہارے ہے بھیا کس طرح اودھ پور جاؤں گا
ماں پوچھے گی جب لچھمن کہاں؟ تو کیا کہہ کر سمجھاؤں گا
جل ہین مین سی ویاکل ہو میّا تڑپ اٹھے گی جب
اس چھاتی سے اس گودی سے جوالا بھڑ بھڑا اٹھیگی جب
تب بتلاؤ لکشمن بھیا کیسے نہ جلے گا جگت وہاں
بچ سکتے کیا پھر لوگوں سے شترگھن اور بھرت وہاں
تم اس مورچھا [illegible] سیتا ہرتی ہے لنکا میں
ماتا اور [illegible] رہتے ہیں ادھر اجودھیا میں
انتوں کو اگر مارنا ہے تو اپنے پران تجو بھیا
انیتھا سبھوں کے جیون کو جلدی سے جاگ اٹھو بھیا
بھائی کو کھو کر ملا۔ اگر وجے کا ہار
تو یہ بڑھ کر ہار سے ہے۔ رن کا اب ہار
دھکار ہے ایسے لڑنے پر جس میں یہ پنیہ کمایا ہے
لکشمن سے پیارے بھائی کو ناری کے ہیت گنوایا ہے
مرنے [illegible] رودھر کالا جو پڑتا جاتا ہے
[illegible] کو دکھلاتا ہے
دنیا [illegible] [illegible] کے پالن میں
یہ رام مرا کایرتا سے اپنے ہی بھیتر کے رن میں
یہ جاتا ہے [illegible] [illegible] ہوئے
پتنی کے ہیت بھائی کھویا یہ کالا دھبا لیے ہوئے
رگ رگ میں کانٹے چبھے۔ اس وچار کے ساتھ
مورچھت [illegible] دیر تک [illegible] ناتھ
اب کی جو آنکھیں کھلیں تو دیکھی یہ بات
پرات پون چلنے لگا۔ رہی ذرا سی رات

جاموونت سگریو کو ۔ اپنے پاس بٹھائے
بول اُٹھے اب اس طرح ۔ دُکھ سے رگھوکل رائے
"جب لکشمن ہی نہیں ۔ تو جینے سے کیا کام
بندھو ورو ۔ تم سے وِداع ہوتا اب یہ رام

اپنے احسانوں کے گھٹ کو پھر آج اور بھرتے جانا
آخری وصیت راگھو کی اس طرح پورن کرتے جانا
اتنا کرنا ہم دونوں کی چھاتیاں ملا دینا بھائی
ایک ہی وستر میں دونوں کو کس کر لپیٹا دینا بھائی

یہ چتا بنانی مشکل ہو ۔ تو جل میں یہیں بہا دینا
ساگر کی ٹھنڈی لہروں میں دونوں کو ساتھ سُلا دینا

دونوں کے رو دھروں سے اتنا لکھ دینا ساگر کے تٹ پہ
بھائی بھائی کی یادگار ہے اسی سگر کے مرگھٹ پہ

گانا

بھائی کوئی مجھے یہ بتائے ۔ کس نے دنیا میں دُکھ ایسے پائے
کس پہ کوہِ الم یوں گرا ہے ۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے
دیش سے ہو ودیشوں میں آنا ۔ یدھ پھر ایسا بھیشن ہو ٹھانا
کس کو دن دیکھنا یہ پڑا ہے ۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے
جو کہ بے باپ کا ہو جہاں میں ۔ جسکی ماں بھوٹ ڈالے مکاں میں
کون ایسا ابھاگا جیا ہے ۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے
جس کو گدّی کے بدلے کٹی ہو ۔ جس کی ناری ہری جا چکی ہو
ایسا راجہ بھلا کون ہے ۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے
جس کی ماتا سگی رو رہی ہو ۔ جس کے بھراتاؤں کو بیکلی ہو
کوئی ایسا کہیں بے خطا ہے ۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے

جس نے یگ یگ پہ سنکٹ اٹھایا۔ زندگی بھر نہ سکھ چین پایا
ایسا پتھر کا کس کا ہیا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے
انت میں دیکھی ایسی گھڑی ہو۔ لاش بھائی کی آگے پڑی ہو
کون اتنے پہ بھی جی رہا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے

اتی ویاکل تھے اس طرح دکھ سے جب رگھورائے
اسی سمے ایشان میں گئی لالما چھائے
پربھو نے سمجھا شوک میں ہے" اب نہ رہی کچھ آس
ارنود ے کا ہو رہا ہے اُس طرف پرکاش
پرانو۔ تم بھی جاؤ اب۔ لکھن لال کے ساتھ"
یہ کہکر کرنے لگے۔ جب پھر کوشل ناتھ
تبھی کہا سگریو نے" ٹھہریں شری رگھورائے
لالی یہ ایشان کی۔ کر ترم مجھے دکھائے"
جاموَنت بولا" اگر نہیں ہے کوئی جال
تو اس لالی میں چمک رہا پون کا لال"
سچ مچ اتنے میں وہاں آ پہنچے کپ ناتھ
جوالا سے جلتے ہوئے۔ اس پروت کے ساتھ
سنجیونی سکھیں نے۔ دی جب مکھ میں ڈال
اُٹھے رام کا نام لے۔ لکھن لال تتکال

اس چھن کے ایک نظارے پہ لاکھوں کوی درند تھکت سے ہیں
نارد شارد بھی گیا ورنین جب جب پریم چھکت سے ہیں
دو بھاگوں میں بٹنے پر بھی پربھو کا ملاپ ایک رنگی تھا
اس پہلو میں تھے لکھن لال اس پہلو میں بجرنگی تھا

جے رگھوبر کی۔ جب ہوئی۔ کپ دل میں گنجار
جے ہنومت، جے لکھن، تب بول اٹھا سنسار
بجیں دُندبھی بیوم پر۔ سمے سمجھ انوکول
سُرگن برسانے لگے۔ مہا مود سے پھول

گانا

لکھن لال کی مورچھا۔ ہوئی جس سمے بھنگ
بھرت لال کے اودھ میں پھڑکے دائیں انگ
ہیں رنگ رلیاں۔ جے جے کاریاں سکھی ہو رہا سنسار
جھومی ہیں ڈالیاں پھولی ہیں کیاریاں چھائی ہے ہر سو بہار
دور سب بپتا بھئی ہے۔ وہ دیکھ جھوم۔ بھر جھوم ہو رہی ہے
ہنسی ہے۔ خوشی ہے۔ ہوئی ہے کلی کلی سرشار

ہو کر تگیہ پربھو نے کئے۔ وداع ویدیہ مہاراج
پہنچا آیا۔ بھون تک۔ سادر کپیش سماج
راون نے جب یہ سنا۔ گئے۔ لکھن جی جاگ
بولا "لنکا پوری کے پھوٹ گئے ہیں بھاگ"
کُنبھ کرن کے محل میں۔ پہنچا وہ گھبرائے
نانا بھانت یہ یتنہ کر۔ اس کو دیا جگائے

یہ کُنبھ کرن تھا مہابلی — راون کا چھوٹا بھراتا تھا
سونے والا تھا۔ لاثانی — سونا ہی اُسے سہاتا تھا
کہتے ہیں۔ چھ ماسوں میں یہ — بس ایک دوس کو جگتا تھا
کچھ گھنٹوں ہی میں دنیا کو — بھوجن سے چوپٹ کرتا تھا

جاگا جیوں ہی راکشش۔ کرکے آنکھیں لال
راون نے سنکشیپ میں۔ سُنا دیا سب حال

پھر کہا، تمہارے سونے سے لنکا کی چاندی ہوتی ہے
جس کو رانی کی پدوی ہے وہ ہی اب باندی ہوتی ہے
ایسا بھی سونا ۔ کیا سونا جیوں سب جائے کھاٹوں میں
کٹ جائیں بہن کے ناک کان تم پڑے رہو خراٹوں میں"

کمبھ کرن کہنے لگا "واہ بھرات بلوان
پر ناری ہر کے مجھے۔ سکھلاتے ہو گیان

کیوں گئی وہاں یہ شورپ نکھا کیا کام بھلا تھا جانے کا
کوئی تو کارن ہوگا ہی لڑکوں سے ناک کٹانے کا
اس بے مطلب کے جھگڑے میں لنکا کی ستیاناسی ہے
بھائی یہ خوب سمجھ لینا اب اپنی پورن ماشی ہے"

راون نے دیکھا جبھی۔ بھائی کا یہ حال
خوب نشیلی وستوئیں۔ دیں اسکو تتکال
ہوا نشے میں جس سمے۔ متوالا وہ ویر
چلا یدھ کے واسطے۔ کر گرجن گمبھیر
لکھنے لائق بات ہے۔ اس کے رن کی ایک
بھتا اس کا گراس تھا۔ بھال۔ کیش پر ٹیک

تھی اور مزے کی بات ایک جس جس کو بھی یہ کھاتا تھا
وہ ناک کان کے رستے سے باہر کو جھٹ آجاتا تھا
مطلب یہ ہے۔ وہ ڈیل ڈول دنیا میں اس کو حاصل تھا
انگوں کو چھونا کیا جس کے سنمکھ بھی ہونا مشکل تھا

کانپ اُٹھا اس یدھ سے۔ بھالو کیش سمدائے
چاہا لکشمن نے مجھے رن آ گیا ملجائے

کنتو اُٹھے نہیں یہ ابھی ۔ پا کر کشٹ اپار ۔
یہی سوچ کر ہنوم پر پربھو ۔ رن کو ہوئے تیار ۔

اُن کمل سریکھے ہاتھوں سے جب دھنوا کا ٹنکور ہوا
دشمن کا بھی دل دہل اٹھا وہ پرلے کال سا شور ہوا
جبتک کہ سانوری صورت پہ وہ سگھڑ جٹائیں بکھری تھیں
تب تک مانو سب شوبھائیں اس مکھ پر آ کر نکھری تھیں
بندھ گیا جبھی جوڑا اُن کا چھبیاں بھی بندھی ساتھ ہی ہیں
مانو اپنی رکشا کے ہت وہ سب رہ گئیں ساتھ ہی ہیں
اس طرح جبھی سدی اُدے ہوا ایک دویہ تیج سا چمک اُٹھا
اُس مکھ منڈل کا درشن کر سارا رن منڈل دمک اُٹھا
کٹ میں نشنگ کر میں دھنوا چٹکی میں تیر دبائے ہوئے
اس رودر روپ میں بھی راگھو تھے شوبھاؤں سے چھلائے ہوئے
ہوگیا چکت رجنیچر بھی جب دیکھا اس سُندرتا کو
چھن بھر کے لیے بھولی بیٹھا اپنی سب سمر کشلتا کو
بولا کیا تمھیں اودھ پتی ہو؟ کیا تمھیں سوریہ کل نندن ہو؟
راون سے رن رچنے والے کیا تمھیں جانکی جیون ہو؟
یہ نیلا بھج شیامل شریر رن مدھ اُترنے یوگیہ نہیں
ہے رام تمھاری مدھر صورت سچ مچ ودھ کرنے یوگیہ نہیں"

اُنشیچر کے یہ بین سُن ۔ دہنسے سیتا ناتھ
اُتر میں کہنے لگے ۔ رکھ دھنوا پہ ہاتھ

"ہے کنبھ کرن یوں باتوں کا تو مار نہ شوبھا پاتا ہے
رن میں باتیں کرنے والا کایر ڈرپوک کہلاتا ہے
لنکا میں ویر اگر ہو تم تو ممتا چھوڑو پرانوں کی
سنبھلو اور دیکھو ہوتی ہے ورشا اب تم پر بانوں کی"

یہ کہہ دھنوا کو ٹنکورا اور جکت کیا بوچھاروں سے
سارا یدھ استھل گونج اٹھا جے راگھو کی گنجاروں سے
تم پراسر کے سنگھران میں جس طرح شوبھت شنکر تھے
تیوں کنبھ کرن سے لڑنے میں شوبھایمان شری رگھوور تھے
پربھو سے رن کرتے سمے اسر اس طرح دکھائی پڑتا ہے
مانو شریر دھر اندھکار اَچل پرکاش سے لڑتا ہے
اتھوا جیسے کالا کلنک نرمل یش پہ جھنجھلایا ہو
یا یوں کہئے کل کلش پاپ سور گیہ پنیہ پر دھایا ہو

رجنیچر نے شکت بھر۔ جتن کئے بہہ بار
پہنچ نہ سکا رگھوناتھ کے نکٹ نہ کسی پرکار۔
تب بولا سانند وہ " دھنیہ تمھیں ہے رام
ایسا کومل انگ۔ اور یہ درنت سنگرام

ہے رام تمھارا بان یدھ بس دیکھے ہی بن آتا ہے
کب لیتے اور چڑھاتے ہو یہ نہیں نہارا جاتا ہے
ہاں ایک بار پھر ایک بار کوتک دکھلا ڈالو اپنا!
میں تمھیں پکڑنے آتا ہوں تم بان چلا ڈالو اپنا"

دھایا اب پربھو کی طرف۔ جب وہ منھ پھیلائے
دلو اور وانر سبھی۔ بھے سے بولے ہائے،
چنتاتیت دیکھا جبھی۔ سر وانر سمدائے
کال بان رگھورائے نے۔ رپو پر دیا چلائے
اتر گیا سارا نشہ۔ لگتے ہی وہ بان
من ہی من بولا اسر۔ اب نہ بچیں گے پران

گانا

ہے رام آج تم نے۔ کیا روپ دکھایا ہے
دیں کھول میری آنکھیں وہ تیر چلایا ہے
بھگوان تمھیں میں اب تک جھیڑی سمجھ رہا تھا
اس وقت جو دیکھا تو۔ کچھ اور ہی پایا ہے
نر روپ میں نارائن۔ آئے مجھے جلانے
یہ بان نہیں مارا۔ امرت سا پلایا ہے
چکر جو چل رہا تھا۔ وہ تین جنم ڈالا
اس میں سے آج دوجا۔ یہ پھندہ چھڑایا ہے
سنگرام کے گگن میں۔ قسمت کا تارا چمکا
کر بیر بھکت ہم نے۔ بھگوان کو پایا ہے
یہ ہی سلونی صورت۔ پھر ہو تا بیٹے میں
آگے کو بھی نبھانا۔ اب تک تو نبھایا ہے" . . .

'رام رام' کہہ بھگت نے۔ لی جس سمے سمادھ
سر منڈل کا دکھ گیا۔ مٹی بھوم کی بیادھ
مٹے لیے ورک یدھ سے۔ لوٹے جب رگھورائے
جے جن راد سے شیام تب۔ گئی جگت میں چھائے

سماپت

نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں ۵ر میں بک سیلر کو دی جاتی ہیں۔ جنھیں بک سیلر ۱۰ر یا ۱۲ر یا ۱۴ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔

خریدار جب ایسی کتاب کو لیکر گھر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکے بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔

اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام و ششٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے۔ وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجیے

राधेश्याम कथावाचक

نیا ز کیش :۔ رادھے شیام کتھا واچک

مالک :۔ شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

ستی سلوچنا

رام کتھا نمبر ۱۸



لیکھک

نیپال کی سری ۳ تین سرکار سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن کلا رتن ۔ کاویہ کلا بھوشن ۔ سری ہری کتھا وشارد ۔ کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

(قیمت ۳۲ نئے پیسے)

اوم
شری رام کتھا

سنکھیا نمبر ۱۸ (لنکا کانڈ)



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلانِدھی ۔ کاویہ کلا بھوشن شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

چوتھی بار ۱۰۰۰ جلد ۱۹۶۴ء قیمت فی جلد ۲۵ نئے پیسے

زیر اہتمام پنڈت رام نرائن پاٹھک شری رادھے شیام پریس بریلی میں شائع ہوئی

گانا

پرارتھنا

اِس تن میں رما کرنا۔ اِس من میں رما کرنا
بیکنٹھ یہیں تو ہے۔ اِس میں ہی بسا کرنا
ہم مور بن کے موہن۔ ناچا کریں گے بن میں
تم شیام گھٹا بن کر۔ اُس بن میں اُٹھا کرنا
ہو کر کے ہم پپیہا۔ پی پی رٹا کریں گے
تم سُوات بوند بنکر۔ پیاسے پہ دیا کرنا
ہم رادھے شیام۔ جگ میں تمکو ہی نہارینگے
تم دِوّیہ جوت بن کر۔ نینوں میں رہا کرنا



راون دوارا جب ہوا کمبھ کرن سنہار
لنکا میں گھر گھر مچا۔ بھیشن ہاہاکار
میگھناد کہنے لگا۔ راون کے ڈھنگ لے
ڈھاک مجھ کو جو آپ کے مکھ سے نکلے ہائے
میں وہ ہوں ناگ پاش دوارا جکڑ اٹھا جس نے کپی گن کو
بچ گئے نہیں کل ہی سماپت کر دیتا رام اور لکشمن کو
چچا چا کا بدلہ لیے بنا۔ کب بھاتا ہے وشرام مجھے
جب تک نہ وجے پا کر آؤں تب تک جل پان حرام مجھے"
یہ کہکر جیون ہی چلا رن مد ماتا ویر
تبھی وشانن نے کہا "ٹھیرو نہ ہو ادھیر
بیکار ہو گئی برہم شکتی۔ جب تپسی بچوں کے آ گے
تو اور شکتیاں ٹھیریں گی کب تپسی بچوں کے آگے؛
اسلیے اجے شکتی لینے۔ مندر میں جاؤ یاگ کرو
رن ویر۔ اشٹ دیوی سے۔ تم رن کے پہلے انوراگ کرو"
پتر بھگت نے مان لی ودھ پتا کی رائے
وجے یگیہ کرنے لگا۔ دیوی مٹھ پر جائے
بھوتل پر آیا ہلا چلا۔ تارا منڈل تلملا اٹھا
اتی پربل تامسی یگیہ دیکھ۔ ساتوکی جگت کپکپا اٹھا

دُھن تو تھی ویدمنتروں کی ۔ پر ویدک دھرم مٹانے کو
پر جا تھی مہا شکتی ہی کی ۔ پر یگ کا ناش کرانے کو
پھیلا نبھ پر دھواں وہ جیسے ہی چاروں اور
بھگت وبھیشن سے تبھی بولے اودھ کشور
"یہ کیسے بادل چھائے ہیں ؟ کیسی آندھی اٹھ آئی ہے ؟
اس مایا ورتی وشنگھر نے کیا مایا نئی رچائی ہے ؟
سچ مچ ہی دھواں اٹھا یہ ہے ۔ تانترک نے تنتروں کے دوارا
یا وش پھیلایا ہے کوئی ۔ دیکھا نیتروں سے دوارا"
کہا وبھیشن بھگت نے "ہے جگ کے رکھپال
مایا بھی کوئی نہیں ۔ اور نہ کوئی چال
جگ جننی کے مٹھ سے اٹھ کر ۔ جگ میں یہ دھواں بھر رہا ہے
اس مٹھ میں بیٹھا اندرجیت ۔ دیوی کو سِدھ کر رہا ہے
سندیہ نہیں ہے کچھ اس میں ۔ وہ وجے یگیہ میں تت پر ہے
یہ یگیہ پورن ہو جائے گا ۔ تو اُسے جیتنا دُشتر ہے"
یہ سنتے ہی ہنس پڑے ۔ شری انجنی کمار
بولے "ہارے ہر دشا کا تو پائے ہار
جگ میں جب اپنے پوجے ۔ لاچار نرش ہو جاتا ہے
تو دیوی اور دیوتا کو ۔ کایر نی جا نت منتا ہے
پاگل ہے وہ جو دیوی کے مندر پہ ناک رگڑتا ہے
دیوی تو اس کی بھگت ہے ۔ جو یدھ دھرم پر کرتا ہے"
پون تنے کی یکتی سے سبھی اُٹھے مُسکائے
آ گیا لیکر اس طرف ۔ چلا کپیش سمدائے
جیون وکش یگیہ میں پہنچے تھے ۔ اُدّنڈ ورگن شنک کے
تیوں اسُر یگیہ میں جا دھمکے ۔ دُردنڈ چنڈ کپی رگھوور کے

چھن بھر کے بھیتر کچھ کا کچھ ۔ رنگ پلٹ دیا بن دیروں نے
اُس دیو یگیہ کی ویدی پر ۔ رن یگیہ رچیا مدن دھیروں نے
چنڈی کی پرتما کے آگے ۔ مدن چنڈی کا آہوان ہوا
بھر گیا رکت سے ہون کنڈ ۔ ایسا بیبھتس بلیدان ہوا
مانو راون کا پورن پاپ ۔ سب آج اُدے ہو آیا ہے
یا ویدیہی کا ورہ تاپ ۔ اس بھانت پورن رنگ لایا ہے
سواہا دھن سے جب بھرا ۔ ہاہا کار کرال
میگھ ناد کر کے اٹھا ۔ میگھناد تت کال
کتنوں کو اُٹھتے اُٹھتے ہی ۔ دانتوں سے دبا چبا ڈالا
کتنوں کو اُس مدماتے نے ۔ مٹی میں دہیں ملا ڈالا
چٹ پٹ چٹکی میں ۔ چٹکی سے کپی کٹک جرجریت کر ڈالا
مکھیا مکھیا جو یودھا تھے ۔ اُن سب کو مور چھت کر ڈالا
بچا کھچا کپیش دل ۔ چیتکار کر گھور
بھاگا ہمت ہار کر ۔ رگھو بندر کی اور
تبھی اُدھر لانا تھ کا ۔ گیا دھنش پر ہاتھ
بولے ” دن آ گیا مجھے ۔ پھر دیں شری رگھناتھ
یہ سنگھ ۔ چھبیلا سنگرہ آج ۔ بس پورے دوار لگا اُس کا
سوگند انھیں چرنوں کی ہے ۔ اب شیش اتار لگا اُس کا
کبتک نہ کپٹ کی چھاتی پر ۔ بولے گا ستیا کا ڈنکا
لنکا میں آج بجا دونگا ۔ میں آریہ دیوتا کا ڈنکا“
رگھو بولے ” ہے آ گیا ۔ جاؤ لڑنے بھرات
لیکن لڑنے سے پرتھم ۔ دھیان رہے یہ بات
گھن ناوسا دھو ہے تپسی ہے ۔ بل شالی ہے وردانی ہے
سینمی ۔ ناری ورت والا ہے ۔ ایک ہی پرمیلا رانی ہے

وہ یوگی۔ یوگ کریا دوارہ۔ چاہے تو خود مر سکتا ہے
مر کر پھر اپنے پرانوں کا۔ تن میں پرویش کر سکتا ہے
اس کارن ایسے یودھا کا۔ تن چھن بھن کرانا تم
سر کو ہاتھوں ہی ہاتھوں میں۔ سادر میرے ڈھنگ لانا تم
کارن کہ شیش آ جانے پر۔ ایک اور کاریہ بھی کرنا ہے
دگیان درشٹی سے وہ مستک۔ ہم سب کو یہاں پر کہنا ہے
اس مہا کاریہ کے ساتھ ساتھ کچھ گپت اور بھی کارن ہے
اُس کارن پر بھی اولمبت۔ اپنی جے ہے اپنا رن ہے
وہ ستی پرمیلا۔ سلوچنا۔ جو میگھناد کی ناری ہے
تربھون وکھیات سادھوی ہے۔ واسک کی راجکماری ہے
اُتم شرینی کی پت ورتا اس جگ میں وہ کہلاتی ہے
اُس کے ہی ورت کی شکتی سدا۔ سوامی کو وجے دلاتی ہے
ایسی ستونتی کے پت کا۔ سر اگر بھوم پر آئے گا
کپی دل تو کس گنتی میں ہے۔ سنسار بھسم ہو جائے گا

لکھیہ کرن کھر آدکا ہوا ہے جو سنہار
اُس نے تو سنچے ہرا۔ دھرنی کا کچھ بھار
پر میگھناد ودھ کے پہلے۔ ہوتا ہے کچھ سنکوچ مجھے
پرتھوی سے نراک اٹھتا ہے۔ رہ رہ ہوتا یہ سوچ مجھے
ناری یدپت ورتا ہے تو۔ وہ بھی ناری ورت والا ہے
برہما نے یہ نرمل جوڑا۔ اُجّل ہاتھوں سے ڈھالا ہے
سچ ہے راون کا پاپ آج۔ اس کی بھی ناؤ ڈباتا ہے
گھر کا سوامی پاپی ہو تو۔ گھر بھر کا ناشں کراتا ہے
جاؤ اُس نر کا ودھ کر نے اب اور نہیں کچھ کہنا ہے
دنیا تو آنی جانی ہے۔ آخر تک کس کو رہنا ہے؟

دھنیہ دھنیہ کرنے لگا۔ بھالو کیش سمدائے
لکھن چلے۔ رن کے لیے۔ پربھو کو شیش نوائے
سنمکھ لکشمن کو نرکھ۔ بول اُٹھا گھن ناد
"ارے آج پھر آگیا؟۔ رہی نہ پچھلی یاد
اُس بار بھاگیہ نے بچا دیا۔ اِس بار نہ بچنے پائے گا
پہلے تو مورچھا آئی تھی۔ پر اب کے پران گنوائے گا
میں وہ ساگر ہوں بڑھا اگر۔ تو پرلیہ کال دکھلائے گا
وہ جوالا مکھی شیل ہوں میں۔ پھوٹا تو جگ جل جائے گا"
لکشمن بولے "گروِیر۔ یہ گھمنڈ دے تیاگ
میں۔ میں کا اچھا نہیں۔ ہوتا زیادہ راگ
ہے وہی شکتی شالی جگ میں، جو نمر بھاؤ دکھلاتا ہے
پھل والا تیرو جب پھلتا ہے نیچے کو جھکتا جاتا ہے
مینا جو میں۔ نا کہتی ہے۔ وہ سب کے من کو بھاتی ہے
بکری جو میں میں کرتی ہے۔ وہ گلے چھری پھرواتی ہے"
بات کاٹ کر بیچ میں بول اُٹھا گھن ناد
"بچے یہ رن بھوم ہے۔ نہیں راج پراساد
ساہس اور سوابھیمان ہی تو۔ رن ویروں کا آبھوشن ہے
ناہر ساگر جن ترجن ہی۔ سچّے یودھا کا لکشن ہے
مینا جو میں نا کہتی ہے۔ پنجرے میں جنم بتاتی ہے
بکری گردن کٹواتی ہے۔ لیکن 'میں' کبھی نہ جاتی ہے"
"جاتی ہے" بولے لکھن "اس کی بھی یہ ٹیک
میں والی کے لیے بھی۔ آتا ہے دن ایک
ہڈی اور ماس علیحدہ کر۔ جب آنت نکالی جاتی ہے
اُس آنت کی اوزاروں سے پھر۔ جب تانت بنالی جاتی ہے

وہ تانت کسی دھنکی والے۔ ہاتھوں میں جس دن جاتی ہے
"دھنیا جب روئی دھنکتا ہے تب "تو ہی" "تو ہی" گاتی ہے

گانا

گھمنڈ ہے بڑا ارے گھمنڈ
بڑے بڑوں کو کر دیتا ہے چھن میں یہ برباد
گھمنڈ کیا تھا کھر دوشن نے۔ رہا نہ پتہ نشان
گھمنڈ کیا تھا کمبھ کرن نے پہنچا ترت مسان
گھمنڈ کا ہے پرنیام وشاد

لکشمن کا اپدیش سن۔ گرجا پھر بلوان
بولا۔ "بچ سکتے نہیں آج تمہارے پران
برہم شکتی کا پھر کہیں۔ کرے نہ یہ آہوان"
یہی سوچ چھوڑا وہیں۔ لکشمن نے بج بان
وہ بان نہ تھا۔ تھا کال بان۔ چھن بھر میں سائکال کیا
اس اندر جیت سے یودھا کا۔ جر جر ہر دے تتکال کیا
سدھ بدھ شریر کی نشٹ ہوئی۔ یہ حال ہو گیا یودھا کا
آنکھوں کے آگے اندھکار۔ چھا گیا مرتیو کی نندرا کا
اتنے ہی میں دوسرا بان۔ لکشمن کے کر سے پھسل گیا
وہ اس کی دائیں بھجا کاٹ۔ آکاش مارگ سے نکل گیا
ہاتھوں اور پاؤں کو اس کے جب کچھ تیروں نے بھن کیا
تب کئی تیر اپنے پہنچے۔ سمپورن انگ کو چھن کیا
نج راگھویندر کہہ کر ترت۔ سر کاٹا اس کا لکشمن نے
پہنچایا اس کو پرم دھام۔ شری رام نام اچارن نے
جو سر لنکا میں رہتا تھا۔ لنکا والوں کے ہاتھوں پہ
اس سے رکت سے لتھ پت وہ تھا مہاویر کے ہاتھوں پہ

لکھن لال آئے اِدھر۔ وانر دل کے سنگ
اب جو کچھ گزرا اُدھر۔ سُنئے وہی پرسنگ
سلوچنا کے نام سے۔ ہے جو جگ وکھیات
اُسی پر میلا ستی کی کہتے ہیں اب بات

آسروں میں رہنے پر بھی وہ۔ سو رگیا سمجھی جاتی تھی
کالے امبر پر نننگا کے۔ چندر کا سماں سہاتی تھی
ہیناینکے۔ ہرنی کے سے۔ چنچل۔ اُجوّل۔ رتنارے تھے
کھنجن مد گنجن۔ من رنجن۔ بن انجن بھی۔ متوارے تھے
ست اور پتی ورت کے کارن۔ یدستی پکاری جاتی تھی
تو اپنے انہی لوچنوں سے۔ وہ سلوچنا کہلاتی تھی

آج سویرے سے وہ ستی۔ کر اُڈیاں وہار
پت سیوا کو گوندھنے۔ بیٹھی سندر ہار
ہاتھوں سے ہو رہا تھا۔ پھولوں کا سمان
ادھروں سے جھر رہا تھا۔ شُدھ ارس یہ گان

گانا

"میرے جیون کی مالا کے جیون دھن تار تمھیں تو ہو
اس ہار میں جو اپ ہار کو ہے۔ کر ہے وہار تمھیں تو ہو
جیسی پر وتی بیٹھکر۔ میں دھاگے میں پھول
تیسی وِرہ کے اور بھی چبھتے تن میں شول
دیکھنا ڈور نہ یہ ٹوٹے۔ ہاتھ سے چھور نہ یہ چھوٹے
مالا اور مالا والی کا۔ سارا شرنگار تمھیں تو ہو"

اتنے ہی میں وایو کا۔ جھونکا آیا ایک
اِدھر اُدھر کو اُڑ چلے۔ تھے جو پھول انیک
پھڑک اٹھا دایاں نین۔ کھلے شیش کے بال

گھبراہٹ میں ہاتھ سے چھوٹ پڑی وہ مال
ساڑی نے مانگ بگاڑی جب۔ ماتھے کی بندی جبھی گری
شری پربت بجر سمان بُجھا۔ آکاش مارگ سے تبھی گری
مُسکا سا چھاتی پر بیٹھا۔ آنکھیں پتھرا اٹھیں دونوں
اُس ایک بھجا سے ملنے کو۔ پتنی کی بھجا بڑھیں دونوں
بولی "ہیں! یہ کیا ہوا۔ ارے ناتھ کے ہاتھ
شری کا ساتھی کیوں بنا۔ تج وای بکا ساتھ؟
جن ہاتھوں نے رکھشا کے ہیت۔ تجھ کو سروسو بنا یا تھا
بدلے میں سیوا کرنے کا۔ اک بھاری بھار اٹھا یا تھا
جو تجھے چھوڑ کر بڑھے نہیں۔ جگ یا جگدیشور کے آگے
چوڑیاں پہنے تک کو بھی جو گئے نہیں نر کے آگے
ہے پتی کے ہاتھ بتا اتنا۔ اُن ہاتھوں کو کیوں چھوڑا ہے؟
پنجوں میں جن کو پکڑا تھا۔ اُن سے کیوں ناتا توڑا ہے؟
تو چھوڑ رہا ان ہاتھوں کو۔ یہ ہاتھ نہ تجھ کو چھوڑیں گے
سمبندھ جنم جنمانتر کا۔ توڑا ہے اور نہ توڑیں گے
اس دو یہ جگت میں ناری کی بشوبھا ساری پتی ہی سے ہے
یہ دنیا بھی پتی ہی سے ہے۔ وہ دنیا بھی پتی ہی سے ہے"
یہ کہکر اُس بھجا تک ہاتھ دیئے پہنچائے
چاہا چھاتی سے ابھی لون اُسکو لپٹائے
پر کچھ ٹھٹکی اُسی چھن۔ سوچی ایسی بات
"ناپاک تو ہے نہیں۔ اس میں کچھ اپگھات؟
سمجھو ہے نار پریکشا کو۔ پتی نے یہ کھیل رچا یا ہو
یا بن کر پتی کا ہاتھ کہیں۔ پر۔ پتی کا ہاتھ نہ آیا ہو
اِس لیے شکھتا کرنے میں۔ ست پن پر بٹہ آئے گا
تپ جائے گا۔ یش جائے گا اور پاتی ورت بھی جائے گا

سر دے سندھ میں جب اُٹھی ۔ یہ گمبھیر ہلور
پتی کے کر سے اُسی چھن ۔ بولی وہ کر جوڑ
پیاری تمہری پتی کا ہاتھ ہے ۔ نہیں ہے کوئی چال
تو تجھ کو میری شپتھ کہہ دے سچّا حال"
ان شبدوں سے ستی کے ۔ ڈول اُٹھا بھو گول
آتما اُس گھنناد کی ۔ پڑی بھجا میں بول
کھڑیا سے پرتھوی کے اوپر ۔ اونا شی شکتی بڑھی لکھنے
اُسی پتی ورتا کے پرشنوں کا اُتر ۔ وہ بھجا لگی لکھنے
شنکا کی جگہ نہیں ہے ۔ یہ سادھوی کی ست کی لیلا ہے
یہ سوکشم شکتی کی باتیں ہیں ۔ یہ گپت جگت کی لیلا ہے
لکھا ہاتھ نے "پریے ۔ پروش چھوٹا ساتھ
ہاتھ نہ ہے یہ اور کا ہے میرا ہی ہاتھ
شیشا دتا رہیں لکھن لال ۔ اُن کے دوارہ سنہار ہوا
اس دیہ بھگتی میں ملتی ہوئی ۔ اس رن دوآرہ اُدّھار ہوا
دھڑ پڑا ہے لنکا کے دوارے ۔ سر رکھشت ہے راما دل میں
آتما اوناشی وچر رہا ۔ سُکھ سے اکاش کے آنچل میں
پتی پتنی کا سمبندھ سدا ۔ آتمک سمبندھ کہاتا ہے
شاریرک ناتا نشور ہے ۔ اوناشی یہ ہی ناتا ہے
اس ناتے سے کہتا ہوں پدی ۔ تم نے یہ تتو پا لیا ہے
تو نشچے سمجھو سلوچنے ۔ پتنی کا سو تو پا لیا ہے
ستونتی اُسی سو تو کی تم ۔ لنکا میں جوت جگا دینا
پاتی ورت کس کو کہتے ہیں ۔ یہ دنیا کو دکھلا دینا"
آتما گئی انت میں ۔ لکھ کر اتنی بات
سلوچنا کے شیش پر ہوا بجر سا پات

گرنے دیا نہ بھوم پر۔ روکا ہاتھ بڑھائے
ہر دلیشور کے ہاتھ پر ۔ پرشیہ لیا پڑائے

"بولی" پہلے کی بھانت نا تھا۔ کچھ بھید نہ اب کی بتلایا
کہہ گئے یگیہ کی بات یہاں اور وہاں یدھ کر دکھلایا
یہ کیسا یگیہ کیا سوامی۔ آہت دے ڈالی پرانوں کی؟
رہ گئی کہانی اب باقی، پتی دیو تمہارے بانوں کی
بھگوان کسی ناری کو بھی۔ دکھلائے نہ دن اس سیاپے کا
سارے دکھوں سے بڑھ کر ہے۔ دنیا میں دکھ رنڈاپے کا
رہ گیا کھید اتنا مجھ کو میں ساتھ نہ رہی رن استھل میں
تم سے پہلے اپنی آہت دے دیتی اس سمرانل میں
یا تم میرے سر پر ہوتے، میں ہوتی چرن تمہارے پر
ہم دونوں ساتھ ساتھ مرکر۔ سوتے اس شانت کنارے پر
آنے دو آ رہی ہے بیدی سنکٹ کی رات
میں تو اس کی کرن ہوں جس کے ساتھ پربھات
اس دنیا میں اپنی جوڑی۔ اتی اتم مانی جاتی تھی
تم پتنی ورت میں پورے تھے۔ میں پتی ورتا کہلاتی تھی
اب اس دنیا میں بھی پریتم۔ یہ ہی آدرش دکھانے کو
آئے گی تمہاری اردھانگن۔ پتی پتنی دھرم نبھانے کو
پان۔ پان پتی۔ پتنی کا ناتا۔ جنمانتر تک کا ناتا ہے
پرتھوی سے لے کر سورگ تلک۔ یہ ناتا مانا جاتا ہے
اس لیے تمہاری آتما میں۔ اپنی آتما پہنچاؤں گی
تم یدھ مارگ سے چلے گئے میں ستی مارگ سے آؤں گی
اب تک پھولوں کے ہاروں کو پرتما پر نتیہ چڑھایا ہے
اب جیون روپی اپ بن کے۔ نیوچھاور کا دن آیا ہے

اُٹھ گئی سیوا یہ پرتھا تو پھر سیوک پرتھا کا کام نہیں
تالاب سوکھ جب جاتا ہے۔ رہتا مچھلی کا نام نہیں
سندور بھرے گی کیشوں میں اب وہی دھدھکتی ہوئی چتا
ودھوا کی شیش سیج ہوگی۔ پت دیو کی جلتی ہوئی چتا

گانا

ہونی تھی سو ہو لی، ناتھ اب کھیلو نگی ہولی
انگ انگ میں ورہ رنگ نے کیسری ہے گھولی
پڑی ہڈیاں میں ابیر ہے نینوں میں ہے رولی
بھری ہے ست کی جھولی۔ ہونی تھی سو...
دھواں دھار جب ہو جائیگی سب چیزیں اور بھولی
جلتی ہوئی چتا پہ ہوگی۔ تب پتی ساتھ ٹھٹھولی
جائے گی شمشان ڈولی۔ ہونی تھی سو...

چڑھا ستی پہ جس سمے ست کا ایسا رنگ
وشکرما آیا تبھی سندور کے سنگ
بولا "بیٹی کیوں روتی ہو؟ کیوں کرو نا ندی بہائی ہے؟
تم تو اس کی پریہ پتنی ہو۔ جس نے کہ ویرگت پائی ہے
گھناؤ کا بدلہ لینے کو۔ میں ابھی سمر میں جاتا ہوں
اس ایک شیش کے بدلے میں لاکھوں شیشوں کو لاتا ہوں"
ان وچنوں سے اور بھی بھڑکی تن کی جوال
لاج شرم سب چھوڑ کر بولی وہ تت کال
"مہاراج اس سمے یہ پتری۔ کیول آ شیش چاہتی ہے
اچھا نہ کسی کے شیش کی ہے۔ نج پتی کا شیش چاہتی ہے
وہ گئے ویرگت پا کر ہیں۔ میں نا راحت گت پاؤں گی
پت کا شیش ساتھ چتا میں لے۔ سانند ستی ہو جاؤں گی

گانا

بنا پت سونا سب سنسار

پت ہی جپ ہے ۔ پت ہی تپ ہے پت ہی ہے کرتار
پت ہی سے پت ہے اس تن کی ۔ بن پت دیت ہزار
ایک پتی ورت رہے جگت میں ۔ تو سب برت ہے بیکار
بنا پتی ورت کے ناری کا ۔ جیون ہے دھکار
پتر ودھو کے یہ بچن ۔ سن نہ سکا وش بھال
رن پر بندھ کیوا سطے ۔ چلا گیا تت کال
تب مندو ورنے کہا "بیٹی ۔ یہ بتلاؤ
اس بڑھیا کی کس طرح پار لگے گی ناؤ؟
مرنے سے میگھناد ہی کے ۔ جرجرت ہو رہی چھاتی ہے
یہ دکھ پہ اور دکھ ٹوٹا ۔ جو ستی تو ہونے جاتی ہے
میں جیوں گی اب کیسے جگ میں؟ اتنا مجھکو سمجھائے جا
تو مجھ اندھی کی لکڑی ہے ۔ رستہ تو مجھے دکھائے جا"
بوڑھی ماں کے ہردے پر کشٹ اتھاہ ولوک
ودھو پرمیلا نے کہا "ماتا کرو نہ شوک
ایشور اور دیش جات کے ہت ۔ جو رن میں پران گنواتا ہے
وہ ہی تو جگ میں جیتا ہے ۔ اس کی ماتا ۔ ہی ماتا ہے
اس لئے مات رونا چھوڑو ۔ یہ اوسر رونے یوگ نہیں
جگ سے اتنا ہی ناتا تھا ۔ تھا اور یہاں کا بھوگ نہیں
تم سی بھی سنسار میں ۔ نار نہ ہوگی انیہ
دیکھ تمہارے چرت کو کہنا پڑتا دھنیہ
من کے ورودھ پت پاکر بھی ۔ ایشور تم اسے مانتی ہو
اس کے دکھ میں ہوتی ہو دکھی ۔ اس کے سکھ کو سکھ مانتی ہو

سیما ہے یہ پاتی ورت کی۔ جو کچھ آدرش تمہارا ہے
" سچ مچ تم جس پتھ پر ہو ماں۔ وہ پتھ کھانڈے کی دھارا ہے
تس پر بھی ایک سورن پنا۔ اتہاس میں رکھا لنکا کے
شری اندرجیت سے بل شالی سینہی پتر کو اپجا کے
پھر میرا جیون بھی جیون۔ تم نے ہی مات بنایا ہے
پتو کے گرہ میں جو سکھ نہ ملا۔ وہ سکھ لنکا میں پایا ہے
میں بتلاؤں کیا تمہیں۔ تم مجھ کو بتلاؤ
ودھواؤں کے دھرم ہیں۔ ماتا کچھ سمجھاؤ"
بیٹھ گئی مندودری۔ یہ سنکر اس ٹھور
بولی "۔ تجھ سی بھی بہو۔ نہیں ملے گی اور
جگ میں جو دھرم بہو کا ہے۔ وہ تو نے پورا جانا ہے
بھولے بھی ساس نہیں سمجھا۔ ماتا ہی مجھکو مانا ہے
گھر کے جھگڑوں سے دور رہی۔ گھر والوں کا نت مان کیا
گہنے کپڑے کا چاؤ چھوڑ۔ گرہ چریہ پر ہی دھیان دیا
اسی لئے وشید ھو یہ میں تجھ کو آج نہار
ودھواؤں کے بھید میں کہتی ہوں دو چار
سچ تو یہ ہے۔ اُتم ودھوا۔ وے ہی جگ میں کہلاتی ہیں
جو پت کے ساتھ ستی ہو کر۔ پت لوک کو سیدھی جاتی ہیں
وے بھی ہیں اُتم کے سماں۔ جو رہتی ہیں تپسن بن کر
جگ پت کی پوجا کرتی ہیں۔ اپنے پت کی برہمن بن کر
اٹھوانج بہنوں کا شدھار۔ رکھتی ہیں نت اپنے چت میں
سچی سنیاسن بنکر کے لگتی ہیں دیش جات ہت میں
متارائن چندرائن کر کے۔ دن پرت دن دیہہ سکھاتی ہیں
اُتم آدرش کتھاؤں کو۔ سنتی ہیں اور سناتی ہیں

وے مدھیم ہیں جنکا جگ میں بھوگوں سے چت نہ بھرتا ہے
گھر میں من مارے رہتی ہیں۔ پر من نہ کسی چھن مرتا ہے
چوڑیاں توڑ دینے پر بھی۔ جو نہیں چوڑیاں توڑ سکیں
جیون شرنگار سمایت ہوا۔ پھر بھی شرنگار نہ چھوڑ سکیں
ست سنگت جن کے پاس نہیں من میں جنکے سنتوش نہیں
ایسی ودھواؤں کا وواہ۔ پھر ہو جائے تو دوش نہیں
چوتھی ودھوائیں نہیں دنیا کو درکار
اُن کا رہنا بھوم پر ہے۔ اِت بھاری بھار
وے ودھوائیں ہیں؟ نہیں۔ او پنچ کل کی کلٹائیں ہیں
ویشیاؤں سے بھی گری ہوئی۔ پردے والی ویشیائیں ہیں
ان دیشیاؤں کی آتمائیں۔ بھیتر ہی بھیتر سڑتی رہیں
سینکڑوں سہسروں برسوں تک۔ رورو نرکوں میں پڑتی ہیں"
سلوچنا جر لوں گری۔ سنکر یہ اُپدیش
" اِس ودھو اکیلئے ماں۔ کیا ہے اب آدیش؟
اُتم ودھوا وہ ہی ہے۔ جو پت کے ساتھ ستی ہو وے
تو پھر دو ودھو پر مہیلا بھی۔ ویسی ہی سنگت ولی ہووے
سنکوچ چھوڑ دو۔ موہ تجو۔ وہ کہو بات جو دھرم کی ہے
سنسار میں سب سے بڑی ساکھ۔ ست ورت کی ہے ست کرم کی ہے"
مندو ور کے نین سے۔ دیں دو بوند گرائے
مالو آگیا دے اُٹھی۔ وہ بوڑھی پلکائے
آنکھوں آنکھوں میں ہوئی جب عرضی منظور
تبھی آنکھ سے ہو گئی۔ سلوچنا بھی دُور
مینگا وہیں پر یا لگی۔ پت سے دھیان لگائے
راما دَل کی اور کو۔ چلی ستی ہرشائے

وہاں سندھو تٹ پڑا ہے۔ ایک شوبھت پاشان
راج رہے ہیں اسی پر۔ وے بھگتوں کے پران
کومل تن دھول دھوسرت ہے۔ بوٹا سے شیش جٹاؤں کا
اپنے سر بھار اٹھائے ہیں۔ مانوں جگ کی سیواؤں کا
مخمل ریشم کا نام نہیں۔ ولکل کا وستر دیہہ پہ ہے
وہ وستر بتاتا ہے جگ کو۔ تیاگی راجہ سے بڑھکر ہے
ادبھت ہے شانت مسکراہٹ اس شیام سلونے آنن پر
گمبھیر اونچ رہتا جیسے۔ پانی سے بھرے ہوئے گھن پر
پرتھوی پر رکھی ہے کمان۔ جگ ادھارک جگ بندن کی
ترکش ون سنڈل ہے لوٹ پوٹ۔ اس چھب پر کوشل نندن کی
بھالوؤں بانروں سے بن ہیں۔ ککشتری نے سبھا بجائی ہے
مانو اس بھانت پرکرت دوآرہ جگ پت کی پدوی پائی ہے
پھل پھول پات پہری رہتی۔ یو شاکیں رسہ بنتی ہے
گرگھنڈوں۔ درکنول سے لڑتی شتروں کو کنٹھ نہ دیتی ہے
اسی سینا سنکھہ پاکر سینا پت پلکت۔ گروت سے
سینا بھی اپنے راجہ پر۔ انندت۔ پرمدت۔ ہرشت ہے
اتنے میں دی یہ خبر۔ گپت چروں نے آئے
"ایک پالکی اس طرف۔ آتی ہے رگھو رائے"
کلکا رہی بھر کر بھی۔ بول اٹھے کچھ کیش
"ابنو یہ پرتیکش ہے ہار گیا دش شیش
اس شکھر پالکی میں اس نے سیتا ماں کو بھجوایا ہے
ہے یہ ہی بچا سندھ چتر۔ جو سب سے پہلے آیا ہے
مر گیا ہے دشمن جینے جی۔ گھن ناویتر کے مرنے سے
متر ناگت ہونے والا ہے۔ گھبرایا ہے رن کرنے سے

شترناگت کی بات سے۔ وبھیشن بول کمار
بول اٹھے "تب آئیگی۔ سچ مچ بڑی بہار"
پھر کہنے لگے وبھیشن سے۔ "اب کیا ہوگا بتلاؤ تو م؟
گورکھ دھندے کی خاص کڑی۔ ابھی ہے وہ سلجھاؤ تو م؟
کہہ دوں؟ بتلا دوں؟ کیا ہے وہ؟ وبھیشن ہے اپنے کھٹنائی
راون بھی شرن آگیا تو۔ ہوگا لنکیش کون بھائی؟
بھگت وبھیشن ذرا بھی چنتا کو ہو پراپت
اس کے پہلے یہ وشے۔ پربھو نے کیا سماپت
بولے۔ "ہم بھارت واسی ہیں۔ شرناگت کو نہ بھلائیں گے
ان کو لنکیش کیا ہے تو۔ اس کو اودھیش بنائیں گے
ابتک وہ بھائی پھرتے تھے۔ بن بن میں بنواسی ہو کر
اب چاروں بھائی وچرینگے۔ سب جگ میں سنیاسی ہوکر"
اسی سمے وہ پالکی۔ گئی وہاں پر آئے
"جے شری راجہ رام کی" بولا کپی سموداۓ
پھر سب نے دیکھا ہیں یہ کیا۔ یہ جاگرت ہے یا سپنا ہے
سیتا ماتا کا دھوکا تھا۔ یہ تو رت وِدھو سنیا ہے
یہ وہ ہے جس کا تیج دیکھ شرماتے سورج چندرما تھے
یہ وہ ہے شکتی مئی دیوی جس سے بجے بھیت دیوتا تھے
راون کی پتر ودھو ہے یہ۔ واسک کی پیاری کنیا ہے
جو آج جگت کی آنکھوں میں۔ بن کر کے آئی کرنا ہے
جس نے نہ کبھی رونا دیکھا وہ خود پرتیکش رہ رہی ہے
پرتھوی کے اوپر کھڑی رہتی پرتھوی کا بھار بڑی ہے
سارا ماحول کانپ اٹھا۔ اس ستی کی ابھا کے آگے
بھگوان رام بھی سکپاۓ۔ تیجسوی پرتیما کے آگے

دیکھ ستی کے بھیس کو۔ شُدھ بُدھ ساری کھوئے
پڑے بالکوں کی طرح بھکت وبھیشن رو دئے
تبھی سینا نے کہا۔ کرکے پت کا دھیان
تم سب کی جے ہو پتا۔ تم سب کا کلیان
میں آج ویدھ کی ماری ہوں۔ میں دُکھ کی آج ستائی ہوں
اپنا سر نیچا کئے ہوئے۔ پت کا سر لینے آئی ہوں
یہ رام دیا کے دھام ہیں تو۔ رکھینگے ٹیک بھکارن کی
آشا تو ہے سوکرت ہوگی۔ و نتی یہ ایک بھکارن کی

گانا

پت نے ویروں کی جگت یُدھ کا مرنا سمجھا
ہم نے ہو کر ستی سنسار سے ترنا سمجھا
شستر کی راہ سے گذرا ہے جب اپنا سوامی
اگن کی راہ سے تب ہم نے گذرنا سمجھا
خون میں نہائے پیا۔ آگ میں ہم نہائیں گے
اب رنڈاپے کے سمے۔ مانگ کا بھرنا سمجھا
موکش خود گود میں لینے کو ہمیں آئے گی
اُتم بلدان اگر دھرم یہ کرنا سمجھا"

کرُونا ندھ نے جب سُنے۔ کرونا کے یہ بین
لگے دیکھنے بھوم کو۔ نت چھن دونوں نین
ستونتی کے تیج کا۔ ایسا پڑا پربھاؤ
بول نہ سکے تر نت ہی۔ رگھو راؤ رگھو راؤ
پربھوی ماں کی اوٹ میں۔ کچھ چھن کے اُپرانت
اس پرکار کہنے لگے۔ سیتاپت تری کانت
"ہے دیوی تم ہو دُکھی دیکھ۔ میں بھی آت دکھی ہو رہا ہوں

تم روتی ہو پرنکس ۔ تو میں من ہی من آج رو رہا ہوں
جگ میں اب میگھناد جیسا ۔ بل شالی ہونا دُرلبھ ہے
وہ شورویر تھا ۔ وہ راہس پرتھوی پر ملے آسمبھو ہے
یدکسی بھانت ۔ یدکسی طرح ۔ آتما کے پاپ کے بل سے
جیوت ہو جائے وہ یودھا ۔ شبھ دھرم کرم کے پرت پھل سے
تو پھر میں اپنے سب سُکرت دان کر سکتا ہوں
لنکا کی راج پرتو ہو گا ۔ اِس بھانت دان کر سکتا ہوں"

اسرارہی کے جب سُنے ۔ یہ اُدار پریہ بین
دہول ہوئی سلوچنا ۔ بھرے اشرو سے نین

بولی ہے بھانو لش بھوشن ۔ ہے رگھوپت رگھوور رگھورائی
کہہ گئے آپ جو بات ابھی ۔ وہ بات بڑی ہے سکھدائی
اوروں کیلئے آپ اپنا سُکھ چھوڑ رہے ۔ او بھگت بل ہے
ہے رام آپ کا یہ چرتر ۔ اَت نرمل ہے اَت اُجل ہے
لیکن میں کہتی ہوں ۔ میرا استمان نہیں ہے کچھ اس میں
پرلوک تو اِسی پت کا بھی ۔ کلیان نہیں ہے کچھ اس میں
دے دیولوک سے واپس ہو ۔ یدمرتیو لوک میں آئیں گے
تو اس میں کچھ سندیہہ نہیں ۔ پھر ایسی سُنگت نہ پائیں گے

ایک اور بھی بات ہے ۔ کہدوں وہ اسرار؟
پاپ نہ لیگی شیش پہ اندرجیت کی نار

لکشمن سے تپسی کا پت نے سب بھانت پورن ستمان کیا
پوجا کرنے یا جگ کیا ۔ اُس کو پرانوں کا دان کیا
اب بھرات سے اُسکے پران دان لے سکتی نہیں پرمیلا ہے
دی ہوئی بھیک کیا لیگی ۔ یدو سے سکتی نہیں پرمیلا ہے

لکشمن تم اس بات کا کرنا مت ابھیمان
مارا ہے گھنناد کو ۔ ہوں میں اَت بلوان

لکھن ناد ـ لکھن جی کا تڑنا ـ بس ایک اوپری پردہ تھا
واستو میں دو سلنیوں کا ست ـ سنگرام بھوم میں لڑتا تھا
جو اودھ پوری میں بیٹھی ہے ـ اُس تپسن سے رن تھا میرا
پت دیو کو رکھشت رکھ تی ـ یہ مہا کٹھن پرن تھا میرا
لیکن پت اس کے ساتھی تھے ـ پرپتی جو ہر لایا ہے
بس اسی ایک کمزوری نے مجھکو یہ دن دکھلایا ہے
میں تو اس اور اکیلا تھا ـ اُس اور ساتھ میں سیتا ہے
اس لئے پرمیلا سے یہ رن ـ ارتھا ستی نے جیتا ہے
اچھا اب جس کام سے ـ آئی ہوں میں رام
کرپا پورن کیجئے ـ وہ ہی میرا کام
پت کا کر سر سے بندھا ہوا ـ آکاش مارگ سے آیا تھا
اُس نے ہی پرتھوی پر لکھکر ـ سر کا سب پتہ بتایا تھا
سنکیت اُسی کا پا کر کے ـ آگیا اُس کی ہی پا کر کے
اپنا دھن مانگ رہی ہے ـ یہ ودھوا آنچل پھیلا کر کے

گانا

کیجئے بس اتنا اُپکار
رگھو کُل تلک للام ـ رام کرونا کے پاراوار
جھنجھری نیا مجھ دکھیا کی ـ ڈوب رہی منجدھار
سیگھر کرپا بل سے اس کو کریئے پلی پار
پت پتنی کے دل پریم کا ـ ٹوٹ نہ جائے تار
اسی آس کو لئے پپیہی ـ پیو ـ پیو رہی پکار

پتنی کا پت میں نرکھ ـ اتنا پریم اننیہ
پُلک اُٹھے رگھو ونش من ـ بولے "دیوی دھنیہ
کہہ سکتا کون تمہیں اب یہ ـ تم نشچر کل کی دارا ہو
تم لنکا کے مُردہ جنگل میں ـ سرسری کی پاون دھارا ہو

ست کا پربھاؤ بڑھتا ہی ہے۔ کب کس کے روکے رُکتا ہے؟
تم اِتنے اونچے پد پر ہو۔ راگھو کا مستک جھکتا ہے"
یہ کہکر سنکیت ہیں۔ دی آگیا ہرشائے
نے آیا اُس شبیش کو۔ ترت کپش سمدائے
آگے بڑھکر اسی سمے۔ بول اُٹھے سُگریو
"مجھے ایک سندیہ ہے رگھوپت کرونا سیو
پرتھوی کے اوپر کٹی بھجا۔ کس طرح لیکھ لکھ سکتی ہے؟
جو بات پرکرت کے ہے وِرُدھ وہ نہیں جنچائے جنچتی ہے
نشچے چھا کرنا مجھ کو۔ یہ سنشے ہے اُپہاس نہیں
لنکا والے مایا دی ہیں۔ ہمکو اُن کا وشواس نہیں"
کہا وِبھیشن نے تبھی۔ شاید ہو یہ ٹھیک
سیدھی ہوتی ہی نہیں۔ سمرنیت کی لیک
لیکن میرا یہ کہنا ہے۔ سنشے کا اس میں نام نہیں
یہ دھارمک جگ کی باتیں ہیں۔ ان نیت سے کوئی کام نہیں
ناری کے پاتی ورت کا بل۔ انہونی بھی کر سکتا ہے
پات ورت جو ہو اُٹھے پر۔ بل تو کال تلک ڈر سکتا ہے"
اُتر میں شنکر تب بولے ہاتھ اُٹھائے
"یہ ہے تو اِس کا حل نہیں۔ پر تب بھی حل جائے
ہم سمر ستھل پر کھڑے ہوئے۔ بس ایک راستہ جانتے ہیں
وشواس نہ گپت جگت پر ہے۔ پرتیکش پرمان مانتے ہیں
جس نے ست وہاں دکھایا ہے۔ وہ چمتکار دکھلائے یہاں
ہو جائیگا وِشواس ہمیں۔ یہ کٹا شیش ہنس جائے یہاں"
"ہاں ہنس دے گا شیش بھی کریئے مت سندیہ"
بولی وہ "سنسار میں بڑی چیز ہے نیہہ
ہے پر اپنشور کے سنے شیش۔ اگنی ہاتھ پات ورت پر

ٹھٹھانہ اُڑے اس ودھوا کا۔ بنا نہ کہیں آئے ست پر
آنکھیں تم کو ہی دیکھ رہیں۔ اس بھری سبھا میں آج یہاں
ان ٹوٹی ہوئی چوڑیوں کی۔ ہنسی میں ملے نہ لاج یہاں
آدیش تمہارے پر آئی۔ راماؤں میں یہ ناری ہے
اب لوک ہنسائی ہوتی یہاں۔ تو میری نہیں تمہاری ہے
کیوں ہنستے نہیں پران جیون؟ کیوں جھوٹی مجھے بتاتے ہو؟
ایسی بھی ہنسی نہیں اچھی پنچوں میں ہنسی کراتے ہو

گانا

آگیا ہے اب انتم اوسر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
اٹکی ہے ناؤ کنارے پر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
ہنس رہے ہیں کیوں اس جگ کے نر۔ ہنس رہے ہیں کیوں دھرتی امبر؟
تو ہنس کر ان سب کو چپ کر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
تو رپُ کے بل پر ہنستا تھا۔ تو سر منڈل پر ہنستا تھا
اب چپ کیوں بیٹھا۔ یوگیشور۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
ہاں کٹا ہاتھ بھی لکھتا ہے۔ پھر کٹا شیش بھی ہنستا ہے
ہنس ہنس کر دے اتنا اُتر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
کیا ہوا جو سر ہے کٹا ہوا۔ کر کہیں۔ کہیں دھڑ پڑا ہوا
آتما تو ہے سب سمے امر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر
کچھ پہلے خبر جو مل پاتی۔ تو پتا کو اپنے بلوا تی
کب ہوتا پھر اس بھانت سمر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر

سر نے سوچا۔ "وہ پتا وہ واحسک وہ شیش
ہوا یہاں اُدینرن ہے۔ دھار لکھن کا ویش
کنیا مرنے کا لیا بدلہ اُس نے آن
مار کیش کی کب دشا۔ دیتی جیون دان؟"

اسی بات پر سر ہنسا۔ اٹ ہاس کے ساتھ
کانپ اُٹھے پرتھوی گگن دل گیا ہل ناتھ
کچھ چھن تک یہ درشیہ تھا۔ مسکائے جگدیش
جھ کا شیش سگریو کا۔ ہنسا آسر کا شیش
تبھی سنیتا نے اُسے اُٹھا لیا سالما و
رگھو رائی کو بھر دیا۔ ایک آشیر باد
"ہے ادھیشور۔ ہے کوشل پت۔ سچائی جگ کو پیاری ہے
بھارت جس طرح تمہارا ہے۔ لنکا اس طرح تمہاری ہے
جگ جگ تک رام رہو گے تم۔ اتہاس کے پیارے پنوں پر
یہ نام چمکیں گے بھگت سدا۔ بالائے پاؤں منکوں پر"
لنکا میں وہ آ گئی۔ لے کر پت کا شیش
پہنچا لے کو بہا نتک۔ آئے تھے کچھ کپیش
بس اب کیول یہ کہنا ہے۔ چندن کی چتا تیار ہوئی
یہ درشیہ دیکھنے کی خاطر۔ ساگر پر بھیڑ اپار ہوئی
جو آلایں دو کبھو تک شر پر۔ جس سمے جلے اس جدائی پر
پت پتنی دونوں پریم سہت۔ مل گئے تبھی نبھ منڈل پر
گپت شکتیوں نے کیا۔ جو نہی کیرت بکھان
ذرہ ذرہ پر کرت کا۔ گا اُٹھا یہ گان

گانا

ستی جاؤ پتا کے پر یہ دھام
مرتیہ لوک کے دکھ شوک سے تمہیں نہ اب کچھ کام
کیرت تمہاری اچل ہوئی ہے امر ہوا ہے نام
بڑے پنیہ پھل سے ہوتا ہے۔ یہ سندر پرنام
پتنت جات بھی پاؤں ہوئی۔ کرپا کریں جد رام
ایسے دیا پرائن کی جے۔ بولو رادھے شام

ختم شد

نقلی کتابوں سے بچیئے

ہماری رامائن اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھ کر لوگوں نے ہوبہو اسی رنگ اور ڈھنگ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں۔ نقالوں کی کئی سالوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتاب ۸ر میں بکسیلر کو دی جاتی ہے جسے بکسیلر ۲ر یا ۳ر یا ۱ر میں بیچکر فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب اس نقلی اور ناقص چیز کو گھر پہنچکر دیکھتا اور پڑھتا ہے تو پچھتاتا اور افسوس کرتا ہے خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی ہر اصلی کتاب پر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ "رادھے شیام" یا "رادھے شیام واشنٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا ہوا دیکھیں۔ انھیں قطعی نقلی سمجھ لیں وہ ہمارے یہاں کی اصلی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت رادھے شیام جی کے نیچے دیئے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں ان دستخطوں کو پہچان لیجئے۔

نیاز کیش

منیجر رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا سنکھیا نمبر ۱۹

(لنکا کانڈ)

اھراون ودھ

مصنف

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلا ندھی، کاویہ کلا بھوشن، سری کتھا وشارد، کوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

پرکاشک :- سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

اردو میں پانچویں مرتبہ ۱۰۰۰

۱۹۶۱ء

قیمت فی جلد ۳۱ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک

سری رادھے شیام پریس بریلی

پرارتھنا

جیون جیوتی جگاؤ، پجاری - جیون جیوتی جگاؤ

باہر کا اولوکن چھوڑو
بھیتر درشٹی جماؤ، پجاری
ہردے بھون ہے ٹھاکر دوارہ
باس جہاں کرتا ہے پیارا
نیتہ سویرے آرتی لیکر
پربھو کے سنمکھ جاؤ، پجاری
سچائی کی اٹھا بہاری
باہر کرو گندگی ساری
آنکھوں کی گنگا جمنا میں
پیارے کو نہلاؤ، پجاری
اپنے پرانوں کے تاروں پہ
سواس سواس کی جھنکاروں پہ
ہری ہری کا سنکیرتن کرکے
دگ دگنت گنجاؤ، پجاری
رادھے شیام ہی پوجن ہے
یہی بھجن سمرن بندن ہے

نارائن جیسے بھی رہ بجھیں
ویسے انھیں رجھاؤ، پجاری



راگھو دل تھا وجے سے جب آنند وبھور
پورن چندر پرکٹا تبھی۔ پورب دشا کی اور

پربھو بولے "دیکھو ششی ہیں ہے اجلتا شیتلتا بھی
یہ نہیں سمجھ میں آتا ہے کیوں ہے اسمیں شیاملتا بھی
سمجھو ہے بدھ نے پورن نہ ہو اس کارن ایسا کیا اسے
سندرتائی کے ساتھ ساتھ کالا دھبہ بھی دیا اسے"

نل بولا "چندر بنانے میں کوشل ات برہماجی کا ہے
اس کو نہ کو درشٹی لگے اس سے کاڑھا یہ کالا ٹیکا ہے"
تب کہا نیل نے "نہیں نہیں تھل کی ششی پہ یہ پایا ہے
کرسناتگ اس لیے ہے اتنا پرتھوی کی اس پر چھایا ہے"
"ہے گرل بھرا" تہ کہ اُٹھے دیود "اسکا ہے دھند بھلاپن اہیں"
"گھٹتا ہے تم" انگد بولے "ات ایو سانولاپن اس میں"
مسکا کر بولے جامبو وان" رشتا خراب ہے چھپا ہوا
آچرنوں میں یہ دوشت ہے وہ ہی کلنک ہے لگا ہوا"

چُنری میں نب بدھو کی۔ امبر پہ سر و تر
شوبھت تھے لگتا سورش تیر تشر نکشتر
بڑھا پورب کی گھا سے تب میتک مرگراج
مانو تم جگ بھال کو۔ چھورن کرے گا آج

دیکھ درشیہ یہ ادبھت من۔ بول اٹھے بجرنگ
"میری بھی اب کچھ سنیں ہے جب یہی پرسنگ

سری رام چندر کو رگھوچندر | نربھے ہو آگے بڑھتا ہے
پربھو کی شال چھپی اُرمیں ہے | اس کارن یہ شیا ملتا ہے
نکشتروں کا کر نیچ مند | نش پت جیون نبھ پہ چھایا ہے
تیوں ہی اسروں کو کر پراست | رگھوپتی نے سوئش کمایا ہے"

ہنومت کی اِس اُکتی نے ڈالا نیا پرکاش
جے سے سری رگھوناتھ کی گونج اُٹھا آکاش
کپی دل چاروں اور تھا۔ مدھیہ ویر ہنومان
سب مل کر کرنے لگے۔ بج پربھو کا گن گان

گانا (۱)

رام کہو رام کہو رام کہو بھائی رے
رام جی کا نام ہے سدیو ہرش دائی رے
سوتے جگتے سب سمے رہے رام کا دھیان
تو جیون سنگرام کا جیت لیا میدان
جنم کا یہ بڑا لابھ بڑی یہ کمائی رے
من میں ہوں سری رام جی مکھ میں میٹھے بول
جیون یاترا میں بڑھو ایک ایک پگ تول
اسی میں ہے رادھے شیام سرو تھا بھلائی رے

رام نام کی گونج تھی۔ جب اس اور اپار
راون کے رنواس میں تھا تب ہاہاکار

نشچر پت نے جا کر دیکھا | کرنا کی گھٹا چھا رہی ہے
بیٹے کے مرنے سے رانی | جیتے جی مرے جا رہی ہے
اس میں کچھ بھی سندیہ نہیں | جب دکھ شیشن پہ آتا ہے
کتنا بھی دھیرج والا ہو | دھیرج اس کا چھٹ جاتا ہے

پھر بھی ساہس کر دیں کند ھر — بولا "کیسا یہ سیاپا ہے؟
میرے جیتے ہی جی گھر میں — اس بھانت شوک کیوں ڈیا ہے؟
رونا دھونا اب بند کرو — میں ادبھت شکتی دکھاتا ہوں
اپنے سُت کے ہتھیارے سے — سب بدلہ آج چکاتا ہوں"

یہ کہہ کر مٹھ میں گیا۔ جب پڑھ کرشن منتر
اہراون پاتال سے۔ آیا کھچ پڑھ تنتر

یہ اہراون بھی راون کا — بیٹا پرانوں سے پیارا تھا
جس کے بھے سے پاتال لوک — تھر تھر تھراتا سارا تھا
ساہس میں اور کشلتا میں — بل میں بھی نہیں ادھورا تھا
دیوی کا پرم اُپاسک تھا — نج اِسٹ سِدھی میں پورا تھا
وردان مِل چکا تھا اسکو — تجھ کو نہ ہرائے گا کوئی
پر چھل سے تُو نے چوری کی — تو پھر نہ بچا ئیگا کوئی

اہراون نے جب سُنا۔ راون کا منتبہ
سوچ سمجھ نشچے کیا۔ سمو چت کرتبیہ

بولا "جاتا ہوں نشں میں ہی — دونوں کو ہر لے جاؤنگا
بلدان مانگتی ہیں دیوی — ان کو بل بھینٹ چڑھاؤنگا
چاندنی رات اِک بادھک ہے — پہلے اس کو ہی ہرنا ہے
مایا سے اپنی اندھکار — اس راما دل میں کرنا ہے"

یہ کہہ اہراون چلا۔ کیا منتر اُچار
ماوس جیسا ترت ہی۔ پھیلا تمر اپار

مانو رن تجھ پر راہو کیتو — لے ساتھ بہت سا دل آئے
چندرما چھپا چاندنا مٹا — کالے کالے بادل چھائے
تب روپ بھبھیشن کا دھر کر — کپ کٹک نکٹ نشیچر پہنچا
اتینت کشل نٹ کے سمان — کھل نایک ادھر نڈر پہنچا

کبھی دل میں بھتی کھل بلی۔ نرکھ اندھیرا گھور
تھا ویہ کر رہے تھے دیکھ بھال چہو اور
مان وبھیشن کا سدا۔ کہتے تھے ہنومان
اسی ہیتو اس روپ پہ دے نہ سکے اتی دھیان

وہ کپٹی چھدم بھیس دھاری ہو گیا چپل اپنے چھل میں
ہنومت کو بھی دشٹو کا دیکر پہنچا بھیتر راما دل میں
جانے ہی اس وپادی نے مایا کا کوتک دکھا دیا
جنتوں کی آنکھیں جھپکا دیں سوتوں کو گہرا سلا دیا

ڈھیرے ڈھیرے پاؤں دھر۔ چتر چور گمبھیر
اسی ٹھور پہنچا۔ جہاں سوتے تھے رگھوبیر

تھی پراشوک کے پتوں کا تھا ڈل بچھونا بچھا ہوا
تکیہ تھا رچ کشاؤں کا سرہانے پر تھو کے لگا ہوا
نشچنت منشیور کے سمان منی جن من رنجن سوتے تھے
چھب ہی کی اس اولا دھب چھبی پہ تر بھون نیوچھاور ہوتے تھے
دنیا کے سو جانے پہ بھی جو سدا جاگتے رہتے ہیں
لیلا یہ ہے وہ لیلا دھر ندرا لیلا بھی کرتے ہیں
ہے ایک ہاتھ تو دھنواں پہ دوسرا ہاتھ ترکش پہ ہے
پاؤں کے نیچے لٹکا ... کے اوپر سا گر ہے
چاروں دش تپی دل سوتا ہے ... نیند در رو
سنگریویں بن۔ جاموان دشومرا کش شاکھن دیدہ انگد
مانو یو دھاؤں کا منڈل ہے ترکش چھپیرا ساگر سا ہے
سری سیتا پتی کا دویہ روپ اس میں سری کملا ورسا ہے
اہراون نے مستعد ہوکر آگے بڑھ کر وہ ماکھو دکھوا
اپنے کتنے ہی بیتوں کا جنموں کا پھل سمکھ دیکھا

جب چیت ہوا تو دھیان کیا ۔۔۔ راون کے کام بنانے کا
لکشمن سمیت رگھو رائی کو ۔۔۔ چھل سے ہر لیجانے کا
راون نے سیتا ہرن کیا ۔۔۔ لنکا کا ناش کرانے کو
اہر اون انھیں لیجا اب ۔۔۔ راون کا ونش مٹانے کو

مایا دی کا ہو گیا سارتھک مایا جال
مایاپتی کو لے گیا ۔ مہی سے وہ پاتال
راما دل سے ہوا جب ۔ مایا کو تک دور
چھن بھر ہی میں ہو گیا ۔ اجیالا بھرپور

اب جگنے والوں نے دیکھا ۔۔۔ رن تو اسروں سے ہوا نہیں
پر راگھویندر رگھو رائی کا ۔۔۔ لکشمن سمیت ہے پتہ نہیں
رگھوکل پتی کے کھو جانے سے ۔۔۔ سناٹا سا چھایا دل میں
مانو سب سویم کھو گئے ہوں ۔۔۔ اس بھانت وکل تھے پل پل میں

-: گانا :-

رام بن کپی دل سکل ادھیر
ویاکل وکل دین بچ نرکھت کتے گئے رگھوویر
دھاویں کبھو لنک نگری وش کبھو سندھو کے تیر
بھئے اسکت مین جیوں جل بن ۔ پنکھ بن جیوں کیر

اس گھٹنا سے اتی ادھک جنمیں اٹھے وچار
وہ تھے پربھو کے پرم پریہ ۔ پاک پون کمار
سوچا ۔ یہ تو ہے بکٹ بات ۔۔۔ کیا جانے اس کا چھور کہاں
ہے بہتے ہوئے سمندر بہتا ۔۔۔ اپنے وہ اودھ کشور کہاں؟
جس نے سیتا کا ہرن کیا ۔۔۔ کیا اس نے ہر ا رام کو بھی؟
نردئی نشاچر ہتیارا ۔۔۔ لے بھاگا دیا دھام کو بھی؟

ایسا ہے تو ساری لنکا ساگر میں آج بہا دوں گا
دشمن کے شت شت ٹکڑے کر گیدھوں کا گراس بنا دوں گا
ہے پا مر پاپی ساودھان اب یہ مہنو مان بھینکر ہے
کل تک لنکا واٹک ہی تھا پر آج پورن پر لینکر ہے"
پھر سوچا" جن پربھو نے رن میں اس کمبھ کرن کو مارا ہے
جن لکشمن نے وہ میگھ ناد وہ اندرجیت سنہارا ہے
جن کے کہ نام ہی کے بل سے میں نے لنکا کا دہن کیا
انگد نے پاؤں جما یا وہ کھل دل کا بل سب شمن کیا
ان سوامی کو کسکا ساہس جو لے جائے کی منڈل سے،
راون تو کیا یم راج تلک تھرّاتا ہے راما دل سے
تب ؟ تب ؟ ہم سے کچھ بھول ہوئی جو اس پرکار مکھ موڑ گئے
بھکتوں کو سوتا چھوڑ گئے داسوں کو روتا چھوڑ گئے
کچھ نہیں سمجھ میں آتا ہے کچھ نہیں دھیان میں جچتا ہے
سب ہے رام آپ ہی دین پہ کا ش سیوک کو نہیں سوجھتا ہے"
بس انھیں وچاروں میں اپنے ویاکل اتینت ویر ورتھے
کیا کریں ؟ کہاں جائیں ؟ یہ ہی سب سوچ رہے اس اوسر تھے

گانا

، بھنور میں ہے اپنا نو کا زور پی سنسار ،
سوجھ نہیں پڑتا ہے اب تو کدھر وار یا پار ،
جگت جال میں الجھے جب تو دیکھا آنا تھ نسار ،
آنا جانا جینا مرنا سب کچھ ہے منجھدھار
چھوٹا سا مستشک ایک ہے بھرے اسنکھیہ وچار
شانتی کہاں ؟ ایکانت کہاں ؛ جب اتنا سر پر بھار
سمجھو ہے مرستانے جب یہ رچا سرشٹی بیوپار
ہوا اشانت اس کے سویم وہ مہا شانتی بھنڈار
"رادھے شیام" وکار روپ ہے مایا کا ویاپار
شانت سروپ ایک وہ ہی ہے سب کا سرجن ہار

اتنے میں آئے وہاں۔ بھگت وبھیشن رائے
ساتھ ساتھ تھا اور بھی۔ بہا لوکیش سدائے
دیکھ وبھیشن کو کیا ہنومت نے سمان
پھر کچھ بیتی رات کا۔ آیا ان کو دھیان

بولے "میں جب پربندھ میں تھا — تب آپ کہیں سے آئے تھے
اس ڈراونی اندھیاری میں — کچھ بات نہیں کر پائے تھے
میں رہا ادھر اپنی دھن میں — پر آپ ناتھ کی اور گئے
ات ایو آپ ہی بتلا دیں — کس دشش وہ اودھ کشور گئے ہیں؟"

بھگت وبھیشن چونک کر۔ بولے وچن ترنت
یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بجرنگی بلونت؟
میں آیا ہی کب ادھر۔ تھی جب کالی رات؟
دیکھا تم نے سوپنہ ہے۔ یا ہے بھرم کی بات

چندر ودے کے اپرانت رہا — میں تو پربھو ہی کی سیوا میں
پھر ان چرنوں ہی کے سمیپ — سویا کچھ گہری ندرا میں
اس پل یہ بیرن آنکھ کھلی — جب کپ دل میں کولاہل تھا
سوئے رہتے جہاں کرپا ساگر — سونا وہ سب شینہ استھل تھا

ہاں اب آیا سمجھ میں۔ کیا ہے یہ اتپات
کچھ سندیش سکھین نے۔ کہلایا تھا رات

راون کا بیٹا اہراون — پاتال لوک سے آیا ہے
نشچے اندھیاری کا کوتک — اس نے ہی یہاں رچایا ہے
میرے سوروپ میں آ وہ ہی — پربھو ور کو اٹھائے گیا ہے
دکھ بھنجن کو اس بھانت چھین — وہ ہم کو دشٹ دے گیا ہے

تم سے بھی ہے دیر بر۔ کھیل گیا وہ چال
پرتھوی پر جو تھے انھیں۔ پہنچایا پاتال

چتیکار کرکی کٹک بولا "ہیں پاتال!
تب تو ٹوٹا شیش پہ۔ اپنے شیل وشال"
جام ونت نے اسی کشن۔ کہا سگروو پکار
اتر دیں گے چال کا۔ اس کو پون کمار
وپت پڑے پر سدا ہی۔ کیا انھوں نے کام
بلداتا نربلوں کے۔ ہیں یہ ہی بلدھام"
یہ کہہ کر بجرنگ پہ درشٹی ڈال گمبھیر
اس پرکار کہنے لگا۔ پھر وہ بوڑھا ویر

"جاگو جاگو ہے رام دوت
ہم سب کی جیون رکشا کو
راتوں ہی رات میں بوٹی لا
جو کام پون کر سکتا ہے
جب جب بھی دکھ کے اوسر پہ
ات کھٹنہ ہوا ات جیت ہوا
تب تب تم نے ہی مہاویر
تم وہ پرکاش ہو بھوتل کے
لیتے تھی نام پون ست کا
گرجن باتا تیج کا سن کر
پھر آج سناؤ گاج وہی
لنکا میں ہو سری رام راج
بج پر بھو کو نہیں چھڑایا تو
اپکار یہی تو سچا ہے
ویسے تو جیون کا جگ میں
دیں جیون دان دوسروں کو

کیسری شوں جب جاگو جاگو
مارت نندن جاگو جاگو
لکشمن کو پران دیے تم نے
وہ پون کمار کیے تم نے
سارا کپی دل نروپائے ہوا
اسمرتھ ہوا اسہائے ہوا
سب میں نوجیون ڈالا ہے
جس کا روی پہ اجالا ہے
اسروں کا دل ہل جاتا ہے
پرتھوی منڈل ہل جاتا ہے
جیوت یہ کپیش سماج رہے
بانر منڈل کی لاج رہے
دھکار سبھی چترائی پہ
مر جائیں وپت پرائی پہ
رہتا ہی مگن ہر تن ہے
ان کا ہی جیون جیون ہے

گانا

"جاؤ جاؤ ہے انجنی نندن کرو پورن یہ کام
سیتا پر جب سنکٹ تھا تو کشٹ میں دیا بیڑ
سیتا پتی کے سنکٹ پہ اب لگا رہے کیوں دیر
دھاؤ دھاؤ ہے سنکٹ موچن بلا رہے ہیں رام
بن میں ہوتا سنگھ ایک۔ تو گھر میں ایک سجان
اسی بھانت اس رن میں تم ہو۔ ویر ایک ہنومان
لاؤ لاؤ ہے دکھ وبھنجن پربھو کو تھر اس ٹھام

جس کا آدر سدا سے کرتے تھے بجرنگ
اُسی وردھ نے آج پھر ان میں بھری اُمنگ
جامبوَوان کے واکیہ تھے۔ جیون سدھا سمان
نو جیون سا پراپت کر۔ گرجے سری ہنومان

نشچے ہی تھے یہ مہا ویر
ان میں پراکرتک مہا بل تھا
شاریرک بل پھر آتمک بل
اُس پر پھر رام کرپا بل تھا
ہر وِسیہت اسٹ دیوتا نے
اُتساہ روپ سنکیت کیا
جھونکوں سے پون دیو نے بھی
جاؤ بیٹا آدیش دیا

"جو آگیا" ساتھیوں سے۔ بولے کپی بلدھام
"کتنی سی ہے بات یہ۔ کون بڑا ہے کام؟

جن پر پربھو کی کرپا سدا جن سے
ساہس کے کام کراتی ہے
پھر ایکبار نوتن پتھ پر
اس سیوک کو لیجاتی ہے
وے کرپاندھان بھگت وتسل
جن سے جو کام کراتے ہیں
اس کا رہسیہ یہ ہے بھائی
بھگتوں کا مان بڑھاتے ہیں

اچھا پیارو ودواع۔ سوتساہ سوللاس
رام کاریہ کے ہیتو پھر چلا رام کا داس
دور ہوئے کپی کٹک سے جب سری پون کمار
بار بار آٹھ رہے تھے۔ مگ میں یہی وچار

گانا

پتھک چل دور نہیں ہے دھام
ساہس جس نے نہیں گنوایا جیتا وہ سنگرام بھیک
جان رہا ہے سمجھ رہا ہے۔ انت صدھی کرنا کیا ہے
ست پتھ پر چلنے والا ہی سپھل سدیو ہوا ہے
اسی نے پائے اپنے رام
آگے بڑھنا ہی جینا ہے رک جانا مرنا ہے
ایک ایک پل مولیہ وان ہے کر جو کچھ کرنا ہے
یہی ہے اوسر رادھے شیام

.....❖.....

گیدھوں سے بڑا سب سنکر پہلے پر کار
اہراون کے نگر میں پہنچے پون کمار

مکر دھوج نامک ویر ایک — اس رجدھانی کا رکشک تھا
ہنومان رام کے پایک تھے — وہ اہراون کا سیوک تھا
یہ منجھے کھلاڑی تھے رن کے — وہ ابھی یوک نو سکھیا تھا
پھر بھی نج بل میں ساہس میں — کس والا بانکا یودھا تھا

روک انھیں اس نے کہا۔ نج پربھو کا آدیش
"آج کسی کا نگر میں۔ ہوگا نہیں پرویش

اگیا سویکار نہ کی تو پھر — اُت بات پورن ہو جائیگا
بالک دوارہ ہے ورودھی شش — ابھیمان چور ن ہو جائیگا
اس لیے یہاں سے لوٹ جاؤ — بانر کے ناتے کہتا ہوں
کارن یہ ہے میں مکر دھوج — کپی ور ہنومت کا بیٹا ہوں

"ہنومت کے تم پتر ہو" ؟ چونکے ہری کے بھگت
ہوا نہیں ہیں تو کبھی۔ ناری میں انورکت"

مکر دھوج بولا وہ ہنومنت — جو جلا چکے ہیں لنکا کو"
ہنومان بیچ میں گرج اٹھے — "کیوں بڑھا رہا ہے شنکا کو؟

میں ہی ہنومت ہوں ادھر دیکھ   پربھو کا آگیا کاری ہوں میں
کیسا بیٹا؟ کس کا بیٹا؟   جب بال برہم چاری ہوں میں"

ہنومت کے یہ واکیہ سُن، کانپا وہ تتکال
تن کے سارے رُودھر میں آیا ایک اُبال
رہا دیکھتا پتا کو، جھکا دیا پھر ماتھ
پھر پدرج لینے لگے اس کے دونوں ہاتھ

بولا "کرشنکا دہن پتا   جب جل میں پونچھ بجھائی تھی
اس سمے پسینہ کی دھارا   ساگر میں بہہ کر آئی تھی
مچھلی نے اس کا پان کیا   رہ گیا گربھ تتکال اُسے
مل گیا بچیتر دیو کرم سے   یہ مکر دھوج سا لال اُسے"

"سُنیے بات بچیتر ہے" ہنسے رام کے دوت
"پھر بچیتر یہ ترن بھی شیگھر ہو گیا پوت"

وہ بولا اہراون پربھو کا   میرے پر کر یا بھار ہے یہ
دیوی متا ہے سدھ انھیں   ان کا ہی چمتکار ہے یہ
سوامی کا ہے آدیش اُدھر   آدر اس اور پتا کا ہے
اس منجھدھن میں ہے مکر دھوج   یہ سوچ رہا کرنا کیا ہے
اُس اور پر کنواہے دیکھ رہا   اس اور دکھتی کھائی ہے
ہے ایسے ٹھور ٹھہرا سیوک   پتھ دیتا نہیں دکھائی ہے
"پتو دیو آپ ہی بتلائیں   اس سمے دھرم کیا ہے میرا؟
ہے کرم شیل ہے کرم وہ یہ   کرتویہ کرم کیا ہے میرا؟"

بیٹے میں کرتویہ کی دیکھی جبھی جھلک ہلور
پریم ورشٹی سے باپ نے نرکھا اُسکی اور

"کرتویہ پر جھکتے ہو بیٹا؟   تو سنو باپ سنتشٹ ہوا
تم سنتے ہی میرے ست ہو   یہ سدھ ہوا یہ پشٹ ہوا

ہنومت ہی کا بیٹا ایسا گمبھیر پرشن نہ کر سکتا ہے
کرتو یہ وپکشی تک سے بھی ہو کر بے دھڑک پوچھتا ہے
میں تمہارا ویر کہلاتا ہوں تو تم بھی یوگ ویر ور ہو
میں پکا سیوک ہوں پربھو کا تو تم بھی سچے کنکر ہو
تم مجھ سے پوچھ رہے ہو یہ اس سمے دھرم کیا ہے میرا؟
میں تم سے پوچھ رہا ہوں یہ کرتو یہ کرم کیا ہے میرا
میں ہی کہہ دوں؟ نرنے کر دوں؟ اچھا تو سنو دھیان دیکر
اہرادن کو سہنا ہنومت جائے گا جب پربھو کو لیکر
اس لیے دھرم ہے میرا یہ پہنچوں میں بھیتر نگری کے
کرتو یہ تمہارا ہے روکو تم مجھ کو باہر نگری کے
جب لکشیہ بھنہ دونوں کا ہے تو کیسا باپ اور بیٹا
دو ویر وروں میں تل یدھ ہوگا بس اسی ٹھور بیٹا
اب شکتی کرے گی نیائے کون بج جننی کا نیکا جن ہے
تم پھر بھی مچھلی نندن ہو ہنومان انجنی نندن ہے

(گانا)

پتا کا پتر ہی سے سامنا ہے
پرکرت میں کیا نیا بانک بنا ہے
ادھر پربھو کو چرا کر دشٹ لایا
اسی انیائے پہ تو رن ٹھنا ہے
ادھر پربھو کو چھڑانے داس آیا
ہردے میں ہر ترش سے سا ہس گھنا ہے
دودت ہوتا ہے رادھے شیام اس سے
وہی جیتے گا جس کو جیتنا ہے

آگے بڑھ اب بھڑ گئے پہلے اور بھونچال
دونوں ہی تھے کیسری دونوں تیل و شال

ماڑت سُت ماڑت سُت کا سُت　　دونوں بھٹ جیوٹ ڈالے تھے
کس والے تھے بل والے تھے　　متی والے تھے متوالے تھے
کرسے کر چھاتی سے چھاتی　　ماتھے سے ماتھا لڑتا تھا
پرتھوی پر ایک دوسرے کو　　لانے کا داؤں ڈھونڈھتا تھا

جے راگھو کی گرجنا کر اُٹھے ہنومان
اس گرجن سے نمس بھر سہما وہ بلوان
وہی نمس تھا وہی کشن جیتے راگھو داس
مکردھوج بھی پر گرا۔ گر کر ہوا اداس
باندھ دیا بجرنگ نے اُسے وہیں تتکال
پورمیں کیا پرویش پھر کہہ جے دشرتھ لال
دیوی مندر پہ اُدھرتھی ہوئی تھی دھوم
ناچ رہے تھے اسُرگن مٹھ کے چہوں گھوم
دل چندر کو دور سے جیسے تکے چکور
تیوں ہی پی کے ورگ گئے راجندر کی اور
دونوں پربھوؤں کو کیا من ہی من ابھواد
من ہی من انوبھو ہوا۔ پایا آشیرواد
دیکھا چاروں اور پھر دونوں نین پسار
پوجا ہت تھا واں پر دودھ وستو بھنڈار
کام بنانے کو بڑھے، کام روپ ہنومان
ایک پھول میں چھپ گئے ہو کر مشک سمان
دیوی کے سر پر چڑھا جیسے ہی وہ پھول
پھول گئے بجرنگ کچھ جان سمے انوکول

مالنک پرارتھنا کی متا　　پھر آج لاج رکھنی ہوگی
سر پر چڑھنے کی اسپشٹتا　　اس سمے شما کرنی ہوگی

سیتا سروپ میں تم نے ہی ور دان شکتی کا دیا مجھے
اتی پاون من بھاون پرساد سری رام بھگتی کا دیا مجھے
ماتا کی جس جیہ درشٹی سدا وہ ست نربھیک کھیلتا ہے
آجا ماکبھی گود میں ہے تو کبھی شیش پر چڑھتا ہے"

جگدمبا نے یہاں بھی۔ رکھی ست کی آن
سویم دھنس گئیں تلے کو بچ کر استھان
اٹھوا ماں نے پتر کو دے کر بھاری بھار
اپنے ہی آکار میں۔ اس کو دیا ابھار

اب جتنا بھی مستان اور پکوان پچا یا آتا تھا
دیوی سروپ میں دیوا وہ منہ پھاڑ کر کھاتا تھا
راکشش دیوک یہ چمتکار سمجھے دیوی جی نکٹ ہوئیں
لے رہیں چڑھاوہ ہنس ہنس کر ساکشات آج ہی پرکٹ ہوئیں

ابھی ناچ جو رہے تھے ہو ہو کر انمت
اب آرت کرنے لگے متوالے مدمت

گانا

جے جے دیوی ماتا۔ جے جے دیوی ماتا
چرن شرن جو آتا چرن شرن جو آتا من بانچھت پاتا
جے جے دیوی ماتا . . . .
وردائن ہو۔ سکھ دائن ہو۔ ہو منگل کرتری کہ ماتا ہو منگل کرتری
سکل چراچر کی ہو۔ سکل چراچر کی ہو۔ دکھ دارد ہرتری
جے جے دیوی ماتا . . . .
درگا۔ جیا جینتی۔ ماتا۔ گوری۔ کلیانی۔ کہ ماتا گوری کلیانی
اکھنت پھل بل داتری۔ اکھنت پھل بل داتری۔ دیوی شروانی
جے جے دیوی ماتا . . . .

اہراون اب دیکھ کر۔ رام لکشن کی اور
ہنسا ٹھہا کا مار کر۔ بولا وچن کٹھور۔

"تم اب تک یہی جانتے ہو
دیوی کی بل کو آئے ہیں
کچھ اور بات بھی ہے کہدیں؟
کس ہیبت تمھیں ہم لائے ہیں

راون سے تم نے رار ٹھان
سر اپنے بہت اٹھائے ہیں
وہ سر دیوی کی بھینٹ چڑھیں
اس ہیبت تمھیں ہم لائے ہیں
ابھمان تمھارا ہی تم کو
یہ بھاری دنڈ دے رہا ہے
راون سے بھڑنے کا بدلہ
اہراون آج لے رہا ہے

لکھن لال کے یوگل درگ ہوئے کرودھ سے لال
کہا۔ موہن ہوا رے کھل۔ بجا رہا کیوں گال؟

سیتا دیوی کے کارن ہی
رن ہم راون سے کرتے ہیں
راون سے بھی کیوں! لوٹ ہیں
اس دُشٹ چور سے لڑتے ہیں
تو نے بھی چوری کی اس سے
یہ کتھن سدھ ہو جاتا ہے
چوروں کا ساتھی نشچے ہی
گٹھکٹا سدا کہلاتا ہے؟
جب من میں بھاؤ دو سرا ہے
تو دیوی آرادھن کیسا؟
بدلے کی آگ ہردے میں ہے
تو بلی پروان پوجن کیسا؟
دیوی ماں سیوم سمجھتی ہیں
اس ارچن کے بھیتر چھل ہے
جب چھل ہے تو یہ اہراون
یہ اُسر آپ ہی نربل ہے

سیتا کے بل پر ہمیں ہے پورا وشواس
تو کیا کوئی بھی اُسر دے نہ سکیگا تراس

جو ہاتھ اُٹھائیگا کھانڈا
وہ ہاتھ آپ گل جائیگا
سیتا کے ست کی جوالا میں
پاپی سدیہ جل جائیگا
اس کارن تجھے چتاتے ہیں
تو پتی ورتا کا شاپ نہ لے
راون کی نائیں اہراون
اپنے ماتھے پر پاپ نہ لے

یہ ہی اوسر ہے جاگ جیت　　انیتھا بہت پچھتائے گا
گھر سہت کل بہت سینہ سہت　　اتی شیگھر نشٹ ہو جائے گا
یہ دیوی یہ دلیری میّا　　جن کا تو پوجن کرتا ہے
لے جن کی آڑ آن منھ میں　　ہنسا کا ارجن کرتا ہے
وہ جان رہیں سب سمجھ رہیں　　انیتھا نہیں کر سکتی ہیں
سیتا سی ستی سادھوی کا　　سو بھاگیہ نہیں ہر سکتی ہیں
اس لیے پھر سمجھ بدی تیری　　اچھائیں پاپ کرائیں گی
تو ابھی یہی دیوی تجھ پہ　　چنڈی بن کر چڑھ آئیں گی"

سنتے سمتر اتنے کے۔ اس پرکار جب ہنس
اپراجن سے کہنے لگا۔ کرالی پیڑھے بلش

"بوڑھوں کی کہی کہاوت وہ　　اس سمے دھیان میں آتی ہے
رسّی تمام جل جاتی ہے　　پہ اینٹھ نہ اُس کی جاتی ہے
مرنے کو کھڑا ہوا ہے پر　　اپنی ہی ہانکے جاتا ہے
آ چکا کال کے منھ میں ہے　　پھر بھی بکواس لگاتا ہے
اچھا تو اکڑ دکھائے جا　　منھ تیرے مجھے نہ لگنا ہے
جو ہم پہ پر جانے والا ہے　　سو وار نہ اُس سے کرنا ہے
اتنا کہہ دوں تم دونوں سے　　مرنے کی گھڑی آ رہی ہے
اس کارن دیوی کے سنمکھ　　لو تم کو یہ بات جا رہی ہے
انتم اکانکشائیں کیا ہیں　　اِن کو ورنن کر سکتے ہو
اتی شے پیارا ہو جو تم کو　　اُس کا سمرن کر سکتے ہو"

راگھویندر رگھو ونش منی تھے اس کشن تک مگن

اب بولے۔ گردیں پرکٹ؟ اتی شے پیارا کون؟

یوں تو بھائی سری بھرت لکھن　　راگھو کی یہ کُل بھجائیں ہیں
کیکئی کوشلیا دونوں　　جیون داتری ماتائیں ہیں

پر آج دھیان میں ہنومت ہے — سیتا کا جو کہ دُلارا ہے
سُمرن اس سمے اُسی کا ہے — وہ ہی پرانوں کا پیارا ہے"

دیوی کی آنکھیں بھریں۔ پلک اٹھا سکت
کہتے کہتے رُک گئیں۔ مانو وہ کچھ بات
اہراون سمجھا انہیں دیر نہیں ہو یکار
کھانڈا کھینچ کر میں اٹھا۔ بولا یوں للکار

"ممتا کچھ دکھی ہو رہی ہیں — اس کارن ویہ نہیں اچھی
بلی دینے کا اوسر آیا — اب دیر تنک بھی نہیں اچھی
ہے دھنیہ تمہارا یہ شریر — جو دیوی کی بلی چڑھتا ہے
ایسا اچھا سنجوگ تمہیں — کیا کہیں کبھی مل سکتا ہے؟"

دیوی اب مسکا پڑیں۔ خود کو سکیں نہ روک
مسکائے رگھوناتھ بھی۔ یہ آشچریہ ولوک
دھیرے دھیرے مورتی کا۔ ہوا وچتر آکار
پر کٹیہ کی آنکھوں سے بہا۔ ان آنکھوں کا تار

تب پھر پربھو نے ہاں سن لے — ہنومت ہی آج سہارا ہے
سُمرن اس سمے اُسی کا ہے — وہ ہی پرانوں کا پیارا ہے
ہنومت کے ہوتے راگھو کو — کوئی بھی ستا نہ سکتا ہے
راون اہراون تو کیا ہیں — یم تک بھی ڈرا نہ سکتا ہے"

راکشش جھنجھلا ہی پڑا۔ سن رگھوور کے بول
اُتر میں کہنے لگا — اپنا کھانڈا تول

"ہنومت ہنومت کیسا ہنومت؟ — کبھی دل میں وہ تو سوتا ہے
تم دونوں اس کو روتے ہو — وہ تم دونوں کو روتا ہے
بھاؤنا چھوڑو سیتا کی — ست اس کا یہاں نہ آئے گا
سنسر لوں کا بھی مرن ابھی — سر کٹتے ہی ہو جائے گا

اس کارن پھر کہتا ہوں ہیں — بڑھا گی ہی یوں مرنا ہے
ایسا اچھا سنجوگ بھلا — کیا نہیں سہج مل سکتا ہے

اٹ ہاس کر اٹھیں اب ۔ دیوی بھلے پرکار
ادھر لکھن رگھوناتھ بھی ۔ سنے ہٹھا کا مار
کھانڈ اوپر کو اٹھا ۔ بڑھا جبھی کھل ناتھ
تبھی کسی نے کے ہاتھ نے ۔ پکڑا اپنے ہاتھ
دیکھا سب نے کھڑے ہیں ۔ ویر انجنی لال
جے راگھو کی گرج سے ۔ کانپ اٹھا پاتال
پرکٹ روپ میں داس نے ۔ پربھو کو ناکر ماتھ
لات مار کر بھوم پر ۔ گرا دیا کھل ناتھ

راکشس دوڑے چار دوس سے — لیں ابھی اٹھا اپرادن کو
لانگول بڑھا تب کپی ور نے — جھٹ باندھ دیا اپرادن کو
پھر جن جن جیل نشیچروں کو — جھٹکی میں چٹ پٹ کرتے تھے
جگ پتی کے سمکھ ہی کپ پتی — جگ کی پیڑا کو ہرتے تھے

گانا

بجرنگی جنگی دشٹوں کو دلتا ہے اکیلا
نئے چاؤ سے نئے تاؤ سے ۔ نئے داؤ سے
کرتا مٹھ بھیڑ گھیر گھیر کے اکاؤ سے بجرنگی جنگی
کبھی مکوں سے یم پور پہنچاتا کیسری سوون
کبھی لاتوں سے بھی پر سلاتا ۔ مارت نندن
کھل دل میں کھل بھل مچل ڈال کے الجھاوے بجرنگی جنگی
کبھی ہاتھوں سے ہاتھے لڑا کر کرتا چورن
کبھی اوپر اٹھا کر گھما کر دیتا پٹکن
راگھو کی جے پرتی بار پکار سرل سو بھاؤ سے
کچھ ہٹ کچھ آہٹ ہونے پر کچھ بھاگے منو جاد
پربھو چرنوں کو داس نے ۔ تب دیکھا سالہاد

بندھن سے لانگول کے ۔ اہراون کو کھول
بولے اُس سے "دُشٹ اُٹھ ۔ اب کھانڈے تو لول

ہاں سدھی دکھا ۔ مایا دکھلا دکھلا کتنا بل رکھتا ہے
ہنومت چوروں کی بھانت نہیں ویروں کی نائیں ہنتا ہے
دیوی میّا ۔ سچّی ہیں تو سچّا ہی نیائے چکائیں گی
راکشش تیری بل لینے کو مٹھ میں وہ پھر آجائیں گی"۔

سچ مچ سچّی ٹیر کی ۔ ہوئی چمتکرت پورت
نیچے سے اوپر اٹھی ۔ جگدمبا کی مورت

تب جے جگ جننی جے ماتا راگھو کے داس پکار اٹھے
نشچر کا کھاندا بچ کرلے اس بھانتی واکیہ اُچار اٹھے
ہے دھنیہ آج تیر اشر یہ جو دیوی کی بل چڑھتا ہے
ایسا اچھا سنجوگ بھلا کیا کہیں سہج مل سکتا ہے؟"
پھر راگھو بیندر کی اور دیکھ بولے سوامی کیا آگیا ہے؟
دیوی کی بھینٹ کروں اسکو یہ مجھ سیوک کی اچھا ہے
لنکا کے دہن سمے ہے پربھو راون ودھ کو لیکا تھا میں
"رگھوناتھ سنہاریں گے اسکو" اس کارن ٹھہر گیا تھا میں
راون نہ سہی اہراون ہی ان ہاتھوں ودارہ مرنے دو
بانک جب بنا اچانک ہے تو جن کو من کی کرنے دو"

"سنہارو" سنکیت میں ۔ کہہ اُٹھے سری رام
پہنچ گیا پل ماتر میں ۔ اہراون پربھو دھام
دیوی پوجن تب کیا ۔ سب نے بھلے پرکار
گونجا ہرش اُللاس سے ۔ گیت پریت سنسار
جن پر دو وش سے ہوئی ۔ وردھہست کی چھانو
چھوئے جبھی ماں کے چرن اور رام کے پانو

پربھو بولے "سیتا لکشمن کو پرانوں کا دان دیا تم نے
پر آج رام راگھو کو بھی جیون ہنومان دیا تم نے
اب تم اس پد پر پہنچ گئے ہے جہاں دویت کا کھید نہیں
ہو گئے رام ہنومان ایک ہنومان رام میں بھید نہیں"

سوامی کا دیکھا جبھی یہ اُدار بیوہار
گرے چرن میں پلک کر سیوک پون کمار
شنکر دل ہو گئے جب یہ کہا پرسنگ
سمجھ بھوانی بھی گئیں ان کے من کا ڈھنگ

پورن انگ جگت جانتا ہے رودر اوتار بجرنگی ہیں
انکھوا بجرنگی چولے میں یوں سمجھو سوئم رودر جی ہیں
جب آئی دھیان اوستھا وہ تو گد گد ہوئے مہیشور بھی
پد سمانتا کا دینے میں جھجکے نہ اسی سے رگھوور بھی

مکر دھوج کو مکت کر۔ وہیں دیا ندھان
اہراون کا کر دیا۔ اُس کو راج پردان
ہنومت لکشمن کے سہت۔ لوٹے جب سکھ کند
نو جیون پایا لوکیں۔ ناچ اُٹھے سانند
اکسمات آئی جہاں۔ دُکھ کی کالی رات
اودے ہوا اب وہیں پر سُکھ کا سوجھ پربھات

گانا

آج بھاری جے کار ہے رام دل میں
چھایا آنند اپار ہے رام دل میں
سندھو میں ہے اتساہ ہلور یوں ہی ہی سنگدھی بھور
دیو منڈل ہو ہرش وبھور پشپ برساتا پربھو کی اور
رام نام کی گنجار ہے رام دل میں،
آج بھاری جے کار ہے رام دل میں،

اِدھر اون کا جب سُنا۔ راون نے ورتانت
گھوم گیا مستک پھر۔ چت پھر ہوا اشانت

اُتپنّہ ہوں میں ہونے سے — جس سُت کا سندھو پرواہ ہوا
جیوت جو دیو یوگ سے رہ — بھوا اِدل کا نرناد ہوا
اُس نارانتک کو سینہ سہت — بُلوایا اس لنکیشور نے
بھیشن رن کیا کئی دن تک — ور پر اپت دیرور نشچر نے

نارو کے دوارہ ہوا اگیت بھید جب گیات
تبھی کہی سگریو نے۔ ہنومت سے سب بات

میرے سُت ووِدھ بل کے ہاتھوں — ودھ ہوگا اس نارانتک کا
ودھی واکیہ اٹل ہے اسی ہیتو — نشپھل رن رہا آج تک کا
جیسے تم سنجیون لائے — ووِدھ بل کو لاؤ اب ہنومت
تب درو ناگر پر دھاکے تھے — دھولاگر جاؤ اب ہنومت

ہنومت ہی پر پھر پڑا۔ نئے کاریہ کا بھار
ماتھ نوا رگھوناتھ کو۔ چلے بُدھی اگار
دہی ایک ہی ٹیک تھی۔ وہی ایک ہی دھیان
سوچ رہے تھے مارگ میں اس پر کار ہنومان

گانا

بھگوان اپنے داس کو بلوان بنا دے
لینا ہے اور کام تو اب شکتی بڑھا دے

میں ہوں سدا اپورن۔ تو پری پورن سدا ہے
بھکشا مجھے بھنڈار سے کچھ اور دلا دے

تیرے ہی تو سنکیت سے تھو سندھو میں کودا
ملّاح میرے تیرنا مجھ کو بھی سکھا دے

کر جوڑ بار بار یہ ونتی ہے رادھے شیام
سنسار دکھایا ہے تو اب سار دکھا دے

ودھی بل کو لائے جبھی ۔ مہاویر بل دھام
اسپھل جو ہو رہا تھا ۔ سپھل ہوا سنگرام
ناراتنک مارا گیا ۔ کپی پتی ست کے ہاتھ
بند ویر یا اُسکی تریا ۔ ستی ہوگئی ساتھ
گھیر لیا کپی ورند نے ہنومت کو تتکال
بولے "نیتا آج سے ہوئے انجنی لال"

کپی پت سے بولے جامبوان — "تم نے نہ کسی کو سنہارا
پر چلو تمہارے بیٹے نے — راون کا بیٹا تو مارا"
پھر ہنومان جی سے بولے — نشچے تم ویر و جیتا ہو
ہم بھی کہتے ہیں اب سے تم — اس پرانا دل کے نیتا ہو

دھنیہ واستو میں ہوئے ۔ اس کشن پون کمار
پہنایا رگھوناتھ نے ۔ نج کر سے جب ہار
ایک نہیں سو بھی نہیں ۔ نہیں سہس دستار
کوٹ کوٹ ہی کنٹھ سے نکلا یہ جے کار

(گانا)

جے مارت نندن ۔ جے جے مارت نندن
سنکٹ موچن سنتے موچن پاپ تاپ موچن
جے جے مارت نندن
رگھو دل گنجن ۔ کھل دل گنجن ۔ وش ناکھ دل گنجن
بجے بھرم بھنجن ۔ بھید بھنجن ۔ بھوم بہار بھنجن
جے جے مارت نندن
رگھو دل گنجن ۔ کھل دل گنجن ۔ وش ناکھ دل گنجن ۔
بجے بھرم بھنجن ۔ بھید بھنجن ۔ بھوم بہار بھنجن
جے جے مارت نندن
پربھو من رنجن کپی جن رنجن سر نرمنی رنجن
رادھے شیام درین کے سادھن اپج تیج زر دھن
جے جے مارت نندن

— ٭ —

اوم

شری
رام کتھا
(لنکا کانڈ)

راون ودھ

رچیتا
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کی پدوی پراپت
کیرتن کلا ندھی کاویہ کلا بھوشن شری ہری کتھا وشارد کویرتن

پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

اور پرکاشک
شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

دسویں بار ۱۰۰۰ جلد
۱۹۶۱ء
قیمت ۴۴ نئے پیسے

شری رادھے شیام پریس بریلی

(پرنٹر۔ پنڈت رام نرائن پاٹھک سری رادھے شیام پریس بریلی)

اوم

منگلاچرن

رام جن من رنجن رام
کھل دل گنجن رام

بھو بھے بھنجن رام
سیتا رام سیتا رام

جے جگ وندن۔ جن ارچندن

دشٹ نکندن رام
وششٹھ نندن رام

رگھو کل کے پت رام
نربل کے بل رام

نردھن کے دھن رام
سیتا رام سیتا رام

ورتھا کی جھوڑ کے سب دھوم دھام رام کہو

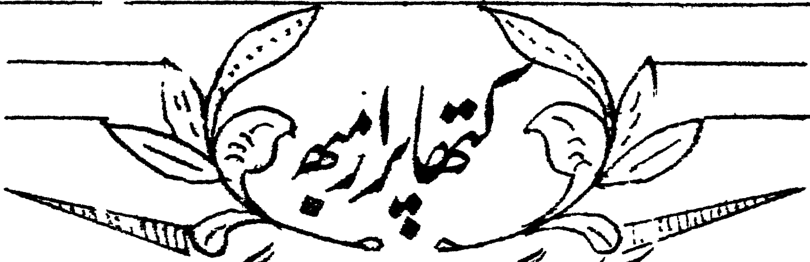
ودچرتے۔ جاگتے۔ سوتے تمام رام کہو

جو تم کو چاہیئے آرام۔ رام رام کہو

پردھان نام یہی "رادھے شیام" رام کہو

رام۔ اپنے تو ایک رام
جے جے سیتا رام

بھج لے رے من رام
سیتا رام سیتا رام



کمبھ کرن گھنناد کا۔ جب ہو چکا سنگھار
لنکا پت نے تب کیا۔ لنکا میں دربار
بولا دشکندھر ہوا۔ اب تک جو سنگرام
اُس کا اپنے واسطے۔ بُرا رہا پرنام
میرا تو یہ کتھن ہے۔ اُچت نہیں وشرام
بنا دجے کے جیئے تو۔ ماں کا دودھ حرام

لنکا کے اسروں کا منڈل۔ وجئی منڈل کہلاتا ہے
پھر کارن کیا ہے دن پر دن۔ نشچر دل دلتا جاتا ہے
مرجاویں رن میں کمبھ کرن۔ گھنناد۔ نرانتک اھرا دن
تس پر بھی راون موَن رہے۔ سوچے نہ ذرا اس کا کارن؟
بیشک جسمانی قوت تو۔ تم لوگوں میں ہے بڑھی ہوئی
پر دل کے دریا پے کائی ہے پو چلنے کی چڑھی ہوئی
اور ادھر صلح کے نتیجے نئے۔ آنند ولن آپ اُٹھاتے ہیں
بے سمجھے ودروہی ہو کر۔ دشمن سے ملتے جاتے ہیں
ہٹ بازی کو چھوڑو گے۔ تب بات سمجھ میں آئے گی
پیچھے جائے گا سندھ پتر۔ پہلے تو عزت جائے گی
پھر ہرجانے کی صورت میں۔ ہارے کی ہونی آئے گی
سونے کی لنکا سونے سے۔ دیر و سونی ہو جائے گی

اسی لیے یہ اُچت ہے۔ ہر دے کر و بلوان
یدھ استھل میں وِر مچا۔ جا کرے گھمسان

تیغ پرشے۔ تومر۔ مگدر۔ شر۔ دھنوا بھالے لیلو تم
استروں ششتروں سے سجت ہو۔ رن میں آگے بڑھ کھیلو تم
میں بھی چلتا ہوں ساتھ ساتھ۔ دھاوا آندھی سا کرنا ہے
یا وجئی ہو کر جینا ہے۔ یا ویر بھوم پر مرنا ہے

گانا

رن ویر چلو۔ کل ویر چلو۔ دل ویر چلو۔ بل ویر چلو
چنے چبوے سے چاہو۔ چٹپٹیلوں کی چوٹوں سے۔ رچھوں کو کشیوں کو چیر دھرو
خود کو غارت کر دو لنکا کے بچانے کے لیے
راستہ گھر میں نہ دو غیر کو آنے کے لیے
تیغ کا پانی ہے اب پینے پلانے کے لیے
یہ ہی ساگر ہے سپاہی کے نہانے کے لیے
پانی کے استھان پہ خون کا پان ہو۔ بیری کو یدھ کی بھولی مان ہو
دھار پر وار سے آگے بڑھو

اس پر کا سج کر چلا۔ لنکیشر کٹک وشال
پرتھوی تھرانے لگی۔ ڈہل گئے دگپال

آندھی اور بادل کے سمان۔ اُٹھ اُٹھ کر بڑھتا جاتا تھا
لشکر سی کر دی لنکیشر دل نے۔ دن میں ونکر نہ دکھاتا تھا
راون دل ساتھ میں راون کے۔ جب رام دل میں جا پہنچا
تو جے کو شلادھیش "کہکر۔ کپی کٹک مقابل آ پہنچا
یہ کو یا ہوا اکثاک۔ چھن میں کھل بھل کر کھل دل دلنے لگا
راون کی آنکھوں کے آگے۔ راون دل پیچھے چلنے لگا

نج دل پیچھے بھاگتا۔ دیکھا جب وشال
تب تیور ترچھے تنے۔ تیر تکے تتکال
تیکھے تیروں نے کیا۔ جاتے ہی یہ کام
کائی سا پھٹنے لگا۔ وانر کٹک تمام
دیکھا جب وجر انگ نے ترست ہوئی کپ سین
تبھی ارن مارتنڈ کے تیج ہو گئے نین

پروت کا ایک پرچنڈ کھنڈ۔ بلو پرک کرتے چھوٹ گیا
دہلائے اٹھا سب نشچر دل۔ نشچر پت کا رتھ ٹوٹ گیا
سناٹے میں دشکندھر ہے۔ اشچریا ہو ستا رہا نشچر دل ہے
ہیں ہنومت کے کر کا پھینکا۔ پروت رکھتا اتنا بل ہے؟

دشکندھر بولا" ارے بل بدھ شالی کپیش
خوش ہے تیری شکتی پہ یہ لنکا کا ایش

سُر نر مُن کنّر یکش رکش۔ جو حوصلہ کسی کا یہ نہ ہوا
راون کے رتھ کو توڑ سکے۔ مرتبہ کسی کا یہ نہ ہوا
یہ آج پرتھم ہی اوسر ہے۔ جو تو نے رتھ کو توڑا ہے
جتنا سمّان کروں تیرا۔ وہ سب اس بل پہ تھوڑا ہے"

کہا انجنی لال نے" ہے جگ وجئی ویر،
میں داس کس کا ہوں، جو پوچھے ہیں رگھوویر

یہ سارا کھیل اسی کا ہے۔ جو جگ کو کھیل کھلاتا ہے
مغرور سوریہ کی گرمی کو۔ جو آندھی اٹھا مٹاتا ہے"
راون بولا" یہ سب شکتی۔ بس برہمچریہ کی شکتی ہے
تم بال برہمچاری ہو پکے۔ ایک یہی سچی شکتی ہے
اچھا۔ اب میری اچھا ہے۔ تم میرے سنگی ہو جاؤ
رن ویر کی پدوی لے کر کے۔ میرے رن منتری ہو جاؤ"

ہنومت نے کہا "چھما کریئے ۔ یدوی نہ یاں کی سوچک ہے
گورے ابھمان کی سوچک ہے ۔ اور چھوٹی شان کی سوچک ہے
جو کرنی کرنے والے ہیں ۔ کہلاتے نہیں ہیں کرتے ہیں
ہم ویر بنیں سچے رن کے ۔ رن ویر تو اس پہ مرتے ہیں"

سنکر بجت ہوا ۔ لنکا کا سردار
پانی پانی ہو گیا تھا جو پالی دار

"اچھا دیکھنا ہے بل تیرا" یہ کہہ ہنومت سے چپٹ گیا
رگھو ویر کا پیارا ویر بھی ۔ ساہس کر اس سے لپٹ گیا
اب ٹھونک کے خم کشتی ٹھہری ۔ آپس میں دونوں بھڑتے ہیں
معلوم دور سے ہوتا ہے ۔ گجل سمیر گر ۔ لڑتے ہیں

جھپٹ جھپٹ جھلجھلا جھٹ جھوم جھام جھک جھور
چھن میں کرنے لگ گئے وہ دونوں ہی زور

دونوں ہی بانکے یودھا تھے ۔ دونوں ہی ات بلوانی تھے
دونوں ہی ویر کیسری تھے ۔ دونوں ہی بھٹ ورانی تھے
لڑتے لڑتے دونوں ہی کو ۔ دس گھنٹے کا اوسر گزرا
ایسا دم خم کا جوڑ ہوا ۔ کوئی نہ گرا دن بھر گزرا

لڑتے لڑتے تھک گئے جب دونوں بلویر
ادھر ادھر کو ہٹ گئے ۔ آخر شرمت شریر
راون بولا "فیصلہ ہوا نہیں سنو بان
ساودھان ہو مارتا ہوں ہلس مُکّا تان"
راون سے بلوان کی بڑی مشتکا ایک
ایک ہاتھ ہنومان نے ۔ دیا جھوم ٹیک
راون کچھ لجّت ہوا جب دیکھا یہ ڈھنگ
اتنے میں گر گرجنا ۔ بول اٹھے وجرنگ

"تیرا بل نشپھل ہوا۔ رام کرپا سے آج
اب سر میری مشٹکا۔ لنکا کے سرتاج"
مہا ویر نے جب سنے۔ مکا مارا دھائے
ملوانی وش ششیش کو۔ گئی مورچھا آئے
کچھ چھن رہی اچینا۔ پھر جاگا وش ششیش
کہا۔ دھن جننی تیری۔ ہے بل شالی کپیش
گندھرو۔ ناگ۔ نر۔ سر۔ کنر۔ تربھون مجھ سے تھرایا ہے
پد دلت کیا میں نے اس کو۔ جو میرے سنمکھ آیا ہے
پر ایک وشنو کا شور ویر۔ بل سے میرے خاموش ہوا!
افسوس وہی بلوالا میں۔ مکا کھا کر بیہوش ہوا"
ہنومت بولے "دھکّو یہ تیرا ہے بیکار
جیتا تو باقی رہا۔ ہے مجھ کو دھکّار
یدی میرا مکّا پڑ جائے۔ تو پروت فوراً پس جائے
یہ زور ہے میرے مشٹک میں۔ پاتال میں پرتھوی دھنس جائے
افسوس وہی مکا کھا کے۔ تو میرے سنمکھ زندہ ہے
بس اسی لیے میں لجت ہوں۔ اور دل میرا شرمندہ ہے"
راون بولا "کپیش تو۔ کرتا ہے کیوں ہینگ
آج نہیں تو پھر کبھی کر دوں گا بدرنگ ؟
اب تو سایںکال ہے یدھ ہو گیا بند
کل کو تیرے ناتھ کا۔ کاٹوں گا سب پھند"
ہوا دوسرا دوس جب تب راون نے آئے
گھور بھینکر یدھ کر۔ دی دیوتا دکھائے
کانپ اٹھا وانر کٹک۔ ایسے چھوٹے بان
لاشوں سے پٹنے لگا۔ وہ رن کا میدان

پت جھاڑ کے موسم میں جیسے۔ ورکشوں سے پتے جھڑتے ہیں
تیوں ہی راون کے بانوں سے۔ وانر پہ تاز گرتے ہیں
وانر منڈل میں شور ہوا ہے رگھوکل ناتھ۔ دہائی ہے
نشچر یہ سنسار پہ چھایا ہے۔ ہم سب پر آفت آئی ہے"

دیکھا جب۔ سُننے لگا۔ وانر کٹک تمام
اپنے آسن سے اُٹھے۔ رگھوکل بھوشن رام

بھگتوں کی آرت بانی کو۔ زیادہ سُن سکتے رام کہاں؟
جب سنکٹ آئے داسوں پر۔ تو سوامی کو وشرام کہاں؟
اپنا جس عادت کے کارن۔ ساکیت جیسا گھر چھوڑا
اس لوک میں نر ہو کر آئے۔ بیکنٹھ لوک سا گھر چھوڑا
وہ ہی عادت شدہ تھا سبھاؤ اس اوسر پہ ہو۔ پربل اُٹھ
ششر بھی لشمن میں کڑک اُٹھے۔ دل بھی پہلو میں مچل اُٹھا
بولے "ہے لکشمن سنبھل جاؤ۔ نشچر بہت بڑھتا آتا ہے
ظالم کپیوں کو کر پراست۔ چھاتی پہ چڑھتا آتا ہے
یہ ہی اوسر ہے بھیّا۔ رگھوکل ونشی کہلانے کا
یہ ہی سمے ہے۔ زمانے کو۔ ستیتا کی جے دکھلانے کا
رن بھوم میں جب اس راکشش کے۔ ودھ کرنے کا ودھان ہوگا
بن میں سیتا کی کھوج ہو گیا کا۔ تب پورا انوشٹھان ہوگا"

یہ کہہ شانت سوروپ نے ٹھیک کیا دھنوبان
مانو آج سمندر میں، آیا تھا طوفان

جگ کے راجا نے ساگر تٹ۔ سر جٹا جوٹ اُٹھ کر باندھا
کس کر نشنگ۔ کر دھنش بان بلکل کا پٹ کٹ پر باندھا
وہ اگنی سے آدبھت سروپ۔ دیکھا اس سمے پون سُت نے
بھگوان کی چھب کا دھیان لایا۔ لوٹا اس سمے پون سُت نے

وہ شانت مورت ۔ شوبھا کی پورت ۔ وہ جٹا جوٹ وہ ویراسن
وہ دھنش بان ۔ وہ بھج مہان ۔ رو کے سمان وہ دیپت ودن
جن کے نینوں نے دیکھا ہے ۔ وہ ہی یہ لابھ جانتے ہیں
اس متھیا جگ کے جیون کو ۔ سچا اور سپھل مانتے ہیں
آثار نہ اب غصے کے تھے ۔ پربھو مند مند مسکاتے تھے
ہاں ۔ کھری کراری چتون سے ۔ راون پہ درشٹ جماتے تھے

اتنے ہی میں ہو گیا ۔ درشیہ اور کا اور
راون کچھ بکتا ہوا ۔ آ پہنچا اس ٹھور

ہاتھوں سے دھنش بان چھوٹا ۔ جب آیا ڈھنگ رگھونندن کے
رہ گیا مورت کے تلیہ کھڑا ۔ درشن کر کے جگ بندن کے
پچھلے جنموں کا دھیان ہوا ۔ پائے لابھ بے درشٹ پڑی
تہلہا اٹھا وہ سوکھا بن ۔ جب نینا مرت کی ورشٹ پڑی

تب اس ویری بھگت کا ۔ پربھو نے کھینچا گیان
بھولا پچھلی بات سب ۔ اور چھایا ابھمان

بولا " تم آگ سے مت کھیلو ۔ یہ آگ تمہیں کھا جائیگی
چنگاری ایک بھی چمکی گر ۔ تو پرانوں پہ آ جائیگی "
لکشمن رہ سکے نہ مون یہاں ۔ بولے " فضول یہ دھمکی ہے
سورج ونشی انگارے ہیں ۔ چنگاری کیا کر سکتی ہے ؟ "

لکھن لال کی بات سن گرج اٹھا دشبھال
بولا " تو آؤ ۔ لڑو ۔ ہے چھتری کے لال "

راکشش دوارا آمنترت ہو بھگوان یدھ کرنے اٹھے
یا تھوپت ۔ بھوپت ۔ بھوم گئے پت ۔ سب بھوم بھار ہرنے اٹھے
ہاتھوں میں دھنش بان لیکر ۔ ستور وہ شانت سروپ چلے
تربھون کا کشٹ مٹانے کو ۔ آتت آتر تربھون بھوپ چلے

وشکند پر تو رتھی تھا ۔ پیدل تھے رگھورائے
بھگت وبھیشن دیکھ یہ ۔ بول اُٹھا گھبرائے
"ہے ناتھ ۔ یدھ میں پد تران ۔ چڑھنے کو رتھ بھی پاس نہیں
پیدل دشمن کو جیت سکیں ۔ اس کی ہے مجھ کو آس نہیں
جس کے بھے سے دھرتی ڈولے ۔ پاتال ۔ سورگ تھراتے ہیں
اس کو کس بل پہ ۔ پیدل ہی سرکار جیتنے جاتے ہیں"
"کس بل پر"؟ مسکرا کر ۔ بولے آنند کند
"رتھ ہے ہم پہ دھرم کا ۔ اس سے ہم نردوند

گانا

وجے ہوتی ہے جس سے اور ہی وہ رتھ کہاتا ہے
وہ رتھ ان باہری چیزوں سے رکھتا کچھ نہ ناتا ہے
ہیں اُس کے شدھ پہیئے ۔ شورتا اور ویرتا دونوں
دیا کی پر یہ دھوجا ۔ وہ رتھ ۔ سدا نربھے اُڑاتا ہے
دمن ۔ بل ۔ گیان ۔ پرہت ۔ نام کے بس چار گھوڑے ہیں
چھما ۔ سمتا کی راسوں سے ۔ رتھی گھوڑے چلاتا ہے
سُمت اور دان اس ۔ پھرسا ہیں ور وگیان دھنوا ہے
نیم سینیم ہیں شر ۔ نرمل ہردے ترکش سہاتا ہے
بھجن ہے سارتھی اس کا ۔ کوچ ہے وپر پد پوجا
دھرا اس دھرم کے رتھ کا ۔ سدا ستّ پتھ دکھاتا ہے
یہ رن تو تچھ رن ہے ۔ بات ہی کیا اسکی رادھے شیام
سکھے ۔ جس پہ یہ رتھ ہے ۔ وہ جگت کو جیت جاتا ہے"

⁂ ⁂ ⁂

شانت وبھیشن ہو گیا ۔ سنکر یہ اُپدیش
اُدھر یدھ کرنے لگے ۔ سیتا پت اودھیش

راون کہہ اُٹھا "چھُدر بالک۔ جب پیدل لڑنے آتا ہے
تب اُس سے یوں رتھ پر لڑتے۔ لنکیشور لجا کھاتا ہے
جس طرح نہتھے بیری کو۔ ودھ کرنا کرم نہ یودھا کا
تیوں ہی پیدل سے رتھارُوڑھ ہو۔ لڑنا دھرم نہ یودھا کا"
یہ کہکر رتھ کو چھوڑ دیا۔ بولا "لو میں بھی پیدل ہوں
چٹ پٹ کرنے کے لیے تمھیں۔ میں کئی روز سے بیکل ہوں"
یہ سُنتے ہی رام نے۔ لیا دھنش کو تان
آپس میں لڑنے لگے۔ ابتو لاکھوں بان
بانوں میں بان بندھ رہے تھے۔ ایسا بانک تھا بنا ہوا
تھا بان کا مانو سائبان۔ رن۔ رنگ استھل میں تنا ہوا
پرتھوی تھی لال نہ شونت سے۔ ایک سرخ فرش تھا مخمل کا
وہ رزمگاہ تھی بزمگاہ۔ تھا نرتیہ جہاں یودھا دل کا
پیدل پربھو کے بان سے۔ گیا دشانن ہار
بھولا پچھلے واکیہ کو۔ رتھ پر ہوا سوار
رتھی دیکھی دش شیش کو۔ دیو اُٹھے گھبرائے
تب اپنا رتھ اندر نے۔ بھیجا شیگھر سجائے
اس طرح رام بھی رتھی ہوئے۔ لکشمن بھی پاس وراج گئے
کپ بھالو گنوں کے بکٹ کٹک۔ رتھ کے چاروں دش ساج گئے
"شری راگھویندر کی جے" کہکر۔ ٹھن گئی لڑائی اب بھاری
اُس کو لیے ہوئے کیش دل نے۔ ویرتا دکھائی اب بھاری
شستروں پر شستر بولتے ہیں۔ کشتی ہے جوڑی داروں سے
بانکے انگد اور ہنومان۔ لڑ رہے سپہ سالاروں سے
سب اور یہی آوازیں ہیں۔ کاٹو۔ چھانٹو۔ پکڑو۔ کھاؤ
دیکھو۔ دیکھو۔ گھیرو۔ گھیرو۔ مارو۔ مارو۔ دھاؤ۔ دھاؤ

پرتھوی پر پٹنے لگے ۔ کٹ کٹ کر بلوان
مردوں کی بستی بنا ۔ لنکا کا میدان
رگھوکل ناٹک کے بانوں نے ۔ رگھوکل کی شان دکھاہی دی
اُس پرلے کال کے دھنوا نے ۔ رن میں ایک پرلے مچاہی دی
جو بان دھنش سے چلتا تھا ۔ اُس کے لاکھوں بن جاتے تھے
اس طرح رام کے کال بان ۔ لاکھوں کو چھن میں کھاتے تھے
جیوں آتشبازی کا انار ۔ لاکھوں چنگاریوں کا گھر ہے
تیوں رگھوبندر کا ایک بان ۔ اگنت بانوں کا ساگر ہے
وگیان کی پدوی اونچی ہے ۔ وگیان دیتا جانتے ہیں
جو بات اسنبھو ہو ۔ اس کو ۔ وگیانی سنبھو مانتے ہیں
اب بھی نت نئے نئے ۔ دیکھو ۔ کرتا ہے آدشکار جگت
پر اُس تریتا والے یگ میں تھا وگیان کا بھنڈار جگت
انتا ہی نہیں کہ ایک تیر ۔ لاکھوں شر پر دھرتا تھا
سنتے تو یہ ہیں کرتب کر ۔ پھر ترکش میں آجاتا تھا
تھی یہ انت وگیان کلا ۔ یا منتروں کی شکتی تھی یہ
جو بھی ہو پربھو کے بانوں میں ۔ طاقت تھی یہ خوبی تھی یہ
اس پرکار کو ڈھونڈے ۔ شر جب چلے آکھنڈ
یدھ بھوم میں رکت کی سرتا ہی پرچنڈ
مانو دونوں مد ماتے دل ۔ سرتا کے تٹ ۔ دکھلاتے ہیں
گج ۔ اشو ۔ سپاہی مرے ہوئے ۔ جلجنتو سمان سہاتے ہیں
بڑے بڑے بھنور تھے پہیوں کے ۔ تیرے تھے کچھوے ڈھالوں کے
نیچے تھے ٹکڑے کھالوں کے ۔ چھائے سوار تھے بالوں کے
میدس کے جھاگ دیکھتے تھے ۔ لہریں تھیں ٹوٹے تیروں کی
ڈھائیں گرتی تھیں آ پار ۔ کٹ کٹ کر مرتے شریروں کی

بڑھ بڑھ لڑتے تھے مکھیہ سُبھٹ۔ چھن بھر بھی نہیں ٹھہرتے تھے
وہ مانو رن کی سرتائیں۔ اچھے تیراک تیرتے تھے
اسُروں کا ہونے لگا۔ جب زیادہ سنگھار
تب تو مانو مرتیو کا۔ گرم ہوا بازار
لاشوں پر لاشیں پٹیں۔ رن بن گیا مسان
درشیہ بھیانک ہو گیا۔ لنکا کے درمیان
گیدھوں کے جھنڈ "گوٹ" کرنے۔ لاشوں کے پاس جڑ رہے تھے
کاکو نکے درند چونچ پھیلا۔ مُردوں کے نکٹ اُڑ رہے تھے
شوانوں کی ٹکڑی چیر پھاڑ۔ مرتکوں کے ٹکڑے کرتی تھیں
تجا۔ استھیوں کے حصّوں پر۔ آپس میں جھگڑے کرتی تھیں
راتری ہوئی تو ناچنے۔ لگے بھوت بیتال
سُر بلند کرنے لگے۔ شوان۔ اُلوک۔ شرگال
بیتالیوں کا تیرتھ بنا۔ سنگرام بھوم کا دریا وہ
پریتینوں کا پکوان ہوا۔ مردار۔ مانس۔ اور مجّا وہ
یوگنیاں اس بریاں آکر۔ کھپر کو خوب سجاتی تھیں
چامنڈا لیے کھوپڑیوں کو۔ اُس کی کرتال بجاتی تھیں
اس پرکار دو دن ہوا۔ گھور گھنا سنگرام
رام۔ بان سے رتھ کٹک۔ آہت ہوا تمام
تیجے دن۔ رن بھوم سے۔ چلے نشاچر بھاگ
لنکا پت اور لوک یہ۔ ہوا کرودھ سے آگ
وہ بان لپلپاتے چھوڑے۔ کپیوں کے دل کو توڑ دیا
اُن شروں نے پربھو کے رتھ کو بھی۔ اُتر کی جانب موڑ دیا
سگریو۔ نیل۔ نل۔ انگداد۔ سب کا گھمنڈ خاموش کیا
پھر شکتی بان، چلا کر کے لکشمن کو بھی بیہوش کیا

لکشمن بھیا کے لگا جس دم شکتی بان
پچھلی گھٹنا یاد کر۔ بولے کرپا ندھان

"ہے بھائی کیوں بیہوش ہوئے؟ کچھ اپنے بل کو یاد کرو
بیری سامنے کھڑا ہوا۔ اٹھ کر اس کو برباد کرو
اب یہاں سکھیں حکیم نہیں، جو اوشدھ تمھیں بتائے گا؟
ہنومان سے اتنا سمے کہاں؟ جو جیون بوٹی لائے گا
میں تیرے بن سے لڑتا ہوں۔ کیا تو مجھ کو ہروائے گا
اور بانکے رگھوکل کے چھتری۔ کیا کل کا نام ڈبائے گا
شکتی سے بیشتر مورچھت ہوتا؟ کچھ لاج نہ تجھ کو آتی ہے
زیادہ باتوں کا سمے نہیں۔ یہ میری جان بھی جاتی ہے
منجدھار کے چکر میں لاکر۔ کیوں ڈبا رہے نیّا لکشمن؟
یدی رکت ہے تم میں چھتری کا۔ تو اٹھ بیٹھو بھیا لکشمن
یدی جیون میں اپنے انیت۔ میں نے نہ ایک چھن بھی رکھی ہو
تو "شکتی"! تو نشپھل ہو جا۔ سب بیڑا دور جتی کی ہو"

پربھو کے پاؤں ہردے سے جب نکلے یہ بین
"رام رام" کہہ لکچھمن نے۔ کھولے اپنے نین
جگتے ہی سومتر نے مانگا اپنا بان
دیکھ دشانن کی طرف کھینچی وہیں کمان

وہ ستر تھا۔ یا تھا ترت کمنڈ۔ رن میں پرکاش پر چھوٹ گیا
وہاں آشو سہت رتھوان مرا۔ رتھ بھی راون کا ٹوٹ گیا
لنکا کا راجہ مورچھت ہو پرتھوی پر گرا۔ ہارے کرکے
وانر دوڑے ودھ کرنے کو روکا۔ وبھیشن نے رگھوور کے
وہ وچن بڑے ہی پاؤں تھے۔ پربھو بولے "یہ ست کرم نہیں
بیہوش شترو کا ودھ کرنا ہے شور ویر کا دھرم نہیں۔"

اتنے میں کچھ نشچر آئے۔ لے گئے اٹھا کر راون کو
لنکا کے زخمی مندر میں پہنچایا جاکر راون کو

بیتی آدھی رات جب تب جاگا دشبھال
دیکھی چرنوں کے نکٹ۔ مندودری بیحال

پیت چرنوں کو داب رہی تھی۔ ہچکیاں مار وہ روتی تھی
مانو آنسوؤں کی بوندوں سے۔ بھرتار کی مورچھا کھوتی تھی
جیوں ہی راون کی آنکھ کھلی۔ رن کی باتیں آئیں سر میں
"کیا ہے؟ میں کہاں آن پہنچا؟" یہ پوچھا دھیمے سے سُر میں

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ اب ابلا کے نین
پیت چرنوں میں ٹیک سر بولی ایسے بین

"مہاراج اس سمے گھر میں ہیں پٹیاں بندھائیں زخموں پر
رن سے آپ مورچھت آئے۔ سیوک منڈل کے ہاتھوں پر"
یہ سن کر وہ پراکرمی ویر اتی کڑے شبد سے کڑک اٹھا
رُگنا وستھا میں بھی اس کا رسا ہی کلیجہ بھڑک اٹھا
بولا "مورکھوں نے کیا یہ کیا؟ مورچھت تھا تو جگ جاتا میں
اس جگہ مجھے کیوں لے آئے۔ مر کے یا مار کے مہنتا پاتا میں"
چپ رہا نہ گیا بھامنی سے۔ بولی "یہ شان چھوڑئیے اب
پرانوں پر آئی ہے پرانیشور۔ اپنا ابھمان چھوڑئیے اب

بالک تم نے جتنے جنے ہیں۔ وہ ہیں اتی بلوان
سیوک ہیں جن کے پربل یہ۔ انگد اور ہنومان

ان سے لڑکر ہے پران ناتھ! جسے نہیں کبھی بھی پاؤ گے
کہتے ہیں دائیں انگ میرے۔ تم مجھ کو رانڈ بناؤ گے
جس دن سے سیتا آئی ہے آ گیا سینت نشچر گن میں
جانکی جان کی لیوا ہے یہ نہیں سوچتے تم من میں

رن میں جو تمھیں کرے گھائل۔ وہ طاقت کیا انسان کی ہے
تپسیوں کے چولوں کے بھیتر۔ سچ مچ شکتی بھگوان کی ہے
اس کارن میں یہ مانگ رہی۔ لجّا اس مانگ کی رکھو تم
اس کو جس کے ہو ناتھ تمھیں۔ ہمت آنا کھنی ہونے دو تم

گانا

بڑھاؤ نا۔ راہ پیا تم ان سے رن میں
جگاؤ نا۔ سوتے ہوئے سنکھوں کو بن میں
ان میں ہے ویرتا رن دھرم پہ چھڑ جانے کی
تم پہ کمزوری ہے پرنار کے بہو رانے کی
پلہ ہلکا ہے جدھر۔ جے نہ ادھر آنے کی
اس لیے بات بنی رہنے دو گھرانے کی
لگاؤ نا کیتلی بار بھون میں اگینگے شول چمن میں
گھسیں گے غیر وطن میں۔ بچار لو من میں"

ناری کی یہ بات سُن۔ اُٹھ بیٹھا بیمار
چٹ چٹ چٹکے بند سب۔ بہی رکت کی دھار
بولا"چل ہٹ کایر ناری۔ میں نہیں یدھ سے ڈرتا ہوں
پھر نہیں پچھاڑی کو ہٹتا۔ جب پاؤں اگاڑی دھرتا ہوں
کیوں ان کے تو گن گاتی ہے؟ کیا اس سے میں ڈر جاؤں گا؟
بس پرانتہ کال فیصلہ ہے۔ ماروں گا یا مر جاؤں گا
بھگوان کی ان میں شکتی ہے تو سپھل سبھی ان بن ہوگی
رن بھوم میری شبا ہوگی۔ اور موکش میری دلہن ہوگی
بھگوان مان کر بھی ان کو۔ کیوں باتیں تو کرتی ہلکی؟
میری خاطر وہ خود آئے۔ یہ شان ہے میرے ہی بل کی

اندھکار میں یوں اٹھی ترنگا۔ ذرا ہی ہوئے
اہنکاری راون نے۔ دی چھن بھر میں کھوئے
بولا" میرے ان چرنوں پر۔ سارا سر منڈل پڑتا ہے
پڑ کر میرے بندی گھر میں۔ جسم اور کال بھی سڑتا ہے
تو مجھے جانتی ہے اتنا۔ میں کیول لنکا دھیشور ہوں
باورنی تجھے یہ خبر نہیں۔ میں اس دنیا کا ایشور ہوں

گانا

جدھر بھی دیکھتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں
ذرا بھی سوچتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں
نہیں میرے سوا ہے۔ اور کوئی
میں ہی یہ بولتا ہوں میں ہی میں ہوں
نہ کوئی مارتا ہے۔ اور نہ مرتا
جو مرتا مارتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں
کہے تو چاہے اس کو خود پرستی
مگر میں جانتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں
سنا ہے ایشور۔ بھی کوئی شے ہے
مگر جب کھوجتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں

مورکھ اور ودوان کی کب چلتی ہے بات؟
اسی طرح میری یہاں۔ نہیں کٹے گی رات"
یہ کہکر راون اٹھا۔ چھوڑ نار کا دھیان
اگلے دن کے یدھ کا۔ کیا سبھی سامان
تھا جیسا سماں۔ یدھ کا کل۔ ویسا ہی آج سہایا ہے
شری رام اور راون کا رن۔ پورا کس نے کہہ پایا ہے؟

وہ ہی دَل بَل ۔ وہ ہی ہلچل ۔ وہ ہی مُٹھ بھیڑ بھٹوں کی تھی
دن رات کی نا ئیں ۔ شوبت بشیام ۔ رنگت ان سیناؤں کی تھی
وہ رن منڈل نبھ منڈل تھا ۔ اُڑ گن سا اسروں کا دل تھا
جس رتھ سے رام جہان پر گئے ۔ وہ رتھ مانوا دیاچل تھا
رَوِ کے پرکاش سے اندھکار ۔ کرمشہ جیوں ہٹتا جاتا ہے
تیوں ' رام بان ' سے روز روز ۔ راکشس دَل گھٹتا جاتا ہے
بیواؤں کے شور لنکا میں ۔ آکاش ہلائے ڈالے تھے ۔
بیٹے پوتی ماؤں کے ۔ ایک پرلے مچائے ڈالے تھے
سار انش ۔ لڑائی کئی دنوں ۔ گھمسان گھور انیرنت ہوئی
اتنے مائی کے لال مرے ۔ گننا نہ انت پرینت ہوئی

ایک روز رات کپٹ ہو ۔ اٹھے کوشلادھیش
کاٹ دئے دس شیش کے چھن بھر میں دس شیش

پر اسی سمے سب نے دیکھا ۔ نوتن سر پر کٹ ہوئے اس کے
سر تھے یا جادو کے پتلے ۔ کٹ کٹ کر پرکٹ ہوئے اس کے
گھنٹوں تک یہ ہی حال رہا ۔ سُر وانر سب گھبراتے ہیں
رگھوناتھ کاٹتے جاتے ہیں ۔ وہاں نئے نکلتے آتے ہیں

تھکے کاٹتے کاٹتے ۔ کٹا نہ کوئی شیش
دیکھو وبھیشن کی طرف ۔ بیٹے کوشلادھیش
بھاؤ رام کے ہردے کا ۔ گیا وبھیشن جان
سکچاتے بتلاتے ہوئے ۔ کر بھائی کا دھیان

سچ مچ اس چھن اس بھائی میں ۔ بھائی کا پریم ابھر آیا
مانو سوکھے سر کے اندر ۔۔ آپ ہی آپ جل بھر آیا
سوچا " کھولوں گا بھید نہیں ۔ اس میں ہی آج بھلائی ہے
کیسا ہی بُرا ۔ بھلا ہے پر ۔ آخر وہ میرا بھائی ہے "

راودھر وبھیشن موان تھا۔ آتے ہی یہ گیان
اُدھر دشانن کے ہوا۔ من میں ایسا دھیان
"میرا سب گپت رہسیہ یہاں۔ کیول جانتا وبھیشن ہے
اس سبھی مرتیو کا بس میری۔ ہو سکتا یہ ہی کارن ہے
اس لیے اسے نردھ کر دوں تو۔ جیون نربھے ہو جائے گا
پھر رام چندر کس گنتی ہیں۔ برہما بھی مار نہ پائے گا"
چھوٹا وبھیشن کی طرف۔ رُپ کا شکتی بان
تبھی مدھیہ میں آ گئے۔ بھگت بھرن بھگوان
ٹھنکا شکتی بان جب۔ دیکھے دیا ندھان
چھوڑ کر چرنوں کو گیا۔ سیدھا برہم استھان
بس اس گھٹنا کے گھٹتے ہی۔ پریورتن ہوا وبھیشن میں
سوچا "یہ بھائی۔ بیری ہے۔ اس کو مروا دوں گا رن میں"
بس یہی سوچ کے رگھوبر کے۔ ڈھنگ آیا سمجھانے کیلیے
مانو تیار ہوا۔ "گھر کا بھیدی" لنکا ڈھانے کے لیے"
کہا اس طرح رام سے "سنئے کوشل ناتھ
بتلاتا ہوں مر یگا۔ جس پرکار دشماتھ
سر بڑھنے کی چنتا نہ کریں۔ یہ مایا مرتینجے کی ہے
اس کو جو جیتا رکھتی ہے۔ وہ چھایا مرتینجے کی ہے
پشپوں کی جگہ شو ارچن میں سر اپنے کاٹ چڑھائے ہیں
شاید وہ ہی سر اب اس نے۔ شنکر سے واپس پائے ہیں
یدی کسی جتن سے شو شنکر۔ اسکے خیال سے ہٹ جائیں
تو سر کی باڑھ نشٹ ہو کر۔ مستک سب اسکے کٹ جائیں
دوسرے نابھ میں امرت ہے۔ وہ زندہ رکھتا ہے کھل کو
اس لیے چھوڑئے شر ایسے۔ جو سوکھیں اس کے اس جل کو"

سنی وبھیشن کی جبھی۔ اس پرکار تقریر
شنکر کی کرپا ر تھا۔ چھوڑے پربھو نے تیر
منتروں سے پریت چلے جب رگھوبر کے بان
امرت سوکھا نابھ کا۔ چھیڑ دیا شو دھیان
ایک ایک کر کے لگے۔ کٹنے گرنے شیش
لگا سوچنے ہردے میں۔ تب لنکا کا ایش
"بھائی کو بیری کرنے کا۔ کیا پھل ہے۔ دیکھ لیا میں نے
بدلہ مل گیا مجھے اس کا۔ جو اس پر ظلم کیا میں نے
میں بھی کیسا متوالا تھا۔ یوں بھائی کو تیاگا میں نے
بھائی بھائی ہی تھا آخر۔ کیوں بھائی کو تیاگا میں نے؟
اس کے مت پر میں چلتا تو۔ یش ملتا اور بھلائی تھی
ہا۔ میں نے الٹے۔ آسکتے ہی۔ دربار میں لات لگائی تھی
ہے رام۔ مارنے میں مجھ کو۔ کچھ تمہیں نہ گورو پراپت ہوا
یہ رن تھا بھائی بھائی کا۔ جو ایسے آج سماپت ہوا"
بھجا اٹھارہ شیش تو۔ کاٹ چکے رگھورائے
کھڑا نہ راون رہ سکا۔ گرا ویرگت پائے
مرتے مرتے بھی اسے۔ ہوا ذرا سا چیت
آنکھیں کھولیں۔ سامنے۔ دیکھے کرپا نکیت
مانو جیون مرن کو۔ کرنے لگا پوتر
اتنے میں پربھو آگیا سے بولے سومتر
"راون۔ جگ میں تم سا یودھا۔ تم سا نہ آن والا کوئی
تم نیت وشارد گیانی ہو۔ تم سا نہ گیان والا کوئی
اس لیے مرنیو کے پہلے تم۔ کچھ نیت سکھاتے جاؤ ہمیں
ہے وگیانی۔ اپنا انوبھو۔ کچھ تو بتلاتے جاؤ ہمیں"

"مان بڑھاتے بھکت کا۔ کس پرکار بھگوان"
یہی سوچ۔ رپ ہونٹ پہ آئی کچھ مسکان

بولا" اتنا دم نہیں ہے اب۔ جو نیت شاستر کا ورنن ہو
ہاں اتنی جان رہ گئی ہے۔ جس سے کچھ آ گیا پالن ہو
دو باتیں کیول کہنی ہیں "شبھ کام کو ٹالے نہیں کبھی
اور برے کام کو جیسے ہو۔ جلدی کرڈ الے نہیں کبھی"
میں نے سوچا تھا لنکا میں۔ میں چھیر سندھ کو لاؤں گا
پھر سوچا تھا میں سورگ تلک۔ کوئی سیڑھی لگواؤں گا
بس آج آج کرتے کرتے۔ مجھ سے شبھ کام رہ گیا یہ
رہ گیا تو بس اب رہ ہی گیا۔ کر سکتا کون تپسیا یہ؟
پر ناری چوری کرنے کا۔ کرڈالا کار بڑی جلدی
پرنام اسی کا یہ پایا۔ چھوڑا سنسار بڑی جلدی
اچھا۔ یہ نیت سمایت ہوئی۔ کہنی اب ایک ہردے کی ہے
تم سمجھے ہو۔ ہم جیتے ہیں۔ پر نہیں جیت میری ہی ہے
اپنے ہوتے جانے دیا۔ لنکا میں رام تمھارے کو
جا رہا تمھارے آگے ہی۔ دیکھو بس دھام تمھارے کو

مجھ سے پاپی موڑھ کا۔ مرنا ہی ہے ٹھیک
کھولی تھی مجھ نیچ نے۔ بندھو بیر کی لیک"
اس پرکار کہہ کر اٹھا۔ لنکیشور اکلائے
دھائے وبھیشن کی طرف۔ بھینٹا ہردے بڑھائے
پریم سندھ میں لے ہوئے۔ اچھے برے وچار
کھوئے دونوں بھائیوں نے اسطرح وکار
بھی رام کے ہاتھ سے۔ چھوٹا آخری بان
جس نے دسواں کاٹ سر کھینچے اسکے پران

سہر دسواں دس شیش کا پربھو یہ گرا ترنت
دھڑ بھبانی پہ ہی رہا آیا اپنے انت
تبھی وبھیشن کی سُنی رگھونندن نے ہائے
دیکھا دھڑ کے ساتھ وہ گرا مور چھا کھائے

جب ہوش ہوا تو چلایا "یہ میں نے کیا کروایا ہے!
ہا بھائی ہو کر بھائی کا رن میں سنگھار کرایا ہے
وہ بڑا بھرات تھا۔ ڈر کیا تھا۔ جو اس نے لات لگائی تھی؟
پر میں نے اتنے ہی پر ہا۔ اس سے لی ٹھان لڑائی تھی
اپمان لات سے جب سمجھا۔ تب کہاں دھیرتا رہی میری؟
سمجھتا۔ شانت۔ سشیل چھوڑا۔ تو کب گمبھیرتا رہی میری؟
میں تچھ سنکچت چت کا تھا۔ یہ غلطی ہوئی مجھ ہی سے تھی
بھائی تھا بڑا سبھی گن میں۔ لنکا کی شان اُسی سے تھی"

اتنے میں منددری۔ آئی کرتی ہائے
پت پیارے کی لاش پے گری پچھاڑیں کھائے

آنکھیں پسار کر دکھیا نے۔ پرانیشور کے تن کو دیکھا
لوہو سے لتھ پتھ چھن بھن۔ اپنے جیون دھن کو دیکھا
چلائی۔ ہائے سوہاگ گیا۔ شرنگار گیا۔ سب راج گیا
گھر کے راجہ کے ساتھ ساتھ۔ گھر کی رانی کا راج گیا
ایشور یہ نیائے بدل دو تم۔ جو جگ میں ہو دھا کرتے ہو
پت کو پتنی سے پرتھم مار۔ پتنی کو ودھوا کرتے ہو
مہاراج کو ایسی آ گیا دو۔ بیوہ نہ کسی کو کر پائے
پتنی پیچھے سے پت کے پران جائیں۔ پہلے اردھانگن مر جائے
ودھواؤں کی اونچی آہیں۔ کیا تم تک جاتی نہیں پربھو؟
یہ پرلے کال کی آوازیں۔ کیا تمھیں رلاتی نہیں پربھو؟

یدی دیا ندھان کہاتے ہو۔ تو کرو نہ ناری کو ودھوا
ورنہ انیائی کہلائے گی۔ ایسی سرکاری کو ودھوا"
اس پرکار گھٹنوں تلک۔ روئی دکھیا نار
چوڑئیں توڑیں ہاتھ کی بچھوئے دئے اتار
جو شبد تھے اس ٹوٹے دل کے۔ وہ لکھنے میں آتے ہی نہیں
اس دکھیا من کے چھتادے۔ سمپورن کہے جاتے ہی نہیں
آنسوؤں کی اتنی دھار بہی۔ سارا شریر آنسو مے تھا
ایک نیا سمدر نہ ہو جائے۔ لنکا میں بس یہ ہی بھے تھا
پر بھے نے مندودری کی۔ دشا نہاری دین
ادھر وبھیشن بھگت کو۔ دکھا نیٹ بلین
رہ نہ سکے آگے بڑھے۔ دیے بہت اپدیش
دبے ویوگی منوں میں تب ویوگ کے کلیش
پھر پاکر حکم وبھیشن نے۔ سامان سبھی تیار کیا
"شری رام رام" کہتے کہتے۔ ساگرتٹ شو سنسکار کیا
اے دنیا کے لوگو دیکھو۔ سب ہی اس گھاٹ اترتے ہیں
غم ہے تو یہ۔ کچھ روزوں کو۔ کیا کیا نہ پاپ ہم کرتے ہیں
جاتا ہے سنسار میں۔ ساتھ نہ کوئی اور
آنکھیں ہیں تو دیکھ لو۔ یہ دنیا کا دور

گانا

فانی جہاں میں روز بنا کرتی ہیں شکلیں
بنتی ہیں خود ہی۔ خود ہی مٹا کرتی ہیں شکلیں
بچی کبھی جوان۔ کبھی بوڑھی بن گئیں
کتنے ہی رنگ میں خود کو رنگا کرتی ہیں شکلیں
ہوتا ہے گدا کوئی۔ کوئی ہوتا شہنشاہ
دھوکا یہ ہی دن رات دیا کرتی ہیں شکلیں

سونے کو پلنگ چاہیئے۔ رہنے کو مکاں ہو
کچھ دن کے لیے کیا نہ کیا کرتی ہیں شکلیں
اپنے مکاں کو دیکھ کے پھولی نہ سمائیں
اوروں کے گھر کو دیکھ۔ ہنسا کرتی ہیں شکلیں
اپنا ہی اپنا کر کے چلی جاتی ہیں آخر
کیا تھیں؟ کہاں گئیں؟ نہ کہا کرتی ہیں شکلیں
سچ ہے میں انکے کوئی کھلاڑی ہے رادھے شیام
بس ڈور پہ اسی کی پھرا کرتی ہیں شکلیں

جب یہ لیلا ہو چکی تب بولے رگھورائے
"لکھن۔ وبھیشن۔ بھگت کو۔ راج تلک دو جائے"
جو آ گیا۔ کہہ کر چلے۔ لکھن۔ وبھیشن ساتھ
بنا دیا شبھ سمے میں۔ اُس کو لنکا ناتھ
بھگت وبھیشن کے جبھی۔ سجا شیش پر تاج
آپس میں کہنے لگا۔ سارا سُر سماج

"راون راجہ تو کہتے تھے۔ یدی رام جئی ہو جائیں گے
تو اس لنکا کی اینٹ اینٹ۔ کوشل پر کو لے جائیں گے
پر وہ تو آئے بھی نہ یہاں۔ بھیجا ہے۔ کیول لکشمن کو
وہ بھی اس کارن سے بھیجا۔ دے جائیں۔ راج وبھیشن کو
مانو لنکا والوں ہی کو۔ رگھونندن نے جیتی لنکا
لنکا والوں ہی کو دیدی۔ اُن کی وہ سونے کی لنکا
وہ دیش۔ جات ہے دھنیہ جہاں کے راجے دانی ایسے ہوں
وہ کوکھ دھنیہ جس سے پیدا۔ بیٹے بلوانی ایسے ہوں
ہم تو یہ جان رہے بھائی۔ پر نام ہوا ایسا رن کا
ہر من پر راج رام کا ہے۔ ہر تن پر راج وبھیشن کا"

بھگت وبھیشن ہو گئے۔ ودھا پورو ک لنکیش
ہنومت نے آ کر کہا۔ تب پربھو کا سندیش
بولے "جلدی کیجئے۔ اب ایسی تدبیر
جس سے پہنچیں جانکی۔ رگھو رائی کے تیر"
یہ سن لگے پرنند ہیں۔ لنکیشور شتائے
پہنچا سیتا کے نکٹ۔ داسی سنگ دھائے

ترجٹا نے کہا "ودھائی ہو۔ ودھونس نشا اُتپات ہوا
ہو گئے پرکاشت رگھوکل پت۔ پتنی کے لیے پربھات ہوا
جاؤ تم ان لے۔ جن کی ہو۔ کیا زور پرائے پر اپنا؟
ہم دیپک ہیں۔ آ رہی گیا۔ دن کے آگے آئے پر اپنا؟
اُس دن تم چتا رچی تھیں۔ پر آگ نہ سلگائی میں نے
دیدینا مجھے چھما اس کی۔ جو پیڑا پہنچائی میں نے
تم بڑی آدرن ہو۔ اس سے۔ کہتی ہوں جو آئی سکھ میں
سکھ میں مت انھیں بھول جانا۔ جو ساتھ رہیں نشدن دکھ میں"

کچھ کرتگیا۔ لاج کچھ۔ کچھ ہاسیہ میں چاؤ
تینوں ہی نے کر دیا۔ پرکٹ ہردے کا بھاؤ
تب سب نے مجن کرا۔ دھوئے سیہ کے کیش
لگیں بنانے بنی سا۔ بنباسن کا ویش

سر گوندھی کر کے مانگ بھری۔ سیندور سے اور موتیوں سے
کیشاولی اُرگن سی نش سی۔ سج گئی کسم کی کلیوں سے
سولہ سنگھاروں سے سج کے جب جگدمبا تیار ہوئی
تب ساری دنیا کی شوبھا۔ اُس شوبھا پے بلہار ہوئی

اُسی سمے آئے وہاں۔ پون تنے ہرشائے
"جے جننی" کہتے ہوئے۔ گرے چرن میں دھائے

تتکال پران پیارے ست کو۔ ہاتھوں پہ اٹھا لیا ماں نے
آنند بھرے گدگد سُور سے۔ سب کچھ آشیش دیا ماں نے
بولی "مٹ گئی آج تجھ کو۔ ہم پیدا وشو بھر کی بیٹا
اتنا ہے مجھ پہ رن تیرا۔ میں اُرن نہ ہو سکتی بیٹا"

تبھی سبھی جگ شوکا سہت۔ گئے وبھیشن آئے
سا جلیں ابن امبکا۔ پربھو پادن میں وجھائے
لنکیشور آگے چلے۔ اس شوکا کے سنگ
مدھیہ جھنڈ داسیوں کے پیچھے شری وجرنگ

وانر اس اور پکار اٹھے "شری راجہ رام چندر کی جے"
ہنومان ادھر سے بول اٹھے "شری سیتا رام چندر کی جے"
اب تو جے کا وہ تار بندھا۔ مانو جے جگت کر رہا ہے
پرتھوی نبھ منڈل۔ جل جنگل۔ سب میں جیکار بھر رہا ہے
درشکوں سے ڈالو چلی ایسی۔ جو پھولی انگ نہ سماتی تھی
اس سماچار کو بار بار۔ کوشل پر میں پہنچاتی تھی
پھر لوٹ وہیں پر آتی تھی۔ شوکا کا دستر بتاتی تھی
جگ جننی کا درشن کرکے۔ سو ربھتا سے بھر جاتی تھی

رک سکا کب دل نہیں۔ من کی ترل ترنگ
دوڑا درشن کے لیے۔ پچھلی جے کے سنگ

پربھو بولے "شوکا ٹھہراؤ۔ پیدل سیتا کو آنے دو
اُتساہی وانر منڈل کو۔ درشن کا لابھ اٹھانے دو
جو جان لگا کے جتی بنے۔ ان بھکتوں سے پردہ کیسا؟
بن باسی جیون ہے جس کا۔ اس کا شاہی جامہ کیسا؟"

اس آگیا نے وہیں پہ دی۔ شوکا رکھوائے
پردے سے نکلیں تبھی۔ جگدمبا ہرشائے

جیوں اُدیاچل چھوڑ کے ہو رو پربھا پرکاش
تیوں جننی کی جیوت سے۔ چمکنے لگی آکاش
جیترا چنچل، چکشوؤں میں چمکت۔ جیسے جیوں اور
رامچندر، مکھ چندر کی۔ سکھ مے بنیں چکور
سوچا ہنومت نے تبھی "آج دیو انکول
سوامی سوامن کیلیے لے آویں کچھ پھول"
اس بھگت بھاؤ میں بھرے ہوئے۔ وجرانگ چل دیئے پاؤں کو
اس اور دیو گن نے جا کے۔ دیکھا اپنے جیون دھن کو
پر جیون دھن نے اپنا مکھ۔ دوسری اور کر لیا وہیں
مانو نج من کے بھاؤوں کو۔ بیا ماپے پرگٹ کیا وہیں
پت کے من کی سب ویتا گئیں جانکی جان
سوچا "پر بھو جو سوچتے سو میں کروں ودھان
اپنے چرتر کا۔ چمتکار۔ دنیا کو دکھلانا ہوگا
پر تیمب آگنی کے ارپن کر۔ ویدیہی بن جانا ہوگا
پاوک یدی میری ساکشی دے۔ تو سب کلنک مٹ سکتا ہے
جوالا ہی میں جل کر سونا۔ پہلے سے ادھک چمکتا ہے"
یہ سوچ لکھن کو آگیا دی۔ "دیور تم آگیا کاری ہو
اب بھی آگیا پالن کر کے۔ میرے سچے ہتکاری ہو
میں تمھیں آگیا دیتی ہوں۔ یہ آگیا انگیکار کرو
جتنی جلدی کر سکتے ہو۔ اس جگہ اگنی تیار کرو"
آگیا کاری کو نہیں۔ کسی سے انکار
"جو آگیا" کہہ کر کری۔ اگنی وہیں تیار
جیوں ہی لپٹوں کا بڑھا۔ ونگ انر وستار
جگ جننی۔ جگدمبکا۔ کہنے لگیں پکار

دنیا کے اوشواشیوں کو۔ ہے جوالے۔ اُتّر دینا تم
من سے بھی پاپن ہوؤں میں۔ تو بھسم مجھے کر دینا تم"
یہ کہہ کر لپٹیں لپٹوں سے۔ کیا دل پہ چھایا کھید وہاں
گھٹنا یہ گھٹی پرکٹ میں تھی۔ پر گپت اور تھا بھید وہاں
یہ ڈھنگ بن کا ہے چتر۔ پاوک میں سیا سمائی تھی
پربھو آگیا سے لیلا کارن۔ فرضی ایک شکل بنائی تھی
اس کارن اصلی ملنے کو۔ نقلی پہ تہمپ جلانے کو
جوالا میں کو دیں جگ جننی۔ جگ کا سندیہ ہٹانے کو

اُسی سمے پشپوں بہت۔ آئے شری دیو رنگ
دنگ رہ گئے دیکھ کر رنگ ڈھنگ بے ڈھنگ
سنا جبھی سگریو نے۔ ماں کا اگنی پرویش
سہانہ آتما سے گیا۔ من کا دارن کلیش
لال لوچنوں سے ہوئی۔ پرکٹ کرودھ کی جوال
بھرکٹی کٹل کرال کر۔ بول اٹھے تتکال

"رگھوراج۔ آپ سوامی میرے۔ اس لیے نہ شکوہ آپ سے ہے
مجھ کو تو آج یدھ کرنا۔ اس اگنی دیو کے تاپ سبے سے ہے
یہ یاد رہے۔ ہے اگنی دیو۔ ہے آج تمہاری خیر نہیں
یدی ماتا کو دے دو گے تم۔ تو مجھ سے تم سے بیر نہیں
انیتھا شپتھ مارت کی ہے۔ ودھی کی۔ ہری کی شنکر کی ہے
سورج کی طرح گراس ہوگا۔ سوگند رام رگھوور کی ہے
بھومنڈل ہوگا کھنڈ کھنڈ۔ آکاش رساتل جائے گا
جے اگنی لوپ پر پا کر کے۔ ماتا کو بیٹا لائے گا
دنیا کی پنچ تتو والی۔ ہر چیز مٹائی جائے گی
چار ہی تتو سے اب جگ کی۔ سب وستو بنائی جائے گی"

اتنا کہہ چھپے جبھی۔ مہا ویر وجرنگ
تبھی بدنت اگنی کا دیکھا سب نے رنگ

پھر دیکھا ایک عجیب شکل۔ لپٹوں سے نکلتی جاتی ہے
وہ شکل جگت کی جننی کو تربھون پت کے ڈھنگ لاتی ہے
سیتا کو پربھو کے ارپن کر چھن میں وہ شکل بلائے گئی
سب بھید کلنک جلائے گئی۔ سچے سکھ کو ورشائے گئی
مانو پر تمب بھسم کر کے پھر روپ رما کا دمکا ہے
یا اگنی دیو کی پرکشٹی سے۔ ستونتی کا ست چمکا ہے
تھیں بائیں نرش اب ویدیہی۔ دائیں رگھوویر سہاتے تھے
بڑبھاگی بھگت راج ہنومت۔ چرنوں پر شیش جھکاتے تھے

شوبھا جگل سروپ کی آج نہ برنی جائے
گیت پرکٹ آتما سبھی نرکھ رہیں ہرشائے
نیکی بھانت نہارنے۔ یہ سکھ شوبھا ساج
آئے سوکشم شریر سے دشرتھ جی مہاراج

کتنے ہی انوبھوشیل اپرش۔ یہ گیت رہسیہ جتاتے ہیں
جگ میں دو روپ۔ ستھول شوکشم۔ جیو آتما کے وہ مانتے ہیں
کہتے ہیں جیو ستھول چھوڑ۔ کچھ کال سوکشم میں رہتا ہے
جب اودھ شوکشم کی ہو سماپت۔ تب نرشا دوسری گہتا ہے
دشرتھ جب سوکشم میں آئے تھے۔۔ واسنا رام درشن میں تھی
اتیو اوستھا رہی وہی۔ جو بندھی ہوئی بندھن میں تھی
بس اسی روپ سے آئے اب۔ ابھلاشا پوری کرنے کو
اس سدھائی چھپ دھارا ہے۔ ویاکل من کا گھٹ بھرنے کو

لوگ درشٹ سے بھید وہ جان گئے سب رام
پتا پتر میں ہو گیا۔ ۳ شیر وادپر نام

مُسکاتے ہوئے پتا بولے "پوری بس آج کامنا ہے
اس روپ مادھوری کو پی کر، پرپورن تریپت واسنا ہے
جینا مرنا سب پھل ہوا۔ تج کر اودھ پا کر آج تمھیں
اب میں تم میں لے ہوتا ہوں۔ دیکھ آتما کا راج تمھیں"
تھی وہ سچی سانتونا۔ یا پوری تسکین
پورن سندھ میں بند وہ ہوا اسطرح لین
تدپرانت سُریت سہت شو آج پہنچے آئے
پربھو گن گانے لگا سب سُرگن سمہ لائے

گائن

جے تم نے دشانن پہ پائی ہے تمھیں رگھوکل کے راجا بدھائی ہے
دیوتاؤں کی بینا بجائی ہے۔ تمھیں رگھوکل کے راجا بدھائی ہے
ظالم نے ایسا ستایا تھا، ہم کو۔ جیتے جی مردہ بنایا تھا ہم کو
پھر ہم میں نئی جان آئی ہے۔ تمھیں رگھوکل کے راجا بدھائی ہے
کاج سنوارے ہیں، تاپ نوارے ہیں۔ داس اُبارے ہیں تم نے رام
شوبھا دھام۔ پورن کام۔ رادھے شیام
پیڑا مٹائی ہے۔ وادھا ہٹائی ہے۔ لیلا دکھائی ہے شبھ گھڑی آئی ہے
بھینٹ یہ لائی ہے۔ جگ میں سمائی ہے جے جے کار
دھون چودہ بھون میں یہ چھائی ہے۔ تمھیں رگھوکل کے راجا بدھائی ہے

امرت برسا اندر نے کپیدل دیا جلائے
راکشش جئے نہ اسلیے، ہری میں گئے سمائے
بھینٹ و بھبھیشن نے کئے رتن انیکوں لائے
بانٹ دیے ساتھیوں کو، پربھو نے سب برسائے
رکھا اپنے واسطے کیول پشپک یان
سیتا لکشمن کے سہت اُس پہ کر پایا دھان

تھے سنکھیہ جو بہا ورکپ۔ اگیا کاری داس
وداع انھیں کرنے لگے۔ سادر رما نواس

بولے اس رن کے ناتے نے۔ وہ من کا ناتا جوڑا ہے
جس ناتے کے آگے جگ میں۔ جگ کا سب ناتا تھوڑا ہے
جیون ارپن کر دینے کو۔ جو ناتا تتپر رہتا ہے
سنسار کے سارے ناتوں میں۔ وہ ناتا بڑھ کر رہتا ہے
ہم دو بھائی۔ بے آس بکل۔ بن بن میں مارے پھرتے ہیں
سیتا سی رتن منجری کھو۔ نردھن۔ دکھیارے پھرتے ہیں
ایسی حالت میں ساتھی ہو۔ جو تم نے جان لڑائی ہے
اس ہمدردی کی رامچندر۔ کر سکتا نہیں بڑائی ہے
سچ تو یہ ہے تم نے جگ میں۔ سو رگیہ دھرم دکھلایا ہے
اُپکار کس طرح کرتے ہیں۔ یہ دنیا کو سکھلایا ہے
تم نے ہی راون مارا ہے۔ سیتا کا کشٹ نوارا ہے
میں نام ماتر کا وجئی ہوں۔ واستو میں کام تمھارا ہے
جاؤ پر یاد رہے اتنا۔ من میرا دھام تمھارا ہے
ابتک تم رہے رام کے تھے۔ پر اب سے رام تمھارا ہے"

پریم بھرے یہ شبد سن۔ گئے سبھی بلکائے
چلے بھگتی کا دان لے۔ کہہ جے رگھوکل رائے

ہنومت۔ سگریو۔ وبھیشن نے۔ انوراگ میں بہو مل تے تھے
یہ ساتھ نہ چھوڑا چاہتے تھے۔ اتنے بے خبر پریم میں تھے
تب انھیں اودھ لے چلنے کو۔ لاچار اودھ کے ناتھ ہوئے
انگد اور جاموَنت۔ آدک۔ رہ سکے نہ وہ بھی ساتھ ہوئے

کتنوں ہی کو اس طرح۔ سادر یان چڑھائے
سمر گیان۔ گوری۔ ہر۔ چلے اودھ رگھورائے

چتر کوٹ کے نکٹ جب پہنچا شبھ یان
تب بولے ہنومان سے۔ کر پا سندھو بھگوان
"رہا ایک دن اودھ میں۔ اودھ پوری تم جاؤ
پران پیارے بھرت کو۔ سماچار دے آؤ"
تم آ گیا کہہ کر چلے۔ پون تنے سانند
والمیک منی سے ادھر۔ بھینٹے رگھوکل چند
منی بولے "جگ کو نہیں۔ ملا ابھی وشرام
ابھی ہوا ہی ہے کہاں۔ راون کا ودھ رام؟
مایا کا ساگر جھوٹ دشٹ ہے۔ اس میں شریر یہ لنکا ہے
ابھمان کا راون بیٹھا ہے۔ جو بجا رہا نج ڈنکا ہے
ہے سوارتھ کا اس میں میگھناد۔ آلس ہے کمبھ کرن بھگون
ودھ کر دو یا شر سے انکو۔ تب ہو بھو بھار ہرن بھگون
جگ کا جب اس بھانت ہو۔ پورن سارا کاج
ہردے اجودھیا میں مری۔ کرو بیٹھ کر راج

گانا

سیا لکھن کے ساتھ۔ سدا آنکھوں میں رہنا
اسی روپ سے ناتھ۔ ہردے کے بیچ بھرنا
سر پے جٹا کا تاج وراجے۔ تن پہ ولکل چیر
ہاتھ دھنش کاندھے پہ ترکش چٹکی میں ہو تیر
پریم اشرو جو سوروپ ہو۔ دیوے پدیہ دھوئے
ملے پرسادی ہر۔ نوک کی۔ جیوں یاؤں موئے
رادھے شیام نہ چھوٹے جیسے۔ موہی سے دھن دھام
تیوں ہی میرے روم روم میں۔ کب بسیگا رام؟"

سماپت

راج تلک

رام کتھا سنکھیا ۲۱



لیکھک

نیپال سرکار سے کتھاواچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلاندھی. کاویہ کلا بھوشن شری سری کتھاوشارد. کوی رتن

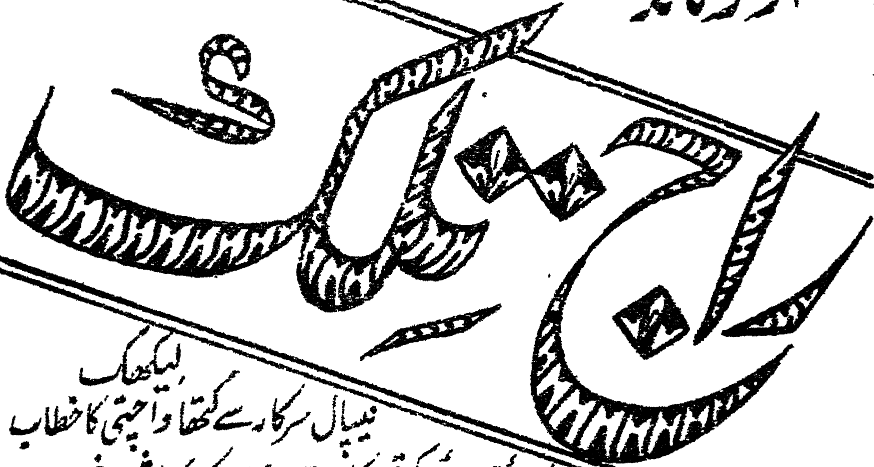
राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک. شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی:-

(اوم)

شری رام کتھا

اُتّر کانڈ



لیکھک

نیپال سرکار سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے۔ کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد اگوی رتن

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک

پرکاشک:۔ سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

(یو۔ پی)

ساتویں بار ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۶۰ء قیمت فی جلد ۳۲ نئے پیسے

پنڈت رام نرائن پاٹھک کے اہتمام سے

شری رادھے شیام پریس بریلی میں چھپا

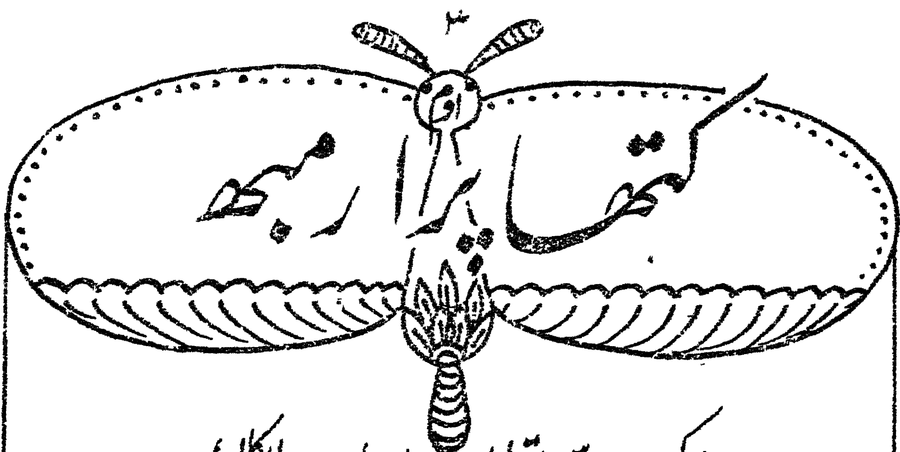
شبدی

پرارتھنا

جن کا ہے یہ نو دن جب جگ میں جنم ہووے

تیرے چرن میں ہو من جب جگ میں جنم ہووے
جہاں گیان ہو گھنیرا گن گان بھی ہو تیرا
اُس گھر میں ہو بسیرا جب جگ میں جنم ہووے
پرتھوی پہ جب میں آؤں تجھکو نہ بھول جاؤں
تیرے ہی گیت گاؤں جب جگ میں جنم ہووے
مایا نہیں ستائے جب گیان دل میں آئے
ہر جا تُہی دکھائے جب جگ میں جنم ہووے
جب کال کی ہو پھیری چھب سامنے ہو تیری
"موہن" یہ چاہ میری جب جگ میں جنم ہووے





ایک دوس تھا اودھی میں اودھ رہا اکلائے
اُدھر بھرات کو بھراتا کا رہا ور لوگ ستائے
بکھرے ہیں کیش سب تن میں رمی بھبھوت
بول رہا ہے ہردے سے کیکئی کا پوتا
"ہے من! بو مرجھائے ہوئے۔ کب تک ایسے ہی بیٹھو گے؟
ہے نین! کہو بیٹھے بیٹھے۔ کب تک آنسوؤں کو گیرو گے؟
بھائی کا آنا سن کر کے۔ او پاؤں کہو کب اٹھو گے؟
اے ہاتھو! لو بھائی کے پد پنکج کو کب پکڑو گے؟"
اتنے میں گرنے لگی نینوں سے جل دھار
بھرت لال دینے لگے اپنے کو دھکار
سوچا جس کی ماں ظالم ہو۔ حق دار کا حق چھنواتی ہے
اور داسی کو سر و سوجان۔ اس کی باتوں میں آتی ہے
اتنا ہی نہیں گرل بوٹی۔ امرت بولی سم پیتی ہے
آشچریہ نہیں اس کی سنتتی جو یوں رو رو کر جیتی ہے
جس گھر میں پھوٹ سماتی ہے۔ بس اوجاڑ وہ گھر ہوتا ہے
ہیروں کا بھی انبار وہاں کنکر اور پتھر ہوتا ہے"
اسی سمے آیا انھیں ایک جتن کا دھیان
مات سمترا اٹل ہے تم سے سورگ سمان

ماتا ہاں تم ایک ماتا ہو۔ سچی ماتا کہلاتی ہو
اِرمِیا سو نے لکشمن جیسے لعل سنگھنی تمہیں دکھلاتی ہو
رگھو کل کی ہلا تم ہی ہو چھتر انی تمہیں کہلاتی ہو
جو سوتیلے کی رکشا میں اپنے کو بن بھجواتی ہو
جس گھر ایسی ماتا ہے وہ گھر سورگ سمان
ہو سکتی ہے اسی لئے لکشمن سی سنتان
لکشمن تو سچا سیوک ہے انوچھیدی ہو تو تجھ سا ہو
چترہ برسوں کے سنیم میں ابھیدی ہو تو تجھ سا ہو
تو وہ ہے کانٹوں کو بن کے پھونکوں سے اڑاتا جاتا تھا
سوامی کی سیوا کے پتھ میں آنکھوں کو بچھاتا جاتا تھا
سن چکا ہوں میں ورتانت وہ سب۔ رن میں تجھ پر بیتی تھی جو
میری نظروں میں جیون تھا۔ وہ تیرے شکتی لگی تھی جو
اس لئے لکشمن دھنیہ تجھے۔ ہو گیا دھنیہ سب کرم تیرا
دنیا تجھ سے سکشا لے گی۔ اس پانے کا ہے دھرم تیرا
پر بھرت جنم لے کر تو نے۔ دنیا میں کون بھلائی کی؟
ہو کر کر تو یہ رہت ابتک۔ بس کیول لوک ہنسائی کی
اب بھی جاگ اپنے ہوش میں آ۔ ہے کرم چھپیز یہ کس دن کو؟
اندھے اب کی چوکنا نہیں، ہیں دروپ تیری یہ کس دن کو؟
ماتا نہ گھر اور رہے ہو۔ یوگی کیطرح دھیج کر
بن کے پشوں کو آتم دیو کے ہاتھوں ان چرنوں پر دھر
پر نہیں بھول سے یوگ بکت۔ تن تجنے کا مختار نہیں
تو تو رکشک ہے اودھی تلک۔ تن پر تیرا ادھکار نہیں
اس لیے پون۔ جل۔ سوریہ۔ چندر۔ تم سب کو ساکشی کرتا ہوں
پربھو کے چرنوں کی شپتھ سہت۔ پرن یہی آخری کرتا ہوں

چودہ برسوں کی اودھی لبعد ۔ بیدی ناتھ اودھ میں آئیں گے
تو اس نشر یہ کو چھوڑ پران ۔ ان کے چرنوں میں جائینگے
اب ایسی ہی ہٹ ٹھانی ہے اس میں ہی سیوک راضی ہے
ہے ہردے بلشٹھ بنے رہنا ۔ اپنے پرانوں کی بازی ہے

گانا

جیسے چاتک کے لئے ۔ سواتی بندو ہے سار
تیسے پرانوں کے لئے ایک رام آدھار
پدھارو نا ! میرے پران !
ہے اناتھ پُرکے ناتھ ۔ کرو سناتھ سیتا ناتھ
کہاں جئے بھلا جل سے الگ جو مین رہے
گنو اکے پوجی کہو کیسے سکھی دین رہے
اناڑی ہاتھ میں آکے سبھی نہ بین رہے
وہی ہے داس جو سیوا ہی میں لولین رہے
چرن کمل پر بن بھر مرمن گونجے بھگوان
دین دیال ۔ دیال ہو دیجئے یہ بردان
ہٹیلے داس کی ہٹ یہ دھیان
لاؤ نا ! آؤ نا !

پرانوں کو ہو گئی جب رام نام کی ٹیک
تب آیا اس جگہ پہ وردھ براہمن ایک
پھولوں کی شیّا والے کا ۔ دیکھا پرتھوی ہی بستر ہے
مانو ۔ سورج کے چھپنے سے ۔ جل جات ہو رہا جر جر ہے
وہ کالی متوالی الکیں ۔ لٹکائیں دائیں بائیں ہیں
بن باسی بھائی کے غم میں ۔ سچ مچ بن گئیں گھٹائیں ہیں

ایسا دیکھا بھرت کا جب براہمن نے ویش
بھول گیا وہ اپنا، پلکت ہوا وشیش

بولا "راج رشی سنو جس کا تم دھیان رین دن کرتے ہو
جس کے درشن کے لئے بھرت۔ مالا پر گھڑیاں گنتے ہو
لشک پر بانر منڈل میں۔ جو اپنی چھٹا دکھاتا ہے
لکشمن سیتا کے سہت وہی۔ اودھیش اودھ میں آتا ہے"

بچن نہیں تھے وہ پرکے تھی امرت کی دھار
جس سے روگی میں ہوا نو جیون سنچار

وہ ہرش بڑھا ڈھونڈھے پرنھی۔ کوئی اپما اُپرا کتی نہیں
لیکھنی جو لکھے تو کیسے؟ اُٹھنے کی اس میں شکتی نہیں
پھر کیسے برنن ہو حالت۔ شری بھرت پریم مدماتے کی
بھائی بھالی ہی جانتے ہیں۔ بھائی بھائی کے ناتے کی

بھرت لال نے تب کہا پلکت ہو سرشائے
ہے دوج ور تم کون ہو، کہو مجھے سمجھائے؟"

یہ سن کے پریم میں وہبول ہو۔ وہ براہمن بن ہنومان گیا
تب رام بھگت کو اُسی سمے۔ وہ رام بھگت پہچان گیا
ہنومت نے کہا "سوچنا دوں۔ کیول یہ ہی تھا کام میرا
ہے بھگت شرومن بھرت لال۔ کرے سویکار پرنام میرا"

روم روم پلکت ہوا۔ گیا ہردے ہرشائے
بھرت لال کہنے لگے۔ ہنومت کو لپٹائے

"کیا کہا اودھ سے ہوتا ہے۔ مو پہ دیا کی اوس سکھانے کو؟
تو آنکھو تم بھی ہو تیار۔ آنند کا ارگھیہ چڑھانے کو
ہے وانر ور بدھی ور گن ور شری من ہنومت بجرنگ بلی
جیون تو نے دیدیا آج ہے رنی۔ بھرت بجرنگ بلی

بہو پرکار سے ستائش کر، بہو پرکار دے دھیر
بدا مانگ کر پون ست۔ آئے جہاں رگھو بیر
پاتے ہی اس خبر کے۔ آتے ہیں شری رام
اودھ پوری بن گئی ہے۔ ایک انوکھا دھام

جو نگری سیتا رام بنا۔ ایک کھار دکھائی دیتی تھی
وہ آج خوشی سے پھول گئی۔ گلزار دکھائی دیتی تھی
جو کلی کبھی مرجھائی تھی۔ وہ آج کھل پڑی کھل آئی
جہاں اندھکار کا باسا تھا۔ وہاں آج دھوپ سی کھل آئی
جو ورکش کبھی پت جھڑ میں تھے وہ پھر بہار میں آئے ہیں
مالی کو آتا ہوا جان۔ گل پھر گلزار میں آئے ہیں
سریو کی لہریں اٹھ اٹھ کر، سواگت کی امنگ جتاتی ہیں
برکشوں کی لتا لہلہا کر پھولوں کا فرش بچھاتی ہیں

کوپوں میں ہو گیا ہے۔ امرت جیسا نیر
تالابوں میں بھر گیا۔ مانو آ کے چھیر
رام درس کے ہیت جب۔ اودھ چلا امڈائے
تب بششٹھ کے سہت سب ہوئے اپستھت آئے

اتنے میں نین بھرت جی کے۔ آکاش کے اوپر جاتے ہیں
اس سمے اچانک نکل پڑا "رگھوراج ہمارے آتے ہیں"
اتنے میں وہ پشپک بمان۔ کچھ اور سمیپ نظر آیا
آخر کو سب نے کیا دیکھا۔ نبھ سے بھومنڈل پر آیا
تب تین گنوں ہیت تین دیکھی۔ اس کے اندر سے پرکٹ ہوئے
ساتھ ہی ساتھ آگے پیچھے ظاہر سب ساتھی سنبھٹ ہوئے
اس شیام مورتی پہ درشٹ جما۔ آگے کو بھرت جھپٹتے ہیں
"میرے بھیا۔ میرے بھیا" کہہ کر چرنوں میں پڑتے ہیں

شری رامچندر بھی گدگد تھے۔ ہاتھوں پہ اٹھا لیا بڑھکر
پرانوں سے پیارے بھائی کو۔ چھاتی سے لگا لیا بڑھکر
پھر گرو دوار اور پرجا سے ملے پریم کے ساتھ
سب سے مل کر لکشمن سے بولے یوں رگھوناتھ
"میں سیتا سہت پرتھم۔ منجھلی ماتا سے ملنے جاؤں گا
پھر وہاں سے چھوٹی اور بڑی۔ ماتا سے ملنے جاؤں گا
سومترا سے تب تک۔ ملنے کو جھٹ پٹ دھاؤ تم
وہ آتر ہوں گی ملنے کو۔ ان کو دھیرج دے آؤ تم"
اتنا سن کر چل دئے شری لکشمن سر نائے
تب بولے شری بھرت سے رگھوکل من رگھورائے
"بن کے بندھوؤں بانروں کو ہے بندھو شیگھر ٹھہراؤ تم
ان کے سواگت ستکاروں کا۔ پورا پربندھ کرآؤ تم
یہ ساتھی میرے سنکٹ کے۔ ان کا سب شرم ہرنا پہلے
ان کی پوجا ان کی سیوا۔ ہے بھرت لال کرنا پہلے"
جو "آگیا" کہہ چل دیے۔ ادھر بھرت سانند
اودھر کیکئی کے یہاں پہنچے آنند کند
سیتا پیروں پہ گری۔ پربھو نے کیا پرنام
پرماتر تب کیکئی۔ بولی "بیٹا رام"
"میری ہی آگیا سے تونے چودہ برسوں بنواس کیا
میری ہی آگیا سے تونے یہ راج بھرت کو چھوڑ دیا
مانی وہ آگیا ئیں جیسے تیسے یہ مانی ہووے گی
ہے انتم آگیا یہ میری۔ جو پوری کرنی ہووے گی
کالما جو میری اور سے ہو۔ اس کو دھو دینا ہووے گا
رگھوکل کے بنش کا سنگھاسن رگھونندن لینا ہووے گا

جو ماتا تجھ سے راج چھین۔ تجھ کو بن میں بھیجاتی ہے
وہ ہی ماتا وہ ہی جننی۔ اب تجھے تاج پہناتی ہے"

اتنا کہہ کر کیکئی لے آئی سب ساج
تب ماتا سے اس طرح بولے شری رگھوراج

"سیوک تو کیول آگیا کا۔ پالن ہی کرنا سیکھا ہے
بن اور راج کی ہستی کیا۔ آگیا پر مرنا سیکھا ہے
وہ آگیا بھی سر پہ لی تھی۔ یہ آگیا بھی سر پہ لوں گا
اچھا کچھ نہیں تاج کی سے۔ پر آگیا ہے تو پہنوں گا
لیکن یہ سمے نہیں ہے ماں۔ رگھوکل کے تاج پہننے کا
یہ سمے تو ہے ان چرنوں کی۔ رج کو ماتھے پہ دھرنے کا"

ماتا بولی "ٹھیک ہے۔ رہا نہ مجھ کو دھیان
ایک لہر تھی اسی میں۔ کھو بیٹھی میں گیان
اچھا اب میں کروں گی۔ سمے پہ جٹ ہی کام
آئی ہے ماتا ابھی۔ ٹھہرے رہنا رام"

یہ کہہ کر چلی گئی ماتا۔ رکنے کی آگیا دے ہوئے
کچھ سمے بعد ہی پھر آئی۔ آرتا ہاتھ میں لئے ہوئے
جس جیوتر سے کی جیوتی جگ کے کن کن میں درشاتی ہے
اس سورج بنشی سورج کو۔ آرتا ہاتھ دکھلاتی ہے
یہ ریتی کر چکی ماتا جب۔ تب کچھ بات سے چھلک آیا
چودہ برسوں کا پاپ دھلا۔ مکھڑے پہ تیج جھلک آیا

کیکئی کو سر لوا۔ چلے جبھی رگھوراۓ
تبھی تڑپتی میں سی گری منتھرا آئے

منتھرا نہ آج منتھرا ہے۔ باؤلی اور دیوانی ہے
من ہی من سر سے پاؤں تلک۔ ہو رہی وہ پانی پانی ہے

ایک دن آتا ہے ظلمی بھی ۔ ظلموں پہ خود پچھتاتا ہے
جب سجن چھما شستر لیکر ۔ اس کا سب گرو مٹاتا ہے
یہ پر ورتن دیکھ کر مسکائے رگھورائے
داسی کو ہت بھاوٴ سے ۔ ہاتھوں لیا اٹھائے
بولے "منتھرا ہوا ہے کیا؟ کیوں روتی ہے اکلاتی ہے؟
اپرادھ کون سا ہوا بھلا ۔ جو اتنا بیر نبھاتی ہے؟
جو راجہ ہونے والا تھا ۔ اس کی وہ پرتھم پریکشا تھی
بن باس کا جیون نہیں تھا وہ دکھ سہنے کی ایک شکشا تھی
جو بیت گئی سو بیت گئی ۔ بھولو ان پچھلی باتوں کو
سنیوگ سوریہ نے بھگا دیا ۔ ان ویوگ والی راتوں کو"
بدا منتھرا کو کیا بہو پرکار سمجھائے
تب کوشلیا مات کے چلے رام رگھورائے
پر ورتن دیکھ چرتروں کے من ہی من میں سکھ پائے چلے
مایا کی لیلا کو نہار ۔ وے لیلا دھر مسکائے چلے
سوچا" ساتھیوں کو میرے ہی ۔ کیا ناچ نچائے چکی مایا
چودہ برسوں میں الٹ پلٹ ۔ کتنے دکھلائے چکی مایا

گائن

پلٹتی ہے زمیں ایسے ۔ پلٹتا ہے زماں ایسے
اجڑتے اور بستے ہیں ہزاروں گلستاں ایسے
محل ہوتے ہیں کھنڈر ۔ پھر وہی کھنڈر محل ہوتے
بگڑتے اور بنتے ہیں ۔ مکیں ایسے مکاں ایسے
جہاں پر رات آتی ہے ۔ وہیں دن بھی نمایاں ہے
تماشے کرتے رہتے ہیں زمین و آسماں ایسے

ادھر لکشمن نے جبھی ماں کو نایا ماتھ
ماں نے سُت کے شیش پہ دھرا پیار کا ہاتھ

"بیٹا تجھ جیسے بیٹے پر ماتا پھولے نہ سماتی ہے
جس ماں کا ایسا بیٹا ہو وہ ہی ماں دھنیہ کہاتی ہے
بے کرم دیہ تجھ پہ تیری ممتا بلہاری جاتی ہے
تیری چھاتی سے ملنے کو۔ اُتسک یہ ماں کی چھاتی ہے"

اسی طرح کہتی ہوئی اُٹھی بات بلکائے
آگے بڑھ کر لکھن کو چھاتی لیا لگائے

پھر بولی ممتا، سچ کہنا ۔ میری بھی کبھی یاد آئی؟
یہ بھی بتلا بن میں تجھ سے ۔ راضی تو رہا بڑا بھائی؟
ان ننھے ننھے ہاتھوں نے ۔ اسروں کے دل کو سنگھارا!
اس اندرجیت سے یودھا کو۔ کیا سچ مچ تو نے ہی مارا؟

لکشمن نے جدم سُنے ماتا کے یہ بین
تبھی پریم اشروں سے بھر آئے وہ نین

بولے "ہے ماتا اسروں کا ۔ دل کب میں نے سنگھارا ہے؟
لکھن کے سم تلیہ نادو الا ۔ لکھن نادان میں نے مارا ہے
سب کرپا آپ ہی کی تو تھی ۔ جو مارگ مجھے دکھلاتی تھی
من میں بیٹھی ماتا کی مورتی ۔ میرا اُتساہ بڑھاتی تھی
اس کے ودھ کے لائق مجھ کو ۔ آدیش تمھارے ہی تو تھے
"کرتویہ سے ہٹنا مت" ایسے اپدیش تمھارے ہی تو تھے
اس لیے بات سچی یہ ہے ۔ وہ سبھی پرساد تمھارا ہے
جتنی بھی مجھے سپھلتا ہے ۔ سب آشیرباد تمھارا ہے
جو بالک اپنی ماتا کا ۔ بس کرپا پاتر ہو جاتا ہے
آوانہ کرم کی ہے یہ ہی ۔ وہ ہی سب کچھ کر پاتا ہے"

ممتا ہرشت ہوگئی سن بالک کے بین
رواں رواں پلکا گیا۔ بھر آئے جل نین
سر اٹھا کے ماتا بول اٹھی "اب بھر پرساد ہے ماتا کا
بھائی کے سچے بھگت رہو۔ یہ آشیرباد ہے ماتا کا
اپنے بھگتوں میں رام تجھے ہی ۔ اونچا پد لکشمن دیں گے
سارے اپرادھ چھما کر کے اپنے ہی نکٹ شرن دیں گے
ہوگا ادشیہ تو سرشرو پر۔ تو نے نج جنم سدھارا ہے
ماں کو پرسن رکھنے والا۔ بیٹا بھگوان کو پیارا ہے"
ماں کا آشیرباد سن۔ پتر اٹھا ہرشائے
ان شری چرنوں میں گرا پریم پلک سکھ پائے
اس پرکار مل کر چلے لکھن کوشلیا جی کے ہرشاتے
تب وہیں چھتر یافی بالا کا محل پڑا ان کو جاتے
لکشمن نے سوچا دیکھیں تو اچھی تو ہے ارملا پریا
دربل ہی سہی مگر اب تک سنجیلی تو ہے ارملا پریا"
بس انھیں وچاروں سے یہ بڑھے کچھ ٹھٹھک ٹھٹھک کر پیر پڑے
گرہ لکشمی پر جب نیتر گڑھے۔ بڑھ سکے نہیں رہ گئے کھڑے
دیکھا چوکی پر ایک استھی پنجر سی مورت بیٹھی ہے
تن پر جوگیا بستر پہنے ایک چتر کا پوجن کرتی ہے
یہ درشیہ دیکھ کو وہ بڑھی بڑھ جانے کو ادیمت ہوا
محلوں میں دیکھ تپسوں کو وہ بن تاپس انورکت ہوا
ادھر چونک کر اٹھی وہ پہٹ بہتا سکمار
پتی کے چرنوں میں پڑی پتی کی پیاری نار
پھر کہا چتر سے "چتر دیو پورا ہو گیا آج ارچن
جب تک الیشور بھا نرا کا۔ تب تک ہی تیرا تھا پوجن

ساکار ہوگیا ایشور جب ۔ تب اُس کا پوجن ہووے گا
چندن ۔ چاول کی طرح ۔ آج ۔ ارپن تن من دھن ہووے گا"
اتنا کہہ کر سوامی کو چوکی پر بٹھلائے
پوجن آدی کر چرن پر شر جب دیا نوائے
تب مُسکائے لکشمن بولے ۔ اُرملا پرسن دیوتا ہے
گرہ لکشمی کو لکشمن کیا دے ۔ یہ بار بار سوچتا ہے
گرہ تیرا ہے تن تیرا ہے ۔ من تیرا لکشمن تیرا ہے
پھر بتا کونسی وستو رہی ۔ دیوتا جسے دے سکتا ہے؟"
یہ کہہ اُٹھ کر لکھن نے ۔ دونوں بھجا اٹھائے
گدگد ہو اُرملا کو ۔ چھاتی لیا لگائے
پھر کہا "سمتر اماتا اور ۔ تم سی گرہ لکشمی کے ہوتے
کنچت بھی کشٹ نہیں ہوگا ۔ لکشمن کو کانٹوں پہ سوتے
اچھا ارملا اجازت دو اب ادھک نہیں میں ٹھہروں گا
بھائی کی مجھ کو آگیا ہے ۔ کوشلیا ماں کے پہنچوں گا"
سوامی نے یہ واکیہ سُن کنچت ہوئی اداس
بولی "کیا اب جاؤ گے ۔ بڑی مات کے پاس؟
سوامی شیگھرتا بہت آنا ۔ بیدی ۔ ادھک دیر ہو جائے گی
تو اب اتنا بل نہیں رہا ۔ جو داسی آس لگائے گی
چودہ برسوں کا برہ سہا ۔ اب چھن کا بھی ہے سہن نہیں
کیا جانے کیا ہوگیا آج ۔ درشن سے بھرتے نین نہیں
اچھا بیدی اچھا ہے تو چلو ۔ میں بھی اب یہاں سے جاؤں گی
ماتا جی کے ہی ساتھ ساتھ ۔ کوشلیا ماں کے آؤں گی"
سیوک کو ہوتا سدا ۔ سیوا سے ہی پیار
اس اسار سنسار میں ۔ سیوا کیول سار

گائن

سرشٹ میں سیوا ہی ہے سار
سیوا کے مک کا ہے ۔ جگ میں بہت بڑا بستار
نر سے لیکر نارائن تک ہیں اس کے آدھار
سیوا کرنا سہج نہیں ہے ۔ ہے دستر و یاپار
سیوک بننا بہت کٹھن ہے ۔ کہتے شاستر کار
نارائن مئے سرشٹ سمجھ کرے جب سیوا بہار
تب سیوک کا بھو ساگر سے ہو چھن میں ادھار
اسی طرح اُرملا سے مل کر لکشمن دیر
پہنچے چل کر شیگھر ہی ۔ کوشلیا کے تیر
ادھر سیا کے سہت ۔ جب پربھو نے کیا پرنام
بوڑھی ماتا نے کہا " پرتھم بتا یہ رام
ہے کہاں وہ میری سمپتی جو بن گمن سمے دی تھی تجھکو؟
بہو مولیہ لکشمنی ہی وہ منی سنکٹ میں سونپی تھی تجھ کو"
مسکا کر لیلا مئے بولے " وہ منی سنبھال کر رکھی ہے
بن کی جھاڑیوں جھاگڑوں سے ۔ اب تک اُجال کر رکھی ہے
اتنے میں آئے لکھن اور نوایا ماتھ
پربھو نے ماں کے ہاتھ میں دیا لکھن کا ہاتھ
پھر بولی ماتا " لکشمن کو پا کر بیٹا میں دھنیہ ہوئی
اس پرانوں سے پیارے یہ درشن کو پا کر بیٹا میں دھنیہ ہوئی
میں کہوں گی بہن سمترا سے تو لکشمن کو مجھ کو دیدے
بدلے میں اس کے چاہے تو مجھ سے رگھو نندن کو لے لے"

"بہو بچوں کی ماں تمھیں اور پھر ایسی بات؟"
چونک پڑی آواز یہ سن کوشلیا مات

دیکھا تو اس دھن کو کرتی شری مات سمترا آتی ہے
پیچھے پیچھے وہ لاج بھری۔ کل باھو ارملا آتی ہے
آتے ہی سمترا یوں بولی "جی جی کس نے بہکایا ہے؟
"لکشمن سمترا کا بیٹا"۔ یہ بھید بھاؤ کیوں آیا ہے؟
پہلے ہیں پتر بڑی ماں کے۔ پھر منجھلی ماں کے ناتے ہیں
منجھلی ماں کے پیچھے۔ چھوٹی ماتا کے ہاتھ جاتے ہیں
اس چھوٹی ماں کو تو تو تو۔ جو ادھر بچے پر دھرتی ہو
تم ہی کہہ دو سچے دل سے۔ اپنا نے نہیں یہ کرنی ہو؟"

"بہن سمترا ٹھیک ہے۔ نیم پرکٹ ہے بات"
بھرت سہت یہ ڈاکیہ کہہ آئی کیکئی مات

بولی "یہ نیم النگھن کر کیکئی خوب ہو خوار چکی
اس زار خار کی حالت کو دنیا بھی خوب نہار چکی
میرے پچھتاوے سے جیون میں چاہے کوئی کہے نہیں
اتہاس نیتکوں کے مت سے یہ کلنک ٹارے ٹرے نہیں"

کوشلیا کہنے لگی "کرو نہ اب سنتاپ
بیت گیا اس کا بہن۔ چھوڑو پشچاتاپ

جس منچ بھاؤ کی داسی نے۔ اپنا وہ رنگ چڑھایا تھا
وہ سوتر دھار ہے ناٹک کی۔ اس نے ہی ناٹیہ رچایا تھا
لیکھک بن جانے بن سمجھے۔ اپیش تجھ کو کیسے دینگے؟
داسی کی نیچی لیلا کو کیا نہیں آنکھ سے دیکھیں گے؟
ان ویر بالکوں کی سچی۔ تم ویر مات کہلاتی ہو
کہلانا کیا تم تو رن میں۔ کرنی کرکے دکھلاتی ہو

میرا بچار ہے بدھنا کے من میں کچھ پاپ سمایا تھا
اس پاپ سے تم میں پھوٹ گھلی جس نے یہ ناٹیہ رچایا تھا
جو کچھ ہو تم نردوش تھیں۔ اور کیکئی بھی نردوش تھی
ہونی ہونے والی ہی تھی، ان دنوں جو اپنی بیرن تھی
میری نظروں میں وہی ہے تو۔ ویسا ہی تجھے مانتی ہوں
سچ کہتی ہوں کیکئی تجھے۔ اپنے سے بڑا جانتی ہوں"

بڑی بات کے بچن سے تھا پرسن ہر ایک
کچھ چھن تک سب موں تھے۔ چھوڑ بچار انیک

اس سناٹے کے عالم کو لکشمن کی ماتا نے توڑا
بولی "اب منگلاچار کرو۔ رہنے دو یہ پچھلا روڑا
راجیہ ابھیشک کا سمئے نکٹ۔ پل پل پر آتا جاتا ہے
رگھوانس میں بچوں کا رہنا۔ اس سمئے نہ شوبھا پاتا ہے"

تھال آرتی کا دیا کوشلیا کو لائے
کوشلیا نے آرتا۔ کیا بھی ہرشائے

ماتا آرتی اتار رہی۔ رگھوبیر ادھر مسکائے رہے
شری بھرت سمترا کیکئی کے ساتھ ساتھ ہرشائے رہے
دیوتا دیکھ اس لیلا کو۔ آپے کو آج بھلائے رہے
راجیہ ابھیشک کے درشن کو سب رہ رہ کر اکلائے رہے

جبھی آرتا کر چکی۔ شری کوشلیا مات
ہاتھ جوڑ شتروگھن نے۔ آ کے کہی یہ بات

"آ گیا ہے گرو کی بھائی ہوں۔ تیار راجسی بستروں سے
ہم سب لے ان کو ساتھ ساتھ پہونچیں دربار میں محلوں سے
چمکے تب بھاگ ایودھیا کا۔ تب خوش ہر ایک ناری نر ہو
جب جٹا جوٹ کے بدلے میں رگھوکل کا تاج شیس پر ہو"

ماتا کو جب کر چکے تینوں جنے پرنام
چلے نہانے کو تبھی بھرت لکشمن رام
وہ سمئے آگیا مکھڑوں سے۔ جب جٹا جوٹ مٹنے کو تھے
سورج اور چاند کے آگے سے۔ کالے بادل ہٹنے کو تھے
رگھونندن جی کی جٹا بھرت۔ بس اپنے ہاتھ سنوار رہے
اور بھرت کبھرات کی جٹا رام۔ بج کر سے مدت اتار رہے
کچھ دیر تلک یہ درشیہ رہا جب تک کہ جٹائیں ہیں نہیں
پرورے میں تھا تب تک پرکاش جب تک وہ بدلی پھٹیں نہیں
پھر سب بھراتاؤں سہت۔ نہائے شری بھگوان
پوجن کر تہ پرار کا۔ دیا وودھ ودھ دان
انجونے تب جیشٹھ کا۔ بج کر کیا سنگار
بھراتاؤں کے سہت پربھو چلے راج دربار
شری بھرت آوک کے ساتھ تبھی۔ دربار میں رگھوکل چند گئے
درباری رعیت کے سمیت۔ گرو بسشٹھ ہو آنند گئے
بولے "وہ منی سے جٹت کھچت سنگھاسن شیگھر بچھاؤ تو
دامن دیوت کو دلنے والا۔ دیدیہ تاج لے آؤ تو
آگیا کی کیول دیری تھی۔ سنگھاسن راج مکٹ آیا
جگ جنک سہت جگ کی جننی۔ جگدمبا جی کو بٹھلایا
دیپروں کے برند اچ سر سے ویدوں کے منتر سناتے ہیں
تب راج مکٹ شری بسشٹھ جی تربھون پتی کو پہناتے ہیں
رنواس میں رنگ سرنگ ہوا۔ باہر نقارے بجتے ہیں
بس اسی سمئے کل گرو اٹھ کے۔ روولی سے ٹیکا کرتے ہیں
یہ سندر موقع دیکھ دیکھ سُر نر من سب ہلساتے ہیں
"جے راجہ رامچندر" کہہ کر دیوتا پشپ برساتے ہیں

شنکر نے اسی سمئے آکر۔ آنند کی دھار بہا ہی دی
شری رامچندر اور سیتا کی جے۔ تین بار بلوا ہی دی
بولے "دیکھو تو جھانکی کو۔ کیا چھٹا اور چھپ چھا جی ہے
دائیں رگھوراج سو شوبھت ہیں۔ بائیں ویدیہی راجی ہے

گائن

نمامی بھکت وتسلم
سرار ورپ بھنجنم
گُن کرم دیا پرم
نمام شیل ساگرم
انوپ روپ رونم
منوگیہ منجو بھوشنم
یدھان گیان نا یکم
اکھنڈ مود دائیکم
ہنتی دگھن دارنم
اننت شانتی کارنم
ابنیہ سو کھیہ بردھنم
منوج دینیہ مردنم
پرپھل پدم لوچنم
پرچنڈ پاپ موچنم
وننیہ ورنیک مندرم
دُہم شوشیل مندرم
وشوک شوک ناشنم
اجم سکھ پرکاشنم
نمام تے کرپا متم
پربھا متم انامتم

اسی سمئے اندر سے اُٹھے بھیشن رلئے
من مالا اک رام کو پہنا دی ہر شائے
سو کیرت کر انہیار وہ ڈھلنے دین دیال
تربت سیا کے گلے میں دی وہ مالا ڈال
من مال گلے میں سیتا کے۔ کھل کھل کر کھلتی جاتی ہے
او پیا! ایک مل تو کئی مگر۔ لکھتے لیکھنی لجاتی ہے
وہ ہیرے لکشمی لوچن کے۔ مندر کیطرح سو شوبھت ہے
من مالا انہیں دیوالی کی۔ دیپاولی ہوئی پرکاشت ہے

سیتا نے من مال وہ پہنی تھوڑی دیر
پھر ہنومت کے کنٹھ میں پریم سہت دی گیر

ہنومت کی نظر چرن پہ تھی۔ پر اب مالا پہ ڈالتے ہیں
مانو اس مالا کے اندر۔ دیکھا کچھ اور چاہتے ہیں
کچھ دیر تلک دیکھتے رہے۔ پھر سونگھا توڑا دانتوں سے
دانا پن ایسا دکھلایا۔ دانوں کو چھوڑا دانتوں سے
وہ من کے بے من کے ہو کر۔ اس طرف سبھا میں چھوٹے تھے
اس طرف بھبھیشن کے دل پہ ایمان کے بان چھوٹے تھے
آخر آدھے سے بھی زیادہ۔ ٹوٹے جب دانے مالا کے
سگریو سے دیکھا نہیں گیا۔ وہ بول اٹھے آگے آ کے

ہے ہنومت ہے ویر وہ ہے بل بدھی کے دھام
دانا ہو کر کر رہے۔ نادانی کا کام؟

بل اور بدھی دونوں پدارتھ۔ کوئی برلے ہی پاتے ہیں
لیکن تم میں تو دونوں ہی۔ بھرپور نظر میں آتے ہیں
اس روز پرکٹا بل بدھی کی۔ اس سرسا کو دی تھی تم نے
اب وہی بدھی ہے بدھمان۔ بتلاؤ کہاں کھو دی تم نے؟

جاموَنت بولے "مجھے مثل وہ آئی یاد
'بندر جانے ہے بھلا۔ کیا ادرک کا سواد!'"
مند مند مسکرائے تب۔ بول اٹھے رگھورائے
"مالا کو کیوں توڑتے۔ وہ بجرنگ بتائے"

تب بولے یوں ستنے "سوامن، ہو سکتا مول نہیں جس کا
اپنے پرکاش سے کرتا ہے۔ روشن جو سب ترنکا ترنکا
اس 'رام' نام کا پتہ مجھے۔ اس منی مالا میں ملا نہیں
دیدار مجھے میرے پربھو کا۔ دولت کے اندر ہوا نہیں

شاید موا اندر چھپا ہوا اس کارن توڑ رہا اس کو
نادانی ہو یا دانائی - اب تو میں پھوڑ رہا اس کو
اندر بھی ملا نہیں پیارا - تو پھر کس کام کے دانے یہ؟
محتاج ہیں دانے دانے کے بے رام نام کے دانے یہ
بیدی ایک بھی دانہ کام کا ہو - تو سب یہ بیشک قیمتی ہے
ورنہ سیوک کو من مالا - کنکڑ کی اور پتھر کی ہے"

کہا بھبھیشن نے "نہیں اس کے بھیتر رام
کنتو تمہاری دیہہ تو - رکھتی ہے یہ نام"
"ہاں بیا پک ہے دیہہ میں دو اکشر کا نام
روم روم میں دیکھئے - لکھا ہوا ہے رام"

یہ کہکر نکھ سے ہنومت نے - چھاتی کو اپنی چیر دیا
تجا سے بھرے بھبھیشن کو، اور سب کو حیرت زدہ کیا
سگریو کا جاموَنت کا بھی، تھا چہرہ پیلا پڑا ہوا
چھاتی پہ کیا ہر روم روم پہ - رام نام تھا لکھا ہوا
شری رام نام کے رنگ میں اب بجرنگ رنگے ایسے آکر
جھومنے لگے برسانے لگے بشری رام رسامرت گا گا کر

گائن

رٹو رے من رام رام سیارام - رما جو ہے سرٹھام
مینا میں پھنسی جیون - پھینی میں منی جیون
تینوں جگ میں یہ نام رٹو رے مین
بھو ساگر میں غوطہ کھاتا رام نام کا موتی لانا
پاؤ گے مکتی کا دھام - رٹو رے من"

دیا پریم کے بھرے جب پڑے پربھو کے نین
جیون کی تینوں چھاتی ہوئی ملا پورن سکھ چین

اسی طرح کچھ دن رہا جشن اور تیوہار
نت پرتی راجہ رام کا۔ لگتا تھا دربار
انتر تک میں ایک دن بولے کرونا سیو
"سنو بھبھیشن بھگت اور پریہ بھائی سگریو

او پکار تمھارا اتلت ہے۔ پھر پریم ییکت نسوار تھ ہے وہ
کچھ ارتھ نہ ہے اس کے سماں۔ اتنا سنچا پریم ادتھ ہے وہ
جس کے ڈر سے اب تک نہ شرر۔ لنکا میں پانی پیتا ہے
اس پرش سنگھ کو تم سب نے اگ آن کی آن میں جیتا ہے
راون کے یدھ سے لنکا میں۔ ابتک نہ شانتی کا شاسن ہے
پھر راج بھبھیشن نے پایا۔ کچھ پرجا میں یہ بھی ان بن ہے
ہے یہی حال کشکندھا کا۔ ستہ نہ بال سے راجہ کی
انگد سگریو یہاں پر ہیں۔ ہے پرجا وہاں بے راجہ کی
اب مجھے کوئی بتلائے یہ کس طرح سے میں بیوہار کروں؟
پریمیوں کو ایسے سمے روک۔ کیا پریم کا اتیاچار کروں؟
اس لیے جاؤ دونوں بھائی۔ وہ ویروتی دل کا دمن کرو
دو کاٹ اشانتی شانتی شر ہے۔ اس طرح پرجا میں امن کرو"

بس یہ ہی کہتے ہوئے اٹھے رام رگھورائے
دونوں بھگتوں کو کیا ہردے لپٹائے
جاموَنتا کے ساتھ تب۔ انگد پہنچے آئے
تب دونوں سے اس طرح بولے شری رگھورائے

"بستی اور بن سب شانت رہیں۔ ایسا پربندھ اب ہو بھائی
بیتے ہیں یہاں بہت سے دن۔ اب گھر کی بھی سدھ لو بھائی
جاؤ گھر کو پر یاد رہے۔ بیٹھے تم میرے گھر میں ہو
سوتے جگتے۔ چلتے پھرتے۔ آنکھوں میں اور جگر میں ہو"

جامونت نے تب کہا "سنئے کوشل ناتھ
"ان چرنوں پر جھک رہا بار بار یہ ماتھ

کٹ جاتا رن میں ماتھ اگر۔ تو مجھ کو سچا سکھ ہوتا
بوڑھے کے تھوڑے جیون میں ایسا نہ برہ کا دکھ ہوتا
بوڑھا چرنوں کو تج کرکے۔ کچھ برسوں تک کس طرح جئے؟
سارا گھر بار تمھیں تو ہو۔ پھر کہاں جائے اور کس کے لئے؟
پد پدم میں بھونرا سا سیوک۔ اس رج پراگ پر لوٹے گا
اس پر ہی جیون پایا ہے۔ اس پر ہی جیون کھووے گا"

بھگتی بھرے اس بھگت کے اُسے بھیجے نین
بھیگے شری بھگوان کے پریم نیر سے نین

انتریامی کو بوڑھے کا۔ جب سچا پیار نظر آیا
ساتھ ہی ساتھ نینوں سے بھی ایک بندھتا تار نظر آیا
تب چمبک پتھر کی نائیں اس لوہے کو بیٹا کرکے
کرو نا ندھان ہوگئے وکل۔ رونے چیٹا چیٹا کرکے
جو جگت جال سے پریم سوتر سلجھا کر ہری کو باندھے گا
ہری اس کے آگے ہے مترو۔ دھاگے میں بندھا دکھائیگا
پربھو بولے "بھگت راج جاؤ۔ جا کر یہ دکھ سمرن کرو
وید نا برہ کی بیٹھو اور آشیرباد یہ گرہن کرو
بامن اوتار بھی دیکھ لیا۔ راما وتار میں ساتھ رہے
کرشنا وتار ہو دواپر میں۔ تب بھی اس ہاتھ میں ہاتھ رہے
ہو گی پیتری جو جامب وتی۔ اس سے میں بیاہ رچاؤں گا
تم کو تیسری اوستھا میں۔ تیسرا روپ دکھلاؤں گا
اس لئے جاؤ دواپر تک آنند پوربک باس کرو
من میں میرا سمرن کرکے۔ اس شبھ اوسر کی آس کرو"

موَن ہو گیا بھالو بت مانو ہے منظور
تب انگد کہنے لگا" میری سنئیں حضور
مرنے کے سمئے پتا جی نے خدمت میں بھینٹ دھری میری
تب پریم سہت ٹھاکر جی نے سیوا سویکار کری میری
اب تو چت چنتا چیت گیا۔ چرنوں میں چنتا ہرن پربھو
چھن ہی میں کیا دو گے چھڑائے بولو بھکتوں کے بھرن پربھو؟
سن انگد کی چترتا۔ مسکائے رگھو رائے
ہردے لگا کر پیار سے بولے یوں بلکائے
"کشکندھا کے یوراج ہو تم۔ اس لئے تمہیں سمجھانا ہے
راجہ بن جانے کے پہلے۔ تم کو راجہ بن جانا ہے
تم جانتے ہو راجہ رعیت کا کتنا گاڑھا ناتا ہے
راجہ رعیت کا سب پرکارسے۔ پتا کہلا جاتا ہے
اتنے پتروں کا پتا بنیں۔ ہو جانا بڑا سہل سا ہے
پرپتا دھرم پالن کرنا۔ اتیئت کٹھن مشکل سا ہے
راجہ رعیت پر ظلم کرے۔ یدی تھوڑا تو سہہ لیتی ہے
پر ادھک ستائی جائے تو سنگھاسن بھی گہہ لیتی ہے
اس لئے پرجا کے سیوک بن وہ سیوا انگیکار کرو
یوراج راج کا کاج دیکھ رعیت سے اپنی پیار کرو"
تیجسوی کی بات کو کاٹ سکے ہے کون؟
انگد بھی ہو گیا بس جیسے تیسے موَن
تبھی رام نے ہردے سے بار مبار لگائے
انگد آدی ساتھی سبھی بدلے کے سمجھائے
ہنومان سے بدا کی، کہہ نہ سکے پربھو بات
رنگا تھا اتنا رام کے رنگ میں اسکا گات

تھی انیثہ اُس بھگت کی۔ ایسی کٹھن مروڑ
جاتے دن سگریو بھی گیا اودھ میں چھوڑ
مانو جن اور جنار دن کا سملن نہ ہوا ادھورا ہے
اس اشوک بن کی جننی کا آشیر باد بس پورا ہے
جس جگہ رام کی چوکی ہے۔ بس وہیں پہ رام دولارا ہے
یدی رام ہیں پیارے سے سنکھ تو رام کے سنکھ پیارا ہے
اسی سمے کی بات ہے نارد پہنچے آئے
چھما مانگ کر شاپ کی بولے بین بجائے

گانا

پربھو کو تاج شاہانہ مبارک ہو مبارک ہو
ایودھیا لوٹ کر آنا مبارک ہو مبارک ہو
وہرن کا بھار ٹالا ہے کھلوں کو مار ڈالا ہے
یہ لیلا اپنی دکھلانا مبارک ہو مبارک ہو
براجے آپ دائیں پر سیا شوبھت ہیں بائیں پر
چنور ہنومت سے جھلوانا مبارک ہو مبارک ہو
امن ہے آج دنیا میں چمن ہے آج دنیا میں
دوبارہ سب کا سکھ پانا مبارک ہو مبارک ہو
سماں جب یہ نظر آیا تو رادھے شیام ہلسایا
ہمارا آج کا گانا مبارک ہو مبارک ہو

سماپت

نقلی کتابوں سے بچئیے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار لوگوں نے دیکھ کر اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کردی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں ۶ پیسہ میں بکسیلر کو دیجاتی ہیں۔ جنھیں بکسیلر ۱۔ یا ۲ یا ۳ میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتابیں گھر کو لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آیندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وشنشٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپتا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

نیازکیش

منیجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

چھپ گیا! چھپ گیا! چھپ گیا!!

اردو زبان میں

شرون کمار

جس ڈرامہ کو اردو حروف میں دیکھنے کے لیے اردو زبان کے ماہرین ایک مدت سے تقاضہ کرتے چلے آتے تھے۔ وہی سبق آموز اور دلفریب خوبیوں والا "سری سور وجے ناٹک سماج" کے اسٹیج پر کھیلنے کے لیے بمبئی کی نیو الفریڈ کمپنی کے شاندار اسٹیج پر نئے ساز و سامان اور اصلاح کیساتھ طبیعت کی دلبستگی کر نیوالا ڈرامہ اردو میں چھپکر تیار ہوگیا۔ اور بک رہا ہے۔ قیمت ہندی عہ اردو میں عہ۔ ڈاک محصول ۵

اس پتہ سے طلب فرمائیے

منیجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

سیتا بن باس
اُتّر رام چرت نمبر ۱



سمپادک

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچک پتی کا خطاب پائے ہوئے کیرتن کلانِدھی
کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد کوی رتن پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک:۔ شری رادھے شیام پریس بریلی

شری رام کتھا
کا
پچھلا بھاگ
اُتّر رام چرت
پرتھم کھنڈ

سیتا بن باس

مصنّفہ

پنڈت مدن موہن لال شرما بریلی

سمپادک

پنڈت رادھے شیام کتھا واچک
بریلی

پتہ

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

قیمت ۴۴ پیسے

۱۹۶۵ء

پرنٹر۔ رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیام پریس بریلی

پانچویں بار ۱۰۰۰

سمپارک کا وکتویہ

شری رام چرت کے پریمی ورِند!

مجھے آج یہ چھوٹا سا وکتویہ پرکاشت کرتے ہوئے پرم پرسنتا ہو رہی ہے۔ میری پرسنتا کا کارن میرے ایک ماتر چھوٹے بھراتا شری مدن موہن لال شرما کی یہ کرتی ہے جو اس سمے آپ کے سنمکھ ہے۔

موہن بھیّا کا یہ ساہس۔ یہ اُتساہ۔ یہ انوراگ نہ کیول میرے لیے بلکہ آپ سب کے لیے آنند دایک ہے۔ کارن کہ جس شیلی پہ کتھائیں لکھ کر اور کہہ کر میں آپ کی سیوا کرتا آ رہا ہوں۔ اسی پرکار آج آپ کا دوسرا سیوک آپ کے سامنے اپستھت ہوا ہے۔ کیا یہ لابھ اور ہرش کی بات نہیں ہے؟

بھیّا کو آشیرباد دیجیئے کہ اتروتر وہ شری رام چرن انوراگی رہتا ہوا کتھا امرت دوارہ میرے لیے اپنے لیے اور ہندو سماج کے لیے کلیان کاری ہو۔

سکل سکرت کر پھل شبھ اے ہو
رام سیہ پد سہج سنیہو

رام نومی سمت ۱۹۸۱

آپ کا اگرج
رادھے شیام کتھا واچک

پرارتھنا

میرے شنکر بہت باہر رہے اب گھر میں لاؤں گا
شِوالہ ہے ہردے اپنا۔ وہیں سادر بلاؤں گا
جہاں آدھا ان گنپت ہے۔ جہاں ہے بھگتی گِرتینا
جہاں ہے ناد کا نندی وہاں تم کو بٹھاؤں گا
جلہری میں نین کی جو بھرا ہے جل محبت کا
تمھیں بھیتر ہی بھیتر بس۔ اسی سے میں نہلاؤں گا
لگاؤں گا تمہارے بھال پہ جب شانتی کا چندن
تبھی من کرم وچن کی بلو پتری بھی چڑھاؤں گا
دیا ہے دھیان کی لوکا۔ اسی سے آرتی ہوگی
جو ہوگا شبد اَن حد میں۔ وہی گھنٹہ بجاؤنگا
تم ہی تم ہو میں ہی میں ہوں میں ہی میں ہوں تم ہی تم ہو
نہ تم ہو اور نہ میں ہوں یہ نرالی رٹ سناؤں گا
سوہم ہے اب جو واکیہ داسوہم۔ یہ تب ہوجائے گا سوہم داسوہم
جبھی واکار کے تم کو۔ کرپا پاکر ہٹاؤں گا
کہیں میں جو کہ ہے موہن۔ رہن میں جب وہ آئیگا
تبھی میں وشو ہے ہو۔ اپنے وشیشور کو پاؤنگا

اوم

سیتا بن باس

مُصنفہ

پنڈت مدن موہن لال شرمؔا

کتھا پرارمبھ

اودھ پوری میں اودھ پتی راجیہ کریں سوچھند
نلیہ نئے اُتسو رہیں۔ نتیہ نئے آنند
سمجھے تھے پربھو پرجا کو نج سنتان سمان
پربھو پر وارے تھی پرجا۔ تن من جیون پران

چاروں ہی ورن اور آشرم — اپنا کرتویہ جانتے تھے
راج آگیا۔ گرو کے بچنوں کو — سر دھا کے ساتھ مانتے تھے
براہمن دھرم اپدیش دے کر — سب کو کرتویہ بتاتے تھے
چھتری شاسن میں بھاگ لیے — بھُج بل سے دیش بچاتے تھے
ویشیوں میں بٹھا دیا پار کار — بھنڈار دیش کا بھرنے کو
شودروں میں تھے سیوا دی بھاؤ — اپکار دیش کا کرنے کو

سدگن سمپن برہمچاری — گرووں سے شکشا لیتے تھے
کر تو یہ سمجھ اپنا گرہست — آشرم کو شانتی دیتے تھے
رہتا تھا وانپرستھ ورگ — تپ کرنے میں تیرتھا ٹن میں
سنیاسی تتو ویتا ہو — لگتے تھے برہم آرادھن میں
پُرشوں کا دل پرشار تھی تھا — بھر سا گر سد بھاؤں کا تھا
چولہ تو منج جاتی کا تھا — آچرن دیوتاؤں کا تھا
دیویاں، دیویاں تھی سچی — جو پتی کو ایش مانتی تھیں
گرہنی کا مرم جانتی تھیں — ماتا کا دھرم جانتی تھیں
ودوان سبھی تھا پرجا ورگ — ان پڑھ کا نام نشان نہ تھا
اونچے دل میں ابھیمان نہ تھا — نیچے دل کا اپمان نہ تھا

شاسن کا مہاراج کے تھا، پردھان یہ منتر
اُل دھرم اور ستیہ پر رہے پرجا کا تنتر

کچھ ذکر نہ ایسی پول کا تھا — جس میں دکھ پاتی رہے پرجا
راجہ اپنا آنند کرے — روتی چلاتی رہے پرجا
یہ نہیں تھا، نوکر مالک ہوں — راجہ کچھ کر سکتا ہی نہیں
مرجائے پرجا اکال پڑے — لیکن کر تر سکتا ہی نہیں
اب بھی سنتوش جنک شاسن — یدی کہیں دیکھ لیتے ہیں ہم
تو رام راجیہ ہی کی اُپما — اس کو جھٹ دیتے ہیں ہم
مطلب یہ ہے وہ راج تنتر — ہو چکا ہے ہم کتنے گالوں میں
جس کا اب تلک نام نامی — رکھتے ہیں لوگ مثالوں میں

جیو جنتوؤں تلک کا — ہوتا تھا وہاں نیائے
گرو شکشا بھی سدا — نرپ سنتے تھے ہر سیائے
ایک روز گرو نے نکٹ — بیٹھے تھے اودھیش
راج نیتی کا کچھ کیا — گرو ور نے اپدیش
کہا اٹھارہ وشے ہیں — ہے جن سے سمبندھ
راجاؤں کا جن پر — رہتا راج پربندھ

منتری ۔ خزانچی ۔ سیناپتی
یو راج پروہت ۔ دوارپال
نیائی ۔ رسوئیا ۔ گرو ۔ وکیل
داروغہ ۔ وید محل والی
ہیں یہی اٹھارہ راج انگ
سمپورن راج پراس پرکار
یہ بھی کرتو یہ نرپت کا ہے
ناراضی پر کٹ نہ ہونے دے
کبھی نہ ہونے دے ہرگز
گپت سبھروں کے دوارہ
نیتیگہ نریش وہی تو ہے
شاسن میں بھی کشلتا ہے

وتین داتا ۔ دیو یار سپچو
بن رکھشک کار اگار سپچو
راج آگیا کا کہنے والا
ڈیوڑھی پر نت نہ ہنے والا
جن کا خیال رکھے راجا
بس دیکھ بھال رکھے راجا
ان سب سے برتے نیتی سدا
ظاہر میں رکھے پریتی سدا
آپس میں ہو لگاؤ ان کا
رکھے معلوم بھاؤ ان کا
جس کے یہ انگ نروگی ہوں
جب کار یہ کشل سہیوگی ہوں

راجاؤں میں بھی ہوا کرتے چودہ دوش
نشٹ کیا کرتے وہی سیناشاسن کوش

ابھیمان ۔ جھوٹ آلسیہ کرودھ
اندیدیہ شکھ ۔ مورکھوں سے وچار

اگیان ۔ انیت ناستک پن
ہٹ دھرمی پن منترنا کتھن

= (دودوانوں کا اپمان اور رعیت کے مت ورُدھ چلنا) =

چودھواں دوش آرام عیش
مدآدک ویسنوں میں پھنسنا

ان دوشوں سے سب سے بچتا رہے نریش
تو اس کے راجتو کو مانے سارا دیش

جو پرجا رکھشک ہوں ظلمی
جو گپت دوت ہوں اوچاری
جو وید گرو ہوں چاٹو کار
جو کچو ادی بیٹھے کپٹی!
تو سمجھے سارے راج سہت

لوبھی رشوت لینے والے
جھوٹی خبریں دینے والے
جو سیناپتی کھڑ ینتری ہوں
راجہ کے سارے منتری ہوں
وہ راجہ چوپٹ ہوتا ہے

چھوٹی چھوٹی بھولوں سے ہی — یہ واڈن سنکٹ ہوتا ہے
اس لیے اُچیت ہے راجہ کو — وہ اپنا راجہ پن سمجھے
ہے پرجا پال یدوی اس کی — اس لیے پرجا کا من سمجھے
رجنی میں رجیندھانی دیکھے — دن میں سچّا نیائے ایشور ہو
خرچے سے زیادہ آمد ہو — ویتن بھگتان سمے پر ہو
ایشور کے نیم مانتا ہو — شاسن کی نیتی جانتا ہو
کس طرح پرجا رہتی پرسن — اتنا سا گر پہچانتا ہو
تو سدا حکومت کی دیوی — نشکنٹ نربھے ہوتی ہے
پتہ پتہ کی بانی پر — اس راجہ کی جے ہوتی ہے

گانا

راج میں جس کے امن و امان ۔ وہی راجا پاتا ہے مان
سرشٹی نیم میں کبھی کوئی جن ہوا نہیں سرتاج
پر پرشوں نے بخ اچھا سے بنا لیا سرتاج
رہے اس بات پہ جس کا دھیان ۔ وہی راجا پاتا ہے مان
پرجا شیش پہ جب بیتی ہے ۔ راجہ کا ادھیکار
تو راجہ کے سر پہ بھی ہے ۔ سدا پرجا کا بھار
جو سمجھے یوں سمبندھ سمان ۔ وہی راجہ پاتا ہے مان
کہنے کو راجہ راجہ ہے ۔ پد ہے اسکا خاص
کنتو واستو میں راجہ ہے ۔ سدا پرجا کا داس
رہے جس میں یہ بھاؤ پردھان ۔ وہی راجہ پاتا ہے مان
سمجھے جو ابھیمان میں راجہ پرجا ورگ کو نیچ
تو پل ماتر نہ رہتا ناطہ ۔ دونوں دل کے بیچ
پرجا کو سمجھے جو سنتان ۔ وہی راجہ پاتا ہے مان

گرو رکے یہ واکیہ سُن۔ مُدت ہوئے رگھناتھ
کرتگیتا کے روپ میں۔ جھکا دیا نج ساتھ
اس پرکار منی راج نت دیتے تھے ویاکھیان
راج نیتا کہتے کبھی۔ کبھی گیان وگیان
رام راج کا بج گیا۔ ڈنکا چاروں اور
دشرتھ سے بھی بڑھ گئے۔ دشرتھ راج کشور
جو کتھا آج ہم کہتے ہیں۔ اس کا بس وہی ادھر تھا!
روی کل نندن کے شاسن کا۔ روی تب مدھیان کال پر تھا
رعیت کی خاطر نج سکھ کا۔ بلیدان کیا تھا راجہ نے
سیتا سی پیاری ناری کو۔ بنواس دیا تھا راجہ نے
راج جتنیوں کے ہت۔ گرو ورنیت ندھان
شرنگی رشی کے ان دنوں۔ گھر پر تھے مہمان
ادھر رام کا نتیہ ہی جڑتا تھا دربار
کرتے تھے خود سیاپتی سب کا نیائے وچار
راج سبھا کا دُوت تھا دُرمکھ نامی ایک
لاتا تھا وہ سبھا میں سمواد انیک
ایک روز ایسی خبر لایا تھا بُدھی وان
جس نے اس کے لیے بھی کر ڈالا حیران
سوچے تھا کھڑا درمکھ۔ کیسے یہ خبر سناؤں میں
کچھ نہیں سمجھ میں آتا ہے کیونکر یہ بجر گراؤں میں
موکھ جبھی کھولتا ہوں اپنا تو ہردے منع کر دیتا ہے
رکھتا ہوں منھ کو بند اگر تو یہ خبر تب لیتا ہے
اچھا نوکری پر نام مجھے آگے یہ کام نہ کرنا ہے
اب تو نوکر جب بات کا ہوں وہ بات سبھا میں دھرنا ہے
چھپائی تو پتھر کی ہو جا تب بولوں میں ان بولوں کو
پائی تو گھور گھٹا بن جا تب برساؤں ان اولوں کو

ماتا! تم مجھے کشما کرنا — اپنا مت نہیں سناتا ہوں
تم جیسے ست پر قائم ہو — ویسے میں فرض چکاتا ہوں
اس طرح ہردے کو درڑھ کرکے — دربار میں انوچر بول اٹھا
"راجیشور" بس اتنا ہی کہا — پھر کانپا پھر کچھ ڈول اٹھا
پھر کہا "آج کچھ خبریں ہیں — اس وقت کشما کیجئے مجھے
ایکانت سمے میں عرض کروں — ایسی آگیا دیجئے مجھے"
بس اتنا ہی کہہ سکا — درمکھ کا مکھ ہین
آگے پھر بانی رکی — بھرے نیر سے نین
دشا دیکھ کر دوت کی — بول اٹھے شری رام
"کہہ ڈالو کیا بات ہے — رکنے کا کیا کام؟
تم تو ہو سبھا دوت بھائی — نت کی خبریں لانے والے
ایکانت سمے کے فقرے ہیں — سب کو بھرم پہنچانے والے
یہ ستیہ ہے کوئی بات آج — جوالا ہو کر کے بھڑکی ہے
کارن اس سمے اچانک ہی — میری بھی چھاتی دھڑکی ہے
وامانگ پھڑکتے ہیں میرے — دیا کلتا بڑھتی جاتی ہے
ہوتا ہے ودت میرے تن سے — آتما بھی کھنچتی جاتی ہے
پھر بھی میں آگیا دیتا ہوں — جو کچھ ہو پرگٹ ضرور کرو
ایکانت سمے میں رام سنے — اس بھید بھاؤ کو دور کرو"

روتے روتے دوت تب لگا سنانے حال
کشیر سندھو میں شیش نے دیا زہر کو ڈال
بولا "پروا سیوک میں". اٹھا برشن مہان
جس کا شری مہاراج سے ہے سمبندھ پردھان

راون کے کارن ماتا جی، — تھوڑے دن رہیں جو لنکا میں
بس اسی بات کو دوش سمجھ — کچھ لوگ پڑے ہیں شنکا میں
کہتے ہیں وہ نیتی رکھشک — جب رگھوکل منی کی گدی ہے

تو پر گھر رہ آنے والی — ناری کیوں گھر میں رکھی ہے
رعیت کے پہلے واجب ہے — اپنے پر راج کرے راجا
نردوش رہے جس میں شاسن — ویسا ہی کاج کرے راجا
شنکت دل کا یہ آندولن — دن پر دن بڑھتا جاتا ہے
راجہ کا اس میں چپ رہنا — دل کا بل اور بڑھاتا ہے“

بہت سنبھالا رام نے۔ سنبھلا نہیں شریر
چھٹتے ہی اس تیر نے۔ ہردے کیا نخچیر
آخر مکھ سے نکل ہی گئی۔ ناتھ کے بائے
دیکھا بلّو کی طرح۔ گرے مورچھا کھائے
دوڑ بھرت لکشمن نے۔ لیا ترت سنبھال
چھن میں چیتن کر دیا۔ مل جل کے تت کال
پائے اشارہ رام کا۔ ختم ہوا دربار
تب بولے شری بھرت سے۔ رگھوپت کرنا گار

”ہے بھیا بھرت۔ ستیہ ہی ہے — میں نہیں راج کے لائق تھا
بنو اسی شاسن کیا جانے — وہ نہیں۔ تاج کے لائق تھا
پر بیت گئی سو بیت گئی — اب بگڑی ہوئی سنبھالو تم
جو بھار رام کے سر پر ہے — بھائی ہو اسے اٹھالو تم
ہم وانپرستھ آشرم ہی — پورا کر کے دکھلائیں گے
سیتا اور رام بنوں ہی میں — باقی کا سمے بتائیں گے
سنتا تھا۔ راج چلانا ہیں — ہے ایک کھلانا کالے کا
اب دیکھ رہا ہوں جب خود ہی — بن گیا نشانا کالے کا
اس لیے یہی اب جچتا ہے — یہ کام نہ لو رگھورائی سے
جس کام کے لائق ہے بھائی — وہ کام کراؤ بھائی سے“

روتے روتے بھرت نے دی یوں انیمائے
سب پرکار سے کاریہ یہ ہے انوچت رگھورائے

جگ کہے گا ناری کے پیچھے — رگھبر نے سنگھاسن تیاگا
ایک ہی وار میں ہار گئے — بھاری پن دھیرج پن تیاگا
رگھوکل کی بھی ہے رگھونایک — اس کا رستے نندا ہوتی ہے
راجیش بھیرو ہو بن جائیں — یہ بات سراسر اوچھی ہے
ہم کو یہ راج بھار دینا — بالو میں بھیت اٹھانا ہے
جب کندھا بڑے ڈالتے — تو چھوٹوں کا کہاں ٹھکانا ہے"
پربھو بولے یہ ٹھیک یہ — تو پھر یہی اُپائے
پرجا ہتیو سروداکو — سیتا تیاگی جائے"
لکشمن بولے کس طرح — ہے یہ ٹھیک اُپائے؟
جانچ آنچ سے ہو چکی — پھر بھی تیاگی جائے؟
ہے دینا ناتھ دیا کرئیے — چھاتی چھلنی ہو جاتی ہے
شبدوں کی نہیں لڑی ہے — یہ کانٹوں کی لڑی کھاتی ہے
نردوشن ناری ونڈ پائے — کیا یہ ادھرم کا کام نہیں
ایسے کاموں کو کرنے سے — کیا رگھوکل ہوگا بدنام نہیں
ابلا۔ اردھانگنی مہاستی — بے خطا نکالی جاتی ہے
پرتھوی آکاش دیکھتے ہو — کوشل پور کیا گھاتی ہے
دھک ہے اس پرجا کی رکھشا پہ — جو یوں سر پہ چڑھ جائے پرجا
سنتوش پورن شاسن پر بھی — پورا سنتوش نہ پائے پرجا"

لکھن لال جب اس طرح گئے خوب گرمائے
بھرت نرتا سے تبھی بولے "ہے رگھورائے

لکشمن بھیا کی منشا کا — میں بھی انومودن کرتا ہوں
جو مت ماتا کو تیاگ رہا — اس مت کا کھنڈن کرتا ہوں
ہم طرح طرح کی ساکھشی سے — سنتوشٹ کر دیں گے سب کو
ماتا میں کوئی دوش نہیں — یہ ثابت کر دیں گے سب کو
دب جانا ایسے اوسر پر — اپنی بھیروتا بتاتا ہے

سچا جب رہنے کے پر تو — جھوٹا سچا ہو جاتا ہے
پھر نہیں ہاتھ وہ آئے گا — جو ہاتھوں سے کھو جائے گا
گرہ لکشمی کو بیدی تیاگیں گے — تو گھر اُوجڑ ہو جائے گا"

بول اُٹھے پھر لکشمن، ہم کو تو ہے کرودھ
چلو پرجا کے سامنے ڈٹ کر کریں ورودھ"
پر پربھو پھر بولے۔ دھیر یہ دھر سوچو چھوٹے رام
نہیں کھلونا سے کوئی ہے شاسن کا کام

شاسن جب تلک نہیں ہوگا — اپنی اچھاؤں پر من پر
تب تلک پربھاؤ پڑے گا کیا — پر۔ پریجن اور پرجاجن پر
رعیت پر بھینٹ چڑھا دے گا — گرہ کو گرہ لکشمی کو تن کو
پر رعیت کے ہو کر خلاف — کر سکتا رام د شاسن کو
جس جگہ آنچ سے جانچ ہوئی — آندولن وہاں نہ اُٹھتا ہے
کیی نشچے دل وشواس سہت — سیتا پر شردھا رکھتا ہے
شنکت ہے اودھ۔ اسلیے میں — سیتا کا تیاگن کرتا ہوں
من سے تو ہو سکتا ہی نہیں — تن سے یہ سادھن کرتا ہوں
راج آگیا۔ بھائی کی آگیا — مستک پر لینی ہے تم کو
سنتے ہو بڑے بھور کل ہی — یہ کرنی کر دینی ہے تم کو
رتھ میں سیتا کو بیٹھا کر — بن بیچ چھوڑ آنا ہوگا
سورج چھپ جانے کے پیچھے — وہ رتھ خالی لانا ہوگا"

لکشمن روتے رہ گئے، گیا ہردے بھی ڈول
لگے ٹالنے پردھان۔ چلا نہ ٹالم ٹول
آگیا دے رگھبر اُٹھے۔ کیا نہ اور وچار
بھرت لکھمن سے اُس دوس ہوا نہیں اہار
اپنے مندر کے نکٹ سر پرتھوی پر ٹیک
من ہی من چنتا لکھمن کرنے لگے انیک

"کس بھانت آ گیا کا پالن | کر ڈالے آ گیا کاری یہ؟
کس طرح وسرجن دیوی کا | مندر سے کرے پجاری یہ؟
ہے ایک اور آ گیا پالن | دوسری اور سنکٹ آتی ہے
اُگلے نہ بنے کھائے نہ بنے | وہ سانپ چھچھوندر کی گتی ہے
شبے وِدھنا۔ ستی سادھوی پر | کیوں بجرا گھات کیا تو نے؟
جو منگل آشس دلوں سے تھی | اُس میں اُتپات کیا تو نے
تو ہی گواہ تھا اگنی روپ | پھر کیوں یہ روپ دکھاتا ہے؟
جس کی رکھشا کی تھی اُس کو | بے موت آج مرواتا ہے
گرہنی کا پد جس نے پایا | وہ تیاجیہ آج یوں اتی شے ہے
نیایا دھیشور۔ یہ نیائے نہیے | تو نیایا لیہ انیایالیہ ہے
پوچھے کوئی اس کے دل سے | جس پر یہ آفت آتی ہے
پتی سیوا کرتی ہوئی ستی | پتی دوارہ تیاگی جاتی ہے"

انہیں خیالوں میں لکھن پڑے ایکدم روئے
مکھ سے یہ نکلا پرگھٹ "ودھنا کیسی ہوئے"
دشا دیکھتے تھے چھپے رگھنندن رگھناتھ
نکل آئے شیش پر دھر اپیار کا ہاتھ

بولے "ہے بھیا ہے لکشمن | رونا ہے کرم ادھیروں کا
ساہس سے سدا سہیں سنکٹ | کرتو یہ ہے یہ گمبھیروں کا
میں خوب جانتا ہوں سیتا | نردوشن نش کلنکنی ہیں
گن کھانی ہیں چھتر انی ہیں | وِدوشی ہیں جنک نندنی ہیں
کہہ لو اس سے سب کچھ کہہ لو | جو ان کو آج تیاگتا ہے
ان کا کوئی اپرادھ نہیں | پھر بھی رگھوراج تیاگتا ہے
رکھے گا کوٹھنی وال ساکھ | گھاٹا جو ہو سہہ جائے گا
اُجڑے گھر بار مگر راجہ | راجہ پن نہیں مٹائے گا
جس کے ہر جانے سے بن بن | پاگل کی طرح وچرتا تھا

جس کے جھنکارے کو پرتھوی — لوتھوں سے لتھ پتھ کرتا تھا
بس اُسی ہردے کی دیوی کو — بنواس دے رہا ہے رگھبر
مانگلک سمے ہونے پر بھی — یہ تراس دے رہا ہے رگھبر
تم دیکھ رہے جگ دیکھ رہا — سرکنر ناگ دیکھتے ہیں
جو تمہیں تیاگنے لائق ہے — اُس کا سب تیاگ دیکھتے ہیں
سب دیکھ رہے میں تیاگ رہا — یہ تیاگ نہ چھپ کر کرتا ہوں
جو کچھ کرتا ہو سیتا پر — وہ سب اپنے پر کرتا ہوں
بس اب ولمب کا کام نہیں — آسن سے مت ڈولو لکشمن
اپنے راجہ سے بھائی سے — جلدی سے ہاں بولو لکشمن"

جادو تھا اُنماد تھا یا ہونی کا پھیر
ہاں کہنے میں لکھمن کو لگی نہیں کچھ دیر
اس پرکار جب کر چکے لکشمن کو تیار
تب پہنچے رگھوبنش منی جنک ستا کے دوار
بولے پیاری بھامنی۔ چھایا کو دو ٹھور
کرنا ہے جگ کے لیے تھوڑی لیلا اور

جن بھگتوں کے کارن میں نے — گرڑ آسن تیاگا تھا اپنا
کشن کا آسن سویکار کیا — سنگھاسن تیاگا تھا اپنا
وہ شرمنڈل بانر بن کر — جو تمہیں جیت کر لایا ہے
گروایا ہے اپنے بل پر — ابھیمان ادھک بڑھ آیا ہے
ہے رہا۔ جانتی ہو یہ تم — ہے نام گرودھاری میرا
گردوں بھگتوں کا گرو گھرو — تب بھار ہرے بھاری میرا
اتیو جنوں کے کارن ہیتو — اب پھر آرام چھوڑنا ہے
رہنے پر یہ تمہاری بچوں سے — اُن کا ابھیمان توڑنا ہے"

اتنا سُنتے ہی ہوئی سیتا انتردھیان
چھایا نے اس دیہ میں۔ کیا نواس استھان

چھایا رونی سیا سے ۔ بولے تب رگھوناتھ
"بن یاترا کو صبح ہی جاؤ۔ لکھن کے ساتھ

اُس روز منوں کے چتر دیکھ — تم من ہی من اُمگاتی تھیں
گنگا پر ۔ پاون کنیسروں پر — اپنا انُر راگ جگاتی تھیں
اچھا تم پرگھٹ کر رہی تھیں — جیون میں بن ہیارہ پھر ہو
رُرچی نہ گلے کو منی مالا — وہ ہی کیتکی ہار بھر رہو
کُش شتیا ہو ۔ پھل بھوجن ہوں — ست سنگت کو منی منڈل ہو
جی بہلانے کا سادھن بس — ہرنوں کے بچوں کا دل ہو
وے ہی اچھلا کھائیں شاید — میرے بھیتر نکلیں جا کر
اس کے روپ میں آگیا ہے — باہر کو نکلی ہیں آ کر
اتیئو سدھارو پران پیرے — اچھا میں پوری کرنے کو
بن کے اُن پاون دھاموں میں — بن دیوی سم چھب بھرنے کو
آئیں گے بڑے بھور لکشمن — سیوا میں رتھ کو لائیں گے
اُن کو یہ کام سونپ رکھا — وے ساتھ تمہارے جائیں گے
اچھا اب سیتے پیرے ۔ ودا — جگ میں نرمل چاندنی رہو
یہ رام تمہارا بنا رہے — تم سدا رام کی بنی رہو"

اِس پرکار کہتے ہوئے ۔ چلے گئے بھگوان
نیند نہ آئی رات کو ۔ رہا سیتا کا دھیان
ادھر لکھن کی بھی کٹی ۔ روتے روتے رات
اُٹھ شکھا کا شبد سن ۔ جاگے جان پربھات
پہنچ شیگھرتا سے گئے ۔ سیتا ماں کے تیر
جیوں تیوں رتھ کے سامنے ۔ ویاکل اور ادھیر
شری لکشمن نے جب کہے ۔ آئے نوایا شیش
ماتا کی نائیں سیتا ۔ دینے لگیں اشیش
پھر بولیں" رتھ لے آئے ہو ۔ تو ویرتھ اویر نہیں اچھی

یہ مت ہے سجن پرشوں کا ۔ شبھ کام میں دیر نہیں اچھی
کوشل پت کی جو آگیا ہے ۔ وہ آگیا میری اچھا ہے
برسوں سے بن کے درشن کی ۔ اُر میں اُتکٹ اتکنٹھا ہے
پرایہ میں پربھو سے کہتی تھی ۔ منی درشن کروا دو سوامی
پھر ایک بار پراکرتک درشیہ ۔ داسی کو دکھلا دو سوامی
اس سمے انھی انور ودھوں کو ۔ کوشل پتی پیرا کرتے ہیں
ہیں دھنیہ بھاگ اس داسی کے ۔ کرونا ندھو کرونا کرتے ہیں"

پربت بہت بہت کوسمرہ بیٹھیں جب سُکھ پائے
سُری گنیش کہہ لکھن نے۔ رتھ تب دیا چلائے

کوشل کے راج مارگ سے جب ۔ وہ رتھ جنگل کو جاتا تھا
پیچھے مٹتا تھا اندھکار ۔ آگے پرکاش دکھلاتا تھا
سچ مچ اس دن کا وہ تڑکا ۔ دکھ سکھ سے بڑا سویرا تھا
کوشل کے لیے اندھیرا تھا ۔ جنگل کے لیے اجیرا تھا

پرکرتی ندی میں ناؤ سا۔ رتھ جب بہتا جائے
نینوں میں تب لکھن کے۔ بادل چھاتا جائے

آکاش کے تارے پھیکے تھے ۔ چندرما اُداس ہو رہا تھا
کن نہیں اوس کے گرتے تھے ۔ پرتھوی پر ویوم رو رہا تھا
دوسری اور لالما لیے ۔ سورج ڈگ ڈگ کر اُگتا تھا
اُن موتی جیسی بوندوں کو ۔ اتی شیگھر ہنس سم چگتا تھا
جب صاف ہو گیا سب مطلع ۔ تب ناچیں ڈالی ہل ہل کر
او لوک پرکرتی کا یہ رسیہ ۔ سب کلی ہنس پڑیں کھل کھل کر
پشپوں کے دل ورکشوں کو تج ۔ رتھ پتھ پر آئے بکھرتے تھے
پکشی اپنے میٹھے سُر سے ۔ ماتا کا سواگت کرتے تھے

اسی سمے وہ رتھ رکا۔ گنگا جی کے تیر
سیتا ماتا کے سمت۔ اُترے لکشمن ویر

ہرش سمیت شردھا سمیت شری سُرسری نہا کے
سگھن بنوں کی اور پھر رتھ کو دیا چلائے

کہنے کو تو بیہڑ بن تھا لیکن جلدی کا رستہ تھا
آشرم کو بالمیک منی کے وہ رستہ شیگھر پہنچتا تھا
رستہ کہہ سکتے نہیں اُسے کیکر بیری کا جنگل تھا
بس کیول پہ کرتی جانتی تھی جو اس کے آگے منگل تھا
اونچے نیچے کھڈے جگ کی انتی اونتی دکھلاتے تھے
رتھ کے پہیئے گرتے پڑتے جیوں کی چال جتاتے تھے
دھرتی اوبڑ کھابڑ تو تھی پر رتھ کو مارگ دے رہی تھی
ماں گودی لے جیوں بچے کو تیسے وہ اُسے لے رہی تھی
چلتی تو تھی اتی ادھک وایو پر شیتل سکھ کاری لگتی
گرجن تو تھی سنگھنیوں میں پر کومل سی پیاری لگتی
مانو بن نرسے شاسن سے ناری کو دیا جتاتا ہے
یا سیتا کو پٹ رانی سے بن رانی کیا چاہتا ہے
اتی سگھن بن آ پہنچ لیا لکشمن نے رتھ تھام
رتھ سے نیچے اتر کر ماں کو کیا پرنام
پر بچوں کی بھانت وہ پھر تو کیا یک رو دیئے
اس گھٹنا سے سیتا بھی لگیں دھیرج کھونے
"تم ہو رگھوکل کے دوسرے رتن کیوں روتے کیوں اکلاتے ہو؟
اپنی چھتری انی بھاوج کو ایسا سروپ دکھلاتے ہو
چھتری کے نیتر ندھر ہی کی ورشا سے شوبھا پاتے ہیں
گھن نادسے جیتنے والے میں یہ آنسو نہیں سہاتے ہیں
اس لیے دھیر دھارن کرکے کیا کارن ہے کہو لو لکشمن
کیا چاہ ہوئی کیا یاد آیا کیا کھویا ہے بولو لکشمن"
ماتا کے یہ بین سن ڈھرکا نین کا نیر

تب لکشمن کہنے لگے ۔ دھارن کر کچھ دھیر
"اچھا ہوتا یدی لنکا میں سو جاتا شکتی بان سے میں
یا راون کے رن ساگر میں دھولیتا ہاتھ پران سے میں
یہ دن تو نہیں دیکھ پاتا جو جیتے ہوئے مر رہا ہوں
اپنے مندر کی ماتا پر خود بجرا گھات کر رہا ہوں
کہتا ہوں تو کھلتی نہ زباں چپ رہنے میں دم گھٹتا ہے
وہ غافل قرصد رہوں میں جو بھیتر بھیتر لٹتا ہے
آگیا کا برچھا بھائی نے مارا ہے مجھ ہت بھاگی کے
یہ اتیا چار دھرم کا ہے جو سر پر ہے انوراگی کے"
بس اتنا ہی کہہ سکے ۔ وے چھوٹے رگھبیر
دھیرے ہردے پل ماتر میں پھر ہو گیا ادھیر
نکلے سنگھنی گفا سے جیون اپنے شِشو کا رودن سنکر
رتھ سے اتریں تیوں سیا مات لکشمن کا کروں کتھن سنکر
بولیں" بھائی کی آگیا کو برچھا پہچان بھول کی ہے
داسی کو تو جب آگیا تھی معمولی چھڑی پھول کی ہے
وے میرے اور تمہارے کیا سارے ہی جگ کے ہت کر ہیں
سورج بنسی راجیشور ہیں رگھوکل کے گورو رگھبر ہیں
وے برچھا کیسے چھوڑیں گے جب درشٹی دشو کے پریم کی ہے؟
تم دھیرج دھر کر یہ کہدو داسی کو کیا آگیا دی ہے"
ان شبدوں سے جب کچھی سکھیا ہٹ کی پھانس
تب لکشمن کہنے لگے لے کر گہری سانس
"ہے ماتا اُمارما ہو تم من مندر کی پرتما ہو تم
مہما ہو تم سکھما ہو تم اڑی ما ہو تم گری ما ہو تم
لنکا میں ڈنکا بجا لیا پر او دھ ودھ کیے دیتا ہے
سو باس اشوک واٹکا کا سارے شوکوں کا نیتا ہے

بھارت کی اونچی ناری کا   تم نے تو چرت دکھایا ہے
پرنگر واسیوں نے اس کو   اتینت برا بتلایا ہے
وے کہتے ہیں پروشتا میں   جب پران گنوا دیتیں ماتا
تب سچی پتی ورتاؤں کی   پدوی کو پا لیتیں ماتا
یہ نہیں سمجھتی ہے دنیا   آچار یہ پرکٹا دی تم نے
پتی کے ہت نج پرانوں کو رکھ   پتی پران کی رکھشا کی تم نے
بس اسی ایک ہی کارن سے   بھائی نے یہاں بٹھایا ہے
بیٹے کے ہاتھوں ہی اس کی   ماتا کا تیاگ کرایا ہے"

یہ ہی کہکر لکھن پھر۔ گئے اور اکلائے
تب بولیں متھلیشوری بہ سیدھے سرل بھائے

"خود بھی چھتری ہوکر رہتے   چھترانی کو بھی رلا رہے
کچھ بات بھی ہو جس کے نیچے   اتنی ویاکلتا دکھا رہے
میں داسی کی پدوی پاکر   اب تک آگیا کی بھوکی تھی
بڑ بھاگی ہوں اس آگیا سے   کھل گئی کلی جو سوکھی تھی
پتی کے پرتیک دکھ سکھ میں   پتنی بھی حصہ لیتی ہے
سیتا بن میں تکلیف اٹھا   ان کو لیش شاسن دیتی ہے
ہے ودھنا جو تو سچا ہے   تو سانچ نہیں جانے پاوے
وے شاسن کریں کشلتا سے   ان پر نہ آنچ آنے پاوے
دیور سانند لوٹ جاؤ   ان سے پرنام کہنا میرا
ساتھ ہی ساتھ جیون دھن سے   اتنا پیام کہنا میرا
ان کا اس میں کچھ دوش نہیں   وے اس لیلا میں پرمیشر ہیں
سیتا سب جگہ انھیں کی ہے   وے ہی سیتا کے سرو س ہیں"

یہ سنتے ہی یک بیک اٹھے لکھن اکلائے
بولے "کیس کا ہے اودھ کون اودھ کو جائے

چودہ ورشوں تک ساتھ رہا   جیسے بھائی کی سیوا میں

ویسے ہی ہوں پھر بھی تیار — اپنی ماتا کی رکھشا میں
رگھناتھ اودھ کا راج کریں — میں وہاں نہیں اب جاؤں گا
ان چرنوں ہی کی سیوا میں — بس ساری آیو بتاؤں گا
رعیت اپنا کرتویہ کرے — جس سے سُدھار کا شاسن ہو
راجہ اپنا کرتویہ کرے — جس سے رعیت کا پالن ہو
میں بھی کرتویہ جو ہے میرا — کر جاؤں گا ان چرنوں پہ
سیوا ورت کا پالن کرکے — مر جاؤں گا ان چرنوں پر

سیتا پھر کہنے لگیں "انوچت ہے یہ بات
اُچت یہی ہے ہر طرح، کوشل جاؤ تات

بچّہ بچّہ اس دنیا کا — گن گان تمہارا کرے لکھن
رگھوکل نایک ہی کے سمان — بس مان تمہارا کرے لکھن
آدرش گنوں کا ہے دیور — تم میں اتھاہ بھنڈار رہے
تم سچّے بھائی بھگت رہو — بھائی کا تم پر پیار رہے"

اس پرکار آشیش دے اُنھیں ستیا پرشائے
وِدا کیا لکشمن کو۔ بہو پرکار سمجھائے
ہانکا تو رتھ لکھن نے۔ کنتو نہ ہانکا جائے
شکتی ہیں گھوڑے ہوئے۔ پاؤں نہ اُٹھا پائے

جیو ترہی کو بن میں تج کے — اندھوں کی نائیں جاتے ہیں
آگے کو لکھن بڑھاتے ہیں — پر وہ پیچھے کو آتے ہیں
جب سیتھ رام کی دی انکو — تب رواں رام کے بھگت ہوئے
اس بھگتی بھاؤ پہ گھوڑوں کے — شری لکھن لال انورکت ہوئے

جیسے تیسے اودھ پور۔ آئے لکشمن لال
رتھ تج بھائی کے نکٹ پہنچ گئے تت کال
دیکھا لیٹے ہوئے ہیں۔ رگھو نندن رگھوبیر
بہا رہے ہیں بے طرح نین نیھ کا نیر

جیونہی لکشمن پر پڑی درشٹی چونکے اور بولے "سیا کہاں؟
جس کے بنا رہیں پران دکھی وہ ہی پرانوں کی پریا کہاں؟"
پھر سنبھلے کہا "چھوڑو آشا جو ہوا اچت تھا اچت ہوا
راجہ ہونے میں کیا شک ہے یہ راجہ ہو کر ودت ہوا

لکشمن! بھرات تم سکھا تم پریہ تم ہتم ہردئیہ
آج ہردے کی کہے گا تم سے یہ ادوکھیش

تھے ملے ہوئے دو پھول ایک ڈالی کے اوپر کھلے ہوئے
ظالم ہاتھوں سے دونوں ہی لوٹے اور دم میں جدا ہوئے
ایک ہی وایو کے جھونکے نے کر ڈالے تتر بتر دونوں
رستہ نہارتے ہیں اپنا ہو کر ادھر ادھر دونوں

یہی حال ہے رام کا اور سیا کا تات
کہیں رہیں کچھ بھی کریں چین نہ پائیں گات

گانا

رام کی آنکھوں پر دم رم رہی ہے جانکی
جانکی کا رام ہے اور رام کی ہے جانکی
کون کہتا ہے تجا ہے جانکی کو رام نے؟
رام کی جان میں جگر میں جب جمی ہے جانکی
یہ بھلا چمڑے کے پتلے۔ پریت توڑ دانئے گیا
رام کو معلوم ہے اس کی ستی ہے جانکی
شکتی بن کر پران میں اور جیوت بنکر آنکھوں میں
دیکھ لے آکر کوئی۔ اب بھی بسی ہے جانکی
سرشٹی کی دیدی یہ موہن گرنتھ بند ہیں ایک ہے
رام تب تک ہے بنا جب تک بنی ہے جانکی"

ادھر بندھو لکشمن نے جیون پتیوں پر ڈالی دھیر
ادھر سیتا کے ہردے میں آئی درد کا پھیر

رہت سہت لکشمن تھے جب تک — تب تک بس دب رہی جوالا
جب رتھ نینوں کے اوٹ ہوا — بھرا کر بھبک اٹھی جوالا
اُرمیں یدی امرت کے سمان — پربھو چھب کی تری نہیں ہوتی
تو سیتا کی جیون ستھا — اس بن میں ہری نہیں ہوتی
پر ودھنا کا جو کچھ ودھان — ہو کر کے رہا وہی بن میں
بھلا بن دیوی کے سمان — پریمین [illegible] دھری بن میں
اس شانت پرکرتی پر پربھو کی — پوجن پریمی لگی کرنے
پتے پتے میں پریتم کا — درشن پریمی لگی کرنے
مانو برہما نے منتھ منتھ کر — جگ کو نس سار کر دیا ہے
نکلا جو سار پرکھ اس کا — سیتا کا روپ دھر دیا ہے

ودھ [illegible] چھا رہی تھی گھٹا گھنگھور جب گھور
بولے سیتا تب اس طرح - پریمین کا من مور

گانا

= (تم کو شوبھا دیتی ہے جو — راجا دھیراج ہو کر) =
داسی رہ گئی بن میں — سوامی کا کاج ہو کر
تیاگا ہے تم نے جس کو — جس نے تمھیں نہ تیاگا
پھر فیصلہ کو دیکھو — منصف مزاج ہو کر
دکھ کیا ہے گر اداسی — ملتا نہیں ٹھکانا؟
بن دے رہا جگہ ہے — وسترت سماج ہو کر
یہ مرا کہنا ہے دونوں پھر بھی جگت میں چمکیں
رگھو کل کی لاج ہو کر — رگھو کل کا تاج ہو کر

موہن بتیگا جتنا۔ اُتنا ہی وہ دیگا
بدلے گا رنگ نہ اپنا۔ سونے کا ساج ہو کر

تجھیں تمہاری پرجا کو۔ دوش نہیں شکھ دھام
دو سوتوں کا ہو رہا۔ تھا بھبیشن سنگرام

گرہ لکشمی نے سوامی کے سنگ
چودہ برسوں بنواس کیا
اس راج لکشمی کے مد کا
ایمان کرایا ہراس کیا
اب ڈاہ نکالی یوں اُس نے
جو بن میں مجھے پٹھایا ہے
سمپورن روپ سے رانی بن
جیون دھن کو بھرمایا ہے

دنیا میں مجھ سی دُکھی۔ اور نہ دوجی کوئے
جس نے ساری آیوہی۔ سنکٹ میں دی کھوئے

کنواری سے بیاہی کرنے میں،
کس قدر پتا کو تراس ہوا
پھر جیونہی سُوشر الہ آئی
تیوں ہی پتی کو بن باس ہوا
رانی ہوتے جوگنی ہوئی
پایا جھونپڑا سِل بدلے
تس پر بھی نہیں ودھاتا کے
کالے کالے بادل بدلے
ایمان لکھن کا کر ڈالا
اُس بن میں مرم بچن کہکر
خود بھی سوامی کا ورہ سہا
اس لنکا نگری میں رہ کر
میرے ہی کارن پران ناتھ
غمگین رہے کتنے ہی دن
میری ہی خاطر خونوں کے
دریاؤ بہے کتنے ہی دن
اتنے پر بھی اُس ودھنا نے
سُکھ سے نہ مجھے بہلایا ہے
انتہا کشٹ کی یہ کردی
جو اب بن میں بھجوایا ہے
جس نے اپنے جیون بھر میں
آرام نہ دیکھا بھالا ہو
مانگلیک سمے میں سوامی نے
محلوں سے جسے نکالا ہو
ایسی دکھیاری ناری کو
ہے ورکشو کہیں بھی دیکھا ہے؟
اتنے سنکٹوں کی ماری کو
ہے جیو و کہیں بھی دیکھا ہے؟

سیتا رہ سکتی نہیں۔ یوں دیوگ آدھین
نیر بنا سنسار میں کہیں رہی ہے مین ؟

گانا

سارے سُکھ سنسار دکھائے۔ سجنی سکھی سجن بن نائے
بادر گرج گرج گھراوے۔ کھلتی ہری جھرن بن نائے
لاگی لو جب اُن چرنوں سے تب ہے چین چرن بن نائے
جیون ہے بس جیون دھن سے جیون جیون دھن بن نائے

انہی وچاروں میں ہوئیں جب اتینت ادھیر
آتم گھات کرنے چلیں تب گنگا کے تیر
ہوئیں کو دے کو جبھی اس جل میں تیار
تبھی پڑی اک کان میں پیچھے سے للکار
"خبردار مت تیاگنا اس پرکار سے پران
آتم گھات سے ہے نہیں کوئی پاپ مہان"
سیتا ٹھیریں پیچھے ہٹ دیکھا ایک منی ور آتے ہیں
جو ناؤ ڈوبتی ہو اُس کو ماجھی ہی پار لگاتے ہیں
وے آنے والے غیر نہیں پہلے کے پرچت یوگی تھے
وکھیات آدکوی بھارت کے منی ور شری والمیک جی تھے
والمیک آئے جبھی۔ بیدیہی کے پاس
لو گیشور ہے وگرد سے۔ بھید گیا سب بھاس
بولے "بیٹی دھیرج رکھو یوں پران گنوانا ٹھیک نہیں
غصّہ میں اور مصیبت میں مت کا بورانا ٹھیک نہیں
تم تو ودیہ کی پتری ہو یوں چنتا کرنا اچھا ہے

جھوٹی بدنامی اس پر رکھ کر   دنیا سے ڈرنا اچھا ہے
ہے دھرم تمہارا اس کو تیاگ کر   جھوٹے دوشوں کا ناش کرو
جائے گی خود کلنک رہ جائے   ستی ورت کا سو ہی پرکاش کرو
انوچت ہے پھر بھی کہنا ہو تو   تم جھوٹی بات کر رہی ہو
جو گرو جی ودوان ہو کر بولیں   جس میں اپکھیات کر رہی ہو"
جا کے انھیں کچھ جانکی   سن کر لیتے ہیں
پھر بولیں منی رانی کر کے نیچے نین
"میں کیا تھا؟ مجھے ہوا کیا تھا؟   کیا سچ مچ ڈوب رہی تھی میں؟
معلوم نہیں کیا تھے خیال   جیتے جی اب تک بھی تھی میں
میں تو اک ٹھور چاہتی تھی   رگھوکل کی لاج بچانے کو
جیوں ہی میں دوسری بار   پھر پاتی ورت دکھلانے کو"
اتنے میں گرنے لگا   دکھی نینوں سے نیر
دیکھ یہ سنکٹ دیا منی   تڑپتے ہردے کی پیر
سوچا اس سنساری   ہے اپنی چال
کوئی نہیں بچا لی ہے   کوئی ہے بے حال
جس کا پتی ہے بھارت نریش   جو راجیشوری کہلاتی ہے
وہ ہی ماری ماری پھرتی   رہنے کو ٹھور نہ پاتی ہے
آتی ہے بڑی ہنسی مجھ کو   بدھنت کی الٹی مایا ہے
سب بھانت ستی جو ناری ہے   اس کو ہی دوش لگایا ہے
انھیں وچاروں میں تھے   کچھ چھن منی نو لین
پھر سیتا جی سے کہا   دیکھ ادھک تر دین
"رہنے کو ٹھور تمہیں بیٹی   پتہ پتہ دے سکتا ہے
ساکھشیاں چرتر تمہارے کی   ذرہ ذرہ دے سکتا ہے
چنتا کو چھوڑ چلو آشرم   رہنے کی جگہ بنا دوں گا
محلوں کی شوبھا مان سہت   پھر محلوں میں پہنچا دوں گا"

اس پرکار بیتا بہت، رشی نے کیا بیان
کرداوی اتی شیگھر ہی، نئی کٹی نرمان

ساتوک جیون کی سیما پر — بس اس پرکار پہنچیں سیتا
کچھ رشیوں کی ناریوں بھیشٹ — اس آشرم میں ٹھہریں سیتا
منی ورنے یہ چترائی کی — سیتا کا نام چھپا ڈالا
ہیں کون، کہاں سے آئی ہیں — ان باتوں پر پردہ ڈالا
بن دیوی، کہنے لگے سبھی — پڑ گیا نام یہ سیتا کا
رشی کنیاؤں کا کام کریں — ہو گیا کام یہ سیتا کا
پرایہ ہرنوں کے بچوں کو — گودی میں سیا کھلاتی تھیں
گئووں کے بچھڑوں کو بھی — خود ہی نیر پلاتی تھیں
رشی آشرم کی پھلواری کو — خود آپ سنوارا کرتی تھیں
ان چھوٹے چھوٹے پودوں میں — پانی پہنچایا کرتی تھیں
وے تلسی کے دے کیلے کے — وے بیل آنولے کے برے
وے جوہی گلاب چنبیلی کے — وے کمل کیوڑے کے برے
بارہ ماسی سے ہو کر کے — کچھ دن میں خوب لہک اٹھے
بن دیوی کا کر لگتے ہی — کھل گئے سب پھول مہک اٹھے
ہر رِتو کے پھول پھولنے پر — قائم ہو گئی بہار وہاں
ہر روز ہوائیں رہتی تھیں — وینا کی سی جھنکار وہاں

اس پرکار جب کٹی میں بیت گئے کچھ ماس
تب منگل اور مود کا سمے آ گیا پاس

گئووں، ہرنوں کے بچوں میں — آنند اپار ہوا پیدا
کیلے، بتوں کے درختوں میں — اک عجب نکھار ہوا پیدا
دنیا کی ساری چیزوں میں — نورانی نئی سمائی ہے
سُر منڈل نے نبھ منڈل سے — پھولوں کی جھڑی لگائی ہے

جھوم جھوم جب ڈالیاں، جھوم رہی تھیں جھوم

تبھی مچی اُس کُٹی میں
دو چار روز میں جان گئے
رشی آشرم والی بن دیوی
رشی منڈل میں آنند ہوا
ڈٹ گئی اکھنڈ یگیہ ویدی
گرو ور نے نام کرن کے دن
پھر رشیوں کی سمتی دوارہ
شری والمیک کو یاد رہا
ترتیب وار آرمبھ کیا
وہ رگھوکل کی گیت کیا تھی
چرچا ہے اب بھی دنیا میں
پنچ مکھ اُجّل چاند نرائن ہے
دنیا کے لیے رسائن ہے
جس رامائن کے رہنے سے
اس کی پری پورن لکھے مہما
رام چرت لکھنے لگے
ادھر بڑے ہونے لگے
اُنگلی کے بل کُٹی میں
سب کو توتل بین سے
رشی بالاؤں میں رشیوں میں
راجسی چال سے سا توک ہو
چپکے سے وید اُٹھا لاتے
جب کو چھیننے کو آتا
پچکاری پہ پچکارے تھے
ماتا یا گرو مناتے جب

پُتر جنم کی دھوم
سب آس پاس کے نرناری
ہے دو پُتروں کی مہتاری
ست سنگ سبھائیں شروع ہوئیں
پہ یہ وید رچائیں شروع ہوئیں
لو نام سنایا پہلے کا
کُش رکھا گیا دوسرے کا
جو بچن دیا تھا سیتا کو
لکھنا رگھوکل کی گیتا کو
تھا آدی کادیہ منی رائی کا
اُس کوتا کی گہرائی کا
وہ والمیک کی رامائن
وہ والمیک کی رامائن
اب بھی یہ بھارت بھارتی ہے
یہ کہاں قلم کی طاقت ہے
اُدھر بدت منی رائے
لَو کُش دونوں بھائے
چلے جبھی چت چور
دیا پریم میں بور
چلتے تھے دونوں راجکنور
چلتے تھے دونوں راجکنور
ماں کے سمیپ پڑھنے لگتے
تو جھٹ اس سے لڑنے لگتے
چلانے پہ رسباتے تھے
تب ہی کچھ کچھ منواتے تھے

پتی بھگتا سیتا کو اب بھی سوامی کا ورہ رُلاتا تھا
لیکن ان بچّوں کے کارن سکھ بہت سمے کٹا جاتا تھا

آٹھ برس کی ہو گئی جب بچّوں کی آیو
تب منی ور بھرنے لگے۔ دھرم کرم کی وایو

دونوں ہی مبتلائی ودھی سے کرتے تھے نتیہ کرم اپنا
ودیا کے ساتھ بلا رچن کو سمجھے تھے مکھیہ دھرم اپنا
پرا یا شیروں کے بچّوں سے اُس بن میں وے بھڑ جاتے تھے
اپنی پراکرمک شکتی دوارہ اُن کو نیچا دکھلاتے تھے
گنگا میں روز تیرتے تھے گو چیارن کے بھی پریمی تھے
ماتا کا آدر کرتے تھے گرو کی سیوا کے نیمی تھے
ماں بھی اپنی ممتاؤں سے رکھتی نہ کبھی محروم انھیں
بن دیوی یہ ماں کو کہتے کچھ اور نہ تھا معلوم انھیں
گرو ور ویدوں کے ساتھ ساتھ چھتری ودیا بتلاتے تھے
رامائن بھی تھوڑی تھوڑی دینا پر روز سکھاتے تھے

آشرم میں جس روز بھی جم جاتا رشی ورند
وینا پر تب بالکے گاتے یوں سانند

گانا

کرو اُس رامائن کا گان جہاں ہے سیتا چرت پردھان

تیاگ راج سبی سکھوں کو۔ رہی سوامی کے ساتھ
بن میں پتی سے چھوٹ کر رہتی تھی رگھوناتھ

پران رکھے پتی کا بت جان جہاں ہے سیتا چرت پردھان

جگ میں ملتی ہیں کہاں۔ ایسی ستیاں نار
دھرم بچایا لنک میں راون کو پھٹکار

ساکشی مندودری ہنوان　　جہاں ہے سیتا چرت پردھان
پتی نے ملنے کے ہیے　　نیۃ لیے تھے شود
تبھی سبھی کے سامنے　　پڑی آگ میں کود
گواہی دی اگنی نے آن ،، ، ،　　جہاں ہے سیتا چرت پردھان
جس کے سننے مات سے ہوتے شرون پوتر
رتن روپ ہے جگت کو وہی کونتیا چرتر
اسی کا موہن کرے بکھان　　جہاں ہے سیتا چرت پردھان

تمام شد



سری بھگوت گیتا

اُردو ہندی حروف میں

لیکھک پنڈت رام نرائن پاٹھک

لیجئے جس طرح آپ اب تک پنڈت رادھے شیام جی بھاواچک کی رامائن باجے اور طبلے پر کہتے سنتے آئے ہیں۔ اسی طرح اب گیتا بھی کہئے اور سنئے۔ بھگوان سری کرشن مہاراج کی گیتا کا نام کس ہندو نے نہ سنا ہوگا؟ اتفاقا سبھی گیتا کا نام اور مہما جانتے ہیں۔ وہی پوتر پوجیہ اور مہا پوران گیتا اب سرل ہندی کوتا میں تیار کر کے چھاپی گئی ہے۔ جگہ جگہ پر درشٹانت اور مدھر منوہر بھجن دیگر بھگوان کرشن کے امرت روپی اپدیش کو خوب پشٹ کیا گیا ہے اس گیتا کو پڑھ کر بھگتی اور گیان کے ایسے پوتر بھاؤ ہردے میں اتپن ہونگے کہ چت آنند ساگر میں ہلوریں لینے لگے گا۔ یہی آنند روپی گیتا چھ بھاگوں میں سماپت ہوئی ہے چھوؤں بھاگوں کے نام اس پرکار ہیں

ارجن موہ	۵/
آتما کی امرتا	۵/
کرم یوگ	۵/
ورات روپ درشن	۵/
جیو برہم دویک	۵/
ارجن کا سمادھان	۵/

یہ چھوؤں بھاگ ایک خوبصورت جلد میں ۶/ زیادہ دینے پر (یعنی عہ/ میں) ملینگے ڈاک خرچ الگ

گیتا گٹکا:۔ ایک روپیہ بارہ آنہ میں ملے گا۔ ڈاک خرچ الگ

ملنے کا پتہ

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

درگا چرتر

لیکھک پنڈت جوالا پرشاد مصر بی۔ ایس سی

صرف ہندی حروف میں

سنسکرت کے چرتر گرنتھوں میں درگا سپت شتی (جسے عام طور پر لوگ "درگا پاٹھ" کے نام سے پکارتے ہیں) ایک بڑا سندر گرنتھ ہے۔ دھرم کی بھاؤنا کے ساتھ کہنے اور سننے کی مطلب کی چیز یہ ہو، سو بات نہیں۔ بلکہ پردے کی قید میں بے بس پڑے ہوئے بھارت کے ناری منڈل کے لیے یہ ویرتا کا شنکھ ناد ہے اس مہتو پورن کتھا کو بڑی پربھاو اُتپادک بھاشا میں مدھر بھاووں والے گانوں سے النکرت کر کے لیکھک نے لکھا ہے۔ نوارتر کے دنوں میں ہارمونیم و طبلے کے ساتھ پنڈت رادھے شیام جی کی رامائن ہی کی بھانت اُس درگا چرتر کی کتھا اپنے گھر میں کہکر یا املا کر آپ درگا پاٹھ کا پنیہ بھی پراپت کیجئے اور گھر کی ماں بہنوں میں جیون کی گھٹناؤں کو ایک نئے ڈھنگ سے سمجھنے اور دیکھنے کی کلپنا جاگرت ہونے کا بھی اوسر دیجئے۔

درگت ہارنی بھگوتی درگا کا دویہ چرتر پانچ حصوں میں مکمل ہوتا ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مہیشاسر ودھ	۷/	شنبھ کا اتپات	۷/
چامنڈا کا پراکرم	۷/	رکت بیج کی لڑائی	۷/

شنبھ اور نشنبھ کا ودھ ۷/

یہ پانچوں بھاگ ایک خوبصورت جلد میں ۵/ زیادہ دینے پر (یعنی ۱۲ میں) ملیں گے۔ ڈاک خرچ ۱۱/ الگ۔

ملنے کا پتہ

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی یوپی

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ و روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں خریدار بک سیلر کو دی جاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱۰ روپیہ ۲ روپیہ پر ہی بہتر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس پرکار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لے کر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" "رادھے شیام و شششہ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

राधेश्याम कथावाचक

نیاز کیش :-

مینجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

ہندی حروف میں بھی مل سکتی ہے

رادھے شیام بھجن مالا

اس بھجن مالا میں پنڈت رادھے شیام جی کی رامائن، ناٹک اور دیگر کتابوں سے چن کر لیے گئے گانوں کا مجموعہ ہے۔ پنڈت رادھے شیام جی کے ان گانوں کی صدا آج ملک کے کونے کونے میں گونج رہی ہے۔ مجلسوں میں وعظوں میں جلسوں میں اور دیگر ایسے ہی موقعوں پر اُن کا راگ اور گانا نصیحت علم اور پاکیزگی سے بھری ہوئی عجیب و غریب دلخوش کرنیوالی رسیلی بوچھار برسا دیتا ہے۔ عابد ان گانوں سے عبادت کرتے ہیں۔ عورتیں اور بچے ان گانوں سے دل بہلاتے ہیں قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ :- **شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی**

رام کتھا نمبر ۲۳

راماشومیدھ



سمپادک

نیپال گورنمنٹ سے کتھاواچسپتی کا خطاب پائے ہوئے۔
کیرتن کلانِدھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ ہری کتھا وشارد کوی رتن

پروکاشک
شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

سری رام کتھا

کا

پچھلا بھاگ

اتر رام چرت

سنکھیا ۲

راماشومیدھ

سمپادک

پنڈت رادھےشیام کتھاواچک

بریلی

مصنفہ

پنڈت مدن موہن لال

بریلی

دسویں بار — قیمت ۴۴ نئے پیسے — سنہ ۱۹۶۱ء

پتہ

سری رادھےشیام پستکالیہ بریلی

پرنٹر
پنڈت رام نراین پاٹھک
شری رادھے شیام پریس بریلی
پرکاشک
سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

وکتویہ

پاٹھک۔

لیجئے۔ "موہن بھیّا" کی یہ دوسری پستک۔ مجھے پورن آشا ہے کہ "بھیّا" کی پہلی پستک "سیتا بنواس" جس پرکار آپ نے اپنائی ہے۔ اُسی پرکار یہ دوسری پستک "راماشومیدھ" بھی اپنا کر اُن کے اُتساہ کو بڑھائینگے۔

بنجر یہ بھی کرپا یدی۔ کرتے ہیں ودوان
بن جاتا ہے ایک دن۔ وہی رمیہ اودیان

وجیا لکشمی   رادھے شیام

سموت ۱۹۸۱

پرارتھنا

مایا ہے تیری اپار ۔ اپار تیری مایا
تو ہی سگن اور نرگن تو ہی ہے ۔ تو ہی ہے سچا اوتار
اپار تیری مایا (۱)
تو نے ہی تاری اہلیا سی ناری ۔ چرنوں کی رج سے داتار
وہ تو شلا تھی فقط شاپ ہی کی ۔ پاپوں کے ہم ہیں پہاڑ
اپار تیری مایا (۲)
تو ہی نے شبری کے بیرونکو کھایا ۔ بچ کے اچار اور وچار
اُپدیش تیرا یہ رہتا ہمیشہ ۔ سنسار میں ہو شدھ عار
اپار تیری مایا (۳)
تو ہی نے بھکتوں کا مد میٹنے کو ۔ تیاگی سیا جیسی نار
موہن، تو لیلائیں نانا دکھاتا ۔ ہرنے کو پرتھوی کا بھار
اپار تیری مایا (۴)

....

کتھا پرارمبھ

"ویدیہی بنواس" کو۔ ہوئے کئی یک سال
پر۔ کتھا پربھو کے ہردے میں۔ اب بھی وہ ہی خیال
گر آشرم میں ایک دن۔ بیٹھے تھے سکھ کند
یوگ وششٹھ مہان من۔ کہتے تھے سانند
"اِل۔ انل جل۔ دھرن۔ نبھ۔ ان سب کا کر میل
وشو نیینتا نے کیا۔ نرمت یہ جگ کھیل
جڑ اور چیتنیہ وبھاگوں میں۔ بانٹا سمپورن سرشٹی کو ہے
ایک نیت چکر ہی کے بھیتر۔ رکھا سمپورن سرشٹی کو ہے
تتوں کے ساتھ ساتھ اُس نے۔ دو ہی اندریاں بنائی ہیں
جڑ میں چیتنیہ ملا کر یوں۔ نانا یونیاں بنائی ہیں
اپنے ہی انشوں کو اس میں۔ لے آتا ہے لے جاتا ہے
لیلا مے اپنی اِچھا سے۔ لیلا اس بھانت دکھاتا ہے
انش ملا جب پرکرتی سے تب کہلایا جیو
گیان ہوا تو ہو گیا۔ پورن کرنا سیب

واستو میں جیو برہم ہی ہے بے پٹ کا پٹ ہے پڑا ہوا
جیو پر تھک ہوا گھٹ مٹکا سے بھوشن سوورن سی جدا ہوا
جب تک قطرے کو گیان نہ ہو تب تک قطرہ کہلاتا ہے
ہو گیا گیان تو کشن بھر میں وہ ہی دریا ہو جاتا ہے
لیکن یہ گیان ہو تو کیونکر سامنے پرکرتی کا چکر ہے
یہ بھول بھولیوں کا رستہ اتیئنت کٹھن ہے وستر ہے
تب تلک جیو اس مایا میں کشن بھر بھی چین نہ پاتا ہے
جب تلک سادھنوں کے دوارہ چنچل چت نہیں ٹھہراتا ہے

یوگ ہی سادھن یہی۔ بش ہو جائے چت
تیرتھاٹن پوجن بھجن۔ سب ہیں اسی نمت

چت ہی کے گورکھ دھندے کی کڑیوں کو جو سلجھاتا ہے
وہ ہی یوگیشور کہلا کر اپنے سروپ کو پاتا ہے
چت ہی میں گھر کا ناری کا دنیا کا موہ سمایا ہے
اس جگت جال میں بار بار چت بش پرانی بھرمایا ہے
سب کرم جگت کے کرتے ہیں چت پر بھی پورا شاسن ہے
سچے سمراٹ وہی تو ہیں جن پر ایسا سنگھاسن ہے

چت سوپن میں بھی نہیں۔ ہوا کسی کا میت
رکھتا ایسی پریت ہے۔ جیوں بالو کی بھیت

تم تو ادویت اکھنڈ امر ابھی چھنّہ اجت اوناشی ہو
جس جگہ نہیں چت کی ہستی اُس آتم پد کے باسی ہو
دھوکا ہے جہاں جیو مایا بھرم دو جی وستو سمجھنا ہے
ہے وہی بودھ مے شانت دھام کہنا ہے جہاں نہ سُننا ہے

گانا

اکھنڈ ایک ادویت آتم ہمارا — جو ہے درشٹی درشٹا سے درشن سے نیارا
وہاں پر ذرا بھی نہ دوئی کا گم ہے — لکھے کوئی کیا جبکہ تھکتا قلم ہے
نہ جب جنم ہے مرتیو کا ذکر ہی کیا؟ — کسی کی نہیں فکر تو فکر ہی کیا؟
نہ بیری نہ پیارا نہ بھرتا نہ دارا — فقط سچدانند کا ہے سہارا
جہاں رات دن کا نہیں ہے جھمیلا — پرکاشت سدا گیان روپی ہی اکیلا
نہ تکلیف آرام ہے لیش بھر بھی — نہیں روپ اور نام ہے لیش بھر بھی
جہاں میں نہ تو یہ نہ وہ ہی دکھاتا — جہاں داس سوامی کا ہے ایک ناتا
نہیں شانت بیٹھا نہیں کرودھ میں ہوں — وہاں ہوں۔ وہی ہوں فقط بودھ میں ہوں"

گراسرم میں ہو رہا تھا۔ جب یہ ستسنگ
کیا پرکرتی نے اس سمے کچھ تھوڑا رس بھنگ
گھبرا کر آئے لکھن۔ بولے "ہے اودھیش
پاپ پنک میں دھنس گیا۔ سارا اودھ پردیش

کچھ دن سے میں یہ دیکھ رہا — دنیا نے رنگ بدل ڈالا
جس ڈھنگ سے اب تک چلتی تھی — وہ سارا ڈھنگ بدل ڈالا
ہم بھی ہیں اور اودھ بھی ہے — پر اس رونق کا پتہ نہیں
اپنے اپنے کرتویوں کا — اب دھیان پہ جاتیں ذرا نہیں
جس کے پرتاپ سے سرشٹی نیم — نیمت پرکار سے چلتا تھا
جس کے شاسن سے شاست ہو — سورج چڑھتا اور ڈھلتا تھا
راجا تو وہی آج بھی ہے — پر نہیں راجہ سری رہتی ہے
ساون میں لوئیں چلتی ہیں — پھاگن میں برشا ہوتی ہے
ورنا شرم دھرم کرم بدلے — کچھ نیتی نیم بندھن نہ رہا
وہ دن نہ رہے وہ دل نہ رہے — وہ بل نہ رہا وہ دھن نہ رہا

اچرج ہے کچھ کال میں۔ بدل گئے سب دھرم
پیٹ پالنا رہ گیا۔ جیوماتر کا کرم

جوانگ وید پاٹھی تھا وہ — بکوادی ہوتا جاتا ہے
جو ورن دیش کا رکشک تھا — وہ ویسنی ہوتا جاتا ہے
جو شکتی دروبیہ کی مالک تھی — وہ ویبھ چاروں میں دھائی ہے
جو جاتی سبوں کی سیوک تھی — وہ سب کے اوپر آئی ہے
جو برہمچریہ کے حامی تھے — اب ورت اُن کا انند ہوا
پتنی ورت رکھنے کے بدلے — پتنی تیاگن کا دھند ہوا
بالک لڑتے ہیں وردھوں سے — آدر اور مان ذرا نہ رہا
وردھوں میں ترنائی آئی — بڑپن کا دھیان ذرا نہ رہا
موڑکھوں کا آدر بڑھتا ہے — پنڈت دھتکارے جاتے ہیں
پاکھنڈی پاپی سادھو لوگ — سوامی کی پدوی پاتے ہیں
جو ہاتھ سوئم تھے دستکار — وہ اب محتاج ہیں اوروں کے
اپنے ادیم کھو بیٹھے ہیں — لو بھی ہیں جو تھے کوروں کے

کیول موگھک ہی نہیں۔ کہتا ہوں میں ناتھ
دیتا ایک پرمان ہوں۔ اُن خبروں کے ساتھ

دربھکش اس طرح بار بار — پڑتے تھے نہیں ایودھیا میں
بالوں کے جیتے جی بیٹے — مرتے تھے نہیں ایودھیا میں
پر آج راج دوارے پر ہی — دکھ بیٹھا دھرنا دئے ہوئے
روتا ہے ایک وردھ براہمن — مرت ویہہ پتر کا لیے ہوئے
کہتا ہے وہ جب ستی نیم میں — یہ پری ورتن ہوتا ہے
تو اُس کا اُتر داتا کُل — راجا اور شاسن ہوتا ہے
دردھ پورک کہتا ہے براہمن — میں اپنا نیائے چکاؤں گا
زندہ بیٹا لیجاؤں گا — یا پران گنوا کر جاؤں گا"

لکھن لال کی بات سن۔ اُٹھے ترت رگھو ویر
آئے گر و ور کے سمت۔ اُس براہمن کے تیر

دیکھا جب رگھوویر کو۔ آتا اِندر اور
دیا کل براہمن نے کہے۔ ایسے وچن کٹھور

"ہو چکے سگر۔ اج۔ رگھو۔ دلیپ۔ کرم کبھی نہ یہ دیکھا اپنا
جیتا رہ جائے باپ اور مرنے دیکھے بیٹا اپنا
ہے رام تمہارے شاسن میں سب نیم بدلتا جاتا ہے
جی جلتا ہے سورج کل کا سورج اب ڈھلتا جاتا ہے"

ان شبدوں سے رام کے۔ چبھا ہردے میں شول
گرو سے پوچھا کس لیے۔ ہوا نیم پرتی کول؟
سری وششٹھ جی ہو گئے۔ دھیان مگن کچھ کال
تدپ رانت کہنے لگے۔ اس پرکار سب حال

"واستو میں ایک شودر بیٹھا۔ اتینت ادھرم کر رہا ہے
وندھیا چل کے گوہر بن میں براہمن کا کرم کر رہا ہے
بس اسی ایک ہی کارن سے سارا ہی کرم سمورن ہوا
دربھکش ایودھیا میں آیا براہمن بیٹے کا مرن ہوا"

گرو کے یہ واکیہ سن۔ پربھو ہو گئے ادھیر
ترت چڑھایا کوپ سے۔ نج دھنوا پہ تیر
ایک بان سے شودر کا۔ کاٹ اڑایا شیش
براہمن کا بیٹا اٹھا۔ کہتا جے جگدیش
چلا گیا جب براہمن پتر سہت سانند
تب وششٹھ سے دکھی من۔ بولے کرنا کند

"کس لیے راس گے شاسن میں ایسا اندھیر ہوا بھگون؟
جو ان ادھکار کا شودروں کے ہر دیوں میں بیج بوا بھگون؟
ہے کون سی وہ کالی کرنی جس سے کوریتیاں چھائی ہیں؟
نرمل آکاش پہ کوشل کے یہ شیام گھٹا گھر آئی ہیں؟

پوجنیہ اب تک رہے وید ادک یگ گرنتھ
پر اب پیدا ہو رہے نانا کلپت پنتھ

ہری مندر بنے موج مندر تیرتھ دوکانیں پاپوں کی
مالائیں گھر گھر پھرتی ہیں پر دھن ہرنے کے جاپوں کی
جس کو دیکھو اس کے بھیتر سوارتھ ہی سوارتھ دیکھ رہا
بچہ بچہ اب دنیا کا اپنا ہی مطلب سیکھ رہا
ہمدردی اور آپس داری اب ملتی نہیں زمانے میں
اُپکار پریم سب قید ہوا مطلب کے بندی خانے میں
نیتاؤں میں یہ زہر بڑھا ہے میرا زیادہ نام نہیں
جنتا سوتنتر ہو سکتی ہے نیتاؤں کا کچھ کام نہیں
یہ سب چکر کچھ ایسا ہے جس نے انیت بھر ڈالی ہے
رجنی کا دن کر ڈالا ہے دن کی رجنی کر ڈالی ہے"

یہ سنکر بولے گرو وششٹھ لو کا درن ٹھیک
براہمن کے بدھ سے گئی بگڑ دھرم کی لیک

کیسا ہی ہیں کرم ہینا ستک پاپوں سے منڈت تھا راون
پھر بھی پولستیہ کے کل میں تھا براہمن تھا پنڈت تھا راون
اس کو تم نے کشتری ہو کر مارا ہے جو یدھ استھل میں
وہ برہم پاپ وہ برہم دوش آکر بیٹھا ہے کوشل میں"

پھر بولے کیا اس پاپ کا ہے اب کوئی اپائے؟"
کہا گرو نے "ہے۔ اگر کریں رام رگھورائے

ہو جائے یدی اشومیدھ تو ساری بادھائیں جائیں
امرت کی دھارائیں پھر تو یہ شیام گھٹائیں برسائیں
سنسار میں اپنا آدیہ ہیش دھادک چرچا کا نیتا ہے
پر اپنے سارے پاپوں کو یگیوں دوارہ دھو دیتا ہے

جب کوئی کشٹ جاتی پر ہو　　تو یگیہ کیا کرتے ہیں ہم
اپنی ہر ایک مصیبت کو　　یوں ہٹا دیا کرتے ہیں ہم
ورشا ہت ورشا یگیہ یہاں　　پتر میشٹی پتر کے ہت یہاں
اتنے یگیوں کا ہے ودھان　　بتلاؤ جگ میں اور کہاں؟
اسلیے پاپ کے سنکٹ کو　　یگیوں سے ہٹواؤ رگھوور
دنیا میں اپنے شاسن کا　　پھر ڈنکا بجوا دو رگھوور"

"جو اگیا" کہکر چلے۔ بند ہو سبھت رگھوراج
کہا مارگ میں لکھن نے بڑے کوشل کے تاج

گرو کا کتھن سیتہ ہی ہے　　من گت بھی یہی بتاتی ہے
پر مجھے اور ہی ایک بات　　اونتی کا ہیت دکھائی ہے
نردوشن سیتا تیاگی ہے　　یہ بات آپ بھی جان رہے
بے خطا ستانے کے پھل سے　　راجادھراج کچھ دھیان رہے
ان گیلی دکھتی آنکھوں کو　　کرونیش بھول ہی جائیں گے؟
سواشومیدھ کرنے پر بھی　　نگری میں شانتی نہ پائیں گے

(گانا)

سو یاہے کون سکھ سے۔ دیئوں کا دل دکھا کر؟
کس نے بڑھایا بل ہے۔ ابلاؤں کو ستا کر؟
ہر ایک بھوگتا ہے۔ اپنے کئے کے پھل کو
وہ آم کیسے کھائے۔ بوئے جو نیم لا کر؟
روتی ہے گر پرجا تو۔ رونے دو اس سے کہدو
سیتا کا شاپ لے گا۔ بدلہ رلا رلا کر
بھونچال ہو یا بھیا۔ دربھکشہ ہو یا ماری
رکھتے ہیں پاپ کب منہ۔ دنیا دبا دبا کر؟
بھنیتر چھپی ہوئی ہے۔ چھاتی سے چیر کر مورت
کہدو چھپا کرے وہ۔ اپنی دیا دکھا کر"

ان وچنوں سے لکھن کے ۔ وکل ہوئے رگھو ویر
نینوں ہی نے دیدیا ۔ اُتّر گمبھیر گمبھیر
اِدھر راج کے دوار پر ۔ پہنچے لیلا دھام
اُدھر یگیہ کا لکھن نے ۔ شروع کرایا کام

ناگر دل نے نانا ودھ سے ۔ نگری کو نیا بنا ڈالا
نوتن نوتن نرمانوں سے ۔ سُرپور کی بھانتی سجا ڈالا
نینوں ۔ موتیوں ۔ مانکوں سے ۔ جگ مگ جب وہ سُہاتا تھا
نش میں نش ناتھ لجاتا تھا ۔ دن میں دن کر سکچاتا تھا

ساج چکا سارا نگر ۔ سیوک دل سالہاد
بھیج چکے سر وتر ہی ۔ بھرت لال سمواد

گنپت سُرپتی ۔ ادک سب سُر ۔ آئے اس سمے ایودھیا میں
یم ۔ کال ۔ ورن ۔ مارت ۔ کُبیر ۔ چھائے اس سمے ایودھیا میں
وانی ۔ اندرانی ۔ رودرانی ۔ سمپورن شکتیاں بھی آئیں
ناری کا ویس بنا کر کے ۔ ردھیاں سدھیاں بھی آئیں
گوتم ۔ کناد ۔ جاوال ۔ کپل ۔ انگرا اگستیہ پدھارے ہیں
اتری ۔ پاراشر ۔ یاگیہ ولکیہ ۔ بھرگو اور پولستیہ پدھارے ہیں
نل نیل اور انگد سمیت ۔ کشکندھا پت بھی آئے ہیں
ترجٹا سرما کے ساتھ ساتھ ۔ سری لنکا پت بھی آئے ہیں
کہنا ہے یہ اس اتسو میں ۔ سب سُرمنی منڈل آیا ہے
نروانر ول رجنیچر دل ۔ بہو بہت بہو سُر دل آیا ہے

ایک اور ہو رہا تھا ۔ مہمانوں کا مان
دوجی دش تھا یگیہ کا ۔ ودھی وت وِدھ وِدھان

جب سر یوتیر یگیہ ویدی ۔ رچ گئی خوب سگھرائی سے
تب انترنگ میں پچھ رشی منی ۔ بولے رگھو ور رگھورائی سے

"اودھیش یگیہ کے ہونے میں   آپڑی ایک بڑی الجھن ہے
بھارت یہ بن یگیہ ادھورا ہے   ایسا شاستروں میں ورنن ہے
پھل دا ایک یگیہ تبھی ہوگا   جب اردھا نگنی ساتھ میں ہو
بل دا ایک یگیہ تبھی ہوگا   جب اردھا نگنی ساتھ میں ہو
یدی جیوت ہوں جانکی کہیں   تو انکو بلا لیا جائے
انکھوا کرنے کو یگیہ پورن   دوسرا وواہ کیا جائے"

شبد دوسرے بیاہ کے سُنے کلیش کے ساتھ
دین بھاؤ سے اسی کشن۔ بولے دینا ناتھ

"راگھو پے بڑی کرپا ہوگی   ایسی نہ آج آگیا کریئے
ورنہ آگیا اُلّنگھن کا   پہلے اپرادھ چھما کریئے
چھن جائے سارا راجپاٹ   ہو جائے نرک نہ ڈرتا ہوں
سوگند گرو کے چرنوں کی   میں ستیہ پرکٹ یہ کرتا ہوں
چاہے یونہی رہ جائے یگیہ   آ سنترت منڈل پھر جائے
چاہے سورج کُل کا سورج   ایمان نشا میں گھر جائے
ہم گرہو چاہے جوالا مُکھ   وندھیا چل چاہے چل جائے
جوالا ہو جائے سریو جل   سریو جل چاہے جل جائے
تارا گن چاہیں سندھو بنیں   چندر ماسندھو میں پٹ جائے
میدنی رساتل میں پہنچے   تل تیل تلاتل پھٹ جائے
اتنا وپلپ ہونے پر بھی   سیوک گمراہ نہیں ہوگا
اس راگھو کا اس جیون میں   دوسرا وواہ نہیں ہوگا

پنچوں میں جس کو دیا۔ اردھ بھاگ کا ٹھور
اُس کا آسن وشو میں۔ کیسے لے گی اور ؟

دے ڈالا جس کو اردھ بھاگ   اردھانگن وہی ایک اپنی
وامانگ جسے بٹھلایا ہے   وامانگن وہی ایک اپنی

ناری کے لیے ایک پتنی ورت
جب وید شاستر نے گایا ہے۔
تو پرشوں کو بھی پتنی ورت
گر جن ہی نے بتلایا ہے
ترپا کو تیل نہیں چڑھتا
جب دوجی بار آوے جن میں
تو پرشوں کو بھی ورجت
پھر کنگن کا بھار آوے جن میں
اس لیے ونش یا اسٹ مدرش
ہے آن ایک گٹھ جوڑے کی
دو دل مل کر کے رکھتے ہیں
یہ شان ایک گٹھ جوڑے کی

(گانا)....

ہردے ایک ہے ادر من ایک ہی ہے
تو پھر پھیر کیسا لگن ایک ہی سے
نہیں چھوڑتے ٹیک سر جاہے جائے
سداگ شتریوں کا چلن ایک ہی ہے
کہا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو ہم نے
وہ بچنوں میں مانا وچن ایک ہی ہے
ہردے میں جو رکھا نے پرتما کی نائیں
پجاری کا وہ پریم دھن ایک ہی ہے
بندھے گرنتھ بندھن میں دو ایسے جیون
کہ جن دونوں کا پران تن ایک ہی ہے
اگر ایک ہی جانکی کا ہے دلہا
تو اس رام کی بھی دولہن ایک ہی ہے"

اس پرکار جب رام کا۔ سنا ہردے اُدگار
تب من منڈل میں ہوا۔ تھوڑی دیر وچار
سب کی سمتی سے ہوا۔ طے یوں پرشن مہان
سونے کی سیتا بنے۔ ہو یوں یگیہ ودھان

شُبھ مہورت میں مدی تٹ۔ چھڑا یگیہ کا کام
مکھ منڈپ میں مُدت من۔ بیٹھے سیتا رام

بولے وششٹھ "ہے بھرت لال اب لاؤ دشو ورت گھوڑا
شو تیانگ شیام کرنوں والا شرتی اور شاستر ورنت گھوڑا
بل میں کوشل میں شوبھامیں روی گھوڑے جس سے لجت ہوں
جگ جیئی بنیں جس سے رگھوور وشو بھر پد سے سجت ہوں"
"جو آگیا" کہکر چلے۔ بھرت لال سُکھ پائے
ورنت گھوڑا اسی کشن۔ لے آئے ہرشائے

تب کیا ودھان سہت پوجن اُس گھوڑے کا رگھورائی نے
ماتھے پر اُس کے پتر ایک لکھکر باندھا رگھورائی نے
"کوشل پتی اب سمراٹ ہوئے یہ پد دنیا سویکار کرے
جو کوئی گھوڑا روکے وہ رن میں لڑنا سویکار کرے"
اس طرح یگیہ کا شیام کرن جب سج دھج کے تیار ہوا
تو پہلی بار کدھر جائے یہ مُن گن مدھیہ وچار ہوا
کچھ رشیوں نے رگھورائی سے رخ دیکھت ہرنے کی ویتھا کہی
لونا سر کے انیاؤں کی نیائی نرپ سے سب کتھا کہی
پھر دیکھ زور سفارش کی پہلے یہ اشو اُدھر جائے
سب بھار ہجوم کا ہرا پھل گو لونا سر ودھ سے ہر جائے
سنتے ہی رشی کشٹ کو۔ پگھلے راجہ ین
بولے سری شتروگھن سے۔ رگھوور ایسے دین

دکھائی جو کھل رشی منیوں کو سنکٹ اور دُکھ کا داتا ہے
اس دنیا میں وہ ہی میرا پہلا بیری کہلاتا ہے
اس اشومیدھ دوارہ اسکا سب مدہرنا اوشیک ہے
اپنے جیون میں پاپ رہت پرتھوی کرنا اوشیک ہے

اس لیے لون پور میں جا کر لونا سُر سے سنگرام کرو
یدی نہیں دُشٹتا چھوڑے وہ تو اُس کا کام تمام کرو
سُنتے ہیں وہ کے کارن سے وہ سہج نہ مارا جائے گا
تو یہ اموگھ شر لیجاؤ اس سے سنہارا جائے گا"
یہ کہکر منتر سہت پھونکے شر دیا شتروہن کے کر میں
سر راج اندر کے وجر تنیہ وہ بچا شتروہن کے کر میں
پھر بولے ناتھ "شبا ہو سہت پر یہ یوپ کیتو کو لیجانا
اپنے اِن دونوں پُتروں کو اُس کے پُتروں سے لڑوانا
وِدیا دھے کو ودھ کرکے بھیا رشی وودھ کا بدلہ لے لینا
نگری کو دو بھاگوں میں کر دونوں پُتروں کو دے دینا"
"جو آگیا" کہہ سبوں کو۔ سادر شیش جھکائے
شتروہن کو شتروہن۔ چلے گنیش منائے
گج متت سمان سُوبھٹ جھمگھٹ جب چلا رام کی جے کرکے
تب کانپ اُٹھے بھے بھیت ہوئے مد اور پاپ دنیا بھر کے
آگے آگے بھتا گیہ اشو پیچھے اشوارُوہی دل تھا
شتروہن مدھیہ میں رتھ پر تھے سب اور گجارُوہی دل تھا
رتھ کے بھیتر دائیں بائیں رپو سودن تنے سہاتے تھے
مانو بھجدنڈ کال کے یہ سنسار جیتنے جاتے تھے
سُرگن یہ شوبھا دیکھ دیکھ آنند بھرے اُمڑاتے تھے
رگھو ور کی جے سے ویردن میں اُتساہ اپوروُ بڑھاتے تھے
اس طرح اشو کے ساتھ کتک آیا لونا سُر نگری میں
معلوم ہوا اگن سہت کال دھایا لونا سُر نگری میں
لونا سُر کے کرودھ سے تیتر ہو گئے لال
اشو پکڑنے کے لیے۔ حکم دیا تتکال

پھر بولا نج سین سے اس پرکار للکار
"ویرو لڑنے کے لیے ۔ ہو جاؤ تیار

کیا اچھا موقع ہاتھ لگا　　گھر بیٹھے بھوجن آیا ہے
وشرتھ سُت نے باروو بھرے　　کوٹھے پہ ہاتھ بڑھایا ہے
اس لیے مجھے یہ کہنا ہے　　جننی کا مان بڑھا دینا
دودھوں کی دھاریں پی ہیں تو　　خونوں کی دھار بہا دینا"

اتنا سنتے ہی ہوا ۔ سب کھل دل تیار
لڑنے کو آگے بڑھا ۔ کر بھیشن جے کار

راون نے کمبھ نشا جگنی　　سا درجس کے پتو کو دی تھی
جس مدھوست نے تپ میں تپکے　　سری شنکر سے شکتی لی تھی
اُس سے رن میں بھڑ جانے کا　　ساہس جب کیا شتروہن نے
تب رگھوونشی کے جیوٹ کا　　جے کار سنایا تربھون نے

ویر کیسری کی طرح ۔ گرج شتروہن لال
بولے اپنی سین سے ۔ اس پرکار تتکال

گانا

"بڑھے چلو بہادرو
ویر ابھی فہیں کھل دل کو مٹانا ہے ہمیں
رکت مہندی سے ان ہاتھوں کو رچانا ہے ہمیں
یُدھ کے سندھو میں ۔ دشمن کو ڈبانا ہے ہمیں
تخت شیطان کا تہِ خاک ملانا ہے ہمیں
دیش پے جاتی پے لیش پے مرمٹو!
بھڑ پڑو دلاورو"

......

اتنے ہی میں آگیا ۔ نشیچر دل اُدنڈ
تبھی ویرتا سے بھڑا ۔ کوشل کٹک پرچنڈ

خونی تیروں کی ورشا سے — سب اور میدنی لال ہوئی
منٹھ بھیڑ سجن اور درجن کی — اُس جگہ بڑی وکرال ہوئی
پرتھوی ڈولی آکاش ہلا — تِس پر بھی ٹولی ڈٹی رہی
رسیا ویروں کے بھاگن میں — وہ رن کی ہولی ڈٹی رہی

آخر کھل کا بہہ گیا نیر سمان گھمنڈ
کھنڈ کھنڈ ہونے لگا۔ نشچر کٹک اکھنڈ

سری یوپ کیتو کے ہاتھوں سے — رن میں ریپوکیت سماپت ہوا
ماتنگ سباہو کے دوارہ — ویروں کی گتی کو پراپت ہوا
ان دونوں کے مرتے ہی بس — مرگئے حوصلے کھل دل کے
میدان چھوڑ کر بھاگ چلے — سارے نشچر رپو منڈل کے
تب لونا سُر نے کرودھ سہت — شترو ہن لال پے وار کیے
رگھو ونشی نے بس اسی سمے — ویر وجیت وکٹ پرہار کیے
کچھ تیوری چڑھی نیتر چمکے — ایک شبد ہوا ایک بان گیا
اُس لوناسُر سے یودھا کا — کشن بھر میں پاپی پران گیا
جس سمے ورگ پے نشچر کے — رگھو ونش پتا کا پھہرائی
پرتھوی آکاش پکار اٹھے — جے کوشلیش جے رگھورائی

دو بھاگوں میں بانٹ کر نشچر راجیہ تمام
وشونگر متھرا دھرا۔ ریپوسودن نے نام
یوپ کیتو کو کر دیا۔ وشونگر کا ناتھ
متھرا پتر سباہو کو دی اُس جے کے ساتھ
یوں جے پا کر شتروہن۔ چلے دوسرے دیش
یگیہ اشو کا وشو کو پہنچانے سندیش
راجاؤں کو جابجا۔ اپنا کرتے جائیں
دیش دیش سمراٹ کی۔ وجے دھوجا پھہرائیں

اِدھر شتروہن کر رہے تھے سامراجیہ پرسار
اُدھر اودھ میں رام کے ہوتے تھے دربار
ایک روز اودھیش کا۔ تھا دربار مہان
بیٹھے سب سامنت تھے۔ یتھا یوگیہ ستھان

گرجن منڈل دورج منی منڈل　　شوبھت رگھوور کے دائیں تھا
سگریو وبھیشن آدی سہت　　منتری ریت دل بائیں تھا
پیچھے کی اور بھرت بھیّا　　پربھو جی پر چنور ڈلاتے تھے
چرنوں میں بیٹھے مہاویر　　پد پدم دباتے جاتے تھے

اسی سمے اُس سبھا میں۔ لکشمن پہنچے آئے
بولے "ایک سمواد ہے۔ سُنئے رگھو کل رائے
دو سادھو کے بالکے سُندر شوبھا دھام
کھڑے ہوئے ہیں دوار پے۔ لوکش جنکے نام

دونوں دونوں بیناؤں پر　　کچھ عجب ڈھنگ سے گاتے ہیں
ساہتیہ اور سنگیت سہت　　سیتا کا چرت سناتے ہیں
اس شبھ اوسر پر اُن کا بھی　　آنا سویکار کیا جائے
یدی مہاراج کی آگیا ہو　　حاضر دربار کیا جائے"

یہ سُنکر کچھ سوچنے لگے ادھر بھگوان
ادھر لکھن کرنے لگے۔ لڑکوں کا گن گان

بولے "دونوں ہی سُندر ہیں　　مکھڑوں پر تیج براج رہا
دونوں کا ایک سروپ دیکھ　　روی ششی کا منڈل لاج رہا
نربھے ہیں اور نربھمانی　　نرلوبھی اور نشچل من ہیں
کومل ہونے پر بھی رکھتے　　کیہریوں کا سا بل دونوں
رتنوں کا رنگ دمکتا ہے　　میلی مٹیالی صورت میں
ہے بھیس فقیرانہ لیکن　　شاہانہ پن ہے طبیعت میں

چتون سے کشتری بن کے بھی کچھ ڈھنگ سمجھ میں آتے ہیں
کٹ پے لٹکی لٹ کے نیچے ترکش کے چنہہ دکھاتے ہیں
نگری میں ان کے گائن سے سیتا پرشردھا بڑھتی ہے
جو ہوا کبھی نیچے کو تھی وہ اب اوپر کو چڑھتی ہے
پچھلی گھٹنا پر جن منڈل اب پشچا تاپ کر رہا ہے
سمرن کی نئی سمرنی پر ماتا کا جاپ کر رہا ہے
اس لیے ورت یہ ہوتا ہے جادو ہے ان کے بولوں میں
او تیرن ہوئے ہیں دیو دوت مانو ان تلسی چولوں میں

من مانک مکتا نرت روی ششی لیے نچوڑ
تبھی رچیتا نے رچا، شاید ان کا جوڑ

بھسمی سے بھرے ہوئے مکھڑے بھاوک من کو چبھ جاتے ہیں
مایا کے پردے کے اندر دو الشور انش دکھاتے ہیں
اُپما میں ایک دوسرے کی بس ایک دوسرا آئے گا
سہسانن بھی یدی کھوجے تو انسا ان کو ہی پائے گا
چھوٹی چھوٹی وینا اوں پر انگلیاں اس طرح جاتی ہیں
جس طرح سُرتیاں سُلینوں کی ان ہد کے پد پڑھاتی ہیں
بندھتا ہے تارتان کا جب تب راگ کھڑا ہو جاتا ہے
اُن سات سُروں کا ایک گرام بس چودہ بھون جگاتا ہے
اس لیے دو بارہ ونتی ہے بلوانا ان کا سوی کرت ہو
ایسے سور گیہ گان دوارہ یہ راج سبھا بھی جاگرت ہو"

"بلواؤ" اس طرح کا ہوا راج سنکیت
تت کشن دونوں آ گئے وینا واد یہ سمیت
جھپک اٹھی ساری سبھا دیکھے جب وہ روپ
مانوں پراتہ کال کی چھوٹ اٹھی ہو دھوپ

راجہ کو اپنا پوجیہ سمجھ دونوں ہی اشیش نواتے ہیں
تب لکشمن سکھ آسنوں پے سنمکھ ان کو بٹھلاتے ہیں
پربھو کی پر پیچھے سے بیٹھے پہلے ہر دل میں جم گئے
آتے ہی وہ درجہ پایا آنکھوں کے تل میں بیٹھ گئے

پربھو نے پوچھا "کون ہو؟" بولے "منج شریر"
آگے آنکھ بتائے گی ۔ ذات امیر فقیر

جب آنکھیں دیکھ رہی ہیں یہ دو بال تپسوی پرسنت ہیں
تو "کون ہو؟" یہ "تینوں اکشر کچھ ویرتھ اور کچھ آدھبت ہیں"
یہ سنکر کچھ ہنسکر رگھوور بولے "میری یہ منشاء ہے
تم کس کے سندر مالک ہو کیا نام تمہارے پتو کا ہے؟"
اتر یہ ملا "سبوں کا جو پالن اور پوشن والا ہے
ہم بھی اُسکے ہی ہیں جگ میں جو سب جگ کا رکھوالا ہے"
پربھو پھر مسکائے اور پوچھا "تم لال ہو کس کی گودی کے؟"
کچھ اُچھل کے بچے تب بولے "ہم بیٹے ہیں بندیوی کے"
"کس کے چیلے ہو؟" یہ سنکر ایک جوش اٹھا ان شیشوں میں
"گرو دیو ہمارے والمیک" یہ کہا کرارے شبدوں میں
پھر کہا کہ "راج سبھا جیسا ہم واکیہ وویک جانتے ہیں
ہم رمتے سادھو بالکے ہیں دُھن اپنی ایک جانتے ہیں
اس سمے موج میں ہے طبیعت کچھ سُننا ہو تو سُنیئے گا
• ہم سیتا چرت سُناتے ہیں اس پہ ہی دھیان دیجیئے گا"

یہ کہکر چھیڑے ترت ۔ وینائوں کے تار
مست ہو گیا ایک ہی گت پر سب دربار
میٹھ مُرکیاں گٹ کری تان الاپ ملاپ
پرکٹ ہوا ساکشات سب ۔ مانو کلا کلاپ

سری گنپت کا دھیان کر۔ پربھو کو اُر میں لائے
لگے سُنانے بالکے۔ اِس پرکار ہرشائے
دو آر یہ جگت میں وِوِت ہے۔ متھلا تا مک دیش
سوامی جس کے ہیں جنک۔ جگ وِکھیات نریش
راج نیت کے ساتھ ہیں۔ برہم گیان کی کھان
ملتے ہیں جگ میں نہیں۔ ایسے نرپت مہان
رکھا کرتے دیہہ میں۔ دیہی سے جو نیہہ
اُن کو ہی اس جگت میں کہتے لوگ ودیہہ

پڑ گیا اچانک ایک سمے بھاری اکال رجدھانی میں
تب ہل لے کر وہ ہی ودیہہ آئے تھے سویم کسانی میں
اس سمے ایک گھٹ کے کارن نرپ کا ہل کر سے چھوٹ گیا
سری جگت جیا او تیرن ہوئی بھرم کا بھنڈا سب پھوٹ گیا

جس کی بھرکٹی ماتر میں۔ ہے ہوتا سنسار
وہی شکتی ہو بالکا۔ کرتی چرت اُپار

کیا لیلا ہے جو تربھون کو لاکھوں لیلا دکھلاتی ہے
وہ ہی متھلیشور کی ہو کر متھلا میں پالی جاتی ہے
لیلا کے پردے میں جیوں ہی لیلا سے اس کے کام ہوئے
تب سیا جانکی ویدیہی سیتا دِک اُس کے نام ہوئے
نتیہ پرتی اب تو وہی سیا۔ دیوی پوجن کو جاتی تھیں
پتی دھرم اور گرہ کی شکشا ماتا کے دوارہ پاتی تھیں

پورن شکتی نے ایک دن۔ پرچے دیا پرچنڈ
اُٹھا لیا بس کھیل میں شنکر کا کودنڈ

تب خوش ہو کر متھلیشور نے اس طرح پرتگیا کر ڈالی
اب اسے وواہیگا وہ ہی جو ہو اس سے بھی بل شالی

پتری نے جسے اٹھایا ہے اس دھنوا کو جو توڑیگا
وہ ہی سیتا کے ساتھ ساتھ متھلا سے ناتا جوڑے گا
اس دن سے ہی جگ کے یودھا دھنوا پر بل ازماتے تھے
ٹوٹا کہاں ؟ پرتھوی پر سے تل بھر بھی ہٹا نہ پاتے تھے
تھک گئے سویمور کے رن میں جب سکل جگت کے بلدھاری
تب وشوامتر گورو جی کا جیتا ایس ایک برہمچاری
رگھونندن رام چندر جی نے اس شو دھنوا کو توڑا تھا
ویدیہی سے ابھی نہیں۔ وشو بھر سے جے ناتا جوڑا تھا

گرہ لکشمی ہو اودھ میں رہیں سیا سکھ پائے
پتی سیوا ایشور سدرش۔ کرتی تھیں چیت لائے

پر کال چکر سے انھیں دلوں سمپورن سکھوں کا ہراس ہوا
کیکئی دوارہ رگھوور کو چودہ برسوں بنواس ہوا
اس سماچار نے سیتا کی چھاتی پہ بجر پہار کیا
تب اس ستونتی نے اپنے من میں اسطرح وچار کیا
جب تن من ان دھن جن جیون جوگی بن بن بن دھائے گا
تو اس اردھانگن کا شریر کیا محلوں میں رہ پائے گا؟
یہ سٹھ ہے ہو سکتی ہی نہیں پانی سے لہر جدا جگ میں
دیکھی ہے کہیں کسی نے بھی لوچن سے نظر جدا جگ میں؟

آئیں رگھوور کے نکٹ۔ اور نوایا ماتھ
کچھ لجا کچھ ضد سے۔ بولیں۔ جیون ناتھ

کیکئی ماں کی آگیا کا کیسے پالن ہو پائے گا
جب آدھا تن بن جائیگا آدھا گھر پہ رہ جائے گا
اس لیے جسے ناتھا نتھ سے سنگ اسے ناتھ نے چلئے گا
بچپن میں جس کا ہاتھ گہا بس اسے ساتھ لے چلئے گا

رگھوور بولے یہ کتھن۔ ہے سب طرح اُدار
پر لے چلنے میں تمہیں۔ ہے ایک بڑا وچار

سیتے تم سی گرہ لکشمی کو جو گنی بنانا ٹھیک نہیں
کومل کملنی ابلا کو بن بن بھٹکانا ٹھیک نہیں
بن میں رہتے ہیں باگھ ویال نشچر اور نچر رہتے ہیں
کنکڑ پتھر پورت پتھ ہے سنکٹ پگ پگ پر رہتے ہیں

سیانین میں نیر بھرے۔ ذرا دیر رہ مون
بولیں داسی کے لیے۔ ابلا کہتا کون؟

جو پتی پگ کی سیوکنی ہے وہ ابلا سبلا سے بڑھ کر
جو ساتھ ہے اپنے سوامی کے وہ دُکھیا سُکھیا سے بڑھ کر
جیسی حالت پتی کی ہوگی ویسی ہی پتنی کی ہوگی
پتی یدی بن دیو بنے بن میں تو پتنی بن دیوی ہوگی
سوامی یدی کشتری ست ہیں تو داسی کشترانی بالا ہے
مہاراج کملوں کو تیج روپ تو سیتا ال کو جوالا ہے

سری کیکئی مات نے۔ اُچت ہی کیا کاج
ہونا ہی چاہیئے تھا۔ بھرت لال کو راج

جو نچرادک کے بھے سے نج پتنی تک کو تجتے ہیں
اس بڑی ایودھیا کی رکشا وہ کس پرکار کر سکتے ہیں؟
داسی آ گیا کے کارن سے کوشل پور میں رہ سکتی ہے
پر یہ وشواس نہیں سوامی در ہی اُر میں رہ سکتی ہے
اُدیا ہیں پوجن تیرتھ تن آرادھن ہے بھرتار تمہیں
نج نیا کے پتوار تمہیں اس پار تمہیں اُس پار تمہیں

جھڑی انسوؤں کی بندھی۔ بس اُس کے اُپرانت
اچھا تو تم بھی چلو۔ بولے سیتا کانت

لکھن لال آئے تبھی ۔ سُن کر یہ سمواد
یہ بھی ہمراہی ہوئے ۔ کچھ وواد کے بعد
تپسی بنکر بن چلے ۔ لکھن جانکی رام
پہلی نشں سب نے کیا تمساتٹ وشرام

آگے چل کر کیوٹ دوارہ جب تینوں گنگا پار ہوئے
تب اُترائی کے دینے میں رگھنندن کچھ لاچار ہوئے
اُس سمے پران پتی کی لجّا سیتا نے ترت نوارن کی
اپنی من مندری دیکر کے کر ڈالی بالم کے من کی

کتنی ہیں سنسار میں ۔ ایسی بُدھی اُدار؟
نج من سے جو جان لیں ۔ پتی کے من کا سار
بنا کہے پھر سوامی کے ۔ کرڈالیں یہ کاج
جس میں پتی سنتشٹ ہو ۔ اور نہ جائے لاج
وہی انگوٹھی جب لگے ۔ دینے کوشل رائے
چرنوں کو چھو کر کہا ۔ کیوٹ نے سُکھ پائے

کتنے ہی سنت سادھوؤں کو سیوک نے پار لگایا ہے
سب نے ہی گیان وویک دیا دی نہیں کسی نے مایا ہے
اب تم سے بھی ہے تپسی ور وہی اُترائی ہے لینا
میں نے گنگا کے پار کیا تم بھو کے پار لگا دینا

اس پرکار رہتے رہے ۔ بن میں سیا نواس
چترکوٹ میں کچھ دنوں ۔ جم کر کیا نواس
وہیں بھرت مہاراج سے ۔ بھینٹے ویاندھان
وسٹ جیتا کا ہرا ۔ وہیں سکل ابھیمان

پھر آگے کو اتری سے مل جب پنچ وٹی اپنائی تھی
راون کی بھگنی شورپنکھا تب وہیں اچانک آئی تھی

اس سمے خبر یہ کس کو تھی؟ — رگھو ویر کر دکھلائیں گے
لکشمن دوارا اُس ناری کے — ناسکا کان کٹوائیں گے
پر یہاں مصلحت تو یہ تھی — دُسٹا کو ونڈ دلانا تھا
پاپوں سے ونجت رکھنے کو — بدشکل اُسے کروانا تھا

کھر دوشن آدک لڑے ۔ اکرودھ پرکار
پر آخر میں رام نے دیا سبھی کو مار

تب وہ راکشنی شورپ نکھا — دوڑی اور پہنچی راون پہ
سب ویتھا سنا ڈالی اپنی — دوشارون کر لکشمن پہ
بل بدھی گیان اور مان سبھی — دس مکھ نے نشٹ سمورن کیا
تاپس کا ویش بنا ڈالا — چوری سے سیتا ہرن کیا
اس ہرن سمے دس کندھر نے — جب اپنا نام سنایا تھا
تب آدشکتی نے بھی اپنا — جیوتر مے روپ دکھایا تھا
جب پہچانا سیتا ماں کو — تب مرنا کہہ لنکا لایا
محلوں کا ٹھاٹھ ہی نہ بھاو — بن میں اشوک کے ٹھہرایا
لنکا میں رہ کر بھی سیتا — تھیں پیت ورت میں بھرپور سدا
رہتا ہے کمل پانی جیسے — جل میں بھی جل سے دور سدا

سیا ہرن سے رام کو ہوا ۔ ادھر سنتاپ
ورہی پرشوں کی طرح ۔ بن میں کیا ولاپ
تد پرانت سگریو سے ۔ بڑھا میتری بھاؤ
وہیں بالی کو مار کر ۔ اسے بنایا راؤ

راجا بنتے ہی وہ کپی پتی — راجونماد میں مست ہوا
مایا کے پتی کو بھول گیا — مایا کا پورا بھگت ہوا
تب کوشل پتی نے پریت سہت — کر تو یہ سمرن کرایا تھا
سری سیتا جی کی کھوج ہیتو — کپی دل چہو اور پٹھایا تھا

جس سمے اشوک واٹکا میں پرن ویر پون سُت پہنچے تھے
تب ستی سادھوی سیتا کے آچرن انھوں نے دیکھے تھے
اس سمے اُنھوں نے دیکھا تھا جب راون لوبھ دے رہا تھا
تب بدلہ میں ستونتی سے تیکھی دھکار لے رہا تھا

راون جب کہہ رہا تھا۔ سُنو سیا دھر دھیان
مجھ سا کوئی دوسرا۔ اور نہ بل بدھی وان

میں ہی ایک ایسا راجا ہوں جس کی سونے کی لنکا ہے
میں ہی ایک ایسا یودھا ہوں جس کا دنیا میں ڈنکا ہے
مایا پتی بھی جس کے ڈر سے مایا پٹ میں چھپ بیٹھا ہے
وید بھی وہ رہی دشکندھر ہیتری پر یہ درشٹی جاتا ہے

سیتا تب کہہ رہی تھیں۔ ارے ڈشٹ موہوان
سویم پرشنسا سے بھلا۔ ویر بنا ہے کون؟

میں وہ ہوں جس نے ایک سمے شنکر کا دھنش اُٹھایا تھا
تو وہ ہے جس نے اس دھنو کو چھونے میں بھی بھے کھایا تھا
میں اُس کی ہوں جس نے شِب کا دھنو دو ٹکڑے کر ڈالا ہے
تو وہ ہے جس نے چوری سے پرناری کو ہر ڈالا ہے

سہن نہیں دس وون سے ہوئے تبھی یہ وین
کھڑگ کھینچ لی بس تبھی۔ لال کر لیے نین

بولا۔ اب پھر منھ زوری کی تو چند۔ اسی گھہ جائیگی
اس تیز کھڑگ کی دھارا میں ترن کے سمان بہہ جائیگی
یدی میری ہو جائے گی تو اس جگ میں تو جگمگ ہو گی
انیتھا زبان کے ساتھ ساتھ یہ گردن ابھی الگ ہو گی

کہا گرج کر سیا نے۔ چپ ہو پاپی نیچ
سندھو سرودا سندھو ہے۔ کیچ سدا ہے کیچ

تو بیسیوں کرے بھی اپنے یدی کھڑگ تول کر آئے گا
تو بھی ستی سیتا کے ستین کو ڈگا نہ پائے گا
منشج پولستیہ کا ہو کر تو کیوں کل کا نام ڈباتا ہے؟
اپنی یہ لال لال آنکھیں ایک ابلا کو دکھلاتا ہے؟

ہائے براہمن جاتی میں تو ہو گیا کلنک!
چانڈالوں کی چیشٹا۔ کرتا ہے نشنک

نہ یہ دھوتی والی وانی ہے اب شبد نکالے جاتے ہیں
رہتے تھے تپسّیا میں یگیہ سُترا وہ ہاتھ کھڑگ چمکاتے ہیں
سب کرموں کا نیتا اور گرو دشکرموں کے چھیرے میں ہے
ہا براہمن کل کے سُشین تیج تو کھوا کس اندھیرے میں ہے؟

اب بھی کچھ بگڑا نہیں۔ چھوڑ بدھی کا پاپ
پربھو کے آگے ہردے سے۔ کرلے پچھتاپ

اپنے کو بنا پنیہ شالی سیتا کو پربھو کے ارپن کر
اب تک کی اپنی بدیوں کا نیکی کے جل سے ترپن کر
انیتھا چتائے دیتی ہوں یہ کھڑگیں تجھے نہ تارینگی
ملکھیاں تلک تیرے شب کو بھن بھن کرکے دھکارینگی

وہی ہوا جو شکتی نے۔ دیا تھا اس کو شاپ
لے بیٹھا بس انت میں۔ اسے اسیکا پاپ

اس کے گواہ ہیں پون سے تنے خود پون بھی اس کی ساکشی ہے
درمیان میں پرتھوی اور نبھ کے بس گھٹی یہ گھٹنا ساری ہے
اس لیلا کا کچھ کال بعد اس طرح پورن سمپورن ہوا
کوشلادھیش کے ہاتھوں سے انکا دھیشور کا مرن ہوا

ستی سدا ست پر رہی۔ کیا ستیہ پد پراپت
جس نے اسکو دکھ دیا۔ وہ ہوگیا سماپت

اتنے پر بھی رام کو۔ ہوا نہ اُن کا گیان
آئیں جب وہ سامنے۔ کر ڈالا اپمان

بانر منڈل سے بھرا ہوا
رن کی جے کا دربار تھا وہ
لاکھوں جیون کے سنمکھ میں
ست پرچے کا دربار تھا وہ
وا نرنگ نیسم دیا نہیں آسن
اُس سری کو جب سری رگھوپتی نے
تب لکشمن کو کچھ آگیہ دی
اُس ستونتی کی ست متی نے
دیور کچھ پرچے دینا ہے
اس لیے اگنی تیار کرو
تم آگیاکاری کے بھرا تا ہو
بھائی پر کچھ اُپکار کرو
آگیا کے ہوتے ہوتے ہی
اُس جگہ اگنی اُتپنہ ہوئی
نبھ چمبن والی لپٹوں سے
وہ ست پاوک سمپنہ ہوئی
تب بولیں سیا۔ سوامی کو تج
کلپنہ اور یدی آئی ہو
ان آنکھوں نے یدی انھیں چھوڑ
دوجے پر درسٹی اُٹھائی ہو
جاگرتی تو کیا سپنے میں بھی
یدی پربھو کی یاد نہ رکھی ہو
تو ماں جوالے۔ میرا یہ تن
بس ابھی راکھ کی ڈھیری ہو
یدی سچی پت ورتا ہوں تو
اگر کے ماتو گواہی دو
سیتا کو اپنے ساتھ ساتھ
لاکر کے ماتو گواہی دو
یہ کہہ جیون کو دمیں پاوک میں
تیوں نبھ منڈل بھی دہل اُٹھا
اُس ست کا پرچے دینے کو
خود اگنی لوک بھی مچل اُٹھا
پاوک کی لپٹوں کے بھیتر
ایک شکتی روپ اُتپنہ ہوا
پھر دھیرے دھیرے وہی روپ
سیتا سمیت سمپنہ ہوا

ارپن کر ان کو کہا۔ تیاگو گھر نت وچار
نشکلنکنی ہے ستی۔ کرو اسے سویکار

بھرم بھید دناشک مایا کا
جب جوالا روپ ولین ہوا
تب سیتا پتی کے بائیں انگ
سیتا سروپ آسین ہوا

پرتھوی تل نبھ منڈل سارا ستونتی کی جے بول اٹھا
ذرہ ذرہ پتہ پتہ ماں جانکی کی جے بول اٹھا
وہ جے سہت جب اودھ میں پہنچے رگھو کل راج
گرو وشسٹھ دوارہ ملا۔ اودھ پوری کا تاج
کہنا یہ ہے جس کے ست پر سری پورن تنے کی ساکشی تھی
جس کے نرمل آچرنوں کی دی اگنی نے سویم گواہی تھی
راجا ہو کر اس رگھوور نے اس کو ہی بن بھجوایا ہے
مانگلک اوستھا میں اس کی یہ نیائی پن دکھلایا ہے
جن سے ایسا یوگیتا پورن ہوا ہے کام
اسی اودھ میں ہوئے ہیں وسے رگھوونشی رام
نام سُنا ہے آپ کا بھی بس ہم نے رام
آپ ہی ہیں یدی رام وہ تو لیجئے پرنام"
یہ کہکر دُنیائیں اپنی کر بند تھے دونوں گایک
"اتی الم" سنا کر چلنے کو تیار ہوئے دونوں گایک
گیلی اور بھیجی آنکھوں سے جب دیکھ رہے تھے سبھی انھیں
تب گدگد سورسے پربھو بولے "ٹھہرو او رو کو ابھی انہیں"
سادھو بالکوں نے کہا۔ بس اب رہئے مون
آتے جاتے میگھ کو۔ روک سکا ہے کون؟
ہم رمتے ہوئے تپسوی ہیں زیادہ نہ کہیں بھرماتے ہیں
جب تک جی چاہا جمے رہے اب دل اچٹا تو جاتے ہیں
ٹھہرانے اور رہنے کے الفاظ انھیں پہ سجتے ہیں
ہیشہ ور جو کہ گوئے ہیں زر پہ جو ہنر بیچتے ہیں:

روکے سے رُکتی نہیں۔ جیون گنگا کی دھار
تیوں ہی تتکشن چلدیے۔ دولوں سادھوکمار
چیتر لکھا سا رہ گیا۔ وہ سارا دربار
سُنی سبھوں نے دوار پر۔ پھر ایسی جھنکار

گانا

رگھوکل کی شکتی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں
ساکشات سرتی سمرتی تمھیں تو ہو ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں
اس پرتھوی تل کی ہریالی۔ اُس نبھ منڈل کی اجیالی
دونوں کی پرکرتی تمھیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں
تینوں دنیا جس ورسٹی میں ہیں۔ چھ دھون جس پرکٹی میں ہیں
وہ مورتی وہ سوستی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں
ست کا جس میں بھنڈار سدا۔ جے کا جس میں آگار سدا
وہ وسترتی دپتی تمھیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں
سب بھانتی تمھیں سکھ کرنی ہو۔ موہن کی جیون جننی ہو
متی گتی اور رستی تمھیں تو ہو ہے سیتے شکتی پرنام تمھیں۔

………✕………

مہاتما گاندھی

(اُردو حروف میں)

مصنفہ جناب "قمرؔ" صاحب جلال آبادی

حضرت "قمرؔ" جلال آبادی کا نام اردو شاعری کی دنیا میں دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ اُن کے کلام میں خوب چمک اور کسک رہتی ہے۔ مہاتما گاندھی کی پاک اور ہر دل عزیز زندگی کے حالات کو اردو نظم میں سلسلہ وار لکھ کر "قمرؔ" صاحب نے اوپر دیے گئے عنوان سے ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جن اشخاص نے "قمرؔ" صاحب کے گانے فلموں میں سُنے ہیں وہ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں "قمرؔ" صاحب کی قلم کیا چیز ہے۔

اس کتاب کی صرف تھوڑی کاپیاں آئی ہیں۔ زیادہ مل ہی نہیں سکیں۔ ہمارے یہاں سے بھی یہ کتابیں ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہیں۔

لہذا آرڈر جلد ہی مرحمت فرمائیے۔ قیمت [illegible]

پتہ :-

سری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

نقلی کتابوں سے بچیے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھکر لوگوں نے اسی رنگ روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں ہیں بکنے کو دی جاتی ہیں۔ جنھیں بک سیلر ۱ یا ۲ یا ۳ میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لے کر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچنے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیگا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیام، یا رادھے شیام وششٹھ، یا طرز رادھے شیام چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت جی کے دستخط ہیں۔ انھیں پہچان لیجیے

نیاز کیش
مینیجر شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

لُوکُش کی ویرتا

اُتر رام چرت نمبر ۳



—(سمپادک)—

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچس پتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلابھوشن شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

राधेश्याम कथावाचक

پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا
کا
پچھلا بھاگ

اُتر رام چرت

تیسرا کھنڈ

کش
لو
کی
ویرتا

سمپادک
پنڈت رادھے شیام کتھا واچک
بریلی

لیکھک
پنڈت مدن موہن لال شرما
بریلی

قیمت ۱۴ نئے پیسے

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

۱۹۶۲ء

پرنٹر ۔ رام نرائن پاٹھک
شری رادھے شیام پریس بریلی
پانچویں بار ایک ہزار
۱۹۶۲ء

وکتویہ

واچک ورند!

موہن بھیّا کی تیسری پستک بھی بانچئے۔ شیگھر ہی وے اس کتھا بھاگ کی چوتھی اور انتم پستک "ستونتی سیتا کی وجے" بھی لکھ کر آپ کی سیوا میں رکھنے والے ہیں۔

جس پرکار اُن کی پہلی پستک "سیتا بنواس" اور دوسری پستک "رام اشومیدھ" کو اپنا کر آپ نے اُدارتا دِکھلائی ہے۔ اسی پرکار اسے بھی اپنا کر اُدارتا دکھائیے اور اُن کے اُتساہ کو بڑھائیے۔

سبھل بچاری کا بھی ہے شو ڈش اچار
اِشٹ دیوتا جب کریں سہت اسے سوئیکار

رادھا اشٹمی
سمت ۱۹۹۲

رادھے شیام



بِھنوا کو کر میں لے کر سرکار اب نہ آنا
پرتھوی کو لال کرنے زنہار اب نہ آنا
وِش بھال کے مرن سے سنسار کو ملا کیا؟
نشور شریر ودھنے ۔ کرتار اب نہ آنا
دھرنی اودھ پوری کی ۔ کہتی ہے آج رو کر
اُجڑے ہوئے محل میں ۔ اِس بار اب نہ آنا
آئے پرکاش کرنے ۔ پر ساتھ لے گئے وہ
ایسی جھلک دکھانے بیکار اب نہ آنا
آنا تو سروِدا کو رہنا یہاں پہ موہن
ورنہ بدل بدل کر آکار اب نہ آنا

اوم



جگ وجئی شتر دھن نے لیے شترو سب جیت
گونج اُٹھا برھمانڈ میں۔ رام وجے کا گیت
اس پرکار سنسار سے۔ بیٹا باپ کا بھار
بال وجے کا رہ گیا۔ باقی آپ سنہار

لیلا مے کی اچھا ہی سے لیلا ہوئی یہ تو بن میں
ارتھات یگیہ والا گھوڑا آ پہنچا شانتی نکتین میں
بن دیوی کے بل ویر ویرانے جب گھوڑا اسجا ہوا دیکھا
ساتھ ہی شیش پہ گھوکل کا بل پورش لکھا ہوا دیکھا
سوچا "اس کا واپس جانا ویر تو لجانے والا ہے
اپنا، گرو کا بن دیوی کا ایمان گرانے والا ہے
اس لیے اُچت ہے نج بل کی خود پرتھم پریکشا لے لیں ہم
کھیل ہی کھیل میں رگھوکل کو دن کا آنند دے دیں ہم"
یہی سوچ کر آشو کو۔ پکڑ لیا تت کال
بھیا دھاری کرودنے۔ دھنوا لیا سنبھال
اُن بن وجئی ہر دیوں میں اب برھمانڈ وجے کا ساہس تھا
اُتساہ بے ویر بالکوں کے نیو چھاور سو کم ویر رس تھا

ہٹ کشیر سے سینچے ہوئے بال — اس سمے وِیال کے بال ہوئے
لالوں سے لاج بھرے لوچن — روی کے منڈل سم لال ہوئے
ٹنکور دھنش کے ہوتے ہی — ترکش کے تیر کڑک اُٹھے
بھڑکا وہ آشو رام دل کا — دل کے دل چلے دھڑک اُٹھے
رگھو ور کی جے، کے اُتّر میں — گرو ور کی جے۔ گونجی بن میں
ویروں کے شستروں سے پہلے — بچوں کے تیر چلے رن میں

آ رلو کی جب اسطرح۔ بن میں رن کی بات
آگے بڑھ کر آ گئے۔ سومِتر شترگھن بھرات
دیکھا دو منی بالکے۔ تیجوان بلوان
کھڑے ایک ترو کے تلے۔ تانے تیر کمان

سنکٹ یگیہ کا گھوڑا ابھی — بندھا رہا پیڑ کی جڑ سے تھا
رکھشا کے ہت اس گھوڑے کی — وہ جوڑا کھڑا اکڑے تھا
تب کہا شترگھن نے ہنس کر — "نادانوں یہ کیا کرتے ہو؟
ہو ابھی تلک ادھ کھلے پشپ — کیوں جھونک میں آ کر مرتے ہو؟
کومل کمنیہ کمل ہو کر — ربت سے آنکھ ملاتے ہو
تنکے کی طرح تیر اپنے — رگھو کل کے لیے دکھاتے ہو
چھپ جاؤ ماں کی گودی میں — رن میں کیا کام تمھارا ہے؟
اس جگہ نہ دھار دودھ کی ہے — یاں تو کھانڈے کی دھار ہے
جس نے کھر دوشن ترشرا اور — جیسے وہ سہسر کھل مارے ہیں
وش کندھ، بالی، وراد، سدرش — بے گنتی ویر سنگھارے ہیں
جس کو سارے جگ کے واسی — اپنا سرتاج مانتے ہیں
اس رامچندر کی سینا سے — بچے سنگرام ٹھانتے ہیں

کو بولے "ورد! دلی اور نہ گائیں آپ
رام اور رگھو ونش کا ہے جگ ودت پرتاپ

گھنش بھیا، وہی رام ہیں یہ سب خوش ہیں جن کے شاسن میں
جن کی سادھوی پتنی سیتا ماری پھرتی ہیں بن بن میں
جن کے ریپوسودن بھائی نے رگھوکل کا مان بڑھایا ہے
کُوبر پر کبڑی داسی کے اپنا پورکھ دکھلایا ہے"

وا کیہ وینگ نے کر دیا۔ سو بانوں کا کام
ویتھت ہو گئے شتر دھن۔ چھیڑ دیا سنگرام
چھن بھر میں ہونے لگی۔ تیروں کی بوچھار
نبھ پرتھوی مکمپت ہوئے۔ دیا ہی مار امار
اگنت ویروں نے لیا۔ جب بچوں کو گھیر
تب لو نے نو میں کیا۔ کچھ ایسا ہیر پھیر
'رام رام' کہتا ہوا۔ چلا رام دل بھاگ
ریپوسودن اس بات سے ہوئے اور بھی آگ

سوچا، جگ وجیئی سینا کا اس طرح بھاگنا لجا ہے
بچوں سے رگھوکل کا دبنا سچ مچ کلنک کا ٹیکا ہے
پر بچے یہ بچے کیا ہیں بے جوڑ دلیر جہاں کے ہیں
شاید برہما نے برہم بار سر جے یہ بچے بانکے ہیں"

کہا پرکٹ تب سین سے۔ کھلا رہے کیوں کھیل؟
سمے ویرتھ جا رہا ہے۔ اچھی نہیں جھمیل

مانا گو دو رج اور بچوں پر ہتھیار نہ ویر اٹھاتے ہیں
کارن۔ زیادہ تر یہ تینوں نربل ہی پائے جاتے ہیں
پر یہاں نہیں وہ شنکا ہے یہ تو خود سر پر چڑھتے ہیں
چھنیئے بھی ہسا دے جاتے جب تن کے اوپر چڑھتے ہیں

اسی لیے سب ہر دے کا سنشے کر دو دور
مدو الے بالکوں کا۔ مد کر ڈالو چور

گانا

دل میں اپنے شنکا نہ لاؤ
راج کے کاج کو بھول نہ جاؤ
مذ شو نرت کا چاہے بہہ جائے
پیچھے نہ ہٹو . باندھ لو
دیکھنا ویرو. وجے آن نہ جانے پائے
رام رگھو ونش کا ابھمان نہ جانے پائے
کل تلک، تم نے وجے پراپت کی ہر نگر میں
آج اس بن میں بھی وہ شان نہ جانے پائے
پکڑو، جکڑو . ویرو لگاؤ ... دھاؤ

کش بولے "کایر کبھی ہوئے نہیں بلوان
جھگڑ کیا دکھلائیں گے۔ رن میں اپنی شان

اس وراک چیتر تا سے صاحب	یدھ استھل جیت نہ پاؤ گے
منہ زوری کا بدلہ یہ ہے	بچوں سے منہ کی کھاؤ گے
وجیئی سینا کابل سا ہس	رن بھی پر کٹ کر ڈالیگی
ان مٹھوں میں کتنا گھی ہے	یہ رتی پر کٹ کر ڈالیگی
بالوں کی ورشا کے آگے	یہ کچے گھر بہہ جائیں گے
بنہ منڈل جیسے ڈل ڈول	پرتھوی پر پڑے دکھائیں گے
ٹنکور دھنش گھن کی سنکر	سب شان دھری رہجائیگی
تو دھاین کی سوکھی مٹی	پانی ہو کر بہہ جائے گی

جس راجا کے راج میں رہے ادھرم انیت
سو کلپوں تک بھی۔ نہیں ہوتی اسکی جیت
ہے اشوبہ کھشکوشمن کرو ہم تم سے دل کی کہتے ہیں
جو بھی جتنی بھی کہتے ہیں بس اچی سچی کہتے ہیں
گھوڑے کو بل سے لیجائے جو رگھو ونشی کہلاتا ہے
ورنہ کوشل پور جانے کو یہ رستہ سیدھا جاتا ہے"
کہا شترگھن نے " ارے ناداں او! ہو نوں
رگھونشی کے سامنے۔ رن میں ٹھہرا کون؟
گر منڈل جو ور ہوگا پرتھوی تھر تھر کمپائیگی
جس سمے ویر رگھو ونشی کی وہ جیتی کمان کھنچ جائیگی
بانوں کی وہ ورشا ہوگی سب جگ جل مے ہو جائیگا
بل تم دونوں دریاؤں کا ساگر میں لے ہو جائیگا
اسی لیے شوبھا نہیں دیتا یہ اتپات
چھوٹے منھ سے کر رہے بہت بڑی تم بات"
لو بولے " بالک سدا کرتے ہیں اتپات
لیکن تم بن کر بڑے۔ کرتے چھوٹی بات"
گرج اُٹھے شری شترگھن سنکر یہ پرتواد
بولے " اس ابھمان کا۔ ابھی چکھوگے سواد
اب تک اس من موہن مکھ پہ کرودھ بڑھ کر رہ جاتا تھا
کچھ عجب اوستھا تھی میری شتر چڑھ چڑھ کر رہ جاتا تھا
لیکن اب اتنی گستاخی شترگھن نہیں سہہ سکتا ہے
چھپے چڑ وٹوں کے سنکر کب باز رہ سکتا ہے"
اتنا کہہ کر دھنش کو۔ دی اپنے ٹنکور
پھر کچھ تیور تان کر چھوڑا شر اس اور

آتے دیکھا جس سے ایک بھیانک تیر
کُش نے مُسکاتے ہوئے دیا مدھیہ سے چیر

بانوں پر بان چھوڑتے تھے   رپُوسودن اب ادھرتا سے
بیکار اُنھیں کُش کرتے تھے   پہلے کی طرح ویرتا سے
اس طرح بلی لو پر لشکر   جب اپنے شستر چلاتا تھا
تب پرہل پر جھنجھن کے سمان   لو کا بل اُنھیں اُڑاتا تھا

اس پرکار لو نے کیا۔ ویاکل کٹک تمام
اُدھر تھک گئے شترگھن کُش سے کر سنگرام
تب کُش یہ کہنے لگے "بہت کر چکے وار
اب بالک کا بھی ذرا۔ کرے سہن پرہار"

اس گرجن کے ساتھ ہی ساتھ   بادل سا چھایا رن پر
بجلی کے کوندھے کے سمان   چمکا ایک بان شترگھن پر
بس ایک تیر ہی سے چھن میں   شترگھن وِکل اچیت ہوئے
وہ تیر سپرد سے لگ چرن پڑا   یہ ترت مورچھاونت ہوئے

سینا میں اب بچ گیا۔ وُندا ور کُہرام
ویر بالکوں نے تبھی۔ بند کیا سنگرام

کچھ مکھیہ سینکوں نے رتھ پر   پوڑھایا شری رپُوسودن کو
رگھوور کی آنکھوں کے آگے   پہنچایا شری رپُوسودن کو
کوشل کی بھری سبھا میں جب   شترگھن مورچھاہین ہوئے
لونا سُر کے ودھ کرنے کا   مٹ گیا گرو اتی دین ہوئے

راگھو بولے "شترگھن۔ کہو چھوڑ سنتاپ
کون بنا ہے کال کا۔ کون آپ ہی آپ؟"
کہا شترگھن نے۔ "پربھو ہیں دو بانکے بال
کال کو جن کا بیئے۔ ایسے وے وکرال

کہنے کو تو بنواسی ہیں لیکن بنوان بلا کے ہیں
ہیں چھوٹے چھوٹے بان مگر وے چھوٹے بان بلا کے ہیں
مکھ منڈل پر وہ آبھا ہے رن میں پرکاش ہو جاتا ہے
بیری ودھ کرنے بڑھتا ہے پر بیر ناش ہو جاتا ہے
لڑنے سے پہلے ہی اُن سے طبیعت ایسی لڑ جاتی ہے
جیتنا ہار دکھلاتا ہے ہارنا جیت دکھلاتی ہے
شترودھن، شتروھن دیتا ہے یہ بات جہاں جانتا ہے
لیکن کیا جانے کون ہیں وہ دل جن سے ہار مانتا ہے
لونا سر ودھ پر آتا ہے بچوں سے ہار کراتا ہے
لیلا ہے تیری لیلا سے شتروھن بڑا گھبراتا ہے"

مند مند مسکان سے۔ سُنے سب سماچار
تب بولے رگھوکل تلک "چھوڑو سوچ وچار

چھوٹا سومتر رن استھل سے یدی ہو ر جھٹ ہو کر آئے گا
تو پھر سومتر بڑا جا کے چھوٹے کی شان بچائے گا
لکشمن، لنکا کے ان منی یودھا تم نے سنگھارے ہیں
تم سے بل شالی کے آگے یہ بچے کیا بیچارے ہیں
پر ایک بات یہ دھیان رہے وودھ کہیں نہ کرانا بھائی
ایسے بل شالی بچوں کو بندی کرکے لانا بھائی
کپ سندھایت کو انگد کو رکھشا ہت لے جاؤ لکشمن
بھائی کے سبھی کام سادھے یہ کام بھی کر آؤ لکشمن"

اس پر کار کہکر بھیجی۔ مون ہوئے رگھو راے
شیش نوا سادر سبھی۔ چلے لکھن ہرشائے

وگیا کی کیول دیری تھی سینا سج کر تیار ہوئی
رشی منڈل سے تم منڈل سے رگھوکل کی جے جے کار ہوئی

اس سُندر سینا میں لکشمن اس پرکار شوبھا پاتے ہیں
جس طرح پورنما کے نشی پتی اُڈگن کے مدھیہ سہاتے ہیں
چلے جبھی یہ سب بلی سبھٹ ایک سے ایک
رستے میں ہونے لگے اشگن شگن انیک
جب وہاں سامنے آئے تھے مرگ مالا بھی آجاتی تھی
ہوتی تھی چھینک تبھی سنمکھ پشیا مالا بھی دکھائی دیتی
لڑتے بھڑتے آگے جب بلاؤ تو گیدڑ بھی آجاتے تھے
دو گھٹ خالی آجاتے تھے دو بھرے ہوئے بھی آتے تھے
اس پرکار سے مارگ میں شگن دکھائیں
سیتا پتی کے دھیان میں مگن لکشمن جائیں
کپی پتی انگد آدسب تھے نہ ذرا خاموش
ویر گان سے سین میں بڑھا رہے تھے جوش

گانا

راج بھگتو چلو کرتو یہ چکانا ہوگا
آج وہ روز ہے دنیا کو ہلانا ہوگا
یدھ ویدی پہ بلی پران کی دینی ہوگی
تب امر ہو کے وجے گیت سنانا ہوگا
ہر وفادار کا جو دھرم ہوا کرتا ہے
دھرم ویرو اسے اس وقت دکھانا ہوگا
شیش کو مانگتا ہے آج ہمارا راجہ
مال جس کا ہے اسے دینا دلانا ہوگا
دستر ہینا ہے اتر جائیگا ڈر کیا موہن!
کال کو جیت کے ہی رام کو پانا ہوگا

ادھر آرہے ہیں سین کے ساتھ لکشمن بھرات
اُدھر ویر لو نے کہی کش سے ایسی بات

ہے کش بھیا چتنا پہ ہو کھشت گن سے ویوم چھا رہا ہے
شاید یہ شانت و نشچل اب سُر سنچل بنا جا رہا ہے
اُس اور دیکھو لو یہ بیری دل آتا ہے اشو پکڑے لے کر
بن دیوی کو کر کے پرنام سنّت ہو جاؤ لڑنے کو

گانا

جے بھکتی روپ بن دیوی ماں جے مکتی روپ بن دیوی ماں
جے شکتی روپ بن دیوی ماں جے مکتی روپ بن دیوی ماں
بچوں کا منگل کرتی ہو سب آدھی ویادھی کو ہرتی ہو
ہو ویر ہردے کی تنتری ماں جے شکتی روپ بن دیوی ماں
اشیرواد سے جننی کے ہو جاتے دُرجن جن نیکے
ہے بڑی اسی سے پڑتی ماں جے شکتی روپ بن دیوی ماں
تینوں کے بھیتر ورتی ہیں موہن کی ساری سرشٹی ہیں
جے کارنی ماں بھے ہاری ماں جے شکتی روپ بن دیوی ماں

. . . .

جننی کا کر کے سمرن دودھی ودت چلی پکار
ویریا سے لگے ہو گئے اَتُل شکتی بھنڈار
اسی سمے سینا سہت آپہنچے یہی راج
بولے "ہے منی بالکو! سنبھلو رن میں آج
اچھا تو یہ ہے دھنش بان دھرتی پر دھر دو سائی میں
سنگ لو دیکھ کے ڈرتا ہے آجائے گا بزمیح کلائی میں
لنکا وجیتی دل کے آگے مت یہ پرتنچائیں پھیر دو
جاؤ رشیوں کی کٹیوں میں تلسی کی مالائیں پھیرو

کُش بولے "کیا تمھیں ہو۔ وانر یتی سگریو
بھاگیہ ہمارے کھل گئے۔ دیکھے بل کے سیو

بھیجے کھائے بال نے تم سے ہی | گر یہ چھوٹیرا اپنا یا تھا
وہ سر دے مبارک ہے | جس سے اُس بودھا کو مروایا تھا
وانرادھیش بیچ تم نے | دنیا میں سوئیش کمایا ہے
جس نے بھائی کا بدن کیا | اس بیری کو اپنایا ہے
ہے دھرم ویرہے دھرم رتن | تم نے شُدھرم نبھی پالا ہے
برسوں جو ماتا بنی رہی | اُس کو اب گھر میں ڈالا ہے"

دا کیہ نہیں یہ چھوٹ رہے تھے زہریلے تیر
بندھ دیا سگریو کا چھن میں سکل شریر

بولے "بس بس منھ بند کرو | کیوں وش ٹپکائے جاتے ہو
مٹی کے ڈھیلے ہو کر تم | گر شکھروں سے ٹکراتے ہو"
اب کہہ کر کُش کے اوپر | دوڑے سگریو مٹانے کو
دھاتا ہے راہو دوا کر یہ | جس طرح گراس کر جانے کو
لیکن رستے ہی میں کُش نے | سمپورن ویرتا ہر ڈالی
بانوں سے نیتوں کے آگے | بس چکا چوندھ سی کر ڈالی
لڑتے لڑتے سگریو تھکے | یہ بالک کا تن چھوا نہیں
کُش ویسے ہی مسکاتے تھے | مانو اب تک کچھ ہوا نہیں

بول اُٹھے "کُش۔ کر چکے تم پورا ارمان
اب بچّوں کا بان بھی۔ سو یکاریں شریمان"

جیسے ہی کُش کے دھنو سے | چھوٹا سا شر کش کا پہنچا
سگریو مور چھا ونت ہوئے | ماتھا گھوما۔ کانپا پہنچا
انگد دوڑا جیوں ہی اس نے | کپی پت کو گرجاتے دیکھا
آگیا اُبال نیتروں میں | جب لو کو مُسکاتے دیکھا

بادل کی نائیں گرج ترج بولے "بچے کیوں ہنستا ہے؟
ایسا ہوتا ہی آیا ہے دو لڑتے ہیں ایک گرتا ہے
راجہ کے گرنے کا بدلہ انگد یوراج چکائے گا
ہوسا ودھان ہلنے والے یہ ناہر تجھے رُلائے گا"

لو بولے کیوں ویرتھ ہی ۔ بکتا او واچال
ناہر تو کب سے ہوا ۔ وِدِت ہیں سب حال

جب سے پتو گھاتی کے پگ میں یہ اپنا شیش جھکایا ہے
تب سے ہی کیا اس دنیا میں ناہر پن تو نے پایا ہے؟
اچھا ناہر جی گھر جاؤ کیوں پران گنوانے آئے ہو؟
یہ راون کا دربار نہیں جو پیر جمانے آئے ہو"

کیسے سہہ سکتا بھلا ۔ بالی تنے یہ بین؟
بال بھاسکر کی طرح اُرن ہو گئے نین

گمبھیر گرج کے ساتھ ساتھ بس گدا اچھال دی بچوں پہ
لیکن سب نے دیکھا وہ تھی کُش کے بانوں کی نوکوں پہ
اتنے میں لو نے شر چھوڑا جس سے سر گھوما انگد کا
پرتھوی پہ گر تو گیا کنتو ساہس وہ ہی تھا انگد کا

دیکھی جب نج ساتھیوں کی ۔ سب دِشن سے ہار
لکشمن تتکشن ہو گئے ۔ لڑنے کو تیار

بولے "سکمار و دھنیہ تمہیں سچ مچ اَدبھت بل پایا ہے
کُشل نند ھاکے گر دیلوں کو رن میں نیچا دکھلایا ہے
لیکن رگھوور کو ۔ رگھوکل کو برہما بھی ہرا نہیں سکتا
ساگر کتنا ہی بڑھے مگر سورج کو ڈوبا نہیں سکتا
اس لیے اشو کو لوٹا دو تم سے رن کرنا ٹھیک نہیں
ایشور بھگتوں کو مایا کا آواہن کرنا ٹھیک نہیں

کش بولے" یہ ٹھیک ہے، کہتے جو شترگھن
کنتو ہماری بھی وِنے سُنیے دھر کر دھیان

ایشور بھکتوں کا یہ دھرم کرم — ایشور کی بھکتی کرنا ہے
پھر ایشور کے بھکتوں ہی کی — اِس جگ میں ورِدّھی کرنا ہے
ایشور بھکتوں کی ورِدّھی کو — دھرمی راجیہ آوشیک ہے
سنگیت جمانے کی خاطر — سندر باجہ آوشیک ہے
ہم خوب جانتے ہیں لوک پت — رعیت کا پالن ہارا ہے
لیکن وہ ترِبھون وِجیی تو — ناری کے دوارا ہارا ہے
سیتا سادھوی کے کشٹوں نے — کر دیا نشٹ اس کے بل کو
اب نہیں بڑائی جگ دیتا — لنکا کشکندھا کوشل کو
اِس لیے جگت کا دھرم ہوا — اس سے سنگھاسن لے لینا
جو یوگیہ ہو شاسن کے — اِس کو ہی شاسن دے دینا
اس روز سبھا میں ہم نے جب — تیری سیتا چرت سنایا تھا
تب بھی وہ نج کرنی سن کر — سمکھ نہ ذرا شرمایا تھا
اتیو دیش کے ناطے سے — ہم کو یہ دھرم چکانا ہے
اُس مد سے بھرے مہی پت کا — مد سب وہ دھوَنس کرانا ہے"

لکشمن بولے" ہیں انھیں ہو وہ چتر سجان
اُتر گئے تھے دھیان سے۔ سکے نہ ہم پہچان"
لو بولے" اب یُدھ میں پہچانو گے اور
بس اب باتوں کی جگہ دھنوا کو دو ٹھور

اچھا ہاں اتنا بتلا دو — لکشمن کب لڑنے آئیں گے؟
وے بدلہ بن میں سیتا کو — پہنچانے کا کب پائیں گے؟
ابلا کے ناک کان کاٹے — یودھا اور دھرم دان بنکر
وہ پاپ چاہتا ہے بدلہ — لو کش کا دھنش بان بنکر

اپنا یہ بچے گیت سکھ۔ بولے لکشمن بین
"ویر بالکو یہ بچن۔ کرتے ہیں بے چین

لکشمن ہی اب بھی بڑا وچت — چت کو اس کے سنتوش نہیں
پھر وہ ایک آگیاکاری ہے — اس بیچارے کو دوش نہیں
جو اپنے بھائی کی خاطر — اپنا سر وسو گنواتا ہے
وہ فرض ادائی کے کارن — الزاموں سے بچ جاتا ہے"

کش بولے۔" اس بات میں بھول ہے آپ
دھرم کہاں یہ تو ہوا۔ ایک بھینکر پاپ

جو کسی طرح بھی ستیہ مارگ — تج کر کمارگ پر جاتا ہے
پرش ہو کر بھی بدھی پر — اپنی تلوار چلاتا ہے
اندھا شردھالو وہی تو ہے — وہ ہی گیانی اگیانی ہے
ہے ہنس مگر یہ بودھ نہیں — کیا دودھ اور کیا پانی ہے
اچھا یہ باتیں جانے دو — اب یدھ دھرم کی بات کرو
یا تو واپس گھر کو جاؤ — یا آؤ رن کی بات کرو"
لکشمن بولے "چھتری کی برتی — ایسا کٹو واکیہ نہ اچھا ہے
چھتری تو بھرنے کے بدلے — رن میں کٹ جانا سیکھا ہے
بچو! اب تک جو پردہ تھا — اب اسے ہٹائے دیتا ہوں
میں ہی لکشمن ہوں کہتا ہوں — یہ ابھی بتلائے دیتا ہوں
جس نے گھنا و سنگھارا ہے — اس کو تم بھیرو سمجھے ہو
ٹھیرو ان بانوں سے بندھ کر — چھن میں یم لوک پہنچتے ہو"

اب کیا تھا دونوں طرف کھینچے دھنش اور بان
چھن بھر میں ہونے لگا۔ یدھ گھور گھمسان

لکشمن جس سے اگنی ستر سے — سر و ترا اگنی پھیلاتے تھے
کش بھی بان سے جل برسا — تتکشن ہی اسے بجھاتے تھے

پھر لکشمن اپنا بان چھوڑ | جب جل کو گھی سا کرتے تھے
کُش تبھی بان سے ریتیکے | گھی کو مٹی سا کرتے تھے

دھیرے دھیرے بڑھ چلا۔ ویگیانک سنگرام
گھٹا کبھی چھائی ادھر۔ اُدھر کھل گئی گھام

بانوں ہی بانوں کے دوارا | نانا پرکار کے جوہر آئے
بانوں ہی بانوں کے دوارا | سب نشٹ ہوئے سب بلگائے
مایا کی سینائیں بن کر | لڑتی تھیں مرتی جاتی تھیں
دھوکے کی شکلیں دھائی تھیں | ملتی تھیں ملتی جاتی تھیں

جب ویگیانک یدھ کا ہونے آیا انت
منتر شکتیوں کی بنی۔ وہ رن بھومی ترنت

اُچاٹن۔ مارن۔ وشی کرن | سموہن آدی تنتر آئے
ان منتروں نے ان منتروں نے | کتنے ہی کوتک دکھلائے
لڑتے تھے کبھی پرکٹ ہوکر | اور کبھی گپت ہوجاتے تھے
نانا پرکار کی لیلا سے | دیوتا دیو دکھلاتے تھے

لکشمن دوارا وتیت جب۔ دیکھے دونوں لال
گپت روپ سے گرو نے پھینکا مایا جال

سینا کا آدھا دل اب تو | اپنے ہی کو کُش جان گیا
آدھا ایسے بھرم میں آیا | لکشمن جی کو لو مان گیا
کچھ تو اپنے ہی ہاتھوں سے | اپنی گردنیں اُتار اُٹھے
کچھ اپنے ہی شستروں دوارا | لکشمن جی پر کر وار اُٹھے

لکشمن گھبرائے تبھی۔ دیکھا ایسا حال
رامچندر رگھوراج کا۔ دھیان کیا تت کال
جیوں ہی لکشمن نے دھرا۔ رگھورائی کا دھیان
گرو نے واپس لے لیا۔ اپنا مایا دان

مایا کی مایا مٹتے ہی　　ساری سینا کو گیان ہوا
اُرملا ناتھ کو بھی اپنی　　بیتی باتوں کا دھیان ہوا
پر سینا ایسی گھبرائی　　جم سکی نہیں سمر استھل میں
بھاگی کوشل کی جانب کو　　تھم سکی نہیں سمر استھل میں
لکشمن نے دیکھا جبھی سینا کا یہ حال
تیور ترچھے تن گئے۔ نیتر ہو گئے لال
جانکی جان کی جیون کا　　پھر دھیان کیا شری لکشمن نے
شارنگ شکتی بھر کھینچا　　پھر شر چھوڑ دیا شری لکشمن نے
وہ تیر بجر سا جبھی لگا　　کُش گرے مورچھا کھا کر کے
ستو رسا منے سمر کرنے　　ڈٹ گیا سہودر آ کر کے
آتے ہی لو نے کیا۔ شر کا پربل پرہار
ساری سینا میں مچا تب ایک ہا ہا کار
لکشمن نے دیکھا جبھی یہ پرہار اُدنڈ
اپنے شر سے کر دیے۔ لو شر کے دو کھنڈ
کُش جاگے دیکھا ہوئے۔ لو شر کے دو کھنڈ
یدھ رن کرودھ میں پرلے سا چھوڑا بان پرچنڈ
سا ایک لکشمن کے لگا۔ ہردے مدھیہ وہ جائے
آئی میٹھی نیند سی۔ گرے مورچھا کھائے
سینا میں بھر ہو گیا۔ ایک پربل کہرام
تبھی بند بھر کر دیا۔ بچوں نے سنگرام
کچھ لکشمن اتیادی کی۔ کرنے لگے سنبھال
کچھ سینک پہنچے اودھ۔ جائے سنایا حال
بھرا ہوا تھا جس سمے۔ کوشل کا دربار
تبھی چوٹیلے ویر گن۔ کرنے لگے پکار

گانا

اودھ ناتھ۔ جگت ناتھ۔ سیتا ناتھ۔ تراہ مام
تراہ مام۔ تراہ مام۔ تراہ مام۔ تراہ مام
بڑا غضب ہے کہ رگھو ونش ہلا جاتا ہے
مکٹ اودھ کا مہاراج ڈگا جاتا ہے
ہے اندھکار کہ جگنو کی چمک کے آگے
پرکاش رکھتے ہوئے سوریہ چھپا جاتا ہے
سب پڑے بیہوش وہاں۔ ہوش کریں دیا دھام
رکشا مام۔ رکشا مام۔ پاہی مام۔ پاہی مام

....

سُنا سینکوں سے جبھی۔ پتر وہ استھل کا حال
کھیت پر رکت کی بھرت سے۔ بولے دیندیال
بھیّا دیکھو تو سہی۔ ہے کیسا اندھیر
دو بچوں نے کر دیا کس ڈھب کا ہیر پھیر

دھکار راجنی بانے پر — جو ایسے رکت بہاتا ہے
مجھ کو تو وہ کلیشوں والا — جن کا جیون ہی بھاتا ہے
ملے ہے راجہ ہونے سے ہی — رن میں دشکندھر ہارا تھا
تپسی جیون کے ہی بل سے — ہم نے اس کو سنگھارا تھا
دیکھو یہ پرکٹ جب لڑ دھائے — گھٹنا دسر کیسا مارا ہے
وہ ہی بن واسی بچوں سے — بیہوش ہوا بیچارا ہے
بے بھرت بتاؤ تمھیں ہو رن — کیسے یہ کٹھن سمجھا ہو؟
جو جگ کی رکشا کرتا ہے — اب اس کی کیونکر رکشا ہو؟
آخری اُپائے یہی نکلا — اس بار میری تیاری ہے
کر تو یہ کان میں کہتا ہے — اودھیشور تیری باری ہے"

یہ سنکر بولے بھرت: سنئے ویا ندھان
جبتک جیوت ہے، پربھو ایسا کریں نہ دھیان

میری اٹل اُتکنٹھا ہے — جیون کو دھنیہ بناؤں میں
اپنے ٹھاکر کی پرتما پر — اپنا سروسو چڑھاؤں میں
شتروگھن، لکشمن کو جیسے — رن آگیا دیتے ہو بھیا؟
ویسے ہی کام بھرت سے بھی — کس لئے نہ لیتے ہو بھیا؟"

پربھو بولے۔ میرے لیے ہیں سب برابر:
کنتو تمہارے ساتھ ہیں کچھ سمبندھ مہان

لکشمن سا یودھا بھائی جب — بیہوش ہو؛ ہاں ہو جائے گا
تو مالا بن جینے والا — کس طرح وجے پائے گا
بس انھیں وچاروں سے تمکو — میں اب تک روک رہا بھیا
بدلے میں جوالا کے اندر — اپنے کو پھونک رہا بھیا"

بھرت بیچ ہی میں پڑے بول جھکیرے ناتھ
ذرا دیکھ تو لیجئے۔ مالا کے بھی ہاتھ

کچھ برسوں کے تپسی بالک — جب غضب اس طرح ڈھائینگے
تو چودہ برسوں والے کیا — کرتب کچھ بھی نہ دکھائیں گے؟
برسوں تک تنا رہتا ہے جو — وہ اب کمان بن جائے گا
مالا کا ایک ایک دانا — ایک ایک بان بن جائے گا

پربھو بولے" یہ بات ہے تو تیار ہو آؤ
جامونت، ہنومنت کو ساتھ لیے جاؤ"
شیش نوا کر جب بھرت، ہوئے گئے تیار
تب بولے ہنومان سے۔ اس پرکار سرکار

میرے ہت جس نے راج چھوڑ — بن واسی جیون کر ڈالا
میری انیہ اپاسنا کر کے — سروسو سمرپن کر ڈالا

وہ ہی اب پرانوں کو ہرتا نیوچھاور میرے اوپر ہے
رکھشا کا اس کی بھار آج بجرنگی تیرے اوپر ہے"

یوں تنے سے کہہ چکے۔ جب یوں من کے بین
جامونت پر تب پڑے۔ پربھو کے راجو نین

بولے پُتر ناگ پاش میں جب سارا بانر دل آیا تھا
تب میگھناد کو کر پراست تم نے نج بل دکھلایا تھا
اُس بل کا اس کوشل تم کا پھر جگ کو پرچے دیتے آنا
بن کے یجھوی بچوں کو بندی کر کے لیتے آنا"

ادھر آ گیا ئیں ہوئیں۔ داسوں کو سویکار
اُدھر بھرت بھی آ گئے۔ ہو کر بس تیار
آتے ہی بولے بھرت۔ شیش نوا سالھاد
نشچے ہو گی وشو میں۔ کوشل کا جے ناد

جس کے جنارون رکھوالے اُس جن کو بھلا کہاں بھے ہے؟
ترِبھون میں چودہ لوکوں میں نو کھنڈوں میں اسکی جے ہے
چھتری کا رکت اُبلتا ہے بیری کا گرو مٹانے کو
ہے ناتھ آگیا دو جلدی رگھو کل کی جے۔ میں جانے کو

داس چکھائیگا انھیں۔ رن کا پورا سواد
یدی سیتاپتی نے دیا۔ ہاردک آشیرواد"
یہ سن پربھو نے کہا۔ "ہے یدی ایسی بات
لو یہ اشیرواد ہے۔ ہاردک میرا بھرات
وشو تمہارے چرت کے۔ گائیگا نت گیت
رگھو ونشی رگھو کش کی۔ ہو گی انتم جیت"
اتنا سنتے ہی گیا۔ سب نے جے کا ناد
چلے ساتھیوں کے سہت۔ بھرت لال سالھاد

ماتڈوی ناتھ کارن بیان جگ کو کھرمائے لیتا ہے
وہ شانت ڈھنگ وہ شیام انگ رگھوبر کا دھوکا دیتا ہے
ملکل کے پرمی یوگی نے پہنا ہے آج کو بچ کھل کر
جا رہا شبانت رس سلکشات اس سے ویر رس پہ تل کر
استو شیکھرتا سے وہاں پہنچے یہ بلوان
جہاں بالکے کھڑے تھے۔ تُلنے ہوئے کمان
دیکھا کتنے ہی یودھا گن پرتھوی پرشین کر رہے ہیں
باطن میں سب میں سانسیں ہیں ظاہر میں سبھی مر رہے ہیں
ہت کو دیکھا تو اہت تھا آہت ہت سا دکھلاتا تھا
کتنے ہت تھے کتنے آہت یہ جوڑنہ جوڑا جاتا تھا
وہ شانت ورن کی تیو کھری اس اور لال ہو رہی ہے
اس لالی میں کندن جیسی ششتروں کی ڈھیری چمکی ہے
مانو دپن استھل نے اوڑھا یہ سرخ دوپٹہ تاروں کا
یا لال پربھانے پہنا ہے یہ گھنا گمجتا ہاروں کا
دوسری اور یہ بھی دیکھا دو بچے دھنش چڑھائے ہیں
اس اشومیدھ کے گھوڑے پر اپنا ادھیکار جمائے ہیں
کٹ پر جانگیا سہاتی ہے سر پر جٹاؤں کا جوٹا ہے
بل سے سب ویر سرائے ہیں جس نے سارا جگ لوٹا ہے
بھرت روپ آنند میں اٹھے۔ رگھو کا کھاؤ وسار
نیہہ مگن ہو کر کہا " دھنیہ یگل سکمار
کوشل پت نے دنڈک بن میں ایشور کی شکتی دکھائی تھی
جو وہ سمسر شپچ دودھ کر اوتاری کلا بتائی تھی
تم بھی اس رن میں ظاہر تو ویروں کا ونش ہو رہے ہو
پر گیان درشٹی سے دیکھو ہی ایشور کا انش ہو رہے ہو

ہرنے استھل میں بھرت کے۔ ہوتا یہ سندیہ
سویم تمھاری ماں بنی۔ یہ کرتی دھاکر دیہہ"
لو بولے: "کُش گھر چلو۔ رن میں رہی نہ جان
بیری تو کرنے لگا۔ وِرد اولی بکھان

ہم سمجھے تھے کیکئی ست یوگی ہیں اور سنت بھی ہیں
لیکن یہ کیول بھرم ہی تھا واستو میں بھرت بھگت ہی ہیں
اپنے بھائی کی راجہ کی کیا خوب ویرتا گائی ہے
بلہاری ہے چترائی کی کمزوری خوب چھپائی ہے
ہم بھی یہ بات جانتے ہیں کھر آدی انھوں نے مارے تھے
پر تین قدم پیچھے ہٹ کر چودہ سہسر سنگھارے تھے
ہے بھرت آپ ہی نیائی بن کہہ دیں جو نیائے کہاں ملے ہے
رن میں جو ہٹا تین قدم کیا وہ یودھا کہلاتا ہے؟
ہم تو دراصل نہ بچے بھی ہیں سچ مچ ہیں دو دن کے لڑکے
پر اگر دل سے یہ کہتے ہیں تم جیت نہیں سکتے لڑ کے
بل ہے ہم میں بن دیوی کا برہمانڈ ہلا سکتے ہیں ہم
وندھیاچل اور ہماچل کو رینو کا بنا سکتے ہیں ہم

یدی بل ہو اتساہ ہو۔ تو بس آگے آؤ
ورنہ بہتر ہے یہی، واپس گھر کو جاؤ"
سنے بھرت نے جب سے۔ لو کے تیکھے بین
لگی چوٹ سی ہردیہ میں۔ لال ہو گئے نین
بولے: "بچّو! ویرتھ کیوں کرتے وارتالاپ
رگھوکل کا اب یدھ میں ہوگا پرکٹ پرتاپ

تم نے کیا ادھر سمجھ رکھا ہے چھوٹی موٹی ان بانوں میں
رکھتے ہیں ہم بھی بہ بل شکتی بس چھپی ہوئی ان بانوں میں"

اتنا کہہ کر شری بھرت لال — بانوں پہ بان چلا اُٹھے
تب تیر ادھر سے بھی اپنے — دونوں بلوان چلا اُٹھے
اب نہیں سمجھ یہ سکے بھرت — کس کا شر کدھر جا رہا ہے
اپنا ہی شر اک ٹکرا کر — اپنی ہی اور آ رہا ہے
ایک ہی بان کے اندر سے — جب لاکھوں بان نکلتے تھے
تب پتہ نہ تھا رن منڈل میں — کتنوں کے پران نکلتے تھے
ہاں ایک بات تھی لو کے شر — جب گھائل بھرت کو کرتے تھے
تب نہ جانے کیا جادو تھا — وہ گھاؤ ترت ہی بھرتے تھے

نکلے کسی پرکار جب نہیں بھرت کے پران
تب لو نے کچھ منتر پڑھ۔ چھوڑا مارن بان
ہنومت نے آگے بھی۔ دیکھا اس بان
ہٹا بھرت کو مارگ سے۔ ترت بچائے پران

بس اسی طرح پھر تین بار — جب جب بھی لو نے وار کیے
شترگھن نے بھی اسی طرح — پھر بار ہزار پرہار کیے
لوکش نے دیکھا اک بانر بھی — لڑنے میں حصہ لیتا ہے
بھیا کے کال شتاکر سے — وہ بچا بھرت کو دیتا ہے
بولے "کہ ماری ہے بانر — رن کا بانکا تو شک ہے
ہے دل کی یہ تھم ریکشا میں — اُترن ہوا تو شک سا ہے
بدھی اچھا شستر شاستر کی — تو پھر جب اتر گئے آج
آؤ پھر یہ پرکشا کی شکشا — ہم پرسوں سے لیتا جا"

ہنستا کہہ کر لوکش نے۔ جب چھوڑا تیر
[illegible]

بولے۔ شترگھن [illegible] — [illegible] چاہتے
شر سے بجری پہ جاتا — [illegible] کھوتا ہے

پھر دھنش بان بدی لے ہم نے | نش شستری سے سنگرام کیا
کیا تم کیا پاپ سے کاریہ کیا | کایر پُرشوں کا کام کیا
اس لیے بل ورن کرنے کو | یہ بالک تجھے پکارتا ہے
او کیش تجھے کُش کشتی کو | اِس ڈنگل میں للکارتا ہے"

اب تو شتری بجرنگ کو۔ بڑھنا پڑا ضرور
آگے بڑھ کر ہو گئے۔ بھڑنے کو مجبور
چھن میں دونوں میں چھڑا۔ مل یدھ گھمسان
داؤں بیچ ایسے پڑے۔ ہوئے نہیں بکھان
آخر میں وہ بھی ہوا۔ جو تھا ہونے ہار
راون سے ہارے نہیں یہاں گئے کپی ہار
باندھ لیا بجرنگ کو۔ کُش نے جب تتکال
جگ بولا "وجئی ہوا۔ بن دیوی کا لال"

لو نے جب دیکھا ویریش | ہاتھوں میں کُش کے آیا ہے
اپنی لانگول سے اپنا ہی | اُس نے سب تن بندھوایا ہے
تب بول اُٹھے یہ مُسکا کے | "کیا خوب کھلونا پایا ہے
مرگ پالن کے بدلے تم نے | بانر پسند فرمایا ہے
اچھا اب تم آرام کرو | میں رپو سے نپٹا جاتا ہوں
تم کپی کو آشرم لیجاؤ | میں گھوڑا لے کر آتا ہوں"

کھینچی سینا کی طرف لو نے دھنو کی ڈور
کُش لیکر ہنومان کو۔ چلے کُٹی کی اُور
بندھے ہوئے تھے صرف کپی اور نہ تھی کچھ ہان
کیا جانے کیا بات تھی۔ دُکھ تھا اور نہ گلان'
پوجا گھر کے سامنے تھا ایک پرن نکیت
باندھ دیا کُش نے وہیں۔ کپی کو پریم سمیت

تب پہنچے کُش کُٹی میں، پرم ہرش کے ساتھ
ماں گورو اور رشی ورند کو ۔ سادر نایا ماتھ

بولے۔ "گرودیو تُوں کے بل سے | ابتک جتے ہم نے بیائی ہے
جب جب سینا چڑھ کر آئی | تب تب ہی مار بھگائی ہے
پر ایک بڑا اچرج سا ہے | جو نہیں سمجھ میں آتا ہے
مارن پر لوگ پر پورتت ہو | سمو ہن بنتا جاتا ہے
جس کو بھی وہاں دیکھتے ہیں | وہ پڑا مترک سا مورچھت ہے
ہے ہوش کسی کو نہیں مگر | ہر ایک وہاں پر جیوت ہے
مورچھا بھی عجب ڈھنگ کی ہے | اب تک دیکھی اور سُنی نہیں
کتنے ہی دن ہو گئے مگر | ہے آنکھ کسی کی کھلی نہیں
اس سمے وہاں تو بھیا نے | سب کو نیچا دکھلایا ہے
میرے دوارہ شری چرنوں میں | ایک پر یہ وانر بھجوایا ہے"

یہ سُن کر بولے گرو ۔" دیر نہ ذرا لگاؤ
آدر اور سمان سے ۔ یہاں اُسے لے آؤ"
جو آ گیا کہہ کُش جبھی ۔ چلے دُوار کی اور
تبھی سیا نے گرو سے ۔ پوچھا کر کو جوڑ

"رشی ور یہ روز میں سُنتی ہوں | ہوتا ہے مہا سمر بن میں
یہ بھی آتے ہیں سماچار | بچے جئے پاتے ہیں رن میں
پر یہ اب تک معلوم نہیں | کس نے تکرار یہ ٹھانی ہے
جو جوجھ رہا ہے بچوں سے | وہ کون نریت بلوانی ہے
جب و نے آپ سے کرتی ہوں | تو آپ مون ہو جاتے ہیں
لیتا ہوں بال پہ بکتا میں | بس اتنا ہی بتلاتے ہیں
اس لیے آج اس بیتری پر | سب بھید ادشیہ پرکٹ کریئے
کیا رن ہی کیوں ہے؟ کس سے ہے؟ | یہ سبھی رہسیہ پرکٹ کریئے

گرو بولے "دھیرج دھرو۔ سلجھ رہا ہے جال
آج پرکٹ ہو جائیگا۔ خود ہی سارا حال"
اتنا ہی کہہ سکے تھے۔ رشی ورنیت ندھان
آ پہنچے کُش کے سہت۔ اسی سمے ہنومان

اُس بھگت راج نے آتے ہی بن دیوی کو پہچان لیا
رشی کٹیا میں بھی بیٹے نے نج جننی کو پہچان لیا
ماں بیٹے کا وہ پریم ملن لکھنی نہیں لکھ سکتی ہے
شاردا وہاں پہ گونگی ہے بس کیول اُن کو تکتی ہے

"ماں ماں" کہتا پتر جب۔ گرا چرن میں جائے
"میرے ہنومت" کہہ لیا سیا نے بھی اٹھائے
حیرت میں ہو رہے تھے۔ کُش سمیت رشی درند
پرکٹ کیا گرو نے تبھی۔ سب رہسیہ سانند
"بن دیوی کے نام سے۔ رکھا جسے چھپائے
وہ ہی رگھو کی پریا۔ سیتا ہے یہ سکھ دائے"
بول اُٹھے کُش "ہیں وہی۔ ہیں یہ اپنی مات
تو کیا ست اودھیش کے۔ ہیں ہم دونوں بھرات؟"

گرو بولے "ہاں ایسا ہی ہے تم ہی ست ہو اودھیشور کے
یہ ہی سیتا ہیں جن کے یش گائیں گے کوی دنیا بھر کے
میرے اس مہا کاویہ میں بس ویدیہہ ممان یہ ہی تو ہیں
تم گاتے ہو جو دل چرت اُس میں سمان یہی تو ہیں
ان سب کے ہی کارن اس بن میں میں نے یہ رن رچوایا ہے
میں نے ہی لوک شانتی ہت دوارا سب کو اس جگہ بلایا ہے
وستار سہت کھل سن لینا اب چلو سبھا کے سنمکھ میں
سیتا چرتر کا شیش بھاگ گا دو رگھوبر کے سنمکھ ہیں

دھنوا کو اسی جگہ ٹھہرا دو اب نیا بان چلانا ہے
ایک ہی وار میں کوشل پر پورا ادھیکار جمانا ہے"

یہ کہہ کر کپی کے سہت۔ کُش کو لے کر ساتھ
چلے رن استھل کی طرف۔ مو یکت منی ناتھ
اُودھر یدھ میں بھرت نے کیے انیک اپائے
جیت نہیں لو کو سکے۔ گئی مو۔ چھا آئے
جاموونت نے بھرت کا۔ دیکھا جب یہ حال
دوڑے لو پر ویگ سے۔ بھڑنے کو تت کال
ایک بان ہی سے دیا۔ لو نے انھیں اڑا لے
کوشل کے دربار میں۔ گرے مورچھا کھائے
آنکھیں کھولیں سامنے۔ دیکھے سیتا کانت
اتی چکت ہو کر کہا۔ رن کا سب ورتانت
دُوِش ہو گئے ناتھ تب۔ سوچم کیا پرستھان
پھر دیکھے سنسار نے۔ رن میں شانت ندھان
پرتھوی سے پہلے گو نکٹ گئے۔ وبھیشن بھگت
کہا: ویر تم کس لیے۔ یہاں ہے ہو رکت؟

لنکا کا ناتھ وبھیشن یہ دیتا ہے نیک صلاح تمھیں
جاؤ تم پرشوتم کو رن کا کیوں ہے اتساہ تمھیں؟
اُس یگیہ شرو والیکہ میں دھنو بان نہ شوبھا پاتا ہے
رشیوں کو اور تپسیوں کو کب چھتری کرم سہاتا ہے؟

"بلہاری" لو نے کہا۔ "دھرم ویر مہاراج
یہ صلاح دیتے سمے تمہیں نہ آئی لاج

تم جس کے آج ماتحت ہو بیٹھ اسی نے یہ دکھلایا ہے
تاپسین میں راون جیسے براہمن پر شستر اٹھایا ہے

بھائی کے گھاتک ساگر کی — پھر لہر رو رہی اب تک ہے
تیرے ہی کارن سے لنکا — پرتنتر ہو رہی اب تک ہے
او دھرم دوشن۔ دھرم دُکتا — منھ ڈال کے دیکھ گریباں میں
مندودری کی کیا حالت ہے — لنکا کے آج گلستاں میں"

سُن بان سے یوں بندر سے جبھی وبھیشن رائے
دوڑے لَو کی اُور کو اپنی گدا اُٹھائے
کنتو بیچ ہی میں دیا۔ لَو نے رُوک ترنت
اک بان ہی میں کیا۔ دکھیت مورچھا ونت
اُسی سمے آگے بڑھے۔ رگھو رائی رگھوناتھ
لَو تب یوں کہنے لگے۔ کر کے نیچا ہاتھ

"ہے او وبھیشو رہے راجیشور — کشٹوں کی کتھا اچاہتا ہوں
تھوڑے میں سچا سمادھان — سنکا کا کیا چاہتا ہوں
رگھوکل کے بیٹی ہو کر تم نے — دھوکے سے بال سنگھارا کیوں؟
سب بھید وبھیشن سے لے کر — راون سا براہمن مارا کیوں؟
تھی شورپ نکھا تو نارجات — پھر ناک کان کٹوائے کیوں؟
سگریو وبھیشن کی خاطر — آخر میں نین چرائے کیوں؟
نیائی ہو کر۔ راجہ ہو کر — کیوں ایسا کاریہ کیا تم نے؟
سیتا کی اگن پریکشا لے — پھر کیوں بنواس دیا تم نے؟

سچ مچ راگھو رو پڑے۔ بول اُٹھے: "بلہار
بچے تیری بدھی پر۔ نیوچھاور سنسار

اُتر دوں؟ کیا میں اُتر دوں؟ — بس یہ ہی کہنا کافی ہے
گن اور دوش ہوتے جس میں — وہ ہی بس چرت مانوی ہے
میں نے مانو لیلا کی ہے — مانوی چرت دکھلایا ہے
ورنہ سروپ جو ہے میرا — اُس میں نہ یہ پرپنچ نمایا ہے"

لَو بولے" ویدانت سے۔ جب کر رہے بچاؤ
تو مایا پھر کہہ رہی۔ دھنش بان لے آؤ"
یہ کہہ بالک نے جبھی۔ تلنا تیر کمان
راگھو نے بھی دھنش پہ کھینچا اپنا بان
تبھی سُنی کچھ زور سے۔ دونوں نے یہ ٹیر
"خبردار کرنا نہیں۔ یہ انیت اندھیر"
دیکھا کُش ہنومان کو۔ ساتھ لیے سالہاد
والمیک آ رہے تھے۔ کرتے ایسا ناد

آتے ہی آتے گرو بولے — تب ہے لَو سنگرام ختم کردو
کُش کی بینا اب باجے گی — تم اپنا دھنش بان دھر دو"
یہ کہہ کر ترت کمنڈل سے — کچھ اَجَل چھڑکا سر پر کہہ کے
سارا رامادل جی اُٹھا — "جے رگھونایک رگھوبر" کہہ کے
تب کُش کی اور دیکھ گرو ور — بولے "سندیہہ مٹا ڈالو
بینا پر باقی بچا ہوا — سیتا کا چرت سُنا ڈالو"

آ گیا کی بس دیر تھی۔ ترت مِل گیا تار
بیر بھومی پہ پریت کی۔ کُش نے کی گنجار

(گانا)

شری رام کتھا کی اور جگت جب دھایا
تو سار وہاں پہ۔ سیا چرت ہی پایا
لنکیشور کو شری۔ اودھیشور نے مارا
بھوتل پہ سے ایک بھاری بھار اُتارا
سچ بیچ آکاش پہ تھا۔ تب دھرم ستارا
جب رگھوکل پتی نے راج مکٹ کو دھارا
اُس شاسن نے جب جگ کو سورگ بنایا
تو سار وہاں پہ سیا چرت ہی پایا

جس سے پڑ جائیں۔ بُری بھاونا جاگی
مانگلک سمے میں ہی نے۔ پتنی تیاگی
اس سمے سر دے میں جھجھک نہیں تھی آگی
کرتویہ سے لیکن نہیں۔ بھامنی بھاگی
منی بالمیک نے دھیرج تبھی بندھایا
تو سارہ وہاں پر سیاجیت ہی پایا
پہنچی ورہ ویتھا میں مہا دکھی تھیں سیتا
رٹتی رہتی تھیں۔ رام نام کی گیتا
گروکرپا سے اُن کو۔ جن نے دیکھا جیتا
اینتھا دنہیں کا ڈھانچا۔ بیتا ریتا
گرو نے سیتا کا۔ سیتا نام چھپایا
تو سارہ وہاں پر سیاجیت ہی پایا
بن دیوی نے شبھ سمے۔ پتر دو جائے
گرو ور نے ان کے لوکش نام سنائے
پھر اشومیدھ پہ اودھ پتر دو آئے
سامراجیہ سبھا میں۔ بینا لے کر گائے
اس سمے سبھا میں مہا عود ہ شبد چھایا
تو سارہ وہاں پر سیاجیت ہی پایا
کچھ دنوں بعد جب اشو یگیہ کا دھایا
گرو مایا نے آشرم کو آدر پایا
بچوں دوارا جب سب کا مان گھٹایا
تو آج اس طرح پر پردہ اُٹھوایا
موہن بن دیوی سیتا مہرانی پایا
تو سارہ وہاں پر سیاجیت ہی پایا

تمام شد

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر ہر کاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ نقلی کتابیں نرمیں بکسیلر کو دیجاتی ہیں جنھیں بک سیلر ۱، ریا ۲ ریا ۲۔ میں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پرکار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتاتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر مصنف کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیگا

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شیام" یا "رادھے شیام وشنٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

Radheshyam Kathavachak

نیاز کیش :- منیجر

پرکاشک :- شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

ستوتی ستناکی و ججے

رام کتھا سنکھیا نمبر ۲۵



سمپادک

نیپال سرکار سے کتھا واچسپتی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلا ندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پرکاشک

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی۔

شری رام کتھا

کا

پچھلا بھاگ

اُتر رام چرت

سنکھیا ۴

ستوتی سیتا کی ونے

مصنف
پنڈت مدن موہن لال شرما
بریلی

سمپادک اور پرکاشک
پنڈت رادھے شیام کتھاواچک
بریلی

قیمت ۴۴ نئے پیسے

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

چھٹی بار ۱۰۰۰

پرنٹر:- پنڈت رام نرائن پاٹھک
شری رادھے شیام پریس بریلی
پرکاشک شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی

سنہ ۱۹۶۰ء

سمپادک کا

وکتویہ

پاٹھک گن!

لیجے موہن بھیا کی یہ چوتھی پُستک۔ یہی پُستک اس کتھا کا ویکی اَنتم پُستک ہے۔ بھیا کا لکھا ہوا اُتر رام چرت اب پورن ہو گیا۔ یہ کتھا کا ویہ کیسا ہے؟ اس کا نرنے اب آپ ہی کریں گے۔ یا وہ سمے کریگا۔ جب اس ڈھنگ کی سمست پستکیں اکٹھی کرکے کوئی چتر تلیا اپنی بُدھی کی ترازو پر اُسے تولے گا۔ میں اگر اپنے منھ سے یہ کہوں کہ اس کتھا کا ویہ کی چاروں پستکوں میں چریتر چترن۔ بھاو۔ بھاشا اور پو ترتا آدوتیہ ہے تو اچھا نہیں معلوم ہو گا۔ کیونکہ ان کا لیکھک سو یم میرا انوج۔ چھوٹا بھائی ہے۔ میں تو بس اتنا ہی کہہ کر اس وکتویہ کو سماپت کرتا ہوں ؎

شُرگھشت کیوں نہ وہ ہوگا۔ بڑوں کی جس پہ چھایا ہے
ڈھٹائی چھمیہ ہو اس کی جسے اپنا بنایا ہے

رادھے شیام



سُنا ہے تارے ہیں تم نے لاکھوں ؛ ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں
اُبارا گج راج گراہ سے ہے ؛ ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں
ہرا اہلیا کا شاپ تم نے ؛ مٹایا شبری کا تاپ تم نے
ہمارے بھی شاپ تاپ بھگون ؛ اگر نوارو تو ہم بھی جانیں
نشاچروں کو سنگھار تم نے ؛ اُتارا پرتھوی کا بھار تم نے
ہمارے سر بھی ہے بوجھ بھاری ؛ اُسے اُتارو تو ہم بھی جانیں

اُوم



جیوں ہی شتری کش سے سُنا۔ دیدِک ورتانت
ویر کیھوری بیس بجتی۔ برس اٹھارس شانت
کشما مانگنے کو بڑھے۔ تو کش دونوں بھائے
آگے بڑھ رگھنا تھ نے۔ چھاتی لیا لگائے
پتروں کا اور پتا کا۔ یہ پریہ ملن نہار
سُر پُر سے برسے سُمن۔ جگ نے کی جے کار
لکھمن لال نے جب لکھے۔ یُگل سروپ اُنوپ
کہا "امنگل رن ہوا۔ آج سو منگل روپ

آشیرواد کے لیئے آج ❊ پرتیک ہردے اُمنڈتا ہے
ابھیوادن کرنے کو تن کا ❊ ہر روم روم ہرشاتا ہے
یہ ہار نہیں ہے جیت ہوئی ❊ اپ لیش کے بھیتر نش پاکے
کوشل نے خود پرجے پائی ❊ پر پورن پر ابجے میں آکے
اب اس کا نرنے کون کرے ❊ کس نے یہ یدھ استھل جیتا؟
کوشل نے یہ دونوں جیتے ❊ ان دونوں کو شل جیتا
پر واستو میں یہ وجے نہیں ❊ یہ بھگتوں کا من جیتا ہے
سیتا نے راگھو کو پایا ❊ راگھو نے پائی سیتا ہے

رگھوبیر رماپت رماکانت ٭ اب یہ مایا سمورن کرو
سادھوی ستونتی سیتا کو ٭ سب کے سمکھ پھر گرہن کرو"
رگھوپت بولے تپسیا سے۔ پرٹھیک نہ ہوگا رام
کنتو کریگا وہ نہیں۔ پرجا ورودھی کام
سنسار سہسروں روپ رچے ٭ پر مجھ کو ڈگا نہیں سکتا
برہما بھی چاہے تو مجھ کو ٭ اس ہٹ سے ہٹا نہیں سکتا
میری اس میں کچھ رائے نہیں ٭ یہ سب رعیت کی مرضی ہے
جس نے ان کو بن بھیجا وہ ٭ محلوں میں بھی رکھ سکتی ہے"
والمیک جی نے کہا "دھنیہ تمہیں شری کنت
دکھا دیا سنسار کو۔ پرجا پریم کا انت
میری تو سمت یہی۔ کرو نہ ایسا کام
جس کے دوارہ وشو میں۔ رگھوکل ہو بدنام
بہومت سے ہو کر کے ورُدھ ٭ راجا کا چلنا ٹھیک نہیں
جب پرجا خلاف ہو رہی ہے ٭ تو سیتا کو رکھنا ٹھیک نہیں
اچھا اب پرتھم پرجا کا ہی ٭ اگیان مٹایا جائے گا
جس درپن میں دھندلاپن ہے ٭ اس کو چمکایا جائے گا"
اتنے ہی میں سنگیہ وت۔ گرجے پون کمار
بولے "سنیئے مہاراج کا ہے ات سرلشٹ وچار
میں شبھ پوروک کہتا ہوں ٭ یہ جھوٹا دوش مٹاؤں گا
پھر محلوں میں اپنی ماں کو ٭ اپنے بل سے پہنچاؤں گا
کانوں کی سنی نہیں ٭ آنکھوں کی دیکھی ہوئی سناؤں گا
اس سوتی ہوئی ایودھیا کو ٭ سیتا کا گیان کراؤں گا
پھر بھی وشواس نہ ہوگا تو ٭ رعیت سے رن ٹھن جائیگا
یہ بہن ستی والا بہومت ٭ بس رُدر روپ بن جائیگا

پرتھوی آکاش دو لوکیں گے ٭ اُس سے کرم اس سیلوک کا
برہما اور شنکر دیکھیں گے ٭ اُس سے دھرم اس سیلوک کا
تامسی پرکرت کا دنیا سے ٭ استتو مٹایا جائے گا
سدگن کی سامگری سے پھر ٭ سنسار بنایا جائے گا
یہ جیون سپھل تبھی ہو گا ٭ یہ آنکھیں سکھی تبھی ہونگی
جب سیتا پت کی وا مانگی ٭ کوشل کی سمراگی ہوں گی

بچپنوں سے بجرنگ کے۔ دہل اٹھا سنسار
ہوا تامسی پرکرت میں۔ بھیشن ہاہا کار

سن بال برہمچاری کا پرن ٭ ویر ونا کے ہردے پھڑک اُٹھے
انومودن کو۔ بچوں کے بھی ٭ ترکش میں تیر کڑک اُٹھے
مایا پت کی اتنے پہ بنی ٭ وہ جو [illegible] دنی مسکاتی تھی
گھنشا کی گھٹا برستی تھی ٭ سورج پر بوند نہ آتی تھی

سنت مہاتمن کے لئے۔ تھا جو کچھ سو بیکار
بہومت دوانہ ہو گئیں۔ ترلے ہی وچار
ملے پایا آ گئیں اُدھر سیا۔ لچھمن کے ساتھ
ادھر چلیں چترول سہنت۔ ادھو اچھن ناتھ
آگیا سنتے ہی اُٹھے۔ ہرش سمترا لال
چلے کٹی کی اور کو۔ رتھ لے سگرنت نکال
من۔ سُت بھر [illegible] سہت سین سمت ہرشائے
چلے ادھر کوشل پوری کوشل کے نرراے
پتھ میں مرگ راج کے۔ شنسوگن بھید شمسار
لوکس کا پرستھان لکھ۔ خود بھی ہوئے تیار

متروں کے پیارے متروں نے ٭ متروں کا ہاتھ نہیں چھوڑا
اُن کے ان بندھ باندھووں نے ٭ ساتھی کا ساتھ نہیں چھوڑا

ورنن سے باہر ہے اُن کا ٭ جو درشیہ وہاں دکھلاتا تھا
مانو شرِنگ بھوت دل بھی ٭ شوبھا کی برات میں جاتا تھا
پکشی ویاکل ہو کہتے تھے ٭ "بھیا جی سنتے جا رہے ہیں
بن راجا کی سی رجدھانی ٭ اس بن کو تجے جا رہے ہیں"
پھر کہتے تھے" ہم جان گئے ٭ تم آج ہو گئے کوشل کے
اب جنگل سے ناتہ کیسا ٭ یو راج ہو گئے کوشل کے
بھائی کوشل پت سے پوچھو ٭ وہ نیل نے شیل کہلاتے ہیں
بے پوچھے اوروں کے دھن کو ٭ کیا اسی طرح ہتھیاتے ہیں؟"

پریم سہت اور سہت۔ پُن پُن شیش نوائے
جیون تیوں لوکش نے کیا۔ واپس چہ سمو دائے
یتھا سمے سب نے کیا۔ کوشل نگر پرویش
پہلے پہنچا۔ اشو وہ۔ پہنچا نے سندیش
خوشبو سی پھیلی خبر۔ یہ گھر گھر تت کال
دُنیا دھاری باگئے ہیں سیتا کے لال

برسوں کا سوکھا ہوا ورکش ٭ اس ورشا سے لہلہا اُٹھا
پتہ پتہ ہر ڈالی کا ٭ سواگت کا باجہ بجا اُٹھا
یگیہ استھل جانے والا تھا ٭ گھیرا درشن کے پیاسوں نے
شکھا اور بالکوں والا رتھ ٭ پھیرا درشن کے پیاسوں نے
پلو رے ودھان سے سواگت کے ٭ رے گئے پر دھاں راستوں میں
ورننا تیت تھا ہرش آج ٭ نرناری اور بالکوں میں
برسوں کی ہار دکھ اجلا تھا ٭ ہو کر کے آج سپھل پرکٹی
پتھ پتھ پر پوری ہو تا ئی ٭ پگ پگ پہ پریت پریل پرکٹی
آرت کی راج جننیوں نے ٭ بلہاری ہو کر دونوں پر
سمرد سوچھا ور کر ڈالا ٭ سیتا کے سُگھر سلونوں پہ

اس پرکار کرتے ہوئے۔ سب میں سُکھ سنچار
اشومیدھ کی بھُوم پر۔ پہنچے راج کمار
اُدھر در شکوں کو ملا۔ اُتاہت پریہ انند
اِدھر ہو گیا پورن وہ۔ اشومیدھ سانند
گرو وشسٹھ سے تب کہا۔ رگھوپت نے سرنائے
"سیوک کی کچھ پرارتھنا۔ سُنئے شری مُن رائے

سانند یگیہ سمپورن ہوا ؛ اب ایک سُکار یہ کیا جاوے
شاسن کا بھار جیشٹھ ست کو ؛ شُبھ دوس وچار دیا جاوے
میں برتمان نج جیون میں ؛ پریورتن کر ڈالوں کرم سے
سب راگوں سے کرکے وِراگ ؛ انوراگ کروں یوگا شرم سے"
گرو وشسٹھ کہنے لگے "ہے وچار اتی ٹھیک
یوگا شرم کا گن ہے۔ پر کھاؤں کی لیک
شری گنیش کر شیگھری۔ کر ڈالو یہ کاج
سیتا بھی لکشمن سہت۔ آتی ہوں گی آج
جیٹھے کو سنگھاسن دینا ؛ ہر طرح اُچت دکھلاتا ہے
پر میرے من میں ایک بھاؤ ؛ رہ رہ کر پھر اُٹھ آتا ہے
گھر کے جن جھگڑوں کے کارن ؛ دشرتھ کا سُرپور گمن ہوا
آباد ونڈ کا رنیہ ہوا ؛ برباد اودھ کا چمن ہوا
اُن جھگڑوں کا اِس بار رام ؛ پورا خیال رکھا جائے!
بھراتاؤں کے پتروں کو بھی ؛ شاسن کا بھاگ دیا جائے
اُن کے بھی دو دو بالک ہیں ؛ جو پُورن یوگیہ دکھاتے ہیں
ادھیکاری اگر نہیں ہیں تو ؛ اپنے تو مانے جاتے ہیں!
اس لئے ساتھ ہیں لَوکُش کے ؛ اُن کا بھی مان کیا جاوے
سامراجیہ آٹھ بھاگوں میں کر ؛ آٹھوں کے لئے دیا جاوے"

بڑے ہرش سے رام نے۔ کیا اُسے سویکار

اگلے دِن آگیا ہوئی۔ "جُڑ جائے دربار"

پربھو بولے پرجا واسیوں سے ؛ شلبھ اوسر آج شُبھ آیا ہے
تم سب کے بل سے رگھُوکل نے ؛ سنسار جئی پد پایا ہے
اب یہ اچھا ہے پُوروا ودھ ؛ کُش کو ویدوں بدسمّت ہو
تو کو یہ آپ اچپٹ سمجھیں ؛ تو وہ اُتر دش کا پت ہو
گُن وِدت۔ بھرت ست سلوان ؛ وینامہ کا اور پشکل کا
یہ آگیا ہو تو نرپت کر دوں ؛ دونوں کو وکش کوشل کا
لکشمن سُت چتر کیتو۔ انگد ؛ پشچم کوشل کے شاسک ہوں
شتروگھن سنے۔ متھرا ہی کے ؛ راجہ رہ کر کے رکھشک ہوں"

کہا پرجا نے ایک مت۔ ہو کر "ہے سویکار

پری نت کریے کار یہ ہیں۔ پربھو یہ اچیت وچار"

ہوگئی وسرجن راج سبھا ؛ سب کی سمّتی مل جانے پر
تب کئے نیکت۔ بچو آتجھر ؛ پربھو نے کوشل سجوا لے پر
آگیا دی میری ادّھ پوری ؛ اس مہانت سجت ہو جائے
بچو منڈل ہی سکچاتے نہیں ؛ سُندر بھی لجت ہو جائے

گانا۔ ایودھیا تجھکو پران سمان

جنمی جنم بھوم ہے میرا ؛ یہ پربھو پوری مہان ۔۔ ایودھیا ۔۔ ۔۔ ۔۔
آن اسی دھرتی کا کھا کر ؛ بنا ہوں میں بلوان
پیکر اس سرجو ہی کا جل ؛ پایا ہے سمان ۔۔ ۔۔ ایودھیا ۔۔ ۔۔ ۔۔
اسی دھوُر میں لوٹ پوٹ کر ؛ سیکھا تیر کمان ۔۔ ۔۔
اسی مات کی گودی میں پل ؛ ہوا آج شریمان ۔۔ ۔۔ ایودھیا ۔۔ ۔۔ ۔۔
موہن اس رج پر نوچھاور ؛ امر پُری چھب کھان ۔۔ ۔۔
اس کا نیہہ نہیں چھوٹے گا ؛ مجھے اسی کی آن ۔۔ ۔۔ ایودھیا ۔۔ ۔۔ ۔۔

اِدھر راج ابھیشیک کا ہوتا تھا سامان
اُدھر کتھا جو رہ گئی۔ سنئے وہ دھر دھیان
رگھوپت تو آئے اودھ سُنتوں سہت ہرشائے
اُدھر سیا ڈھنگ رتھ سہت پہنچے لکشمن جائے

کٹیا کے باہر ورکش تلے ؞ دیکھا بن واسن بیٹھی ہے
جوگیا وستر تن پر دھارے ؞ ویدیہی برہن بیٹھی ہے
تھا تو شریر ترن کے سمان ؞ پر تیجوان دکھلاتا تھا
مکھڑا دبلا تو تھا لیکن ؞ ست کا پرکاش پھیلاتا تھا
کٹیا سے تھوڑی دور ایک ؞ گنگا کی دھارا بہتی تھی
دوسری دھار بن واسن کی ؞ آنکھوں کے دوارا بہتی تھی
سمکھ تھے لکشمن پر آنکھیں ؞ لکشمن کو نہیں نرکھتی تھیں
آرادھیہ دیو کا اچل دھیان ؞ من کے مندر میں کرتی تھیں

دیکھا لکشمن نے جبھی۔ ماتا کا یہ حال
ہُوک مار کر گر پڑے۔ چرنوں میں تت کال
اُٹھی پوجا ترن چونک کر۔ ٹوٹا جیونہی دھیان
دیکھا چرنوں میں پڑے۔ شری لکشمن گُن کھان

بولیں۔ "ہیں! لکشمن تم۔ کیسے؟ ؞ کیسے آئے؟ کیا اچھا ہے؟
داسی کے لئے اودھ سے پھر ؞ کیا آئی کوئی آگیا ہے؟
کُشل ہیں تو مت۔ ابھی اودھ پت پہ ؞ جو گئے ساتھ سے گرو ور کو
کچھ انوچت تو نہ سُنا ڈالا ؞ ان دونوں نے ان پربھو ور کو
بن میں ہو یا محلوں میں ہو ؞ سیتا سب جگہ اُنہیں کی ہے
یہ ہی بھاونا۔ یہی پوجا ؞ اس ویدیہی نے سیکھی ہے
وے سوامی ہیں تج سکتے ہیں ؞ میں نہیں اُنہیں تج سکتی ہوں
اس لوک سے لے پرلوک تلک ؞ بس اُن کو ہی بھج سکتی ہوں"

لچھمن لال نے جب سُنی۔ برہن کی یہ بات
بولے "رگھوبر نے تمہیں تجا کہاں ہے مات؟

یہ وِل پرم پاؤں مورت ☆ ید بھولے بھی تیا گی جاتی
تو نگیہ سے اس کی پرتما ☆ وا مانگ نہیں رہنے پاتی
تیاگی تھی ستی سمبھو نے جب ☆ تب کب وا مانگ بٹھایا تھا؟
سمکھ میں کش آسن دے کر ☆ ماتا کا بھاؤ جتایا تھا
جن کوشل پور نے تیاگا تھا ☆ اَت دُکھی آج ہو رہا ہے وہ
اِس بھول اور اس غلطی پر ☆ کُھل کُھل کر بس رو رہا ہے وہ
اتنے پر بھی پربھو نے اس کو ☆ یہ میٹھا زہر پلایا ہے"
محلوں میں نہیں ایودھیا میں ☆ ماتا تم کو بُلوایا ہے"

"دوش نہ دو کچھ اودھ کو" بولیں سیتا مات
"جو کچھ یہ لیلا ہوئی۔ تھی ہونی کی بات

لیکن لکشمن۔ اِس ہونی سے ☆ میرا اننت اُپکار ہوا
کھنچ آیا سار سکل جگ کا ☆ جس سے جگ سکل اسار ہوا
بنو اس کی جیوں چڑیا نے ☆ ایکانت کی دھیان اوستھا نے
کردیا متھلی کو سمپت ☆ تب راگھو پائے سیتا نے

دیکھی جب یہ دھارنا۔ یہ انور کمتی اتیر!
گر کر چرنوں میں لکھمن۔ بولے "ماتا دھنیہ"
پریم مگن رہ کچھ سمے۔ پھر بولے سومتر
"ماں اب پاؤں پگوں سے۔ کریئے اودھ پوتر
انتظار ہوگا وہاں۔ ویرنہ یہاں لگاؤ
پربھو کی یہ ہے آگیا۔ جلدی سے لے آؤ"
ہیں پر بھو کی ہے آگیا؟ پربھو کہاں ہے آدیش؟
ستیا پھر آئے اودھ بیٹھے ہیں اودھیش؟

ان واکیوں کے اپرانت سیا ٭ یوں بولیں "تب تو بے بس ہوں
میں سدا آگیا کارن ہوں ٭ میں سدا آگیا کے بس ہوں
من مندر کے آرادھیہ دیو ٭ پھر سگن روپ دکھلاؤ گے؟
تم یہاں بھی ہو۔ تم وہاں بھی ہو ٭ پھر مجھے کہاں لے جاؤ گے؟
تم کہیں نہ آتے جاتے ہو ٭ میں کہیں نہ آتی جاتی ہوں
دنیا کے لئے دکھانے کو ٭ تو پھر ستیا بن جاتی ہوں"

یہ کہہ کر اُٹھیں سیا۔ باندھے بکھرے کیش
تو کُش جننی نے کیا۔ جگ جننی کا ویش

بولیں "گرو کی پیاری کُٹیا ٭ بچھڑت ہوں تجھے چھوڑ کر میں
جیتی رہے پریت جوڑ کر تو ٭ ہاری ہوں پریت توڑ کر میں
بن دیو ہردے سے تمہیں نہ یہ ٭ بن دیوی تیاگن کرتی ہے
یہ تو بن اور نگر بیت کی ! ٭ بس آگیا پالن کرتی ہے
مرگ ورند اور پریہ گودستو ٭ تم کو نہ کبھی بھولوں گی میں
بن کے جیووں کا دھیان رہے ٭ یہ لو کُش سے کہہ دوں گی میں
ہے بلو تپر ہے تلسی دل ٭ ان کروں نے تم کو سینچا ہے
سنسار پوجتا رہے تمہیں ! ٭ آشیرواد سیتا کا ہے"

اس پر کار سب سے بدا۔ ہوئیں سیا کر جوڑ
تج شِشیوں پہ آشرم چلیں اودھ کی اور

جو اشو کبھی بن مرگ سمان ٭ جاتے دکھلائی پڑتے تھے
اتنا ہی نہیں زبردستی ٭ لکشمن کے رتھ سے لڑتے تھے
ویسے ہی اب کوشل کے پتھ پر ٭ بن ہانکے بڑھتے جاتے ہیں
پھر مہا شکت کو پار کر کے ٭ پھولے نہیں انگ سماتے ہیں
رتھ کو لگتی ہے کہیں ٹھیس ٭ تب بات سمجھ میں آتی یہ
سیتا پُتری سے ملنے کو ٭ ماں پرتھوی ہے اکلاتی یہ

لکشمن کی شری رگھو راج پہ ہر ✤ گھوڑوں کی ڈور ہے لکشمن پہ
اُن کے پر یہ بھگت سماج پہ ہو ✤ رگھو راج کی ڈور بتا دیں ہم
جگدمبا شکتی سہاتی ہے ✤ اس چلتے ہوئے وشو رتھ میں
جگ کو لیلا دکھلاتی ہے ✤ جو لیلا اپنے کی اِچھا سے

پتھ میں بھاگیرتھی کا۔ لیکر آشیر واد
لکھن سہت پہنچے سیا۔ کوشل پور سا ہلاد

یوں اودھ پوری میں جا پہنچا ✤ سو رگیہ شبد کرتا وہ رتھ
بریانی ست یگ سے آ پہنچا ✤ مانو تریتا یگ کے بھیتر
پھٹ گئیں ویرتھ کی وادھائیں ✤ کائی کی نائیں کوشل سے
ہٹ گئیں دیرتھ کی وادھائیں ✤ بادل کی طرح ایودھیا سے
اس طرح آج اُمنڈا اُٹھا ✤ درشن کے لئے پرجا منڈل
پرسوں کا روگی پا اُٹھا ✤ مانو پھر اپنی گئی شکتی !

جیوں ہی لوکش نے سُنا۔ اودھ آ گئیں مات
آگیا لے کر گرو سے۔ پہنچے دونوں بھرات

پہنچے ماتا کے چرنوں میں ✤ کوشل پور میں بھی وے مستک
لپٹے ماتا کے چرنوں میں ! ✤ نرناری نرکھتے تھے بیٹے
نے گود میں اُن کو پیار کیا۔ ✤ ماتا نے بھی وِصول ہو کر
پرپورن شکتی بھنڈار کیا ✤ اپنے اِچھا بل کے دوارہ
دیکھا جب اودھ واسیوں نے ✤ یہ بھکتی بھاؤ۔ یہ دھرم بھاؤ
پایا تب اودھ واسیوں نے ✤ کچھ نیا تیج۔ کچھ نیا پنیہ

چھان سکے بچے گرو سہت۔ لوکش دونوں بھائے
ماتا کو بھی وہیں پر۔ ٹھہرایا ہرشائے
واتر منڈل نے سُنا۔ جب یہ شُبھ سمواد
آیا پنچ ٹولی سہت۔ درشن کو سا ہلاد

دیکھا مرگ چھالا کے اوپر ٭ سنیاسن سیتا بیٹھی ہیں
اپنے دونوں سُکماروں کو ٭ نانا ودھی شکشا دیتی ہیں
بچے ماتا کی شکشا کو ٭ ہردے پٹ پر لکھتے جاتے ہیں
اپنے جیون کے مارگ کو ٭ نش کنٹک کرتے جاتے ہیں
یہ درشیہ دیکھ کر شاردا بھی ٭ بس مور تمان ہو جاتی ہیں
ایسی ودوشی ماں کے اوپر ٭ بلہاری ہو۔ ہرشاتی ہیں
بھگتوں کی ٹولی بول اُٹھی ٭ "جے گیا نیشوری پر نام تمہیں"
داسوں کی ٹولی بول اُٹھی ٭ "جے ماتیشوری پرنام تمہیں"

سیتا نے دیکھا جبھی۔ آنا یہ سمدائے
پریم اور آدر سہت۔ بٹھلایا ہرشائے

بولیں "لو کُش ہی کے سمان ٭ تم سب بھی میرے پیارے ہو
کرتویہ گگن کی چھاتی پر ٭ دُیت پورن دمکتے تارے ہو
تم سب کو پھر سنمکھ نہار ٭ یہ ورِدھ ہردے ہرشایا ہے
ودھنا نے بچھڑے بیٹوں سے ٭ پھر ماں کو آج ملایا ہے

لو کُش کو جو دیا وہ۔ تم بھی لو اُپہار
سُنو سُناتی ہوں تمہیں۔ پرم دھرم کا سار

پیدا ہوتے ہی جیووں کو ٭ جو کار یہ چھیتر میں لاتا ہے
وہ دھرم پرکرتی کا دیا ہوا ٭ سوابھاوک دھرم کہاتا ہے
آگے چل کر پھر گرو دوارہ۔ ٭ ورن آشرم دھرم پراپت کر کے
پڑتا ہے جو گرہستی میں ٭ شکشا کا کرم سماپت کر کے
کُل دھرم اور پھر جاتی دھرم ٭ بس یہیں سامنے آتے ہیں
گرمستہ ساج کے مہا پُرش ٭ ساماجک دھرم سکھاتے ہیں
پھر دیش دھرم یا وشو دھرم ٭ آتے ہیں سنمکھ پرانی کے
بنتے جاتے ہیں وہی دھرم ٭ دھیرے دھیرے سکھ پرانی کے

پر سچا دھرم کون سا ہے ٭ یہ نہیں سمجھتا ہے پرانی
تھوڑے سے جیون میں اپنے ٭ سب طرف بھٹکتا ہے پرانی
میں کہتی ہوں۔ مُن کہتے ہیں ٭ ہے سار یہ سب کی وانی کا
اپنے سروپ کا گیان کرے ٭ یہ پرم دھرم ہے پرانی کا
ہم کیا ہیں؟ اور جگت کیا ہے؟ ٭ کیوں آتے ہیں؟ کیا کرنا ہے
کیا وستو یہاں پر جینا ہے؟ ٭ کیا وستو یہاں پر مرنا ہے؟
سچد انند کہتے جس کو ٭ اُس میں ہم میں کیا انتر ہے؟
بس کھوج اسی پد کی کرنا ٭ سارے دھرموں سے بڑھکر ہے
جس سے آتما سے اپنی ٭ ساکھشات کار کرتا پرانی
بس اُسی سے سب دھرموں پر ٭ پورنا دھکار کرتا پرانی!
اس لیے نیت ست سنگت کر ٭ اس پد کا پورن منن کرنا
ہے پرم دھرم کا سار یہی ٭ کچھ سمے آتم چنتن کرنا

(گانا)

وہی سچا سنیاسی ہے

مایا موہ مٹایا جس نے ٭ لالچ لوبھ ہٹایا جس نے
شدھ آتم پد پایا جس نے ٭ جگ سے ہوا اداسی ہے۔ وہی سچا..
جنم مرن کو کھیل سمجھتا ٭ سکھ اور دکھ کو ایک سمجھتا
اپنے کو جو نتیہ سمجھتا ٭ وہ ہی تو اوناشی ہے۔ وہی سچا....
موہن جیون مکت وہی ہے ٭ سب دھرموں سے یکت وہی ہو
بھگت وہی ہے مکت وہی ہے ٭ نج پد کا جو داسی ہے — وہی سچا....

سنیاسن جب دے چکی۔ اپنا یہ ودیا کھیان!
جے جنتی کہہ کر گیا۔ بھگتوں نے بھر مان!
یوں ہی ہونے تھے وہاں۔ ماتا کے اُپدیش
ماتر منڈلی بن گیا۔ سارا کوشل دیش

ستونی نے پا لیا۔ اُدھر پورن سمان
ادھر راجیہ ابھیشیک کا۔ آیا دِش مہان

مارگ جگ مگ دکھلاتے تھے ؛ من کتاؤں سے منڈھے ہوئے
تھا اودھ نیچ میں بھید نہیں ؛ وہ پریم بھاؤ تھے بڑھے ہوئے
دیدِ دھونی و پر ورگ میں تھی ؛ زنگل کے کھیل چھتریوں میں
آرتھک سب کا ریہ۔ ویشیوں میں ؛ آتتھیہ پر بندھ شودروں میں
منگلا چار کے مڑدل گیت ؛ پک کنٹھی گھر گھر گاتی تھیں
چرجیوی ہو اپنا راجا ؛ یہ ہی انتا منائی تھیں
دُھولسوں نے دھولس بجھائی وہ ؛ جگ کو بھرائے دیتے تھے
شنکھوں کے ناد سورگ تک کو ؛ اس سمے ہلائے دیتے تھے
وانکا۔ باغ۔ رجدھانی کے ؛ ہو رہے سپھل پھل پھولوں سے
رسکوں کے ہردے جھومتے تھے ؛ آنندپون کے جھونوں سے
سریو بھی لے لیکر اُچھال ؛ لہروں کو ناچ نچاتی تھی
جیونا سوتنترتا کا اچھا ؛ یہ کہتی بہتی جاتی تھی
جگ پت جگدمبا کے سمیت ؛ جس جگہ پر کاش دکھاتا ہے
اُس پیارے کوشل کا ورنن ؛ کس کومی سے ورنا جاتا ہے؟
کہنا یہ ہے مل گئی آج ؛ جگ کی سندرتا کوشل کو
شاروکی پربھا سہت ملی ؛ لکشمی کی آبھا کوشل کو
سوچتا یہاں تک بھی جس کا ؛ شرد انک کو بھی دھیان نہ تھا
کوشل کے نجہ منڈل پر بھی ؛ سیاہی کا نام نشان نہ تھا

ادھر اودھ سب ودھ بنا سندرتا کا دھام
اُدھر پدھارے محل میں۔ ادھر بھی پت رام
ات اُتم ادھر نرکھ۔ کیا سیا کا دھیان
شکتی سمر دیا جا نکی۔ پر کٹی آگیا مان

پربھو بولے۔ دیوی ہوا۔ ہرن دھرا کا بھار
اسروں کا بھی ہو چکا۔ پورن تیا سنگھار

جس کام کو جگ میں آئے تھے ✤ وہ کام سبھی کر ڈالا ہے
بھگتوں پر جتنا سنکٹ تھا ✤ وہ سنکٹ سب ہر ڈالا ہے
اب چلنا ہے ساکت لوک ✤ کر لینے کاریہ کرم استھل پر
بھوتل کے ہت نانا چرتر ✤ دکھلائے اب تک بھوتل پر
اُتم آدرش بہ جا والا ✤ راجاؤں کو دکھلایا ہے
کرو یا سنی کا تیاگ کنتو ✤ نرپ پد کو نہیں گرایا ہے
و ماتگ تمہاری پرتما رکھ ✤ پتنی ورت بھی دکھلا ڈالا
کیسے نبھتے ہیں دھرم انگ ✤ یہ دنیا کو بتلا ڈالا
اب تم ست اپنا دکھلا دو ✤ اس بھوتل کے پرانی دل کو
بتلا دو پت ورت کا گورو ✤ بھومنڈل پر بھومنڈل کو
اس چمتکار کی لیلا سے ✤ چھایا پھر تھوڑی ہی سے لو لو
ساری یاترا سمپورن ہوئی ✤ یہ نتم پتھ بھی طے کر لو"

"جو اگیا" کہہ کر گیا۔ وہ سروپ ہر نانے
تبھی پدھارے اُس جگہ۔ لکھمن لال ہرشائے

بولے تم بھینٹک استھل بھگون ✤ نرگن سے بھرتا جاتا ہے
سمجھے آپ کا محلوں میں رہنا ✤ کیا ٹھیک دکھاتا ہے؟
گرو دل براہمن دل پہنچ گیا ✤ ہم لوگوں ہی کی دیری ہے
منتری دل کی بھی منڈپ میں ✤ دوبارہ ہو چکی پھیری ہے

یہ سُنکر پربھو نے کہا۔ "ہے یہ ایسی بات
تو تیار ہو کر ابھی۔ چلتا ہوں ہے بھرات"
اِدھر رام لکشمن سہت۔ ہونے گئے تیار
اُدھر چلے دربار کو۔ آٹھوں راج کمار

نگر واسیوں کے نین ۔ تیرے ہو کر نین
تھاہ نہ پائی تو ہوئے ۔ روپ سندھ میں لین

کتنے سندر کتنے پاؤں ؛ کتنے من موہن مکھڑے ہیں
مانو پرتھوی پر آٹھ چاند ؛ اِس سوریہ ونش میں چمکے ہیں
کیول وستروں ہی کا پرکاش ؛ کرتا ہے نیچا نینوں کو
تس پر گہرے اور گر بیلے ؛ نے پہنے ہیں سندر گہنوں کو
مرد بھنس درشکوں کے من کو ؛ بریائی ہتھیا لیتی ہے
چتون چو طرف چتیروں کو ؛ چنگی میں اپنا لیتی ہے
چالاک چال پر مرتے ہیں ؛ بھولے اُن بھولے مکھڑوں پر
لیکن ہم تو بلہار ہوئے ؛ اُن کمل سرکیھے چرنوں پر

اِس پرکار کر کے وجے ۔ سب کا ہرد میدان
آئے راج سماج میں ۔ آٹھوں چھب کی کھان
پہنچ اُٹھا دربار میں ۔ اُسی سمے بے ناد
بجلایا منتریوں نے ۔ اُچت جگہ ساہلاد

پتن کے بچوں نے دیکھا ؛ سنگھاسن آٹھ سہاتے ہیں
جن کے سمیپ ہی دائیں پر ؛ گرو بیٹھے شوبھا پاتے ہیں
گرو آسن ہی سے سٹے ہوئے ؛ تھے چار اور سنگھاسن بھی
جن کے پیچھے تھے منتری گن ؛ نشچر وانر پر پرجن بھی
دوسری اور تھے والمیک ؛ اُن کے سمیپ منی منڈل تھا
سمکھ کی اور وپر طل تھا ؛ جن کے پیچھے چارن دل تھا
پیچھے کی اور ذرا اونچے ؛ تھے پنچ راج ماتاؤں کے
اُن پنچوں کے دائیں بائیں ؛ آسن تھے پُر للناؤں کے
منڈپ میں چترکار شریتی ؛ موقعہ موقعہ پر ساج رہی
باقی پیچھے تینوں ہی طرف ؛ درشک منڈلی براج رہی

نرکھ رہے تھے یہ چھٹا۔ جب وے چتر کمار
راجہ کی جے سے تبھی۔ گونج اُٹھا دربار
دیکھا بھرتا دک سہت۔ رگھو رائی رگھو بیر
دھیرے دھیرے آ رہے ہیں پنچوں کے تیر
جب چاروں بھائی بیٹھ گئے ؛ چاروں پنچوں پر آ کر کے
معلوم ہوا چاروں وش میں ؛ ہیں چار سروپ دھرا کر کے
براہمن دل نے وید دھونی کی ؛ سُر منڈل سے جے ناد ہوا
راجیا بھشیک کا اُس سمے ؛ پرارمبھ کاریہ سالہاد ہوا
راج آ گیا سے بندی جن۔ مدھیہ بھاگ میں آئے
سمو لپتھت گن سے لگے کہنے یوں ہرشائے
"سر ومتوں سے ہو رہا جو۔ نرنے پرتھم وچار
دیتے کُش کو راج پربھو۔ اُسی سُمت انوسار
پر اُس سے پرتھم پدھیا پت ؛ پھر نرنے کیا چاہتے ہیں!
پرانوں سے پیاری رعیت کی ؛ سمتی کو لیا چاہتے ہیں!
پچھلے نرنے سے یہ کوئی ؛ سنتشٹ نہ ہو اپنے من میں
نِسنکوچ پرکٹ کر دے ؛ وہ اپنی سمتت گروجن میں"
یہ سُنکر ہو ایک سُر بولے سبھی پکار
"پچھلا نرنے ہی ہمیں ہے سب بدھ سویکار"
تب کُش نے اُٹھکر کہا "سُنئے سبھی دربار
کوشل پور کا راجیہ ہے ہمیں نہیں سویکار
جو پرجا پر یہ راجہ سے ؛ رانی کا تیاگ کراتی ہے
ستونتی کے پاون ست پر ؛ متھیا سندیہہ اُٹھاتی ہے
جس کے وچار بھرم بھول بھرے ؛ سن اونچے پد تک جاتے ہیں
اُس پرجا کو گرو آشرم ہی سے ؛ ہم دونوں شیش نواتے ہیں۔

ایسی رعیت کے شاسن کو ⁂ وہ لے گا جو بڑ بھاگا ہے
ہم دونوں تو اس ماں کے ہیں ⁂ جس کو سوامی نے تیاگا ہے
یدی ماں بن داسن سے جانے میں ⁂ تو اس کے رشت بنواسی ہیں
سنیاسن کے جائے سب بچّے ⁂ ہر ایک جگہ سنیاسی ہیں

جب تک ماتا کا نہیں۔ ہوتا اُچت وچار
راجہ بننا ہے نہیں۔ تب تک اُسو یکار
تردل میں اگر جا جبھی۔ یوں کیہری کشور
سنّاٹا سا ہو گیا۔ سبھا بیچ چہوں اور
اُٹھے پُرن مت کی تبھی رہ نہ سکے اب مون
بولے "سیتا مات کو۔ دوش لگاتا کون ؟

جن آنکھوں نے ستونتی کی ⁂ شبھ مورتی تکی ہے لنکا میں
جن کانوں نے چھیتر ا ٹی کی ⁂ گرجنا سنی ہے لنکا میں
جو اگنی پریکشا کی گتھا ⁂ او لوگ چکھے ہیں نینوں سے
وے ہی نرنے کر سکتے ہیں ⁂ اس کا چرت پرمانوں سے
اُن کا دعوٰی ہے نردوشن ⁂ اور نش کلنکنی سیتا ہیں
شری رامچندر چندر را نن کی ⁂ پاؤں اور سوچھ چندر رکا ہیں
اس پات ورت کا اُداہرن ⁂ اس سکے نہیں۔ تر لوکوں میں
محلوں میں رہنے والی نے ⁂ رکھا پت دھرم اشوکوں میں
کر دونگا پیش ہمقالے میں ⁂ اس بن کے پون سپاہی کو
آئیں گے سورج چاند اُتر ⁂ دینے کے لئے گواہی کو
شارد بھی ماتا کے ورُدھ ⁂ کر سکتی اُنت گھوش نہیں
برہما دوشی ہو سکتا ہے ⁂ ماتا میں کوئی دوش نہیں"

تر جٹا کے بھی ہردے میں۔ اُٹھا ایک اُبال
بول اُٹھی وہ اس طرح آگے بڑھ تت کال

اُس سے پوچھو ماتا کیا ہے ؞ جو رہی ساتھ میں ماتا کے
جس نے اپنی آنکھوں دیکھے ؞ وے دِوَس اشوک واٹکا کے
یدی نہیں ایک دن میں ہوتی ؞ تو چتا وہاں پر جل جاتی!
یہ راز سمجھا جو آج کی ہے ؞ پھر نہیں کہ اب نظر آتی
مان نے رکھا ہے پت ورات کو ؞ اپنی ہڈیاں سکھا کر کے
چھونا تو کیا۔ دیکھا بھی نہیں ؞ نسچر کو درشٹی اُٹھا کر کے
اب بھی اُس ست کا ہے پرکاشا ؞ شنکا سے بھرے زمانے پر
ہوتا ہے چاند نہیں میلا ؞ بادل آگے آ جانے پر
ایسی ستونتی کا تیاگن! ؞ بیشک ایک ظلم ہو گیا ہے
دُردیو اودھ کے کھیتوں میں ؞ اپ یش کا بیج بو گیا ہے
یہ بدلہ اس کا لینے کو ؞ جگ جننی شیش اُٹھائیگی
سُورج کالا پڑ جائے گا ؞ دُنیا چوپٹ ہو جائے گی
تنکے تنکے کی ساکھشی ہے ؞ کن کن دے رہا صفائی ہے
جنتا ماتا کا نیائے کرے ؞ یہ میری آج دُہائی ہے"

بالمیک بھی اُس سمے۔ بولے ہاتھ اُٹھائے
"میری بھی ہے ساکھشی۔ آج نیائے ہو جائے

بن دیوی جس کا نام دھرا ؞ تیری سم جس کو پالا ہے
وہ اُجیالی ہو جائے تو ؞ میرا بھی مُنہ اجیالا ہے
اتھوا شپتھ پوروک کہتا ؞ شنکا سمپورن ہر دونگا میں
پُتری میں میری دوش نہیں ؞ تپ بل سے سدھ کر دونگا میں

وردھ جنک بھی رہے تھے۔ ایک طرف کو لاج
بول اُٹھے" ہاں فیصلہ۔ ہو جائے سب آج
ہے وششٹھ مُنی کو اُچت۔ ابھی سمادھ لگائیں
جو کچھ سیتا حال ہو۔ جنتا کو بتلائیں"

یہ سُنکر برہم رشی نے۔ کی سمادھ سے جانچ
جھوٹ آگ بِن جل گیا۔ رہا سانچ کا سانچ
تب آسن سے کھڑے ہو۔ بولے گرو ہرشائے
"سچ سچ سیتا پر کیا۔ کوشل نے انیائے
ماتھے پر اودھ پوری کے وہ ٭ ٹیکا ہے ایک برائی کا
دھونا ہے آج اُسے براہمن ٭ پانی لے کر سچائی کا
سب لوگ سُنیں سب لکھیں ٭ ردی کی پرتجا پھر اودے ہوئی
ستونتی سیتا دیوی کی ٭ اِس بھری سبھا میں وجے ہوئی
نِردوشی ساری پرجا۔ تھا وہ پاروک کلیش
پانی پانی ہو گیا۔ مانو سارا دیش،
کرونا پورت مسرن بن۔ سب بولے اکلائے
"ماں کو بلوا دو یہاں۔ کریں کشما وہ تسے
ٹھکرائیں بھی وہ تب بھی ہم ٭ اوپر نہ اُٹھائیں شیشوں کو
اِن آنکھوں کے بجت جل سے ٭ دھوئیں گے اُن کے چرنوں کو
محلوں کی مہا مئی مات ٭ پھر محلوں والی آج ہوئی
ہم سب بڑ بھاگی آج ہوئے ٭ ہم میں خوش حالی آج ہوئی"
پون تنے نے اُٹھ تبھی۔ کیا ہرش کا ناد
بولے "یہ پورا ہو گیا۔ پرن میر اسالیا د"
والمیک بھی کہہ اُٹھے "گیا ہردے کا روگ
بیواسی کا بھی ہوا۔ پورن آج اُدیوگ"
کنورون کو دی آگیا "اب نہ لگاؤ بار
دیتے ہیں جو اودھ پت۔ کروائے سویکار"
گرو سمیت تت چھن اُٹھا۔ سارا وِپر سماج
پورن گیا ابھیشیک کا۔ دیت سہت سب کاج

جبھی ہوا انڈو گھن یہ - پورن راجیہ ابھیشیک
تبھی جوگیا وستر میں - آئی جوگن ایک

بولی پربھو پد پنکج بھرمری ؞ بن بن اس کارن بھٹکی تھی
اپنی آنکھوں یہ دن دیکھے ؞ بس یہی لالسا اٹکی تھی
پھر سوریہ ونش کے گورو کی ؞ شری بھی سنبھال کر رکھنی تھی
رگھوکل کے راج مکٹ کی من ؞ جگ بیچ اُجال کر رکھنی تھی

ان باتوں کے ساتھ ہی ایک بڑی تھی بات
جس کے کارن وشو میں - ہوتی دن کی رات

سیتا سے نہیں پرجا کا دل ؞ سادھوی کے ست سے ڈرتا تھا
اس لئے ستی منڈل سارا ؞ بدلے کے لئے اُبلتا تھا
بدلا کی اوستھا میں سیتا ؞ جو پڑتیں کو کھوتی جگ میں
تو اودھ پوری کی گنتی کیا ؞ اپار پرلیہ ہوتی جگ میں
پرتھوی ساگر میں سے ہوتی ؞ سورج بھی ٹھنڈا پڑ جاتا
اس آتم گھات کے بدلے میں ؞ سارا سنسار اُجڑ جاتا
شنکا وادی دل کا وناش ؞ بس ایک شاپ پر رکھا تھا
لیکن میری اچھاؤں نے ؞ وہ شاپ روک کر رکھا تھا
اب کشٹ نا گھٹنے کے کارن ؞ سب دور ہردے کی ویتھا ہوئی
میں ہوئی یہاں کی پھر رانی ؞ یہ پرجا بھی پھر پرجا ہوئی

اب تک منہ کھلے بات تھی - بھرم کرنے کو چور
اپنی آنکھوں سے دیکھ کر - سب نے کر دیا دور
ماں پرتھوی! اب سوامی تج کچھ شش نہ رکھائے
تو تم اپنے گربھ لو - وہ سیتا کو مشور
یہ سنتے ہی پھٹ گیا - پرتھوی کا وہ بھاگ
نکلے دیکھا - تن کا یہ پربھاؤ بے لاگ

پرتھوی پھٹتے ہی آئیں سے ∴ ایک سوچ سنگھاسن پرکٹ ہوا
رمنی سروپ میں دویہ تیج ∴ سادھوی سیتا کے نکٹ ہوا
دھیرے دھیرے سب ایک ہوا . مٹ گیا بھید دو دو تن کا
پرتھوی پر دیش پرارمبھ ہوا ∴ پول شکتی مہت سنگھاسن کا

پربھو نے دمپتی پریم کی پھر دکھلانی شان
دوڑے اُس چھب کی طرف چھوڑ سبھا کا دھیان
بولے۔ جاتی ہو کہاں؟ تج اگنو ہا ساتھ
یہ کہکر اُنا مورلی کا۔ پکڑا دایاں ہاتھ
اس جھانکی نے وشو پر۔ ڈالا جبھی پرکاش
سجے سے سیتا رام ہی۔ دیکھے ہی آکاش
سرگن نے دی ذند بھی۔ پشپوں کو برسائے
دید بھاٹ کے روپ میں۔ آسکے گیت یہ گائے

گیت

۱۔ پت دھرام۔ پت پرنام ∴ پوترام۔ پنیہ وردھنم
بھکتیا تمو دیم سرشے ∴ جانکیم۔ رام ونبھام
۲۔ ستی نام وی سدا چارہ ∴ پیار پتیا پر درشتہ
چندر کام رام چندر سیہ ∴ جانکیم رام ولبھام
۳۔ سمپتوچ دمپتو چہ ∴ پیا ایکا گر چیتا
پالتاپت بھکتا م ∴ جانکیم رام ولبھام
۴۔ بھوکشنم۔ کل ناری نام ∴ جیونم شکتی جیو نام
سرشٹھ سکریم سیتام ∴ جانکیم رام ولبھام

اُپ سنہار

جگ مبا کا ہو چکا ؛ پرتھوی مدھ پیان
مہانوں نے بھی کیا ؛ نج نج گرہ پرستھان
نئے شاسکوں نے لیا ؛ کریں شاسن کا ج
اٹل ہو گیا وشو میں ؛ ستیہ دھرم کا راج
رگھوبر بھرا تاؤں سمیت ؛ کر بیر یہ تیرتھ واس
جگ سے ایک پرکار کا ؛ لے بیٹھے سنیاس

جو مایا جال سے باہر ہو ؛ ادھیاتم آتم سمجھ لیتا ہے
پر دُکھ جسے دیتا ہے دُکھ ؛ پر سکھ جس کو سکھ دیتا ہے
جو اپنی گیان رشمیوں سے ؛ بھوُلے کو مارگ دکھاتا ہے
اپنا سُدھار کر چکنے پر ؛ جو جگ سُدھار کو جاتا ہے
وہ ہی سچا سنیاسی ہے ؛ اس کا ہی جیون جیون ہے
اتہاس میں سدا امر ہو کر ؛ رہنا اس کا ہی ورتن ہے
اوتار جگت پت لے کر ؛ یہ سب رہسیہ بتلا یا ہے
اب انت سمے سریلوتٹ پر ؛ چوتھا آشرم دکھلایا ہے

نتیہ آتم ادھییین تھا۔ نتیہ سادھو ست سنگ!
سنیاسی رگھو رائے کا۔ تھا بس یہ ہی رنگ
جو بھی آتا تھا وہاں۔ جن درشن کے کاج!
سمجھاتے تھے آتم پد۔ اس کو شری رگھو راج

اس بھانت بہت دن تک پربھو تے ؛ بھکتوں کے لئے کرتا رتھ کیا!
پر مدھ تھ سکھا کر دنیا کو ؛ مالوی چرت چرتارتھ کیا

تب ایک روز اچھا کر لی ؞ ساکیت دھام کو چلنے کی
نٹ ناگر کے بھیس کو اتار ؞ رنگ آنچل سے ہٹ جانے کی
پربھو کی اچھا نے کیا ؞ دھارن جب یہ روپ
تبھی یہ دھارا اس جگہ ؞ تاپس ایک انوپ
آتے ہی اس نے کہا ؞ "تو نے سونپیں رگھو رائے
لیکن ملنے کے پرتھم ؞ اِستر نگ ہو جائے"
یہ سنتے ہی اٹھ گئے ؞ بھرت آدی ہرشائے
کنتو لکھمن کو رام نے ؞ روک لیا مسکائے
بولے "جب تک ہیں بات کریں ؞ تم سے تب تک دوارے رہنا
یدی کوئی ملنے کو آئے ؞ تو اُسے وہیں روکے رہنا
اس طرح روکاوٹ آشرم میں ؞ انوچت ہی سمجھی جائے گی
پر کیا کریئے۔ ان منی ور کی ؞ ہٹ بھی تو رکھی جائے گی"
جو آگیا کہہ کر کیا ؞ لکشمن نے پرستھان!
تب تاپس کہنے لگا۔ "سنئے دیا ندھان
من وستر دو نہیں یہ دھرم راج ؞ سیوک مہاراج تمہارا ہے
یا یوں کہئے برہما جی کا! ؞ آیہو نچا پر مجھ ہرکارا ہے
ساکیت گمن کا بھگون کے ؞ من میں جو پرکٹی اچھا ہے
اُس اچھا نے بھجوایا ؞ برہما کے پاس سندیسہ ہے
بس اسی سندیشہ کا سروپ ؞ یہ سیوک سمجھو آتا ہے
کیا کہہ دے چلئے دورتا سے ؞ آگیا سننے کا اچھک ہے
سُر ورند وہاں پر گنتا ہے ؞ گھڑیاں درشن کے پانے کی!
کملا بھی راہ دیکھتی ہے ؞ کمایش آپ کے آنے کی"
مسکا کر پربھو نے کہا "ہیں سب ویر کتھا دھیر
پورن کر چکا سب چرت جب یہ منج سریر

سماکیت واسیوں سے کہنا ؛ دو دن میں وہاں پہنچتا ہوں
سارا کرم اپنی یاترا کا ؛ بس اسی سمے سے رچتا ہوں
مجھ سے بھی پہلے جانے کو ؛ لکشمن کی طبیعت اچھٹی ہے
شتیگھن تیار کی اسی سے ؛ بس پر کھم یاترا رکھی ہے
پھر بھرت شتروگھن کے سمیت ؛ یہ رام چندر بھی آتا ہے
ودھی کا وِدھان یہی تو ہے ؛ جو آتا ہے وہ جاتا ہے
یہ جنم نہیں۔ یہ مرن نہیں ؛ تھا کارج ایک جو پورن ہوا
ہو گیا ہجوم کا بھار ہرن ؛ راکشس دل کا مد چورن ہوا"
پوری کہتے بھی نہیں - پائے تھے پربھو بات
واپس آئے دوار سے - تت چھن لکشمن بھرات
کہا چونک کر رام نے - "ہیں یہ کیا ہے ڈھنگ
دوار چھوڑ کر کس لئے - کیا کر دی بھنگ؟
انوج بول اُٹھے "ہوا - یوں یہ انوچت کام یہ
روک نہیں سکتا لکھن - ودھی کا کرت ان دوار یہ
دوارے درواسا آئے ہیں ؛ کہتے ہیں رگھوبر پر جاؤ
ہم ملنا ابھی چاہتے ہیں ! ؛ سندیش ہمارا پہنچاؤ
ہر چند پہرا رکھنا کی میں نے ؛ پر نہیں سنی شری مُنی ور نے
دیکھا وساں کا شاپ مجھے ؛ سٹے ڈالا کر ودھی مُنی ور نے
لاچار انھیں ٹھہرا کر میں ؛ آیا کر تو یہ چتانے کو !
وے دوارے پہ ہیں کھڑے ہوئے ؛ یہ سماچار پہنچانے کو !
یہ آ گیا ہوں تو آنے دوں ؛ اس جگہ تلک ان رشی ور کو
اکھوا ڈکھلا دوں پر شرام والا ؛ پھر روپ جگت بھر کو
دھرم راتے جو کھڑے تھے۔ من کا بھیس بنائے
پربھو نے اس کرم کو نرکھ۔ ترت پڑے مسکائے

پھر پرنام کر ہوئے یہ چھن میں انتر دھیان
تب لکشمن کی اور لکھ۔ بولے دیا ندھان

بھیا۔ ودھنا کا لکھا ہوا ✤ مٹتا ہے نہیں مٹانے سے
ہونی ہوکر ہی رہتی ہے ✤ ہٹتی ہے نہیں ہٹانے سے
سندھیا کو پرائشچت کرو ✤ شریو کے ذبح کرنے پر
ساکیت پدھارو بیج بھرت کا ✤ تن تج سُرگ دوارے پر
مجھ کو بھی یہاں نہ رہنا ہے ✤ پیچھے سے میں بھی آتا ہوں
شترگھن بھرت کے ساتھ ساتھ ✤ بس کل ہی پہنچا جاتا ہوں
اچھا اب دروا سارشی کو ✤ اس جگہ بلالو آدر سے
دے نرد وشی ہیں یہ سب کرم ✤ بنکر آیا تھا وہ پر سے ؟

جو آگیا کہہ پہنچے لکشمن شیش نواسئے
دُرواسا من کو ترت لئے وہیں لو اسئے
کیا بیٹھنے کا جبھی۔ پر بھونے پر یہ انورودھ
پنت پتھوی ہردیہ کا۔ اُڑا دھوم سا کرودھ
بولے رشی: ایہ ودھ کو چھپے دیا ندھان
کرودھ روپ بتیال نے۔ نشٹ کیا تھا۔ گیان

اب درشن کرکے شری مکھ کا ✤ آگیا ہوش اس جن کو ہے
کیا کیا۔ کیا کہا پتہ نہیں ✤ ہاں کھید بہت کچھ من کو ہے"
پربھو بولے" وہ سب جانے دو ✤ ہونی کا ایک اشارہ تھا!
اس سے تمہیں کچھ یاد نہیں ✤ اس میں کچھ نہیں تمہارا تھا
اچھا کہئے کیا آگیا ہے ؟ ✤ کس لئے کرپا کی ہے بھگوان!
سُدھ آج بہت ہی دنوں بعد ✤ اس سیوک کی لی ہے بھگوان"

مُنی بولے" اس کارن سے۔ آیا ہوں بھگوان!
ہم لوگوں کے لئے بھی ہو کچھ جگہ پردان!

جب تپ کرنے کے لئے ہمیں ؛ اترا کھنڈ بس بل جائے
ڈگ مگ تک وہی تپو بھومی ؛ ہم تپسویوں کی کہلائے
جو بھی اپرام جگت سے ہوں ؛ وے جا کر وہاں نواس کریں
سوچھند وہاں پر سنیاسی ؛ پالن اپنا سنیاس کریں"

پر بھو بولے منی ورند کا ہے سب جگہ پردیش
اتر کیا ان کے لئے ہے یہ سارا دیش

اب تک سرو تر رہتے ہیں وے ؛ اب بھی سرو تر رہیں گے وے
بھارت کے کونے کونے میں ؛ سوچھند سدا وچریں گے وے
پر آپ آگیا دیتے ہیں ؛ تو یہ بھی کاریہ کر دوں گا
اترا کھنڈ تپ کرنے کی ؛ بس بھومی پر دھان بنا دوں گا"

وداہو گئے مہا منی کہکر جو آدیش
تیرتھوں تک پہنچا دیا پر بھو نے یہ سندیش
اسی ادھر دوپہر کو بیٹھے جب رگھو ناتھ
گرو وششٹھ آئے۔ وہاں بھرتادک کے ساتھ

آتے ہی گرو وششٹھ بولے ؛ سنئے رام چھپی جب کہتا ہوں
برسوں سے بندھن میں بندھ کر ؛ کس لئے اودھ میں رہتا ہوں
سمپورن سجن یہ کہتے ہیں ؛ اپروہت کرم نہ اچھا ہے
پھر بھی میں نے برہما جی کی ؛ اب تک پالی یہ آگیا ہے
کارن کیا تھا۔ کہہ دوں ؟ ؛ جس سے ہیں لئے یہ بھار اٹھایا تھا
راماوتار کا لابھ مجھے ؛ چتر انن نے بتلایا تھا!
بس اسی لابھ کے ہیتو رہا ؛ اپروہت میں کہلا کر کے
اس شیام مورتی کی پریم اگن ؛ چھاتی میں دبا دبا کر کے!
اب آج یوگ سے دیکھا ہے ؛ سا کیت دھام تم جاتے ہو
اپنے اس وردھ پروہت کو ؛ یوں لوکیا ودان دلاتے ہو

بس یہی چاہتا ہوں تم سے ٭ یہ ہردے تمہارا دھام بنے
ہو جائے رام مئے رُوم رُوم ٭ اس رُوم رُوم میں رام رہے"
"اوم استو" کہتے ہوئے اُٹھے پربھو تت کال!
گرو در کے شری چرن میں۔ وشیش دیا نج ڈال:
اِدھر ہوئے اِس خبر سے سارے لوگ ادھیر
دُرواسا کے شاپ سے بچتے لکھن شریر
کوشل کا بچہ بچہ تک ٭ سر جو پر اِس دم پہنچا!
شیشناگ اوتار جب لے کرنے ٭ چھایا جل کے بھیتر پہنچا!
شری رامچندر کے ساتھ ساتھ ٭ سیتا ماتا کا دھیان کیا
برہمانڈ بھوگ تیجسوی نے ٭ ساکیت دھام پر ستھان کیا!
مہا پرد اگلے دِوس۔ تھا سرجو کے تیر
بنجہ پر دیو سماج تھا۔ جل میں شری رگھو بیر
لکھن لال کی بھانت ہی۔ کر سیا پت کا دھیان
بھرت شترو گھن لال نے پہلے کیا پیان
پھر جگ کے ذرّے ذرّے کو ٭ اپنا اُتّم درشن دے کر
سمپورن پرکرتی کو دو ماہ میں ٭ آنے کا وچن وچن دے کر
اس بھو منڈل کے سوامی نے ٭ بھو منڈل سے پرستھان کیا
امر تو دان ہنومت کو دے ٭ اپنے کو انتر دھیان کیا
ٹھہر گئے کیلاش پت۔ اِتنی کتھا سنائے
بولے "اب تو کچھ نہیں، رکھا چرت چھپائے!
گرہی تنے اب اِت ہوئی۔ بہت کیا وستار
رام اکتھ ہیں رام کی۔ گا، تھا اکتھ اپار
پھر بھی کرم سے کہہ گیا۔ میں سمپورن چرتر
جس کو سُن کر ہو گئیں۔ تم بھی آج پوتر!

اب کیوں سا کیت کا شیش رہا ہے دھیان
ستواسی کو دھیان دے ہے وہ دھیان پردھان
ساکیت دھام میں جاتے ہی ⁂ پھر سبھا رام کی ساج گئی
سنگھاسن پر سیتا پت کے ⁂ ستیا وا مانگ براج گئی
سومتر رام کے چرنوں کو ⁂ شترگھن سمیت دباتے تھے
شری بھرت لال پر یہ ہاتھوں سے ⁂ پر بھو ور پر چنور ڈلاتے تھے
دیو ورند آیا تبھی آرت کی ہرشائے
موہن میٹھے سروں میں۔ اُٹھا گان یہ گائے

(گانا)

جے سیتا پت رام جے جے سیتا پت رام
اکھل وشو کے سوامی۔ اکھل وشو کے سوامی، بل، بدھی، چھبی گن دھام
جے جے سیتا پت رام
دھانا جبھی ادھرم دھرا پر۔ کرنے کو سنگرام
لے اوتار دیا ندھی۔ سے اوتار دیا ندھی دلتے دکھ تمام
جے جے سیتا پت رام
آرت ٹیر سنکر تج دیتے۔ دہن اور وشرام
ننگے پاؤں دھاتے ننگے پاؤں دھاتے کرنے جگ کا کام
جے جے سیتا پت رام
وشے داسنا کی بیتر نی۔ بڑھتی جب او پرام
تب ترنی بن جاتا۔ تب ترنی بن جاتا ایک آپ کا نام
جے جے سیتا پت رام
جے جلد دھر سم شیام رام ہری لوچن للت للام۔ موہن کے نینوں میں، موہن کے نینوں میں بس جیئو ابھیرام
جے جے سیتا پت رام
سماپت

مشرقی حور

مُصنّف :- پنڈت رادھے شیام کتھاواچک

پنڈت رادھے شیام جی کی قلم سے لکھا ہوا یہ ڈرامہ ہندی اور اردو دونوں حرفوں میں ملتا ہے۔ یہ ڈرامہ بمبئی کی نیو الفریڈ تھیٹریکل کمپنی میں بڑی کامیابی اور واہ واہی کے ساتھ کھیلا جا چکا ہے۔ اردو زبان کے انیک لکھے گئے ڈرامہ جات سے اس ڈرامہ کا مقصود ایک دم نرالا ہے۔ اس ڈرامہ کا اصلی رنگ شجاعت لیکن اسمیں جگہ جگہ عشق۔ درد اور تمسخر کا بھی ابھرا ہے۔ پاک محبت کی پاک قربانی کی ایسی زندہ تصویر اسمیں کھینچی گئی ہے کہ ناظرین دم بخود رہ جاتے ہیں۔

قیمت دو روپیہ۔ وی پی خرچہ ۱۱؍

شری رادھے شیام پستکالیہ بریلی